نمبر ۲ بابت سنہ ۱۹۰۰ء

ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۰ء

جو

...ب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی و اودھ باجلاس کونسل نے ۱۶۔ اکتوبر سنہ

...ور بیکی ... جناب لفٹننٹ گورنر بہادر نے ۲۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء کو اپنی رضامندی

...ور جو عنقریب بغرض حصول رضامندی عالی جناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر

کے ارسال کیا جائیگا۔ بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے

بار اول

نولکشور پریس لکھنؤ مین چھپا

سنہ ۱۹۰۱ء

۱۲۰۰

نمبر ۲ بابت سنہ ۱۹۰۰ء

مسودہ ایکٹ قبضۂ اراضی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۰ء

مضامین

ید

باب ۱

مراتب ابتدائی

ات

باب ۲

آسامیون کی قسمین

دفعات

۲۲ — قبضہ ہاے اراضی کا وراثتاً پانا۔

کاشت ہاے شکمی

۲۳ — مستثنے ہونا اُن پٹہ جات کا جو ٹھیکہ دار دین۔

۲۴ — کاشت شکمی پر دینے کا حق۔

۲۵ — آسامیان ساقط الملکیت و دخیلکار و غیر دخیلکار کا کاشت شکمی پر دینا۔

۲۶ — آسامیان شکمی کا کاشت شکمی پر دینا۔

۲۷ — کاشت شکمی پر دینے والے کا جانشین کاشت شکمی کی شرائط کا پابند ہوگا۔

۲۸ — حقوق جو کاشت شکمی پر دینے والے کے استحقاق کے ساقط ہونے پر اُس حالت مین ہونگے جب کاشت شکمی پر دیا جانا ایکٹ کے قبل یا اُسکے مطابق ہو۔

۲۹ — حقوق جو کاشت شکمی پر دینے والے کے استحقاق کے ساقط ہونے پر اُس حالت مین ہونگے جب کاشت شکمی پر دیا جانا ایکٹ کے مطابق نہ ہو۔

۳۰ — کاشت ہاے شکمی کا ساقط ہو جانا۔

ناجائز کاشت ہاے شکمی و دیگر انتقالات ناجائز کی نسبت چارہ ہاے کار

۳۱ — ناجائز کاشت ہاے شکمی و دیگر انتقالات ناجائز کی نسبت چارہ ہاے کار۔

حقوق قبضہ اراضی کی تقسیم

۳۲ — حقوق قبضہ اراضی کی تقسیم اور لگان کی بانٹ نافذ کرانے کے قابل نہ ہوگی۔

باب ۴

تقرر اور اضافہ اور تخفیف لگان

احکام عام

۳۳ — ابتدائی لگان آسامی کا۔

۳۴ — لگان جو بحالت نہ ہونے قرارداد کے قابل ادا ہوگا۔

دفعات۔

باب ۵

بیدخلی اور حوالہ کر دینا اور چھوڑ دینا (جوت کا)

بیدخلی کے وجوہ

ضابطہ کارروائی

(الف)۔ دربارہ بیدخلی بعلت بقایا۔

(ب) دربارہ بیدخلی بربناے وجوہ دیگر

دفعات

(جوت کا) چھوڑ دینا

باب ۶
ترقیات حیثیت اراضی

باب ۷
متفرق احکام نسبت قبضہ ہاے اراضی کے

دفعات

باب ۸

ادا اور وصول کیا جانا لگان کا

ادا کیا جانا لگان کا اور بقایاے لگان

لگان بذریعہ پیداوار

لگان کی بابت رسیدین

داخل کیا جانا لگان کا عدالت مین

باب ۹

قرقی

زمیندار کا حق قرقی کا

ضابطہ کارروائی

دفعات

۱۳۲ - کس حالت مین نیلام کی کارروائی کیجا سکتی ہے۔

۱۳۳ - مقام اور طریقہ نیلام کا۔

۱۳۴ - اگر واجبی قیمت نہ لگائی جاے تو نیلام ملتوی کیا جاسکتا ہے اور اُسکے بعد نیلام کا ختم کرنا لازم ہوگا۔

۱۳۵ - ادا کیا جانا زرثمن کا۔

۱۳۶ - قیمت نہ ادا ہونے کی صورت مین پھر نیلام کیا جانا۔

۱۳۷ - خریدار کو سارٹیفکٹ دیا جائیگا۔

۱۳۸ - زرثمن کا کیا کیا جائیگا۔

۱۳۹ - عہدہ داران نیلام اور ملازمان نیلام کو خریدنے کی ممانعت ہے۔

۱۴۰ - التوائے نیلام اور عدالت کو رپورٹ کا کیا جانا جبکہ مالک کے پاس ضابطہ کی اطلاع نہ پہونچی ہو۔

۱۴۱ - جب عہدہ دار نیلام موقع پر پہونچ جاے اور نیلام نہ ہو تو خرچہ کا عائد کیا جانا۔

نالشات متعلقہ قرقی

۱۴۲ - نالش عذرداری قرقی کی قبل نیلام کے۔

۱۴۳ - ضمانت دینے کی صورت مین قرقی کا اُٹھا لیا جانا۔

۱۴۴ - تعداد مطالبہ کے واجب الادا تجویز کیئے جانے کی صورت مین مال کا نیلام۔

۱۴۵ - جو اشخاص ایسے وقت پر نالش نہ کرین کہ مال نیلام سے بچ جاتا اُنکو جائز ہے کہ معاوضہ کے واسطے نالش کرین۔

۱۴۶ - قارق کے بیجا افعال۔

خاص احکام

۱۴۷ - حقوق نسبت کاشت ہاے شکمی کے۔

۱۴۸ - تناقض درمیان حقوق بابت قرقی زمینداری اور قرقی بذریعہ ڈگری کے۔

تاوانات

۱۴۹ - تاوانات بابت بددیانتی سے قرقی کرنے یا قرقی مین مزاحمت کرنے کے۔

دفعات

باب ۱۰
واپسی معافیات لگان کی

باب ۱۱
بقایاے مالگذاری منافع وغیرہ

دفعات

۱۶۶- الفاظ نمبردار وغیرہ مین ورثا، وغیرہ داخل ہین۔

باب ۱۲
عدالتون کا اختیار سماعت
نالشین اور درخواستین

۱۶۷- نالشین اور درخواستین صرف عدالت ہاے مال کے قابل سماعت ہونگی۔

۱۶۸- متعلق کیا جانا ایکٹ میعاد سماعت کا۔

۱۶۹- میعاد سماعت مقدمات حسب ایکٹ ہذا مین۔

۱۷۰- رسوم عدالت جو نالشون اور درخواستون کی بابت واجب الادا ہوگی۔

عدالتون کے درجے

۱۷۱- اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم۔

۱۷۲- اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول۔

۱۷۳- اختیارات کلکٹر۔

۱۷۴- عدالتین جنمین کارروائیان دائر کیجاینگی۔

عدالتون کا اختیار سماعت بصیغہ اپیل

۱۷۵- اپیل اُس طور پر ہونا چاہیئے جسکی اِس ایکٹ مین اجازت ہے۔

اپیل بناراضی ڈگریات یا احکام اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم

۱۷۶- اپیل بناراضی ڈگریات یا احکام اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم۔

اپیل بناراضی ڈگریات یا احکام اسسٹنٹ کلکٹران درجہ اول

۱۷۷- اپیل بعدالت جج ضلع وعدالت ہائی کورٹ

۱۷۸- اپیل بحضور بورڈ۔

۱۷۹- اپیل بحضور کمشنر۔

دفعات

دفعات

باب ۱۴

اختیار سماعت کا تناقض اور مسائل نسبت استحقاق (ملکیت) کے

اختیار سماعت کا تناقض

مسائل استحقاق ملکیت عدالت مال مین

مسائل حق اسامی کے عدالت دیوانی مین

باب ۱۵

قواعد مرتب کرنیکا اختیار

ضمیمہ اول

رقبہ جات جو ابتداءً ایکٹ ہذا کے اثر سے مستثنیٰ ہیں

ضمیمہ دوم

ایکٹ ہائے منسوخ شدہ

ضمیمہ سوم

نمونہ (فارم) پٹہ یا قبولیت کا

ضمیمہ چہارم

نالشات اور درخواستین اور اپیل

نمبر ۲ - بابت سنہ ۱۹ء

مسودہ ایکٹ بغرض اجتماع و ترمیم قانون متعلقہ کاشتکارانہ قبضہ اراضی اور بعض دیگر امور کے ممالک مغربی و شمالی مین

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ ممالک مغربی و شمالی کے قانون متعلقہ کاشتکارانہ قبضہ اراضی اور بعض دیگر امور کا اجتماع اور اُسکی ترمیم کیجاے - لہذا اِس تحریر کی رو سے حسب ذیل حکم ہوتا ہے -

---

باب ۱

مراتب ابتدائی

دفعہ ۱ - (۱) جائز ہے کہ یہ ایکٹ بنام ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی مصدرہ سنہ ۱۹۰۱ء موسوم کیا جاے +

مختصر نام

(۲) یہ ایکٹ اولاً کل ممالک سے جو بوقت موجودہ زیر انتظام نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی کے ہون بجز اُن رقبہ جات کے جو ضمیمہ اول مین درج ہین متعلق ہوگا -

وسعت مقامی

لیکن - بہ پابندی احکام قانون بنگال نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۰ء کے - لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ کے ایکٹ ہذا کو کلاً یا جزءً تمام یا کسی رقبہ جات استثنائی مذکورہ بالا سے متعلق کرے - اور

(۳) یہ ایکٹ تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء سے نافذ ہوگا +

آغاز

دفعہ ۲ - (۱) قوانین یا ایکٹ ہاے مندرجہ ضمیمہ دوم اُس حد تک منسوخ کیے جاتے ہین

جسکی تصریح ضمیمہ مذکور کے خانہ سوم مین کی گئی ہے ۔

تنسیخ

(۲) جب یہ ایکٹ یا اُسکا کوئی جزو کسی ایسے رقبہ جات سے متعلق کیا جائیگا جو ضمیمہ اول مین مستثنیٰ کر دیے گئے ہین تو کسی ایسے ایکٹ یا قانون کا جو رقبہ مذکور مین نافذ ہو اُسقدر جزو از روے ایکٹ ہذا منسوخ ہوجائیگا جو اِس ایکٹ کے یا اُسکے اُس جزو کے جو اسطرح متعلق کیا جاے ۔ جیسی کہ صورت ہو ۔ خلاف ہو ۔

(۳) اِس ایکٹ کی روسے کسی قانون یا ایکٹ کی منسوخی کی وجہ سے کوئی ایسا طریقہ عمل جائز نہ ہوجائیگا جو قانون یا ایکٹ مذکور کے نفاذ سے پہلے ناجائز تھا ۔ اور اُسکی وجہ سے کوئی استحقاق یا رعایت یا امر یا شے ازسرنو قائم یا پیدا نہ ہوگا یا نہ ہوگی جو بوقت آغاز ایکٹ ہذا نافذ یا موجود نہ ہو ۔

(۴) قوانین یا ایکٹ ہاے منسوخ شدہ از روے ایکٹ ہذا کے مطابق جو جو قواعد مرتب ہوے ہون اور تقررات کیے گئے ہون اور اشتہارات اور اعلانات جاری کیے گئے ہون اور اقتدارات اور اختیارات اور پٹہ جات عطا کیے گئے ہون اور لگان مقرر کیے گئے ہون اور حقوق حاصل ہوے ہون اور ذمہ داریان عائد ہوئی ہون اور مقامات مقرر کیے گئے ہون جہانتک ہوسکے ۔ اور بغیر اسکے کہ ممالک مغربی وشمالی و اودھ کے ایکٹ عبارات عامہ مصدرہ ۱۸۹۷ء کی دفعہ ۱ کے احکام مین کچھ خلل پڑے ۔ ایسے سمجھے جائینگے کہ وہ اِس ایکٹ کے مطابق مرتب ہوے اور کیے گئے اور جاری اور عطا اور مقرر اور حاصل اور عائد اور مقرر کیے گئے ۔

ممالک مغربی و شمالی و اودھ کا ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ ۱۸۹۷ء

(۵) ہر ایسے قانون یا ایکٹ یا دستاویز کی جسمین کسی ایسے قانون یا ایکٹ کا حوالہ ہو جو اس ایکٹ کی روسے منسوخ کیا گیا ہے یہ تعبیر کیجائیگی کہ اُسمین اِس ایکٹ کا یا اُسکے جزو متعلقہ کا حوالہ ہے ۔

قیود نسبت پٹہ جات اور قرارداد ہاے متعلقہ قبضہ ہاے اراضی کے

دفعہ ۳ ۔ (۱) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۲ کے کوئی امر کسی ایسے پٹہ یا قرارداد کا جو کسی زمیندار اور آسامی کے درمیان تاریخ یکم اپریل ۱۹۰۱ء کو یا اُسکے بعد ہوا آسامی مذکور کے کسی ایسے حق کو زائل یا محدود نہ کریگا جو اِس ایکٹ کی روسے عطا یا تسلیم کیا گیا ہے ۔

(۲) بالخصوص اور بغیر اسکے کہ دفعہ تحتی (۱) کے احکام کی عمومیت مین کچھ خلل پہونچے کوئی امر کسی پٹہ یا قرارداد کا جو درمیان زمیندار اور آسامی کے یکم اپریل ۱۹۱۰ء کو یا اُسکے بعد ہو۔

(الف) آسامی کو مطابق احکام ایکٹ ہذا کے اراضی مین حق دخیلکاری حاصل کرنے کا مانع نہ ہوگا۔

(ب) آسامی کے اِس حق کو دور یا محدود نہ کریگا کہ مطابق احکام ایکٹ ہذا کے ترقیات حیثیت اراضی کرے اور اُنکی بابت معاوضہ کا دعوی کرے۔

(ج) زمیندار کو اس امر کا مستحق نہ کریگا کہ آسامی کو سوائے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح بیدخل کرے۔

(د) آسامی کے اِس حق کو دور نہ کریگا کہ مطابق احکام ایکٹ ہذا کے (اراضی کو) کاشت شکمی پر دے۔

(ہ) زمیندار کو یہ اختیار نہ دیگا کہ سوائے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح ترقی کرے۔

دفعہ ۴ - اس ایکٹ مین بجز اسکے کہ مضمون یا قرینہ عبارت مین کوئی امر خلاف اسکے ہو۔

دفعہ تعریفی -

(۱) کل ایسے الفاظ و عبارات کی نسبت جنسے کسی حق یا استحقاق یا مرفق واقع اراضی کا رکھنے والا ظاہر کیا گیا ہو۔ خواہ وہ حق یا استحقاق یا مرافق ملکیت یا دوسری قسم کا ہو۔ یہ سمجھا جائیگا کہ اُنسے وہ اشخاص بھی مراد ہین جو بطور اُسکے متقدمین اور اُسکے جانشینون کے اُسکے حق یا استحقاق یا مرافق کے رکھنے والے تھے اور ہونگے۔

(۲) لفظ "اراضی" سے مراد وہ اراضی ہے جو کاشتکاری کی اغراض کے واسطے اُٹھا دیجاے یا قبضہ مین رکھی جاے۔

(۳) لفظ "لگان" سے مراد وہ چیز ہے جو کسی اسامی کو بابت ایسی اراضی کے جو اُسکے قبضہ مین ہو یا بابت باغات یا تالابون یا حقوق چرائی یا پید اوار کے جمع کرنے یا حقوق جنگل یا مچھلی کی شکارگاہون کے یا آبپاشی کے لیے پانی کے استعمال کرنے کے یا مثل اسکے کسی اور حق یا

شے کے نقد یا جنس مین ادا یا حوالہ کرنی ہو +

(۴) لفظ "ادا" اور آن دیگر الفاظ مین جو اس لفظ اور اُسکے مصدر سے بنے ہین جہان وہ بہ تعلق لگان کے استعمال کیے گئے ہین - لفظ "حوالہ" اور دو دیگر الفاظ جو اس لفظ اور اُسکے مصدر سے بنے ہین داخل ہین +

(۵) لفظ "زمیندار" سے وہ شخص مراد ہے جسکو - اور لفظ "آسامی" سے وہ شخص مراد ہے جس سے - لگان قابل ادا ہوتا ہے یا اگر کوئی معاہدہ صریحی یا معنوی نہ ہوتا تو قابل ادا ہوتا اور لفظ "آسامی" مین ٹھیکہ دار داخل ہے مگر مرتہن حقوق ملکیت یا معافیدار لگان داخل نہین ہے +

(۶) لفظ "ٹھیکہ دار" مین مستاجر یا اور ٹھیکہ رکھنے والا حقوق ملکیت کا داخل ہے +

(۷) الفاظ "آسامی شکمی" سے مراد ایسا آسامی ہے جسکو اراضی کا قبضہ کسی ایسے شخص سے ملا ہو جو صرف آسامی کا استحقاق اُس اراضی مین رکھتا ہو مگر حقدار قبضہ مستقل یا ٹھیکہ دار نہو +

(۸) الفاظ "معافیدار لگان" مین ایسا شخص داخل ہے جسکے قبضہ مین اراضی بعوض خدمت کے ہو +

(۹) لفظ "جوت" سے مراد ایک قطعہ یا زیادہ قطعات اراضی ہین جو ایک ہی نوعیت کے قبضہ یا ایک ہی پٹہ یا قرارداد کی بناء پر قبضہ مین ہو یا ہون +

(۱۰) الفاظ "سال زراعتی" سے مراد وہ سال ہے جو تاریخ یکم جولائی کو شروع ہوتا ہے اور تیسوین جون کو ختم ہوتا ہے +

(۱۱) الفاظ "رجسٹری شدہ" مین مصدقہ از روے احکام دفعہ ۹۷ - داخل ہے +

(۱۲) الفاظ "ترقی حیثیت اراضی" سے مراد بہ تعلق آسامی کی جوت کے ہر ایسا کام ہے جسکے سبب سے اُس جوت کی مالیت لگان مین قابل لحاظ اضافہ ہو جاے اور جو اُس جوت کی حالت اور اُس غرض کے مناسب ہو جسکے واسطے وہ اراضی اُٹھائی گئی اور جو اگر اُسی جوت پر کیا یا بنایا نہ گیا ہو تو یا تو صریحاً اُسی کے نفع کے واسطے کیا یا بنایا گیا ہو یا وہ کیے یا بنائے جانے کے بعد ایسی حالت مین کر دیا گیا ہو کہ اُس اراضی کو صریح نفع اُس سے پہونچے - اور - بہ پابندی احکام مندرجہ بالا

الفاظ مذکور مین امور ذیل داخل ہین -

(الف) بنانا تالابون اور کوؤن اور پانی کی نالیون اور دیگر کامون کا واسطے جمع کرنے یا باہم پہونچانے یا تقسیم کرنے پانی کے بہ اغراض زراعت - اور

(ب) بنانا ایسے کامون کا جو اراضی سے پانی کے نکاس کے لیے یا اراضی کو طغیانی سے بچانے کے لیے یا اراضی کو پانی کے کاٹ یا پانی سے اَور طرح کے نقصان سے بچانے کے لیے ہون - اور

(ج) لگانا درختون کا اور بنانا (زراعت کے لائق کرنا) یا صاف کرنا یا گھیرنا یا برابر کرنا یا بلند کرنا یا پشتہ یا باندھ باندھنا اراضی کا - اور

(د) جوت پر یا اُسکے عین قرب وجوار مین سوا اسے مقام آبادی دیہ کے اور جگہ ایسی عمارتون کا بنانا جو اُس جوت کے استعمال یا دخل مین آسایش یا منفعت ہونے کے لیے درکار ہون - اور

(ہ) اُن کامون مین سے جنکا ذکر اوپر ہوا کسی کی تجدید کرنا یا اُسکو از سر نو بنانا یا اُسمین تبدیل یا اضافہ کرنا -

لیکن اِن الفاظ ("ترقی حیثیت اراضی") مین نیچے لکھے ہوے کام داخل نہین ہین -

(و) ایسے چند روزہ کنوئین یا پانی کی نالیان یا پشتے (یا باندھ) یا اراضی کو برابر کرنے کے یا گھیرنے کے کام یا اَور کام یا ایسی خفیف تبدیلیان یا مرمتین اُن کامون کی جو آسامی معمولی طور سے کاشتکاری کا کام کرنے مین کیا کرتے ہین - یا

(ز) بجز اِسکے کہ اراضی متعلقہ کے مالک کی رضامندی تحریری سے بنایا یا کیا جاے ہر ایسا کام جسکی وجہ سے کسی اَور ایسی اراضی کی مالیت مین درحقیقت کمی ہو جاے جو اُسی مالک کی ملکیت ہو *

(۳) الفاظ "بورڈ" اور "عدالت مال" اور "عہدہ دار مال" اور "مہتمم بندوبست" اور "اسسٹنٹ کلکٹر" اور "تحصیلدار" اور "مالگزاری" اور "محال" اور "سیر" اور "لمبردار"

اور "سن بالغ" کے فرداً فرداً وہی معنی ہین جو ایکٹ مالگذاری اراضی ممالک مغربی و شمالی دا دہ سنہ ۱۹۰۱ع مین مقرر کیے گئے ہین +

نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۰۱ع

دفعہ ۵ - سوا اُس صورت کے کہ اِس ایکٹ مین صریح طور پر بہ نہج دیگر حکم ہو اور سوا اُس صورت کے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین بحالت ایسی کارروائیون کے جنمین مجموعہ مذکور کے مطابق عمل ہونا چاہیے بہ نہج دیگر حکم ہو - ہر امر جسکے کرنے کا زمیندار کو حکم یا اجازت ایکٹ ہذا مین ہے زمیندار کا ایسا ایجنٹ (کارندہ) جسکو زمیندار نے اِس بارہ مین مجاز کیا ہو کر سکتا ہے - اور ایسے ایجنٹ (کارندہ) پر حکمنامہ کی تعمیل یا اُسکو اطلاع (نوٹس) کا دیا جانا کل اغراض کے لیے ویسا ہی مؤثر ہو گا کہ گویا اُسکی تعمیل اصالتاً زمیندار پر کی گئی یا وہ اصالتاً زمیندار کو دی گئی - اور کل احکام ایکٹ ہذا کے جو کسی فریق پر حکمنامہ کی تعمیل کیے جانے یا اُسکو اطلاع (نوٹس) کے دیے جانے کی نسبت ہین ایجنٹ (کارندہ) مذکور پر حکمنامہ کی تعمیل کیے جانے یا اُسکو اطلاع (نوٹس) کے دیے جانے سے متعلق ہونگے +

زمیندار کا اختیار ایجنٹ (کارندہ) کے ذریعہ سے کارروائی کرنے کا۔

باب ۲

آسامیون کی قسمین

دفعہ ۶ - اِس ایکٹ کی اغراض کے واسطے آسامیون کی قسمین حسب ذیل ہونگی - یعنی -

آسامیون کی قسمون کی تفصیل

(الف) حقداران قبضہ مستقل - اور

(ب) آسامیان بشرح معین - اور

(ج) آسامیان ساقط الملکیت - اور

(د) آسامیان دخیلکار - اور

(ہ) آسامیان غیر دخیلکار +

حقداران قبضہ مستقل اور اسامیان بشرح معین

دفعہ ۷ - (۱) جب کسی ضلع یا جزو ضلع مین جسکا بندوبست استمراری ہو کوئی استحقاق مستقل اور قابل انتقال واقع اراضی سوائے بذریعہ پٹہ میعادی کے کسی اور طور پر کسی ایسے شخص کو حاصل رہا ہو جسکی حیثیت مالک محال اور اُسکے قابضون کے درمیان مین ہو اور یہ استحقاق ایک ہی شرح لگان پر بندوبست استمراری کے وقت سے اُسکو حاصل چلا آتا ہو تو وہ شخص مستحق ہوگا کہ اُسکو وہ استحقاق اُسی شرح پر حاصل رہے *

حقداران قبضہ مستقل

(۲) ایسا شخص حقدار قبضہ مستقل کہلائیگا *

دفعہ ۸ - (۱) جب کوئی اراضی ایسے ضلع یا جزو ضلع کے اندر جسکا بندوبست استمراری ہو وقت بندوبست استمراری سے برابر بہ ادائے شرح لگان واحد کسی آسامی کے قبضہ مین چلی آتی ہو تو ایسا آسامی مستحق ہوگا کہ اُسکو حق دخیلکاری اُسی شرح پر حاصل رہے *

آسامی بشرح معین

(۲) ایسا آسامی آسامی بشرح معین کہلائیگا *

دفعہ ۹ - ہر ایسا اندراج جو قبل آغاز نفاذ ایکٹ ہذا کاغذات حقوق کی سب سے اخیر کی ترمیم کے وقت ہوا ہو اور جسمین کوئی شخص بطور حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین کے یا خلاف اِسکے درج کیا جاے - درصورتیکہ کوئی فیصلہ عدالتی خلاف اِسکے ایسی کارروائی مین صادر نہ ہوا ہو جو قبل آغاز نفاذ ایکٹ ہذا دائر ہوئی ہو - اِس امر کا ثبوت قطعی ہوگا کہ شخص مذکور حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین ہے - یا نہین ہے - جیسی کہ صورت ہو -

قیاس ایسے اندراج سے جو قبل نفاذ ایکٹ ہذا سب سے اخیر کی ترمیم کاغذات حقوق کے وقت ہوا ہو -

آسامیان ساقط الملکیت

دفعہ ۱۰ - (۱) ہر مالک - جسکے حقوق ملکیت واقع کسی محال یا اُسکے کسی جزو کے خواہ وہ اُسکے کسی حصہ مین ہون یا اُسکے کسی خاص رقبہ مین ہون - بوقت یا بعد آغاز نفاذ ایکٹ ہذا منتقل ہوجائین -

آسامیان ساقط الملکیت

خواہ بذریعہ نیلام بعلت اجراے ڈگری یا حکم کسی عدالت دیوانی یا مال کے یا بطور ایسے انتقال کے جو اپنی خواہش سے کیا جاے اور جو بذریعہ ہبہ یا بذریعہ مبادلہ مابین حصہ داران

محال مذکور کے نہ کیا جاے -
اپنی اراضی سیر اور اُس اراضی کا جسکی وہ تاریخ انتقال پر برابر بارہ برس سے کاشت کرتا رہا ہو آسامی حقدار دخیلکاری ہو جائیگا اور وہ مستحق اِسکا ہوگا کہ اُسکا ایسے لگان پر قبضہ رکھے جو اُس شرح سے بحساب فی روپیہ چار آنہ کم ہوگا جو آسامیان غیر دخیلکار سے قرب و جوار کی ویسی ہی قسم کی اور ویسے ہی فائدون کی اراضی کی بابت عموماً قابل ادا ہو ❖

(۲) رہن بھوگ بند ھک، (رہن انتفاعی) دفعہ ہذا کے نشاء کے مطابق انتقال سمجھا جائیگا ❖

(۳) اگر کسی مالک کے حصہ واقع کسی محال یا اُسکے کسی حصہ کا صرف کوئی جزو اسطرح منتقل کیا جاے تو مالک مذکور اپنی اراضی سیر کے اور اُس اراضی کے جسکی وہ تاریخ انتقال پر برابر بارہ برس سے کاشت کرتا رہا ہو صرف اُسقدر جزو کا آسامی حقدار دخیلکاری ہو جائیگا جو اُسکے حصہ کے جزو مذکور سے متعلق یا متناسب ہو ❖

(۴) ہر ایسا آسامی - اور ہر آسامی جسکو یہی حقوق ایکٹ ۱۸ مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ء یا ایکٹ ۱۲ مصدرہ سنہ ۱۸۸۱ء یا کسی اَور قانون یا ایکٹ نافذ الوقت کے اِسی قسم کے احکام کے بموجب حاصل ہون - آسامی ساقط الملکیت کہلائیگا اور باستثناے اُن امور کے جنکی نسبت بہ نہج دیگر صریح احکام درج ہون اُسکو وہ کل حقوق حاصل ہونگے اور وہ اُن کل ذمہ داریون کا پابند ہوگا جو آسامیان دخیلکار کو بذریعہ اِس ایکٹ کے عطا کیے گئے اور اُنپر عائد کی گئی ہین ❖

(۵) کلکٹر کو لازم ہوگا کہ حسب دفعہ ۳۶ - ایکٹ مالگذاری اراضی ممالک مغربی و شمالی واودہ سنہ ۱۹ء اُس اراضی کی جسمین ایسا حق دخیلکاری حاصل ہو جاے صراحت کر دے اور وہ لگان جو اُسکی بابت قابل ادا ہو مقرر کر دے ❖

(۶) اِس دفعہ کے کسی امر سے کسی ایسی اراضی مین حق دخیلکاری حاصل نہ ہوگا جو کسی ایسی سرکاری یا خانگی غرض کے لیے منتقل کیجاے جو اِس قسم کی ہو کہ اُسکی وجہ سے اُس اراضی مین حق کاشت قائم نہ رہ سکتا ہو ❖

آسامیان دخیلکار

دفعہ ۱۱ - ہر آسامی کو جو اُسی اراضی پر برابر بارہ برس کی مدت تک قابض رہا ہو اُس اراضی مین حق دخیلکاری حاصل ہو گا -

حاصل ہونا حق دخیلکاری کا

مگر شرط یہ ہے کہ کسی آسامی کو اِس دفعہ کی رو سے کسی ایسی اراضی مین حق دخیلکاری حاصل نہ ہو گا جس پر وہ -

(الف) بہ حیثیت ایسے پٹہ دار کے جو بذریعۂ پٹہ رجسٹری شدہ کے جسکی میعاد سات برس سے کم نہ ہو - یا

(ب) بہ حیثیت ٹھیکہ دار کے - یا

(ج) بہ حیثیت آسامی شکمی کے -

قابض رہے -

اور کوئی حق دخیلکاری حاصل نہ ہو گا -

(د) اراضی سیر مین - یا

(ہ) کسی ایسی اراضی مین جو فوجی پڑاو یا اور ایسا رقبہ ہو جو کسی سرکاری غرض یا نفع خلائق کے کسی کام کے لیے حاصل کیا گیا یا قبضہ مین رکھا گیا ہو یا جو ایسے پڑاو یا اور رقبہ کی ایک جزو ہو -

یہ بھی شرط ہے کہ بارہ سال کی مدت کا شمار کرنے مین ایسی مدت جسمین اراضی بخلاف ورزی احکام ایکٹ ہذا کے کاشت شکمی پر دی گئی یا بہ نہج دیگر منتقل کی گئی ہو حساب سے خارج کر دی جائیگی مگر اُس سے آسامی کے قبضہ کے تسلسل کا جاتا رہنا نہین سمجھا جائیگا -

تمثیلات

(الف) زید ایک آسامی غیر دخیلکار نے اُسی (ایک ہی) اراضی کی برابر پانچ سال تک کاشت کی اور پھر اُسکو دو سال کی مدت کے لیے کاشت شکمی پر دیا اور اُسکے بعد پھر اُسکی برابر پانچ سال تک کاشت کی - پس زید کو اُس اراضی مین حق دخیلکاری حاصل نہین ہوا ہے

(۲) لیکن اگر وہ اُس اراضی کی اَور دو سال تک - سواے اُن حیثیتون کے جنکی تصریح دفعہ ہذا کی پہلی عبارت شرطیہ کے فقرات (الف) لغایت (ج) مین کی گئی ہے اُسی طرح کاشت کرے تو اُسوقت اُسکو اُس اراضی مین حق دخیلکاری حاصل ہوجائیگا۔

(ب) زید ایک آسامی غیر دخیلکار نے اُسی (ایک ہی) اراضی کی برابر چار سال تک کاشت کی اور پھر اُسکو ایک سال کے لیے بطور جائز کاشت شکمی پر دیا - اِسکے بعد پھر اُسکی دو سال تک کاشت کی پھر اُسکو بخلاف ورزی احکام ضمن (۳) دفعہ ۲۵ - کے ایک سال کے لیے کاشت شکمی پر دیا پھر اُسکی چار سال تک کاشت کی - پس حق دخیلکاری کے حاصل کرنے کے لیے زید کو اَور ایک سال تک اُس اراضی کی کاشت کرنی ہوگی ٭

دفعہ ۱۲ - دفعہ ۱۱ - کی اغراض کے لیے یہ قابل لحاظ نہ ہوگا کہ آیا بارہ برس کی مدت مذکور ایکٹ ہذا کے آغاز سے پہلے یا اُسکے بعد شروع ہوئی -

وقت جب سے بارہ برس کی مدت محسوب ہوگی -

مگر شرط یہ ہے کہ جب ایکٹ ہذا کے آغاز سے پہلے یا بروقت آغاز ایکٹ ہذا کوئی آسامی بذریعہ ایسے پٹہ تحریری کے جوکسی معین میعاد کے لیے ہو قابض رہا ہو یا قابض ہو -

یا جب کسی صورت مین کوئی آسامی کسی حیثیت مصرحہ فقرہ (الف) یا (ب) یا (ج) دفعہ ۱۱ سے قابض ہو -

تو یہ بارہ برس کی مدت اُس میعاد (پٹہ) کے ختم ہونے سے یا اُس وقت سے جب آسامی کا قبضہ اُس حیثیت سے نہ رہے محسوب ہونی شروع ہوگی ٭

دفعہ ۱۳ - دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیے آسامی کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ اُسکا قبضہ برابر رہا -

"برابر قبضہ رکھنے" کی تشریح

(الف) گو اُسکے زمیندار نے بیجا طور سے اُسکا قبضہ اُٹھا دیا ہو یا وہ بذریعہ ایسی ڈگری یا حکم

عدالت کے بیدخل کردیا گیا ہو جو بالآخر اپیل میں یا اَور طرح منسوخ کی گئی یا کیا گیا ہو۔
بشرطیکہ اُس اراضی پر اُسکا قبضہ برقرار کردیا گیا ہو یا اُسنے کسی اَور طرح اُسکا قبضہ پھر حاصل کرلیا ہو - یا

(ب) گو وہ حسب دفعہ ۴۰ - ایکٹ ۲ - ۱۹۰۱ء یا فقرہ (الف) یا (ب) دفعہ ۵۸ ایکٹ ہذا اُس اراضی سے بیدخل کردیا گیا ہو۔
بشرطیکہ اُسکے ایسے بیدخل کیے جانے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر اُسکو اُسکے زمیندار نے اُس اراضی کا قبضہ بہ حیثیت آسامی پھر دے دیا ہو جس سے وہ اِس طرح بے دخل کیا گیا تھا - یا

(ج) گو اُسنے وہ اراضی دوسری اراضی کے لینے کے صریحی یا معنوی قراردار پر حوالہ کردی ہو۔
بشرطیکہ ایسے حوالہ کردینے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر اُسکو وہ دوسری اراضی نہ ملی ہو اور اُسکو اُسکے زمیندار نے اُس اراضی کا جو اِس طرح حوالہ کی گئی تھی قبضہ بہ حیثیت آسامی پھر دیدیا ہو - یا

(د) گو اُسکا قبضہ اُس اراضی سے جاتا رہا ہو۔
بشرطیکہ بحالات مصرحہ دفعہ عین مابعد اُسکو اُس اراضی کا قبضہ بہ حیثیت آسامی دیدیا گیا ہو۔

دفعہ ۱۴ - (۱) اگر کسی آسامی کا قبضہ کسی اراضی سے جاتا رہے - خواہ -

"اُسی (یا وہی) اراضی" کی تشریح

(الف) بوجہ اِسکے کہ اُسکا قبضہ اُس اراضی سے بیجا طور سے اُٹھا دیا گیا ہو - یا
(ب) بذریعہ کسی ایسی ڈگری یا حکم عدالت کے جو بالآخر اپیل میں یا اَور طرح منسوخ کی گئی یا کیا گیا ہو - یا۔
(ج) بوجہ بیدخلی حسب دفعہ ۴۰ - ایکٹ ۲ - ۱۹۰۱ء یا فقرہ (الف) یا (ب) دفعہ ۵۸ ایکٹ ہذا کے - یا
(د) بوجہ اِسکے کہ اُسنے اُس اراضی کو دوسری اراضی لینے کے صریحی یا معنوی قراردار پر حوالہ کردیا ہو۔
اور اِسطرح قبضہ کے جاتے رہنے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر اُسکو اُسکا زمیندار کسی دوسری

قبضہ بہ حیثیت آسامی دیدے -
اراضی کا - جو خواہ اُسی موضع مین ہو یا نہ ہو - تو اُس دوسری اراضی کی نسبت - درصورتیکہ اُسکی مالیت لگان اُس اراضی کی مالیت
لگان سے زیادہ نہ ہو جسپر سے اُسکا قبضہ اسطرح سے جاتا رہا ہو - یہ سمجھا جائیگا کہ وہ اُسکے مبادلہ
مین ملی ہے - اور دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیے وہ وہی اراضی سمجھی جائیگی جو اُسکے قبضہ مین اُس
مبادلہ سے پہلے تھی ◆

(۲) اگر مالیت لگان اُس اراضی کی جسکا قبضہ بہ حیثیت آسامی کسی آسامی کو اُسکے
زمیندار نے اسطرح دیا ہو اُس اراضی کی مالیت لگان سے زیادہ ہو جسپر سے اُس اسامی کا قبضہ
جاتا رہا ہو تو اراضی سابق الذکر کے اُسقدر رقبہ کی نسبت جسکی مالیت لگان اراضی آخر الذکر
کی مالیت لگان کے برابر ہو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ اُسکے مبادلہ مین ملی ہے اور دفعہ ۱۱ کی اغراض کے
لیے وہ وہی اراضی سمجھی جائیگی ◆

(۳) اگر حسب دفعہ تحتی (۲) کوئی بحث اِس امر کی نسبت پیدا ہو کہ وہ خاص رقبہ
کونسا ہے جسمین حق دخیلکاری پیدا ہوا تو عدالت کو لازم ہوگا کہ ایک رقبہ کی حدبندی کردے
جسکی مالیت لگان جہانتک ممکن ہو اُس اراضی کی مالیت لگان کے قریب قریب برابر ہو جو پہلے
اُس آسامی کے قبضہ مین تھی اور رقبہ مذکور کی نسبت یہ قرار دے کہ وہ وہ اراضی ہے جو اُس اراضی
(سابقہ) کے مبادلہ مین ملی ہے -

مگر شرط یہ ہے کہ اگر اسطرح اراضی کے قبضہ کا جاتا رہنا اور دیگر اراضی کے قبضہ بہ حیثیت آسامی
کا دیا جانا اُس مدت بارہ برس مین ایک مرتبہ سے زیادہ وقوع مین آیا ہو تو یہ کافی ہوگا کہ عدالت
اُس اراضی کے مجموعی رقبہ مین سے جسکا قبضہ بہ حیثیت آسامی اُس آسامی کو دیا گیا ہو ایک رقبہ
جو حتی الامکان یکجائی ہو اور جسکی مالیت لگان جہانتک ممکن ہو اُس اراضی کے رقبہ مجموعی کی
مالیت لگان کے قریب قریب برابر ہو جو پہلے اُسکے قبضہ مین تھی - بذریعہ حدبندی معین کردے ◆

(۴) جب کوئی رقبہ حسب دفعہ تحتی (۳) معین کیا جاوے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اگر
ضرورت ہو اُسی کے مطابق اُس جوت کے لگان کی تفریق کردے ◆

تمثیلات

(الف) ایک آسامی کا قبضہ کھیت [الف] کا اُس طور پر جسکی تصریح فقرہ (الف) یا (ب) یا (ج) یا (د) دفعہ ۱۴ (۱) مین ہے جاتا رہا اور اُسکو ایک سال کے اندر کھیت [خ] کا قبضہ بہ حیثیت آسامی دیا گیا اور وہ اِس کھیت پر سوقت قابض ہے جب اُسکے دعوی حق دخیلکاری کی تحقیقات ہوئی - اگر مالیت لگان کھیت [خ] کی مالیت لگان کھیت [الف] سے زیادہ نہین ہے تو کھیت [خ] کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ کھیت [الف] کے مبادلہ مین ملا ہے اور دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیے آسکی اراضی وہی اراضی سمجھی جائیگی جو کھیت [الف] کی ہے ✤

(ب) اگر بحالات متذکرہ تمثیل (الف) کھیت [خ] کی مالیت لگان کھیت [الف] کی مالیت لگان سے زیادہ ہو تو کھیت [خ] کے اُسقدر رقبہ کی نسبت جسکی مالیت لگان کھیت [الف] کی مالیت لگان کے برابر ہو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ کھیت [الف] کے مبادلہ مین ملا اور وہ وہی اراضی ہے جو کھیت [الف] کی ہے اور عدالت کھیت [خ] کا اُسقدر رقبہ معین کر دیگی جسکی مالیت لگان کھیت [الف] کی مالیت لگان کے برابر ہو اور آسامی کو رقبہ مذکور مین حق دخیلکاری حاصل ہوگا ✤

(ج) ایک اسامی کا قبضہ کھیت [الف] کا اُس طور پر جسکی تصریح دفعہ ۱۴ (۱) مین ہے جاتا رہا اور ایک سال کے اندر اُسکو کھیت [خ] کا قبضہ بہ حیثیت آسامی دیا گیا - بعد مین اسی طور پر اُسکا قبضہ کھیت [خ] کا جاتا رہا اور ایک سال کے اندر اُسکو کھیت [ذ] کا قبضہ بہ حیثیت آسامی دیا گیا - پس عدالت کھیت [ذ] مین سے اُسقدر رقبہ معین کر دیگی جسکی مالیت لگان کھیت [الف] یا کھیت [خ] کی مالیت لگان کے یعنی ان دونون مین سے جسکی مالیت لگان کم ہے برابر ہو ✤

(د) ایک آسامی کا قبضہ مختلف اوقات مین کھیت ہاے [الف] و [ب] و [ج] سے اُس طور پر جاتا رہا جسکی تصریح دفعہ ۱۴ (ا) کے فقرہ (الف) یا (ب) یا (ج) یا (د) مین ہے اور ہر کھیت کا قبضہ جاتے رہنے سے ایک سال کے اندر اُسکو فرداً فرداً کھیت ہاے [خ] و [ذ] و [ض] کا قبضہ بہ حیثیت آسامی دیا گیا جنکی مالیت ہاے لگان فرداً فرداً [الف] اور [ب] اور [ج] کی مالیت ہاے لگان سے کم نہین ہین اور آسامی مذکور بوقت تحقیقات کھیت ہاے [خ] و [ذ] و [ض] پر قابض ہے - یہ کافی ہوگا کہ عدالت کھیت ہاے [خ] و [ذ] و [ض] مین سے ایسا رقبہ معین کردے جو حتی الامکان یکجائی ہو اور جسکی مالیت لگان جہانتک قریب ہو سکے کھیت ہاے [الف] و [ب] و [ج] کے مجموعی رقبہ کی مالیت لگان کے برابر ہو - اور اِس امر کی ضرورت نہ ہوگی کہ کھیت ہاے [خ] و [ذ] و [ض] مین سے ایسے علٰحدہ علٰحدہ رقبے معین کیے جائین جنکی مالیت لگان فرداً فرداً کھیت ہاے [الف] و [ب] و [ج] کی مالیت لگان کے برابر ہو *

دفعہ ۱۵ - باوجود کسی امر کے جو قبل ازین ایکٹ ہذا مین درج ہے گو مدت بارہ برس کی قبل تاریخ یکم جولائی ۱۹۰۱ء کے شروع ہوئی تو دفعہ ۱۳ کے فقرات (ب) و (ج) و (د) کا یا دفعہ ۱۴ - کا کوئی مضمون تاریخ مذکور کے قبل (کے زمانہ) کی نسبت موثر نہین سمجھا جائیگا *

بعض احکام کا اثر بہ زمانہ گذشتہ قبل ماہ جولائی ۱۹۰۱ء کے ممنوع ہوگا -

دفعہ ۱۶ - ہر آسامی جسکو دفعہ ۱۱ کے بموجب یا ایکٹ ۱۰ - مصدرہ ۱۸۵۹ء یا ایکٹ ۱۸ - مصدرہ ۱۸۷۳ء یا ایکٹ ۱۲ - مصدرہ ۱۸۸۱ء کے اُسی قسم کے احکام کے بموجب یا کسی اَور ایکٹ یا قانون نافذ الوقت کے بموجب حق دخیلکاری حاصل ہو آسامی دخیلکار کہلائیگا اور اُسکو وہ کل حقوق حاصل ہونگے اور وہ اُن کل ذمہ داریون کا پابند ہوگا جو بذریعہ اِس ایکٹ کے آسامیان دخیلکار کو عطا کیے گئے اور اُنپر عائد کی گئی ہین *

اسامیان دخیلکار

دفعہ ۱۷ - باوجود کسی امر مندرجہ فقرہ (د) دفعہ ۱۱ کے جو آسامی حق دخیلکاری کسی اراضی

بدلی ہوئی جوتون کی نسبت حق

مین رکھتا ہو اُسکو حق دخیلکاری کسی ایسی دوسری اراضی مین حاصل ہوگا جو اُسکو مالک سے اراضی اول الذکر کے مبادلہ مین ملے اور بعد اُسکے آسامی مذکور کو اُس اراضی مین حق دخیلکاری حاصل نہ رہیگا جو اُسنے اِس طور پر مبادلہ مین دی ہو۔

حق دخیلکاری کا ساقط ہو جانا

دفعہ ۱۸ - حق دخیلکاری ساقط ہو جائیگا -

(الف) جبکہ آسامی فوت ہو جاے اور کوئی ایسا وارث نہ چھوڑے جو اِس ایکٹ کے بموجب حق مذکور کے وراثتاً پانے کا مستحق ہو۔

(ب) ایسی اراضی مین جس سے آسامی بعلت اجراے کسی ڈگری یا حکم عدالت کے بیدخل کیا گیا ہو۔

(ج) ایسی جوت مین جسکو آسامی نے چھوڑ دیا ہو یا زمیندار کے حوالہ کر دینے کے اطلاعنامہ کی تعمیل ہو جانے کے بعد حوالہ کر دیا ہو۔

(د) ایسی اراضی مین جو کسی سرکاری غرض یا نفع خلائق کسی کام کے لیے حاصل کی گئی ہو۔

آسامیان غیر دخیلکار

آسامیان غیر دخیلکار

دفعہ ۱۹ - کل آسامی سواے حقداران قبضہ مستقل یا آسامیان بشرح معین یا آسامیان ساقط الملکیت یا آسامیان دخیلکار کے آسامیان غیر دخیلکار ہین۔

باب ۳

وراثتاً پہونچنا اور منتقل کیا جانا اور تقسیم کیا جانا حقوق قبضہ اراضی کا

حقوق قبضہ اراضی کو وراثتاً پانا اور حقوق مذکور کا منتقل کیا جانا

دفعہ ۲۰ - (۱) استحقاق حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین کا استحقاق قابل

حقوق انتقال وراثت	وراثت قابل انتقال ہے ۔

(۲) استحقاق آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار یا سواے ٹھیکہ دار کے دیگر آسامی غیر دخیلکار کا - بہ پابندی احکام ایکٹ ہذا کے - قابل وراثت ہے لیکن بعلت اجراے ڈگری عدالت دیوانی یا مال کے یا کسی اور طرح قابل انتقال نہین ہے سواے بذریعہ ایسے انتقال کے جو خود اپنی خواہش سے مابین اُن اشخاص کے ہو جنکو بہ حیثیت حصہ داران قبضہ اراضی متعلقہ کے حق مزبور ابتداً حاصل ہوا یا جو بذریعہ وراثت اُسمین حصہ دار ہوگئے ہون ۔

(۳) استحقاق ٹھیکہ دار کا - بہ پابندی شرائط اُسکے پٹہ (ٹھیکہ) کے - قابل وراثت ہے مگر قابل انتقال نہین ہے ۔

دفعہ ۲۱ - جب آسامی کا استحقاق قابل انتقال نہ ہو تو وہ مجاز اِس امر کا نہ ہوگا کہ اپنی جوت یا اُسکے کسی جزو کو سواے ایسی کاشت شکمی پر دینے کے جسکی نسبت ایکٹ ہذا مین جو از مین حکم ہے - اور طرح منتقل کرے ۔

حاشیہ: حقوق ایسے قبضہ دار اراضی مین جو غیر قابل انتقال مین

دفعہ ۲۲ - جب کوئی آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار یا آسامی غیر دخیلکار (سواے ٹھیکہ دار کے) فوت ہو جاے تو اُسکا استحقاق جوت متعلقہ کی نسبت حسب ذیل وراثتاً پہونچیگا ۔

حاشیہ: قبضہ ہاے اراضی کا وراثتاً پانا

(الف) اُسکی اولاد ذکور بخط مستقیم کو نسل کے سلسلہ ذکور مین - اور

(ب) ایسی اولاد کے نہونے کی حالت مین اُسکی بیوہ کو اُسوقت تک کہ بیوہ مذکور فوت ہو جاے یا عقد ثانی کرے - اور

(ج) ایسی اولاد اور بیوہ کے نہونے کی صورت مین آسامی متوفی کے بھائی کو جو اُسی باپ کا لڑکا ہو جسکا لڑکا آسامی متوفی تھا ۔

اور ایسے ورثا کے نہونے کی صورت مین جنکا اوپر ذکر ہے ۔

(د) آسامی متوفی کی لڑکی کے لڑکے کو - اور

(ہ) ایسی لڑکی کے لڑکے کے نہ ہونے کی صورت مین سب سے قریب کے وفتہ دار

طرفی قسم مذکور کو جو نسل کے سلسلہ مذکور مین ہو -

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا لڑکی کا لڑکا یا رشتہ دار طرفی وراثتاً پانے کا مستحق نہ ہوگا جو آسامی کے فوت ہونے کے وقت اُس جوت کی کاشت مین شریک نہ تھا *

کاشتہاے شکمی

دفعہ ۲۳ - دفعات ۲۴ - لغایت ۳۰ - کا کوئی امر اُن پٹہ جات سے متعلق نہ ہوگا جو ٹھیکہ داردین *

مستثنیٰ ہونا اُن پٹہ جات کا جو ٹھیکہ دار دین -

دفعہ ۲۴ - آسامی کو جائز ہے کہ اپنی کل جوت یا اُسکے کسی جزو کو بہ پابندی اُن قیدون کے جو اِس ایکٹ کی رو سے عائد کی گئی ہین کاشت شکمی پر دے *

کاشت شکمی پر دینے کا حق

مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسے کاشت شکمی پر دینے سے آسامی کسی طرح اپنی اُن ذمہ داریون سے جو اُسکے زمیندار کے حق مین اُسپہ ہین بری نہوگا *

دفعہ ۲۵ - (۱) لازم ہوگا کہ کوئی آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار اپنی کل جوت یا اُسکا کوئی جزو کسی ایسی میعاد کے لیے جو پانچ برس سے زیادہ ہو کاشت شکمی پر نہ دے اور کسی ایسے کاشت شکمی پر دیے جانے کی میعاد گذر جانے سے دو برس کی مدت کے اندر پھر اپنی کل جوت یا اُسکے کسی جزو کو کاشت شکمی پر نہ دے *

آسامیان ساقط الملکیت و دخیلکار و غیر دخیلکار کا کاشت شکمی پر دینا

(۲) اگر کاشت شکمی ایسی میعاد کے لیے ہو جو ایک سال سے زیادہ ہو یا سال بہ سال کے لیے ہو تو لازم ہوگا کہ وہ صرف بذریعہ وثیقہ رجسٹری شدہ کے دیجاے *

(۳) لازم ہوگا کہ کوئی آسامی غیر دخیلکار ایک سال سے زیادہ مدت کے لیے (اراضی) کاشت شکمی پر نہ دے اور کسی ایسی کاشت شکمی کی مدت گذرنے سے تین سال کے اندر پھر کاشت شکمی پر نہ دے *

(۴) اِس دفعہ کا کوئی امر ایسی جوت سے متعلق نہ ہوگا جو کسی ایسے شخص کی ہو جو گورنمنٹ کی ملازمت فوجی میں ہو یا جو کسی عورت یا نابالغ یا مجنون یا شخص مخبوط الحواس کی ہو ٭

آسامیان شکمی کا کاشت شکمی پر دینا

دفعہ ۲۶ - لازم ہے کہ کوئی آسامی شکمی سوائے بہ رضامندی تحریری اپنے زمیندار کے (اراضی) کاشت شکمی پر نہ دے ٭

کاشت شکمی پر دینے والے کا جانشین کاشت شکمی دکی شرائط کا پابند ہوگا

دفعہ ۲۷ - جب کسی آسامی نے (اراضی) کاشت شکمی پر دی ہو تو اُس آسامی کا جانشین حقیقت شرائط کاشت شکمی کا اُس حد تک پابند ہوگا جہانتک کہ وہ خود اُسکے پٹہ کی شرائط کے اور احکام ایکٹ ہذا کے مطابق ہوں ٭

حقوق جو کاشت شکمی پر دینے والے کے استحقاق کے ساقط ہونے پر اُس حالت مین ہونگے جب کاشت شکمی پر دیا جانا ایکٹ کے قبل یا اُسکے مطابق ہو

دفعہ ۲۸ - جب کسی آسامی نے قبل آغاز ایکٹ ہذا (اراضی) کاشت شکمی پر دی ہو یا بعد آغاز ایکٹ ہذا اِس ایکٹ کے احکام کے مطابق اراضی کاشت شکمی پر دی ہو اور اس آسامی کا استحقاق قبل گذرنے میعاد اُس کاشت شکمی کے ساقط ہو جائے - تو کل عہد و پیمان جو باہم آسامی اور آسامی شکمی کے واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہوں اُس آسامی کے زمیندار اور اُس آسامی شکمی کے باہم واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہونگے -

مگر شرط یہ ہے کہ اگر وہ لگان جو آسامی شکمی سے قابل ادا ہو اُس لگان سے کم ہو جو اُس وقت تک آسامی سے قابل ادا تھا تو آسامی شکمی کو جائز ہے کہ اگر وہ چاہے یا تو اُس جوت یا اُسکے اُس حصہ کو جو اِسطرح کاشت شکمی پر دی گئی یا دیا گیا ہو خالی کر دے یا کاشت شکمی کی بقیہ مدت کے واسطے - بہ پابندی ذمہ داری ادا کرنے لگان کے اُس شرح سے جو اُس وقت تک آسامی سے قابل ادا رہی ہو - بدستور قبضہ رکھے -

یہ بھی شرط ہے کہ اگر آسامی منجملہ وجوہ مصرحہ دفعہ ۷۵ کے کسی وجہ کی بناء پر بیدخل کیا جاے تو آسامی شکمی کا استحقاق ساقط ہو جائیگا۔

دفعہ ۲۹۔ جب آسامی نے سواے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اَور طرح اراضی کاشت شکمی پر دی ہو اور اُس آسامی کا استحقاق قبل گذرنے میعاد اُس کاشت شکمی کے ساقط ہو جاے۔

حقوق جو کاشت شکمی پر دینے والے کے استحقاق کے ساقط ہونے پر اُس حالت مین ہونگے جب کاشت شکمی پر دیا جانا ایکٹ ہذا کے مطابق نہ ہو

تو کل عہد و پیمان جو باہم آسامی اور آسامی شکمی کے واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہون وہ۔ اگر اُس آسامی کا زمیندار چاہے۔ زمیندار اور آسامی شکمی کے باہم واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہونگے۔

دفعہ ۳۰۔ جب آسامی شکمی کا استحقاق اُس آسامی کے استحقاق کے ساقط ہونے کے ساتھ ساقط ہو جاے جسکی طرف سے وہ قبضہ رکھتا ہو تو آسامی شکمی مذکور کو لازم ہوگا کہ اُسی کے مطابق اپنی جوت کو خالی کردے۔ لیکن نسبت لیجانے فصل استادہ اور دیگر پیداوار ہاے زمین کے آسامی شکمی کو وہی حقوق حاصل ہونگے جو بحالت بیدخلی مطابق احکام ایکٹ ہذا آسامی کو حاصل ہوتے۔

کاشت شکمی کا ساقط ہو جانا۔

ناجائز کاشت ہاے شکمی و دیگر انتقالات ناجائز کی نسبت چارہ ہاے کار

دفعہ ۳۱۔ (۱) ہر کاشت شکمی پر دینا یا دیگر انتقال اور ہر اقرار نسبت کاشت شکمی پر دینے یا بہ نہج دیگر منتقل کرنے کے جو کوئی آسامی خلاف احکام ایکٹ ہذا کے عمل مین لائے یا کرے اُس طور پر جیسا کہ ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے ممکن الانفسخ ہوگا۔

ناجائز کاشتہاے شکمی و دیگر انتقالات ناجائز کی نسبت چارہ ہاے کار

(۲) جب کوئی آسامی کوئی ایسا کاشت شکمی پر دینا یا دیگر انتقال عمل مین لایا ہو تو زمیندار کو جائز ہے کہ اُسکی نسوخی کے واسطے یا اُس آسامی اور کاشت شکمی پر رکھنے والے یا دیگر منتقل الیہ کے بیدخل کرانے کے واسطے یا اِن دونون امور کے واسطے نالش کرے ؛

(۳) جب کسی آسامی نے کوئی ایسا اقرار نسبت کاشت شکمی پر دیتے یا بزیع دیگر منتقل کرنے کے کیا ہو تو زمیندار کو جائز ہے کہ اُسکی نسوخی کے واسطے نالش کرے ؛

(۴) ایسی ہر نالش مین لازم ہوگا کہ کاشت شکمی پر لینے والا یا دیگر منتقل الیہ یا وہ شخص جسنے کاشت شکمی پر لینے یا دیگر انتقال کرانے کا اقرار کیا ہو نالش کا ایک فریق بنایا جاوے ؛

حقوق قبضہ اراضی کی تقسیم

دفعہ ۳۲ - (۱) جوت کی کوئی تقسیم یا جوت کی نسبت لگان قابل ادا کی کوئی بانٹ جو اُسکے حصہ دارکرین زمیندار پر واجب الاتباع نہ ہوگی سواے اُس صورت کے کہ وہ اُسکی رضامندی سے کی گئی ہو ؛

حقوق قبضہ اراضی کی تقسیم اور لگان کی بانٹ نافذ کرانے کے قابل نہوگی

(۲) کوئی نالش یا اور کارروائی واسطے تقسیم کسی جوت کے یا واسطے اُسکے لگان کی بانٹ کے کسی عدالت دیوانی یا مال مین مسموع نہ ہوگی ؛

باب ۴

تقرر اور اضافہ اور تخفیف لگان

احکام عام

دفعہ ۳۳ - آسامی اراضی کا دخل پانے پر اُس لگان کے ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا جو اُسکے اور اُسکے زمیندار کے درمیان مین قرار پاوے ؛

ابتدائی لگان آسامی کا

دفعہ ۳۴ - جس شخص نے اراضی پر بغیر رضامندی زمیندار کے دخل کر لیا ہو وہ اُس اراضی کی بابت لگان کا اُس شرح سے ذمہ دار ہوگا جو سالگذشتہ مین قابل ادا تھی - یا اگر سالگذشتہ مین کچھ لگان قابل ادا نہ تھا تو ایسی شرح سے جو عدالت واجبی اور قرین انصاف قرار دے - لیکن شخص مذکور کی نسبت جبتک کہ وہ اراضی مذکور کا لگان ادا کرنا شروع نہ کرے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ وہ حسب منشار دفعہ ۱۱ - اُس اراضی پر قابض ہے ٭

لگان جو بجالت ہونے قرارداد کے قابل ادا ہوگا

دفعہ ۳۵ - جو لگان یا شرح لگان کسی اسامی سے قابل ادا ہو اُسکی نسبت یہ قیاس کرنا لازم ہوگا کہ وہ وہ لگان یا شرح لگان ہے جو پیشتر اُس سے قابل ادا تھا یا تھی تا وقتیکہ کوئی رجسٹری شدہ اقرارنامہ یا ڈگری یا حکم عدالت کا جسکی رو سے لگان یا شرح لگان مذکور مین کمی یا بیشی کی گئی ہو ثابت نہ کیا جاسے ٭

قیاس نسبت لگان کے

دفعہ ۳۶ - ایسا آسامی جس سے کوئی رقم یا پیداوار اُسکا زمیندار اُس مقدار سے زیادہ جبراً لے جو آسامی مذکور سے بطور بقایاے لگان بموجب اِس ایکٹ کے یا کسی اَور ایکٹ یا قانون نافذ الوقت کے واجب الوصول ہو مستحق اِسکا ہوگا کہ علاوہ اُس رقم یا مالیت پیداوار کے جو اِسطرح جبراً لی گئی ہو اُس زمیندار سے اُسقدر معاوضہ وصول کرے جو اِس طور پر جبراً لی ہوئی رقم یا پیداوار کی دوچند رقم یا دوچند مالیت سے زیادہ نہ ہو اور جسکی بابت عدالت ڈگری کرنا مناسب سمجھے ٭

معاوضہ بابت ایسے لگان کے جو جبراً زیادہ لے لیا گیا ہو

دفعہ ۳۷ - جب کسی عدالت کو کسی آسامی کا لگان مقرر کرنا ہو اگر یہ ثابت ہو جاسے کہ رسم یا رواج مختص المقام سے -

لگان مقرر کرنے مین آسامی کی ذات اور قسم کا لحاظ کیا جانا

(الف) اُس لگان کے مقرر کرنے مین جو آسامیون سے قابل ادا ہے ذات کا لحاظ کیا جاتا ہے - یا

(ب) کسی قسم کے اشخاص اراضی پر رعایتی شرح لگان پر قابض ہین -

تو لگان بلحاظ ایسی رسم یا رواج کے مقرر کیا جائیگا - لیکن کسی صورت مین لگان اُس تعداد سے

کم مقرر نہ ہوگا جو تعداد اُسکی جوت کی بابت قابل ادامالگذاری اراضی مین اُسکا بیس فی صد جوڑنے سے نکلے ✦

دفعہ ۳۸ - لازم ہے کہ کل نالشین واسطے اضافہ یا تخفیف لگان کے ماہ جون کی تیسوین تاریخ اور ماہ اکتوبر کی پہلی تاریخ کے درمیان مین دائر کیجائین ✦

اضافہ یا تخفیف کی بابت نالشین کس وقت دائر کیجانی چاہیین

دفعہ ۳۹ - ہر ڈگری واسطے اضافہ یا تخفیف کے اُس (ماہ) جولائی کی پہلی تاریخ سے نفاذ پذیر ہوگی جو اُس ڈگری کی تاریخ کے عین مابعد واقع ہو سوائے اُس صورت کے کہ کسی وجہ سے جو قلمبند کیجانی چاہیے عدالت یہ حکم دینا مناسب سمجھے کہ وہ کسی تاریخ ماقبل سے نفاذ پذیر ہوگی ✦

ایسی نالشون کی ڈگریان کس وقت سے نفاذ پذیر ہونگی

آسامیان بشرح معین

دفعہ ۴۰ - (۱) زمیندار کو جائز ہے کہ آسامی بشرح معین کے لگان مین اضافہ کے واسطے نالش صرف اس بناء پر کرے کہ ایسے آسامی کی جوت کی اراضی کا رقبہ بوجہ دریا برآمد کے یا بوجہ اِسکے کہ اُس آسامی نے زمین دبالی ہے بڑھ گیا ہے ✦

آسامیان بشرح معین کے لگان مین اضافہ اور تخفیف

(۲) آسامی بشرح معین کو جائز ہے کہ اپنے لگان مین تخفیف کے واسطے نالش صرف اِس بناء پر دائر کرے کہ اُسکی جوت کی اراضی کا رقبہ بوجہ دریا برد کے یا کسی سرکاری غرض یا نفع خلائق کے کسی کام کے واسطے زمین کے لیے جانے کی وجہ سے گھٹ گیا ہے ✦

آسامیان ساقط الملکیت اور آسامیان دخیلکار

دفعہ ۴۱ - (۱) آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کا لگان قابل اضافہ یا تخفیف صرف -

اضافہ اور تخفیف

کی نسبت احکام

(الف) بذریعہ اقرارنامہ رجسٹری شدہ کے - یا

(ب) بذریعہ ڈگری یا حکم عدالت مال کے -

ہوگا -

اور جب اُسمین اِس طرح اضافہ یا تخفیف ہوجاے تو قبل اسکے یا بجز اسکے کہ -

(ج) دس برس کی یا ایسی اَور زیادہ مدت جسکی نسبت باہم اقرار ہوا ہو یا ڈگری یا حکم صادر ہوا ہو گذر جاے - یا

(د) محال کی تشخیص جمع کی - قبل منظوری کے - نظرثانی بہ حکم لوکل گورنمنٹ ہوجاے - یا

(ہ) اُس رقبہ مقامی کی جسمین محال واقع ہو میعاد بندوبست ختم ہوجاے -

وہ پھر قابل اضافہ یا تخفیف کے نہوگا -

اِلّا -

(و) بربناے وجوہ مندرجہ فقرہ ہاے (ب) و (ج) و (د) و (ہ) دفعہ ۲۴ کے یا فقرہ ہاے (ج) و (د) و (و) و (ز) دفعہ ۳۴ کے - جیسی کہ صورت ہو - یا

(ز) اُس طور پر جسکی نسبت اقطاع شمالی ملک ہند کی نہرون اور پانی کے نکاس کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۷۳ء کی دفعات ۱۱ و ۱۲ - مین حکم ہے *

(۲) جب لگان مین بیشی یا کمی صرف بوجہ بیشی یا کمی رقبہ کے بموجب فقرہ (ج) یا فقرہ (ہ) دفعہ ۲۴ - یا فقرہ (د) یا فقرہ (ز) دفعہ ۳۴ کے کی گئی ہو تو دس برس کی مدت مذکور کے محسوب کرنے مین ایسی بیشی یا کمی کا لحاظ نہین کیا جائیگا *

(۳) وہ میعاد جسکے واسطے آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کا لگان بذریعہ ڈگری یا حکم عدالت مال کے مقرر کیا جائیگا دس برس سے کم نہوگی - مگر دس برس سے زیادہ کوئی میعاد اسطرح مقرر نہ کیجائیگی اِلّا برضامندی فریقین کے *

دفعہ ۲۴ - (۱) کسی آسامی ساقط الملکیت کے زمیندار کو جائز ہے کہ اضافہ لگان کے واسطے نالش وجوہ مندرجہ ذیل مین سے ایک یا زیادہ وجوہ کی بناء پر - اور نہ کسی اور وجوہ کی بناء پر - کرے -

آسامیان ساقط الملکیت کے لگان مین اضافہ اور تخفیف

(الف) یہ کہ وہ شرح لگان جو آسامی مذکور ادا کرتا ہے بہ نسبت اُس شرح لگان کے فی روپیہ چار آنہ سے زیادہ کم ہے جو عموماً آسامیان غیر دخیلکار سے قرب وجوار کی ویسی ہی قسم اور اُسیطرح کے فائدون کی اراضی کی بابت قابل ادا ہے - یا

(ب) یہ کہ اُس اراضی کی قوت پیداوار جو آسامی مذکور کے قبضہ مین ہے بوجہ ایسی ترقی حیثیت اراضی کے جو لگان موجودہ کے قائم رہنے کی مدت کے اندر کی گئی - آسامی کی محنت یا صرف کے سواے اَور طرح پر - بڑھ گئی ہے - یا

(ج) یہ کہ آسامی کی جوت کا رقبہ بوجہ دریا بر آمد کے یا بوجہ اِسکے کہ اُس آسامی نے زمین دبالی ہے بڑھگیا ہے *

(۲) کسی ایسے آسامی کو جائز ہے کہ تخفیف لگان کے واسطے نالش ایک یا دونون وجوہ مندرجہ ذیل کی بناء پر - اور نہ کسی اور وجوہ کی بناء پر - کرے -

(د) یہ کہ اُس اراضی کی قوت پیداوار جو اُس اسامی کے قبضہ مین ہے لگان موجودہ کے قائم رہنے کی مدت کے اندر کسی ایسی وجہ سے جو اُسکے اختیار سے باہر تھی گھٹ گئی ہے - یا

(ہ) یہ کہ اُسکی جوت کا رقبہ بوجہ دریا برد کے یا زمین دبالیے جانے کے یا کسی سرکاری غرض یا نفع خلائق کے کسی کام کے واسطے زمین کے لیے جانے کی وجہ سے گھٹ گیا ہے *

دفعہ ۲۵ - (۱) کسی آسامی دخیلکار کے زمیندار کو جائز ہے کہ اضافہ لگان کے واسطے نالش وجوہ مندرجہ ذیل مین سے ایک یا زیادہ وجوہ کی بناء پر - اور نہ کسی اَور وجوہ کی بناء پر - کرے -

آسامیان دخیلکار کے لگان مین اضافہ اور تخفیف

(الف) یہ کہ وہ شرح لگان جو آسامی مذکور ادا کرتا ہے اُس مروجہ شرح سے کم ہے جو آسامیان دخیلکار ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فائدون کی اراضی کی بابت ادا کرتے ہین - یا

(ب) یہ کہ لگان موجودہ کے قائم رہنے کی مدت کے اندر اصل اجناس خوردنی کی اوسط قیمتین مقام متعلقہ مین بڑھ گئی ہین - یا

(ج) یہ کہ اُس اراضی کی قوت پیداوار جو آسامی کے قبضہ مین ہے بوجہ ایسی ترقی حیثیت اراضی کے جو لگان موجودہ کے قائم رہنے کی مدت کے اندر کی گئی - آسامی کی محنت یا صرف کے سوائے اَور طرح پر - بڑھ گئی ہے - یا

(د) یہ کہ آسامی کی جوت کا رقبہ بوجہ دریابرآمد کے یا بوجہ اسکے کہ آسامی نے زمین دبالی ہے - بڑھ گیا ہے ٭

(۲) کسی ایسے آسامی کو جائز ہے کہ تخفیف لگان کے واسطے نالش وجوہ مندرجہ ذیل مین سے ایک یا زیادہ وجوہ کی بناے پر - اور نہ کسی اور وجوہ کی بناے پر - کرے -

(ہ) یہ کہ لگان موجودہ کے قائم رہنے کی مدت کے اندر اصل اجناس خوردنی کی اوسط قیمتین مقام متعلقہ مین گھٹ گئی ہین - یا

(و) یہ کہ اُس اراضی کی قوت پیداوار جو آسامی کے قبضہ مین ہے لگان موجودہ کے قائم رہنے کی مدت کے اندر کسی ایسے وجہ سے جو اُسکے اختیار سے باہر تھی گھٹ گئی ہے - یا

(ز) یہ کہ اُسکی جوت کا رقبہ بوجہ دریابرد کے یا بوجہ زمین دبا لیے جانے کے یا کسی سرکاری غرض یا نفع خلائق کے کسی کام کے واسطے زمین کے لیے جانے کی وجہ سے گھٹ گیا ہے ٭

دفعہ ۴۴ - جس اراضی کی نسبت کوئی نالش اضافہ یا تخفیف لگان حسب دفعہ ۴۳ کی گئی ہو اُسکا مقابلہ واسطے اغراض فقرہ (الف) دفعہ مذکور کے حسب ذیل کیا جائیگا -

انتخاب اراضی کا مقابلہ کے واسطے

(الف) جب اُس رقبہ مقامی کو جسمین اراضی مذکور واقع ہے مہتمم بندوبست نے یکسان حیثیت اور قسم کی زمین کے حلقون (چکون) مین تقسیم کر دیا ہو - تو ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فائدون کی اراضی کے ساتھ جو اُسی حلقہ مین واقع ہو -

(ب) جب مہتمم بندوبست نے رقبہ مقامی مذکور کو اسطرح تقسیم نہ کیا ہو - تو ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فائدون کی ایسی اراضی کے ساتھ جو اُسی پرگنہ مین یا پرگنہ متصل مین واقع ہو ٭

نالشات متعلقہ اضافہ یا تخفیف لگان مین آسامیون کا شمول	دفعہ ۴۵ - (۱) جائز ہے کہ کسی تعداد آسامیان ساقط الملکیت یا آسامیان دخیلکار پر بالاشتراک نالش بابت اضافہ لگان کے دائر کیجاے یا کوئی تعداد آسامیان مذکور کی مشترکا نالش بغرض تخفیف لگان دائر کرے -

گر شرط یہ ہے کہ وہ کل آسامی ایک ہی زمیندار کے آسامی ہون اور وہ کل جوتین جنکی نسبت نالش دائر کی گئی ہو ایک ہی محال مین واقع ہون ٭

(۲) کوئی ڈگری جس سے کسی شخص کی اغراض نفع و نقصان پر اثر پہونچے کسی ایسی نالش مین صادر نہ کیجائیگی بجز اسکے کہ عدالت کا یہ اطمینان ہو جاے کہ شخص مذکور کو حاضر ہونے اور اُسکی سماعت ہو جانے کا موقع مل چکا ہے ٭

(۳) لازم ہے کہ ڈگری مذکور مین صراحت اِس امر کی کر دیجاے کہ اُن (سب) آسامیون مین سے ہر ایک پر کس کس قدر اثر اُسکا پہونچتا ہے ٭

تدریج اضافہ جات لگان	دفعہ ۴۶ - آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کے لگان مین اضافہ کی ڈگری کرنے مین اگر وہ اضافہ اُس لگان کے ایک چہارم سے کم نہ ہو - اور اگر عدالت یہ سمجھے کہ اگر فی الفور پوری ڈگری نافذ الاثر کر دیجائیگی تو اُسکی وجہ سے آسامی پر سختی ہوگی -

عدالت کو جائز ہے کہ یہ ہدایت کرے کہ (رقم) اضافہ اِسطرح پوری تعداد تک پہونچائی جاے کہ سالانہ اضافے برسون کی ایسی تعداد تک جو پانچ سے زیادہ نہ ہو کیے جائین ٭

آسامیان غیر دخیلکار

دفعہ ۴۷ - ایسے آسامی غیر دخیلکار کے لگان مین جو آسامی آراضی سیر یا آسامی شکمی یا ٹھیکہ دار نہ ہو اضافہ بذریعہ قرارداد باہمی آسامی مذکور اور اُسکے زمیندار کے شرائط ذیل پر ہو سکتا ہے -

آسامی غیر دخیلکار کے لگان مین اضافہ بذریعۂ قرارداد

(الف) جو قرارداد واسطے اداکرنے لگان اضافہ شدہ کے ہو اُسکا بذریعہ وثیقہ رجسٹری شدہ کے ہونا لازم ہے - اور

(ب) آسامی مستحق ہوگا کہ اراضی کو اُس لگان اضافہ شدہ پر ایسی میعاد تک اپنے قبضہ مین رکھے جو پانچ برس سے کم نہ ہو *

دفعہ ۴۸ - باوجود کسی امر مندرجہ فقرہ (ب) دفعہ ۴۷ کے آسامی غیر دخیلکار کے لگان مین اضافہ یا تخفیف کی نالش (صورتہاے ذیل مین) دائر کیجا سکیگی -

آسامی غیر دخیلکار کے لگان مین اضافہ اور تخفیف بذریعہ نالش

(الف) بر بناے وجوہ مندرجہ فقرہ ہاے (د) و (ز) دفعہ ۳۴ - نسبت اضافہ یا تخفیف لگان آسامی دخیلکار کے - یا

(ب) مطابق احکام دفعات ۱۱ و ۱۲ - اقطاع شمالی ملک ہند کی نہرون اور پانی کے نکاس کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۷۳ء کے *

۱۸۷۳ء

استثنائی احکام

دفعہ ۴۹ - (۱) باوجود کسی ایسے امر کے جو قبل ازین ایکٹ ہذا مین مندرج ہے جب کوئی ایسا زمیندار جو اپنی اراضی کی بابت سرکار کے ساتھ زیر معاہدہ ہو کوئی پٹہ دے یا قرارداد کرے جسکے بموجب کسی اراضی کا لگان کسی ایسی مدت کے لیے مقرر کر دیا جاے جو اُس میعاد سے آگے تک ہو جسکے لیے اُسکا معاہدہ سرکار سے

کمی یا بیشی اُس لگان کی جو ایسے پٹہ کی مدت سے مقرر

کیا گیا ہو جو ایسی مدت کے واسطے دیا جاے جو زمیندار کے معاہدہ کی میعاد سے آگے تک ہو

ہوا ہو اور ایسے معاہدہ کی میعاد گذر جاے تو ایسا پٹہ یا قرارداد-

(الف) اُس صورت مین کہ اُس میعاد کے گذرنے پر اُس مالگذاری مین جو اراضی مذکور کی بابت قابل ادا ہو اضافہ کیا جاے - اگر زمیندار چاہے ممکن الانفساخ ہوگا- بجز اِسکے کہ آسامی اُسقدر لگان ادا کرنا قبول کرے جو کلکٹر برطبق نالش زمیندار کے واجبی اور قرین انصاف تجویز کرے - اور

(ب) اُس صورت مین کہ میعاد مذکور کے گذرنے پر اُس مالگذاری اراضی مین تخفیف کیجاے - اگر آسامی چاہے ممکن الانفساخ ہوگا - بجز اِسکے کہ زمیندار اُسقدر لگان لینا قبول کرے جو کلکٹر برطبق نالش آسامی کے واجبی اور قرین انصاف تجویز کرے -

(۲) جب وہ رقبہ مقامی جسکے اندر اراضی مذکور واقع ہو زیر بند وبست ہو تو مہتمم بند وبست اختیارات کلکٹر محکومہ دفعہ ہذا عمل مین لائیگا ؛

معاف کیا جانا لگان کا ایسی عدالت کے حکم سے جو بقایاے لگان کی ڈگری کرے

دفعہ ۵۰ - (۱) باوجود کسی ایسے امر کے جو قبل ازین ایکٹ ہذا مین درج ہے اگر بقایاے لگان کی نالش مین ڈگری کرنے کے وقت عدالت کو یہ معلوم ہو کہ اُس مدت کے اندر جسکی بابت بقایاے لگان کا دعوی کیا گیا ہے جوت کا رقبہ بوجہ دریا برد یا اور کسی وجہ سے اِسقدر گھٹ گیا یا پید اوار اُس جوت کی بوجہ خشکسالی یا ژالہ زدگی (اولا پڑنے) یا ریت پڑ جانے کے یا اسی قسم کی اور آفت سے اسقدر کم ہوئی کہ اُس پوری تعداد لگان کی جو آسامی کے ذمہ اُس مدت کی بابت واجب الادا ہو انصافاً ڈگری صادر نہین کیجا سکتی ہے تو عدالت کو جائز ہے کہ کلکٹر کی منظوری پہلے حاصل کرکے اُس لگان مین سے جو آسامی کے ذمہ اُس مدت کی بابت واجب الا

ہو اُسقدر معاف کردے جس قدر عدالت کو قرین انصاف معلوم ہو*
(۲) کلکٹر کے حکم حسب دفعہ تحتی (۱) پر جسکی رو سے معافی لگان منظور یا نامنظور کی جاسے کسی عدالت دیوانی یا مال مین اعتراض نہ کیا جائیگا*
(۳) اس دفعہ کے کسی مضمون کی نسبت یہ نہ سمجھا جائیگا کہ اُسکی مدسے اُس لگان مین کوئی معافی کرنے کی اجازت دی گئی ہے جو کسی حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین یا ٹھیکہ دار سے واجب الادا ہو*
(۴) کسی ایسی معافی سے جو اُس دفعہ کے احکام کے بموجب کیجاسے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ جو لگان آسامی سے قابل ادا ہے اُسمین سواسے بہ تعلق اُس مدت کے جسکی بابت معافی مذکور کی گئی ہو کسی اَور طرح تبدیلی کی گئی ہے*
(۵) جب لگان مین ایسی معافی سے جو اس دفعہ کے احکام کے بموجب کیجاسے کسی محال یا پٹی کی نکاسی مین قابل لحاظ کمی ہوجاسے تو حکام مال کو لازم ہوگا کہ کسی ایسے دعوی پر جو مالک اُس مالگذاری مین سے معافی کے واسطے کرے جو محال یا پٹی مذکور کی بابت واجب الادا ہو لحاظ کرین اور اُسکی نسبت ایسا حکم صادر کرین جو بلحاظ حالات مقدمہ مناسب ہو*
(۶) اس دفعہ کے احکام لگان کی ایسی معافیون سے متعلق نہ ہونگے جنکا دعوی قطعات دریا برآمد کی نسبت کسی ایسے رواج مختص المقام کے مطابق کیاجاسے جسکی رو سے لگان مین ایسی معافی اُن جوتون کی نسبت کی جاتی ہو جنکا رقبہ قابل زراعت بوجہ دریا برد یا ریت پڑنے یا اسی قسم کی اَور وجوہ کے گھٹ گیا ہو*

اختیار لگان کے معاف کرنے یا اُسکا اداکے ملتوی کرنے کا جب مالگذاری معاف کیجاسے یا	دفعہ ۱۸ - (۱) جب کسی وجہ سے لوکل گورنمنٹ کل یا کسی جزو مطالبہ مالگذاری کو جو کسی اراضی کی نسبت واجب الادا ہو کسی مدت کی بابت معاف کرے یا اُسکا اداکرنا ملتوی کرے تو اُس کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کو جسکو لوکل گورنمنٹ اس امر کا اختیار عطا کرے جائز ہے کہ یہ حکم دے کہ لگان اُن آسامیون سے جو اُس اراضی پر یا اُسکے کسی جزو پر بوساطت یا بلاوساطت (کسی دوسرے شخص کے) مالک کی طرف سے قابض ہین اس مدت کی بابت معاف یا

اُسکا ادا کرنا ملتوی کیا جاے | ملتوی کیے جائین جسکی بابت مالگذاری کا ادا کرنا حسب مرقومہ صدر معاف یا ملتوی کیا گیا ہو - جیسی کہ صورت ہو - تعدادین اُسقدر جو اُس تعداد مالگذاری کے ددچند کے برابر ہو گی جسکا ادا کیا جانا اسطرح معاف یا ملتوی کیا گیا ہے - یا تعداد دین اُسقدر جو اراضی مذکور کے کل لگان کے ساتھ وہی نسبت رکھیگی جو وہ تعداد مالگذاری جسکا ادا کیا جانا اسطرح معاف یا ملتوی کیا گیا ہو اُس کل مالگذاری سے رکھتی ہے جو اراضی مذکور کی نسبت واجب الادا ہو ◆

(۲) جو حکم دفعہ تحتی (۱) کے بموجب صادر ہو اُسپر کسی عدالت دیوانی یا ملل مین اعتراض نہ کیا جائیگا ◆

(۳) کوئی نالش واسطے وصولیابی کسی ایسے لگان کے جسکا ادا کرنا معاف کر دیا گیا ہو یا اُس مدت کے اندر جسکے واسطے ادا کرنا ملتوی کیا گیا ہو واسطے وصولیابی کسی ایسے لگان کے جسکا ادا کرنا ملتوی کیا گیا ہو - دائر نہ کیجا سکیگی ◆

(۴) جب لگان کا ادا کرنا ملتوی کیا گیا ہو تو وہ مدت جسمین وہ التواے قائم رہے اُس میعاد سماعت کے محسوب کرنے مین خارج کر دیجائیگی جو واسطے نالش وصولیابی لگان کے مقرر کی گئی ہے ◆

(۵) اگر کوئی مالک یا اُور زمیندار کوئی ایسا لگان تحصیل کرے جسکا ادا کرنا معاف کر دیا گیا ہو یا التواے کی مدت گذرنے سے پہلے کوئی ایسا لگان تحصیل کرے جسکا ادا کرنا ملتوی کر دیا گیا ہو تو وہ کل مالگذاری یا لگان - جیسی کہ صورت ہو - جو اُسکے حق مین معاف یا ملتوی کی گئی یا کیا گیا ہو فوراً اُس سے واجب الادا ہو جائیگی یا ہو جائیگا ◆

دفعہ ۵۲ - (۱) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ جب اُسکا یہ اطمینان ہو جاے کہ کسی رقبہ

عہدہ دار کو یہ اختیار دیا جانا کہ لگان کی تعداد طے کرے اور | معین مین امن عام کی غرض سے اختیارات مندرجۂ ذیل کا عمل مین لایا جانا ضروری ہے تو پہلے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری حاصل کر کے بذریعۂ اشتہار مندرجہ گزٹ کسی کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر درجۂ اول کو اختیارات مندرجۂ ذیل یا اُنمین سے کوئی اختیارات رقبہ مذکور کے واسطے

اُسمین تخفیف کرے اور لگان (جنسی) کا مبادلہ کرے	عطا کرے - یعنی -

(الف) کل لگانون کے طے کرنے کا اختیار -
(ب) بروقت طے کرنے لگانون کے لگانون مین تخفیف کرنے کا اختیار اگر عہدہ دار مذکور کی رائے مین موجودہ لگانون کا قائم رکھنا کسی وجہ سے خواہ وہ وجہ ایکٹ ہذا مین درج ہو یا نہ ہو - غیر واجبی یا خلاف انصاف ہو -
(ج) جنسی لگانون کو نقدی لگانون مین بدلنے کا اختیار ٭
(۲) جائز ہے کہ جس عہدہ دار کو اِس دفعہ کے بموجب اختیارات دیے جائین اُسکو اختیارات مذکور خواہ عموماً خواہ بہ تعلق ایسی صورتون یا ایسی اقسام کی صورتون کے جنکی صراحت کر دیجائے دیے جائین اور عہدہ دار مذکور کو کل اختیارات متمم ترتیب کاغذات حسب باب ۴ - ایکٹ مالگذاری اراضی ممالک مغربی و شمالی واودھ مصدرہ ۱۹۰۱ء کے حاصل ہونگے ٭
(۳) اِس دفعہ کا کوئی امر اُن لگانون سے متعلق نہ ہوگا جو حقداران قبضہ مستقل یا اسامیان بشرح معین سے قابل ادا ہون ٭
(۴) ہر حکم جسکے ذریعہ سے اِس دفعہ کے بموجب لگان طے کیا جائے یا لگان کا مبادلہ کیا جائے (تاریخ حکم کے بعد) زمانہ آیندہ مین اُس تاریخ سے نافذ ہوگا جسکی ہدایت عہدہ دار صادر کنندہ حکم مذکور کرے ٭
(۵) اِس دفعہ کے بموجب صادر کیے ہوئے حکم کا اپیل اُس طرح دائر ہو سکیگا جیسا کہ ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے - لیکن لازم ہے کہ اِس دفعہ کے بموجب صادر کیے ہوئے کسی حکم کی نسبت کسی عدالت دیوانی یا مال مین اَور طرح پر اعتراض نہ کیا جائے ٭

اضافہ یا تخفیف	دفعہ ۵۳ - جب دفعہ عین ماسبق کے بموجب کسی جوت کا لگان طے یا مبدل کیا گیا ہو تو وہ -

طے کیے ہوے لگانون مین

(الف) درصورت جوت ساقط الملکیت یا دخیلکاری کے اُس تاریخ سے جس سے کہ لگان طے شدہ یا مبدلہ اثر پذیر ہو دس برس تک قابل اضافہ یا تخفیف نہ ہوگا الا بربنا وجوہ مندرجہ فقرہ ہاے (و) و (ز) دفعہ ۴۱ کے - اور

(ب) درصورت ایسی جوت غیر دخیلکاری کے جو ٹھیکہ داری کی جوت نہ ہو اور بہ پابندی ایکٹ ہذا کے اُن احکام کے جو کاشتہاے شکمی کی بابت ہین اُس تاریخ سے جس سے کہ اسطرح طے شدہ یا مبدلہ لگان اثر پذیر ہو سات برس تک - سواے بربناے وجوہ مندرجہ دفعہ ۴۳ کے اَور طرح - قابل اضافہ یا تخفیف نہوگا - بجز اسکے کہ اُس محال کی جسمین وہ جوت واقع ہو میعاد بندوبست اِس سے پہلے ختم ہو جاے ٭

اثر حکم کا نسبت آسامی غیر دخیلکار کے

دفعہ ۵۴- کسی عہدہ دار کا وہ حکم جسکے ذریعہ سے لگان آسامی غیر دخیلکار کا اسطرح طے یا مبدل کیا جاے - سواے بصورت آسامی اراضی سیر یا آسامی شکمی یا ٹھیکہ دار کے - وہی قوت اور اثر رکھیگا جیسا کہ بموجب احکام دفعہ ۱۱ کے سات برس کا رجسٹری شدہ پٹہ ٭

حقوق بعد بدل جانے جوت یا کمی یا بیشی لگان کے

حقوق بعد بدل جانے جوت یا کمی یا بیشی لگان کے

دفعہ ۵۵- جب اِس ایکٹ کے احکام کے بموجب کسی آسامی کی نسبت یہ قرار دیا گیا ہو کہ وہ کسی مقررہ میعاد کے واسطے اراضی پر قبضہ رکھنے کا مستحق ہے اور جب میعاد مذکور کے اندر اُس آسامی کی جوت تبدیل کیجاے یا اُس لگان مین جو اُسکی نسبت قابل ادا ہو کمی یا بیشی کی جاے تو آسامی مذکور مستحق اِسکا ہوگا کہ جبتک معاہدہ کی رو سے اُس پوری میعاد کے لیے اراضی پر قبضہ رکھے جسکے لیے ایکٹ ہذا کے احکام کے بموجب اُسکا اراضی پر قبضہ رکھنے کا استحقاق ابتداءً قرار دیا گیا ہو یا اُس سے زیادہ ایسی معیاد کے لیے قبضہ رکھے جسکی نسبت معاہدہ مذکور کے فریقین رضامند ہون ٭

باب ۵

بیدخلی اور حوالہ کر دینا اور چھوڑ دینا (جوت کا)

بیدخلی کی وجوہ

دفعہ ۵۶ - کوئی آسامی سوائے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے کسی طرح بیدخل نہ کیا جائیگا۔

بیدخلی قانون کے مطابق ہونی چاہیے

دفعہ ۵۷- ہر آسامی جو حقدار قبضہ مستقل نہ ہو اپنی جوت سے بیدخلی کا مستوجب وجوہ مندرجہ ذیل مین سے ایک یا زیادہ کی بناے پر ہوگا - یعنی -

بیدخلی کیے جانے کی وجوہ

(الف) اس بناے پر کہ اُسپر یا اُسکے متقدم حقیت پر کوئی ڈگری بقایاے لگان کی نسبت اُس جوت کے بابت کسی سال زراعتی کے بوقت اختتام سال مذکور غیر مودی باقی رہی ہے -

(ب) بر بناے کسی ایسے فعل یا ترک فعل کے جو اُس جوت کی اراضی کے لیے مضر ہو یا اُس غرض کے خلاف ہو جسکے واسطے اراضی مذکور کاشت پر دی گئی تھی -

(ج) اِس بناے پر کہ اُسنے یا کسی شخص نے جو اُسکی طرف سے قبضہ رکھتا ہو ایسی شرط کی خلاف ورزی کی ہے جو اِس ایکٹ کے احکام کے خلاف نہ تھی اور جس کی خلاف ورزی سے وہ بموجب معاہدہ خاص کے جو اُسکے زمیندار کے ساتھ ہوئے مستوجب بیدخل کیے جانے کا ہے -

(د) اِس بناے پر کہ اُسنے اپنی کل جوت یا اُسکا کوئی جزو بہ خلاف ورزی احکام ایکٹ ہذا کے کاشت شکمی پر دیا یا بہ نہج دیگر منتقل کر دیا ہے -

مگر شرط یہ ہے کہ فقرہ (د) کا کوئی امر آسامی بشرح معین سے متعلق نہ ہوگا +

دفعہ ۵۸- آسامی غیر دخیلکار علاوہ اُن وجوہ کے جنکی تصریح دفعہ عین ماسبق مین کی گئی ہے

خاص وجوہ آسامیان غیر دخیلکار کے بیدخل کیے جاینگی

وجوہ مندرجہ ذیل مین سے بھی ایک یا زیادہ کی بناے پر مستوجب بیدخلی کا ہوگا یعنی ۔

(الف) اس بناے پر کہ وہ صرف بطور ایسے آسامی کے جو سال بہ سال کے لیے ہے اراضی پر قبضہ رکھتا ہے ۔

(ب) اس بناے پر کہ وہ ایسے پٹہ کے ذریعہ سے اراضی پر قبضہ رکھتا ہے جسکی میعاد گذر چکی ہے یا سال زراعتی روان کے اختتام پر یا اُس سے پہلے گذر جائیگی ۔

(ج) اس بناے پر کہ اُسنے ایسا پٹہ لینے سے جسمین اُسکی جوت کی تفصیلات موجودہ وقت مطابق احکام دفعہ ۲۹ کے درج تھین اور اُسکی قبولیت دینے سے انکار کیا ہو ۔

ضابطہ کارروائی

(الف) ۔ دربارہ بیدخلی بعلت بقایا

ضابطہ کارروائی دربارہ بیدخلی بعلت بقایاے ڈگری شدہ

دفعہ ۵۹ ۔ جب کوئی زمیندار کسی آسامی کو بربناے وجہ مندرجہ فقرہ (الف) دفعہ ۵۷ کے بیدخل کرنا چاہے ۔ تو زمیندار کو لازم ہوگا کہ اُسی طریقہ کے مطابق جو ڈگری متعلقہ کے اجراے کے واسطے ہو اُس عدالت مین درخواست کرے جو اُسوقت اُسکے اجراے کی مجاز ہو ۔

آسامی پر اطلاعنامہ جاری کرایا جائیگا

دفعہ ۶۰ ۔ درخواست کے موصول ہونے پر عدالت آسامی پر ایک اطلاعنامہ کی تعمیل کرائیگی جسمین وہ رقم مندرج ہوگی جو بموجب اُس ڈگری کے جسکی بابت وہ مستوجب بیدخلی ہے واجب الوصول ہو اور آسامی کو یہ حکم ہوگا کہ اُس اطلاعنامہ کی تعمیل سے پندرہ دن کے اندر رقم مذکور عدالت مین ادا کرے یا یہ وجہ ظاہر کرے کہ وہ اپنی جوت سے بیدخل کیون نہ کیا جاے ۔

دفعہ ۶۱ ۔ اگر وقت مذکور کے اندر یا ایسے زائد وقت کے اندر جسکا دینا بربناے ایسی وجہ کے جو قلمبند کی جانی چاہئین عدالت مناسب سمجھے رقم مذکور اسطرح ادا نہ کیجا

بقایا کے ادا نہ کیے

نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء

جانے کی حالت مین بیدخلی

یا اگر اُسکے ادا کیے جانے کی اطلاع عدالت مین مطابق احکام دفعہ ۲۵۸ - مجموعہ ضابطہ دیوانی کے نہ کیجاے - یا اگر آسامی وجہ اِس امر کی کہ وہ حکم کیون صادر نہ کیا جانا چاہیے ظاہر کرنے سے قاصر رہے - تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس آسامی کی بیدخلی کا حکم دے -

مگر شرط یہ ہے کہ اگر آسامی کوئی دعوی بابت ترقیات حیثیت اراضی کے کرے تو اُس دعوی کی تحقیقات کیجائیگی اور عدالت کو لازم ہوگا کہ نسبت تعداد اُس معاوضہ کے جو ترقیات حیثیت اراضی کی بابت آسامی کو قابل ادا ہو اپنی تجویز قلمبند کرے -

اگر معاوضہ اُس رقم سے جو آسامی سے بطور بقایاے اُس لگان کے - خواہ اُسکی نسبت ڈگری صادر ہو چکی ہو یا نہ ہو چکی ہو - جو اُسکی جوت کی بابت ہو - واجب الوصول ہو بہ شمول خرچہ کے (اگر کچھ ہو) - زیادہ ہو تو اُسکی بیدخلی کا حکم اِس امر پر مشروط ہوگا کہ زمیندار رقم بقیہ یافتنی آسامی کو اُس مدت کے اندر جسکی عدالت ہدایت کرے ادا کردے -

اگر معاوضہ اُس رقم سے زیادہ نہ ہو جو آسامی سے حسب مصرحہ بالا قابل وصول ہو تو آسامی بیدخل کیا جائیگا لیکن وہ مستحق اِسکا ہوگا کہ اُس معاوضہ کو جو اُسکا یافتنی تجویز کیا جاے کسی ایسے دعوی بقایاے لگان مین بہ شمول خرچہ (اگر کچھ ہو) مجرا کرے جو اُسکے اوپر زمیندار نے کیا ہو -

یہ بھی شرط ہے کہ اگر ایسا دعوی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کی عدالت مین کیا جاے تو مشارالیہ کو لازم ہوگا کہ اُس درخواست بیدخلی کو اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع یا کلکٹر کے پاس بغرض تصفیہ ارسال کرے +

دفعات ۱۷ - لغایت ۸۰ - ایسی کارروائیون سے متعلق ہونگی

دفعہ ۶۲ - دفعات ۱۷ - لغایت ۸۰ - کے احکام جہانتک ہو سکے کل ایسی کارروائیون سے متعلق ہونگے جو دفعہ ۵۹ کے بموجب ہون +

(ب) - دربارہ بیدخلی بربناے وجوہ دیگر

بیدخلی کی نالشین کب دائر کیجاینگی

دفعہ ۶۳ - (۱) جب کوئی زمیندار یہ چاہے کہ کسی آسامی کو سواے وجہ مندرجہ فقرہ (الف) دفعہ ۵۰ کے کسی اَور وجہ کی بناے پر بیدخل کرے تو اُسکو لازم ہوگا کہ نالش کی

کارروائی کرے۔ لیکن کوئی نالش واسطے بیدخلی آسامی غیر دخیلکار کے بربنائے وجوہ مندرجہ دفعہ ۵۸ - دائر نہ کیجائیگی الا درمیان تیسوین تاریخ ماہ جون اور پہلی تاریخ ماہ اکتوبر کے ◆

(۲) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ تحتی (۱) کے جائز ہے کہ کوئی نالش بیدخلی درمیان اکتیسوین تاریخ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء اور پہلی تاریخ ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کے دائر کیجائے ◆

کاشت شکمی کے رکھنے والے اور دیگر منتقل الیہم کب مدعا علیہ بنائے جائینگے

دفعہ ۶۴ - (۱) کسی نالش مین جو بیدخلی کیواسطے ہو -

(الف) اُس صورت مین جبکہ آسامی کی بیدخلی کے واسطے نالش کاشت شکمی رکھنے والے یا دیگر منتقل الیہ کے کسی ایسے فعل یا ترک فعل یا نقض شرط کی بنائے پر کیجائے جس سے آسامی کی بیدخلی لازم آتی ہے - یا

(ب) اُس صورت مین جبکہ آسامی کی بیدخلی کے واسطے نالش بربنائے وجہ مندرجہ فقرہ (د) دفعہ ۵۷ کے کیجائے -

لازم ہوگا کہ کاشت شکمی پر لینے والا یا دیگر منتقل الیہ بطور فریق نالش شامل کیا جائے ◆

(۲) کل دیگر نالشات مین جو بیدخلی کے واسطے ہون جائز ہے کہ کوئی شخص قابض جو بوساطت آسامی کے دعوی رکھتا ہو بطور فریق نالش شامل کیا جائے ◆

ضابطہ کارروائی بیدخلی بوجہ خلاف ورزی شرائط وغیرہ کے

دفعہ ۶۵ - (۱) جب کوئی آسامی بربنائے وجوہ مندرجہ فقرہ (ب) یا فقرہ (ج) دفعہ ۵۷ مستوجب بیدخلی تجویز کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس آسامی کی بیدخلی کے واسطے ڈگری دے مگر عدالت کو جائز ہوگا کہ اپنی ڈگری مین یہ ہدایت کرے کہ اگر آسامی تاریخ ڈگری سے ایک مہینہ کے اندر یا اس سے زائد مہلت کے اندر جو عدالت بربنائے ایسی وجوہ کے جو قلمبند کیجانی چاہیین - دے اُس نقصان کو رفع کر دیگا یا ایسا معاوضہ جو عدالت مناسب سمجھے ادا کر دیگا تو سوائے بہ تعلق خرچہ کے ڈگری کا اجرا نہ کیا جائیگا ◆

(۲) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ہذا کے زمیندار کو جائز ہوگا کہ علاوہ یا بجائے نالش بیدخلی کے معاوضہ کی نالش کرے - یا مع یا بلا معاوضہ کے - حکم امتناعی کے واسطے - یا مع یا بلا معاوضہ کے

باب ۵

بیدخلی اور حوالہ کر دینا اور چھوڑ دینا (جوت کا)

بیدخلی کی وجوہ

دفعہ ۵۶- کوئی آسامی سوائے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے کسی طرح بیدخل نہ کیا جائیگا۔

بیدخلی قانون کے مطابق ہونی چاہیے

دفعہ ۵۷- ہر آسامی جو حقدار قبضہ مستقل نہ ہو اپنی جوت سے بیدخلی کا مستوجب وجوہ مندرجہ ذیل میں سے ایک یا زیادہ کی بناء پر ہوگا- یعنی-

بیدخلی کیے جانے کی وجوہ

(الف) اِس بناء پر کہ اُسپر یا اُسکے متقدم حقیت پر کوئی ڈگری بقایائے لگان کی نسبت اُس جوت کے بابت کسی سال زراعتی کے بوقت اختتام سال مذکور غیر مودی باقی رہی ہے-

(ب) بر بناء کسی ایسے فعل یا ترک فعل کے جو اُس جوت کی اراضی کے لیے مضر ہو یا اُس غرض کے خلاف ہو جسکے واسطے اراضی مذکور کاشت پر دی گئی تھی-

(ج) اِس بناء پر کہ اُسنے یا کسی شخص نے جو اُسکی طرف سے قبضہ رکھتا ہو ایسی شرط کی خلاف ورزی کی ہے جو اِس ایکٹ کے احکام کے خلاف نہ تھی اور جس کی خلاف ورزی سے وہ بموجب معاہدہ خاص کے جو اُسکے زمیندار کے ساتھ ہوا ہے مستوجب بیدخل کیے جانے کا ہے-

(د) اِس بناء پر کہ اُسنے اپنی کل جوت یا اُسکا کوئی جزو بخلاف ورزی احکام ایکٹ ہذا کے کاشت شکمی پر دیا یا بنہج دیگر منتقل کر دیا ہے-

مگر شرط یہ ہے کہ فقرہ (د) کا کوئی امر آسامی بشرح معین سے متعلق نہ ہوگا۔

دفعہ ۵۸- آسامی غیر دخیلکار علاوہ اُن وجوہ کے جنکی تصریح دفعہ عین ما سبق میں کی گئی ہے

خاص وجوہ آسامیان غیر دخیلکار کے بیدخل کیے جانیکی

وجوہ مندرجہ ذیل مین سے کسی ایک یا زیادہ کی بناے پر مستوجب بیدخلی کا ہوگا یعنی -

(الف) اس بناے پر کہ وہ صرف بطور ایسے آسامی کے جو سال بہ سال کے لیے ہے اراضی پر قبضہ رکھتا ہے -

(ب) اِس بناے پر کہ وہ ایسے پٹہ کے ذریعہ سے اراضی پر قبضہ رکھتا ہے جسکی میعاد گذر چکی ہے یا سال زراعتی روان کے اختتام پر یا اُس سے پہلے گذر جائیگی -

(ج) اس بناے پر کہ اُسنے ایسا پٹہ لینے سے جسمین اُسکی جوت کی تفصیلات موجودہ وقت مطابق احکام دفعہ ۲۹ کے درج تعین اور اُسکی قبولیت دینے سے انکار کیا ہے +

ضابطہ کارروائی

(الف) - دربارہ بیدخلی بعلت بقایا

ضابطہ کارروائی دربارہ بیدخلی بعلت بقایاے ڈگری شدہ

دفعہ ۵۹ - جب کوئی زمیندار کسی آسامی کو بربناے وجہ مندرجہ فقرہ (الف) دفعہ ۵۷ کے بیدخل کرنا چاہے - تو زمیندار کو لازم ہوگا کہ اُسی طریقہ کے مطابق جو ڈگری متعلقہ کے اجراے کے واسطے ہو اُس عدالت مین درخواست کرے جو اُسوقت اُسکے اجراے کی مجاز ہو +

آسامی پر اطلاعنامہ جاری کرایا جائیگا

دفعہ ۶۰ - درخواست کے موصول ہونے پر عدالت آسامی پر ایک اطلاعنامہ کی تعمیل کرائیگی جسمین وہ رقم مندرج ہوگی جو بموجب اُس ڈگری کے جسکی بابت وہ مستوجب بیدخلی ہے واجب الوصول ہو اور آسامی کو یہ حکم ہوگا کہ اُس اطلاعنامہ کی تعمیل سے پندرہ دن کے اندر رقم مذکور عدالت مین اداکرے یا یہ وجہ ظاہر کرے کہ وہ اپنی جوت سے بیدخل کیون نہ کیا جاے +

دفعہ ۶۱ - اگر وقت مذکور کے اندر یا ایسے زائد وقت کے اندر جسکا دینا بربناے ایسی وجہ کے جو قلمبند کی جانی چاہئین عدالت مناسب سمجھے رقم مذکور اسطرح ادا نہ کیجاے بقایاے ادا نہ کیے

نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء

جانے کی حالت مین بیدخلی

یا اگر اُسکے ادا کیے جانے کی اطلاع عدالت مین مطابق احکام دفعہ ۲۵۸ - مجموعہ ضابطہ دیوانی کے نہ کیجاے - یا اگر آسامی وجہ اِس امر کی کہ وہ حکم کیون صادر نہ کیا جانا چاہیے ظاہر کرنے سے قاصر رہے - تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس آسامی کی بیدخلی کا حکم دے -

مگر شرط یہ ہے کہ اگر آسامی کوئی دعوی بابت ترقیات حیثیت اراضی کے کرے تو اُس دعوی کی تحقیقات کیجائیگی اور عدالت کو لازم ہوگا کہ نسبت تعداد اُس معاوضہ کے جو ترقیات حیثیت اراضی کی بابت آسامی کو قابل ادا ہو اپنی تجویز قلمبند کرے -

اگر معاوضہ اُس رقم سے جو آسامی سے بطور بقایاے اُس لگان کے - خواہ اُسکی نسبت ڈگری صادر ہو چکی ہو یا نہ ہو چکی ہو - جو اُسکی جوت کی بابت ہو - واجب الوصول ہو بہ شمول خرچہ کے (اگر کچھ ہو) - زیادہ ہو تو اُسکی بیدخلی کا حکم اِس امر پر مشروط ہوگا کہ زمیندار رقم بقیہ یافتنی آسامی کو اُس مدت کے اندر جسکی عدالت ہدایت کرے ادا کردے -

اگر معاوضہ اُس رقم سے زیادہ نہ ہو جو آسامی سے حسب مصرحہ بالا قابل وصول ہو تو آسامی بیدخل کیا جائیگا لیکن وہ مستحق اِسکا ہوگا کہ اُس معاوضہ کو جو اُسکا یافتنی تجویز کیا جاے کسی ایسے دعوی بقایاے لگان مین بہ شمول خرچہ (اگر کچھ ہو) مجرا کرے جو اُسکے اوپر زمیندار نے کیا ہو -

یہ بھی شرط ہے کہ اگر ایسا دعوی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کی عدالت مین کیا جاے تو مشار الیہ کو لازم ہوگا کہ اُس درخواست بیدخلی کو اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع یا کلکٹر کے پاس بغرض تصفیہ ارسال کرے +

دفعات ۱ - لغایت ۸ - ایسی کارروائیون سے متعلق ہونگی

دفعہ ۶۲ - دفعات ۱ - لغایت ۸ - کے احکام جہانتک ہو سکے کل ایسی کارروائیون سے متعلق ہونگے جو دفعہ ۵۹ کے بموجب ہون +

(ب) - درباره بیدخلی بربناے وجوہ دیگر -

بیدخلی کی نالشین کب دائر کیجائینگی

دفعہ ۶۳ - (۱) جب کوئی زمیندار یہ چاہے کہ کسی آسامی کو سواے وجہ مندرجہ فقرہ (الف) دفعہ ۵۰ کے کسی اَور وجہ کی بناے پر بیدخل کرے تو اُسکو لازم ہوگا کہ نالش کی

کارروائی کرے۔ لیکن کوئی نالش واسطے بیدخلی آسامی غیر دخیلکار کے بربناے وجوہ مندرجہ دفعہ ۵۸ - دائر نہ کیجائیگی الا درمیان تیسوین تاریخ ماہ جون اور پہلی تاریخ ماہ اکتوبر کے ◆

(۲) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ تحتی (۱) کے جائز ہے کہ کوئی نالش بیدخلی درمیان اکتیسوین تاریخ ماہ دسمبر ۱۹۰۱ء اور پہلی تاریخ ماہ اپریل ۱۹۰۲ء کے دائر کیجاے ◆

کاشت شکمی کے رکھنے والے اور دیگر منتقل الیہم کب مدعاعلیہ بنائے جائینگے

دفعہ ۶۴ - (۱) کسی نالش مین جو بیدخلی کیواسطے ہو۔

(الف) اُس صورت مین جبکہ آسامی کی بیدخلی کے واسطے نالش کاشت شکمی رکھنے والے یا دیگر منتقل الیہ کے کسی ایسے فعل یا ترک فعل یا نقض شرط کی بناے پر کیجاے جس سے آسامی کی بیدخلی لازم آتی ہے - یا

(ب) اُس صورت مین جبکہ آسامی کی بیدخلی کے واسطے نالش بربناے وجہ مندرجہ فقرہ (د) دفعہ ۵۷ کے کیجاے -

لازم ہوگا کہ کاشت شکمی پر لینے والا یا دیگر منتقل الیہ بطور فریق نالش شامل کیا جاے ◆

(۲) کل دیگر نالشات مین جو بیدخلی کے واسطے ہون جائز ہے کہ کوئی شخص قابض جو بوساطت آسامی کے دعوی رکھتا ہو بطور فریق نالش شامل کیا جاے ◆

ضابطہ کارروائی بیدخلی بوجہ خلاف ورزی شرائط وغیرہ کے

دفعہ ۶۵ - (۱) جب کوئی آسامی بربناے وجوہ مندرجہ فقرہ (ب) یا فقرہ (ج) دفعہ ۵۷ مستوجب بیدخلی تجویز کیاجاے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس آسامی کی بیدخلی کے واسطے ڈگری دے مگر عدالت کو جائز ہوگا کہ اپنی ڈگری مین یہ ہدایت کرے کہ اگر آسامی تاریخ ڈگری سے ایک مہینہ کے اندر یا اس سے اَور زائد مہلت کے اندر جو عدالت بربناے ایسی وجوہ کے جو قلمبند کیجانی چاہیین - دے اُس نقصان کو رفع کر دیگا یا ایسا معاوضہ جو عدالت مناسب سمجھے ادا کردیگا تو سواے بہ تعلق خرچہ کے ڈگری کا اجراے نہ کیا جائیگا ◆

(۲) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ہذا کے زمیندار کو جائز ہوگا کہ علاوہ یا بجاے نالش بیدخلی کے معاوضہ کی نالش کرے۔ یا مع یا بلا معاوضہ کے حکم امتناعی کے واسطے سیا مع یا بلا معاوضہ

نقصان یا اتلاف کے منع کرانے کے واسطے ۔ نالش کرے ۔

بیدخلی بوجہ ناجائز کاشت شکمی پر دیئے جانے یا دیگر انتقال ناجائز کے

دفعہ ۲۲ ۔ (۱) جب کوئی آسامی بر بنائے وجہ مندرجہ فقرہ (د) دفعہ ۵۵ کے مستوجب بیدخلی تجویز کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ آسامی ۔ اور کاشت شکمی پر لینے والے یا دیگر منتقل الیہ ۔ دونوں کی بیدخلی کے واسطے یا تو کل جوت کی نسبت یا اُسکے اُسقدر حصہ کی نسبت جسکی عدالت کل حالات متعلقہ پر لحاظ کرکے ہدایت کرے ۔ ڈگری دے ۔ اگر وہ آسامی آسامی شکمی نہ ہو تو عدالت کو جائز ہوگا کہ اپنی ڈگری میں یہ ہدایت کرے کہ ڈگری کا اجراے کاشت شکمی پر لینے والے یا دیگر منتقل الیہ پر صرف آسامی کی درخواست پر ہو سکتا ہے ۔ اور یہ کہ اگر آسامی اُس طور پر کاشت شکمی پر لینے والے یا دیگر منتقل الیہ کو بیدخل کردے اور اُس عرصہ کے اندر اور ایسی شرائط پر جو عدالت مناسب سمجھے اُس اراضی کا دخل پھر حاصل کرلے جس سے کہ کاشت شکمی پر لینے والا یا دیگر منتقل الیہ بیدخل کیا گیا ہو تو ڈگری کا اجراے آسامی پر نہ کیا جائیگا الا بہ تعلق خرچہ کے ۔

(۲) اگر آسامی بذریعہ اجراے ڈگری کے اپنی جوت کے صرف ایک جزو سے بیدخل کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ بعد کرنے مناسب کمی کے بابت اُس جزو جوت کے جس سے آسامی بیدخل کیا گیا ہو وہ لگان مقرر کردے جو بقیہ جوت کی بابت قابل ادا ہو ۔

ضابطہ کارروائی بصورت نالش بیدخلی ایسے آسامی کے بموجب پٹہ رجسٹری شدہ کے جسکی میعاد [illegible]

دفعہ ۷۲ ۔ (۱) جب کوئی زمیندار بموجب دفعہ ۵۵ کے کسی ایسے آسامی کی بیدخلی کے واسطے نالش کرے جو بموجب ایسے پٹہ رجسٹری شدہ کے قابض ہو جسکی میعاد سات سال سے کم نہ ہو یا جو بعد گذر جانے میعاد ایسے پٹہ کے قابض چلا آتا ہو

تو اگر آسامی یہ عذر کرے کہ بیدخلی کی نالش درحقیقت اسوجہ سے کی گئی ہے کہ اُسنے اپنے لگان کے اضافہ پر رضامند ہونے سے انکار کیا ہے اور ڈگری بیدخلی منظور ہو تو اُسکے حقوق میں کمی ہوجائیگی تو عدالت کو لازم ہوگا کہ تحقیقات کرنے کی کارروائی کرے کہ آیا [illegible] [illegible] [illegible] کے فائدہ کی [illegible] [illegible]

ادا کرتے ہیں ۔ اضافہ لگان کا دعوی واجبی طور پر اور انصافاً کیا جا سکتا ہے یا نہین ✦

(۲) اگر عدالت یہ تجویز کرے کہ اضافہ لگان کا دعوی واجبی طور پر اور انصافاً کیا جا سکتا ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اضافہ مذکورہ کی تعداد مقرر کرے اور ایسی صورت مین عدالت آسامی کی بیدخلی کے واسطے ڈگری صادر کریگی مگر اپنی ڈگری مین یہ ہدایت کریگی کہ اگر آسامی تاریخ ڈگری سے پندرہ روز کے اندر عدالت مین اس امر کی اطلاع کرے کہ نامبردہ اِس طور سے مقرر کیے ہوے اضافہ لگان کے ادا کرنے پر رضامند ہے تو سواے بہ تعلق خرچہ کے ڈگری کا اجرا اسکے نہین کیا جائیگا ✦

(۳) اگر عدالت یہ تجویز کرے کہ اضافہ لگان کا دعوی واجبی طور پر اور انصافاً نہین کیا جا سکتا ہے تو اُسکو لازم ہوگا کہ اُس نالش بیدخلی کو خارج کر دے ✦

بیدخلی نالش مین ڈگری کا اثر

دفعہ ۹۵ ۔ جب دفعہ ۹۴ کے احکام کے بموجب اضافہ لگان مقرر کر دیا گیا ہو اور آسامی اُسپر رضامند ہو گیا ہو یا بیدخلی کی نالش خارج کر دی گئی ہو تو آسامی مستحق اِسکا ہوگا کہ اُس لگان پر جسمین اِسطرح اضافہ کر دیا گیا ہو یا اُس لگان پر جو اُسوقت تک قائم رہا تھا جیسی کہ صورت ہو ۔ مدت بہات سال تک اُس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے جو تاریخ ارجاع نالش کے مین مابعد واقع ہو یا اِس سے زیادہ ایسی مدت تک جسپر فریقین رضامند ہو جاویں اپنی جوت پر قابض رہے ۔ اور دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیے اُس آسامی کی نسبت یہ سمجھا جائیگا وہ ایسے رجسٹری شدہ پٹہ کے بموجب بمدت مذکورہ کے لیے ہے قابض ہے ✦

بعد اسکے کی بیدخلی بوجہ نہ قبول کرنے پٹہ کے صادر کی گئی ہے

دفعہ ۹۶ ۔ جب کوئی آسامی بر بناے وجہ مندرجہ فقرہ (ج) دفعہ ۵۸ ۔ مستوجب بیدخلی تجویز کیا جاے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس آسامی کی بیدخلی کے واسطے ڈگری دے مگر اپنی ڈگری مین یہ ہدایت کرے کہ اگر تاریخ ڈگری سے پندرہ دن کے اندر یا ایسی اور زائد مہلت کے اندر جو عدالت دے آسامی پٹہ لیگا اسکی قبولیت ادا کر دیگا تو سواے بہ تعلق خرچہ کے ڈگری کا اجراء نہ کیا جائیگا ✦

[illegible] بیدخلی

دفعہ ۹۷ ۔ (۱) باوجود کسی امر کے جو ایکٹ ہذا مین قبل ازین درج ہو کسی نالش [illegible] کی بیدخلی کی ڈگری نہین کیجائیگی تاوقتیکہ ایسے دعوی کی [illegible]

دعوی جس میں بیدخلی تعین کیا جائیگا

اراضی کے کیا ہو تحقیقات نہ ہو جاوے اور عدالت اُس رقم معاوضہ کی نسبت (اگر کچھ ہو) جو آسامی کو اُسکی بابت واجب الادا ہو تجویز قطعی نہ کردے ●

(۲) اگر معاوضہ اُس رقم سے زیادہ ہو جو زمیندار کو بابت بقایاے لگان کے مع خرچہ کے (اگر کچھ ہو) آسامی سے قابل وصول ہو تو ڈگری بیدخلی اس امر پر مشروط ہوگی کہ وہ رقم بقیہ جو آسامی کو باقنی ہو اُس مدت کے اندر جسکی عدالت ہدایت کرے ادا کر دیجاوے ●

(۳) اگر معاوضہ اُس رقم سے زیادہ نہ ہو جو حسب مندرجہ بالا آسامی سے قابل وصول ہو تو آسامی بیدخل کر دیا جائیگا مگر وہ مستحق اس امر کا ہوگا کہ اُس معاوضہ کو جو اُسکا باقنی تجویز کیا گیا ہو کسی ایسے دعوی بقایاے لگان بشمول خرچہ (اگر کچھ ہو) مین مجرا کرے جو اُسپر زمیندار نے کیا ہو ●

بیدخلی کا عمل مین لانا

قبضہ کا دلایا جانا

دفعہ ۷۱- (۱) ہر ڈگری یا حکم بیدخلی کا اجراے اسطرح کیا جائیگا کہ زمیندار کو اراضی کا قبضہ دلایا جائیگا اور کوئی شخص جو بوساطت آسامی کے دعوی رکھتا ہو مستحق اسکا نہ ہوگا کہ اراضی پر دخیل رہے بجز ایسکے کہ اُسکا دخیل رہنا ایکٹ ہذا کے احکام کے خلاف نہ ہو ●

(۲) اگر قبضہ دلانے مین کوئی ایسا شخص جو ڈگری یا حکم بیدخلی کا پابند ہو مزاحمت کرے تو مجسٹریٹ ضلع یا مجسٹریٹ حصہ ضلع کو لازم ہوگا کہ عدالت کی درخواست پر قبضہ دلادے ●

ڈگری کب [illegible] جاری نہین کیجائیگی

دفعہ ۷۲- اگر زمیندار آسامی کو اراضی پر دخل قائم رکھنے کی صریحاً بذریعہ تحریر اجازت دیدے تو ڈگری جاری نہین کیجائیگی - اور جو عہدہ دار آسامی کو بیدخل کرنے کے واسطے متعین کیا گیا ہو اُسکو لازم ہوگا کہ اپنے نام کے وارنٹ کو مع تعمیل یا اجازتنامہ مذکور کے عدالت جاری کنندہ وارنٹ کے پاس واپس کردے ●

[illegible]

دفعہ ۷۳- (۱) ہر بیدخلی جو بعلت اجراے ڈگری بیدخلی کے ہو جس [illegible] تاریخ سے اثر پذیر ہوگی جو تاریخ ادخال نالش کے [illegible] بعد واقع ہو [illegible] مگر شرط یہ ہے کہ اگر ڈگری تاریخ یکم جولائی مذکور سے پہلے صادر کی گئی ہو تو بیدخلی [illegible]

سے اثر پذیر ہوگی جسپر ڈگری کا اجراء کیا جاوے ۔

(۲) ہر بیدخلی جو بہ اجراء کسی حکم حسب دفعہ ۱۹ کے ہو اُس تاریخ سے اثر پذیر ہوگی جسپر حکم کا اجراء کیا جاوے ۔

دفعہ ۷۴ - تاوقتیکہ بیدخلی اثر پذیر نہ ہو جاوے آسامی کو بغرض پیدا کرنے اور حفاظت کرنے اور جمع کرنے اور اٹھانے جانے فصل یا اُور پیداوار واسطے زمین کے اراضی کے استعمال کا حق رہیگا - لیکن وہ درصورت نہ ہونے کسی ایسے معاہدہ یا رواج مختص المقام کے جو خلاف اسکے ہو مستحق اس امر کا نہ ہوگا کہ کوئی درخت جو اُسکی جوت پر ہوں کاٹے یا اُٹھائے جاوے ۔

آسامی کا حق جوت کے استعمال کی بابت

دفعہ ۷۵ - (۱) اگر اُس تاریخ پر جبکہ بیدخلی اثر پذیر ہوگی اراضی پر ایسی فصل یا اُور پیداوار ہوں جو جمع نہ کی گئی ہوں تو زمیندار اگر چاہے اُنکو خرید سکیگا اور جب وہ اُنکی قیمت آسامی کو دینے کے واسطے فوراً پیش کرے تو آسامی کا حق نسبت اُس فصل یا اُور پیداوار کے اور اراضی کو بغرض اُنکی حفاظت اور جمع کرنے اور اٹھانے جانے کے استعمال کرنے کے جاتا رہیگا ۔

حق فصل کی نسبت جب بیدخلی اثر پذیر ہو جاوے

(۲) اگر زمیندار اُسکو خریدنا نہ چاہے تو آسامی اس امر کا مستحق ہوگا کہ اُس اراضی کو حسب مذکورہ بالا اور زیادہ مدت کے واسطے اُسوقت تک استعمال کرے جبتک کہ وہ فصل یا دیگر پیداوار جمع نہ کر لیجاوے اور اُٹھا نہ لیجاوے اور اُسکی بابت مناسب لگان ادا کرے ۔

دفعہ ۷۶ - (۱) درصورت نزاع کے نسبت قیمت فصل یا اُور پیداوار کے جنکا خریدنا زمیندار بموجب دفعہ تحتی (۱) دفعہ ۷۵ کے چاہے زمیندار یا آسامی کو جائز ہے کہ اُسکی نسبت تصفیہ ہو جانے کے واسطے نالش کرے ۔

فصل کی قیمت کی بابت نزاع کا تصفیہ

(۲) عدالت کو لازم ہوگا کہ یا تو قیمت پیش کردہ کو بحال رکھے یا اُسقدر قیمت تجویز کرے جو عدالت واجبی اور قرین انصاف سمجھے اور رقم مذکور کے ادا کرنے کے واسطے ڈگری صادر کرے ۔

(۳) جائز ہے کہ اگر کچھ لگان بابت اُس جوت کے جس سے آسامی بیدخل کیا گیا ہے آسامی سے قابل وصول ہو تو اُسکو زمیندار اُس قیمت میں سے منہا کر لے جو حسب ...

دینے کے واسطے پیش کیجاسے یا عدالت اُس رقم مین سے منہا کر دے جسکی حسب دفعہ ہذا ڈگری دی گئی ہو ۔

لگان قابل ادا کی نسبت نزاع کسطرح طے کیا جایگا

دفعہ ۷۷ - ایسی نالش مین جو واسطے ایسی بقایاے لگان کے ہو جو بموجب دفعہ تحتی (۲) دفعہ ۵۰ کے یافتنی ہو اگر تعداد لگان قابل ادا کی نسبت نزاع ہو تو عدالت لگان واجبی اور قرین انصاف مقرر کرکے اُسی کے مطابق ڈگری صادر کریگی ۔

بیدخلی کے بعد کی مدت حق دخیلکاری کیواسطے شمار نہ کیجائیگی

دفعہ ۷۸ - اُس مدت کا جسمین آسامی اراضی پر مطابق احکام دفعات ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ کے دخل رکھے کسی نالش یا اورکارروائی مین اُس میعاد کے شمار کرنے مین جو حسب دفعہ ۱۱ - بغرض حصول حق دخیلکاری مقرر کی گئی ہے - لحاظ نہین کیا جائیگا ۔

ناجائز بیدخلی کی نسبت چارہ ہاے کار

ناجائز بیدخلی کی نسبت چارہ ہاے کار

دفعہ ۷۹ - (۱) جو آسامی سواے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اُور طرح بیدخل کیا جاے وہ مستحق اسکا ہوگا کہ اپنے زمیندار پر-

(الف) واسطے واپس پانے اپنی جوت کے قبضہ کے - اور

(ب) واسطے معاوضہ کے بابت کسی ناجائز طور پر قبضہ اُٹھا دیے جانے کے - اور

(ج) واسطے معاوضہ کے بابت کسی ترقی حیثیت اراضی کے جو اُسنے کی ہو-

نالش کرے -

مگر شرط یہ ہے کہ اگر آسامی اُس سال زراعتی کے گذر جانے کے بعد جسمین ڈگری دیجاسے قابض رہنے کا مستحق رہنے والا نہ ہو تو عدالت کی ڈگری خواہ مرافعہ اولی کی یا اپیل کی قبضہ واپس پانے کے واسطے نہ ہوگی بلکہ صرف خرچہ کی بابت ہوگی - یا اگر معاوضہ کا دعوی کیا گیا اور معاوضہ یافتنی تجویز کیا گیا ہو تو ڈگری صرف معاوضہ اور خرچہ کی بابت ہوگی ۔

(۲) اگر ڈگری قبضہ واپس پانے کی بابت ہو تو کچھ معاوضہ بابت ترقی حیثیت اراضی کے نہین دیا جائیگا ۔

(۳) جب ڈگری ناجائز طور پر قبضہ اٹھانے جانے کے معاوضہ کی بابت دیجاسے [illegible] نہ دلایا جاسے تو جو معاوضہ دلایا جائیگا وہ اُس کل مدت کی بابت ہوگا جسمین کہ آسامی [illegible]

رہنے کا مستحق تھا +

(۴) جس آسامی نے صرف قبضہ واپس پانے کی نالش کی ہو وہ مستحق اسکا نہ ہوگا کہ بتعلق بنائے دعوی کے علیحدہ نالش ناجائز طور پر قبضہ اُٹھائے جانے کے معاوضہ کی بابت دائر کرے

(۵) اِس دفعہ کے کسی امر سے ایسے آسامی کو جس نے قبضہ واپس پانے کی نالش کی ہو اپنی جوت پر پھر قبضہ پانے کی ڈگری حاصل کرنے مین ناکامیاب رہا ہو اِس امر کی ممانعت نہ ہوگی کہ بابت معاوضہ کسی ایسی ترقی حیثیت اراضی کے جو وہ عمل مین لایا ہو علیحدہ نالش کرے +

چارہ ہائے کار آسامی جب ڈگری یا حکم بیدخلی مستردی یا کیا جائے

دفعہ ۸۰ - (۱) جب کوئی عدالت اپیل یا نگرانی کسی آسامی کی بیدخلی کی ڈگری یا حکم مسترد کرے اور آسامی بعد گذر جانے اُس سال زراعتی کے جسمین عدالت اپیل یا نگرانی کی ڈگری یا حکم صادر کی گئی یا کیا گیا ہو قابض رہنے کا مستحق رہنے والا نہ ہو تو ڈگری یا حکم مذکور قبضہ واپس پانے کے واسطے نہ ہوگی یا نہ ہوگا بلکہ صرف خرچ کے واسطے ہوگی یا ہوگا +

(۲) جب بیدخلی کی کسی ڈگری یا حکم کو کوئی عدالت اپیل یا نگرانی مسترد کرے تو -

(الف) اگر وہ ڈگری یا حکم جو بصیغہ اپیل یا نگرانی صادر ہو واسطے واپس پانے قبضہ کے ہو +

تو آسامی مستحق اِسکا ہوگا کہ اپنے زمیندار پر واسطے معاوضہ کے بابت اُس مدت کے جسمیں آسامی مذکور قابض نہین رہا نالش کرے -

(ب) اگر وہ ڈگری یا حکم جو بصیغہ اپیل یا نگرانی صادر ہو واسطے واپس پانے قبضہ کے نہ ہو -

تو آسامی مستحق اِسکا ہوگا کہ اپنے زمیندار پر واسطے معاوضہ کے بابت اُس کل مدت کے جسمیں آسامی مذکور قابض رہنے کا مستحق تھا نالش کرے +

[illegible]

دفعہ ۸۱ - جب کوئی آسامی قبضہ واپس پانے کی نالش حسب دفعہ ۷۹ کرے تو اسکا [illegible] کہ بطور مدعا علیہ نالش مین ہر ایسے شخص قابض کو شامل کرے جو اسکے ذریعہ سے دعوی رکھتا ہو +

دفعہ ۸۲ - دفعہ ۷۱ کے احکام بہ تبدلات ضروری ایسی ڈگری کے اجراء سے متعلق ہونگے جو کسی آسامی کو اسکی جوت پر پھر قبضہ دلانے کے لیے ہو ❊

قبضہ دیا جانا چاہیے

(جوت کا) حوالہ کردینا

دفعہ ۸۳ - (۱) ایسے آسامی کو جو کسی ایسے پٹہ یا اقرار داد کا پابند نہ ہو جو کسی مقررہ میعاد کے لیے ہو جائز ہے کہ کسی سال زراعتی کے اختتام پر اپنی جوت حوالہ کردے - لیکن آسامی مذکور اس امر کا مستحق نہ ہوگا کہ اپنی جوت کا صرف ایک جزو حوالہ کرے ❊

آسامی کا جوت کو حوالہ کردینا

(۲) باوجود ایسے حوالہ کردینے کے بجز اُس صورت کے کہ آسامی ماہ اپریل کی پہلی تاریخ سے پہلے زمیندار کو اطلاع تحریری اپنے قصد حوالگی (جوت) کی دیدے آسامی ذمہ دار اس امر کا ہوگا کہ زمیندار کو اس جوت کا لگان بابت اُس سال زراعتی کے جو تاریخ حوالگی سے عین مابعد واقع ہو ادا کرے -

مگر شرط یہ ہے کہ آسامی اس طور پر ذمہ دار کسی ایسی مدت کی بابت نہ ہوگا جس مین زمیندار نے جوت کسی اور آسامی کو اُٹھادی ہو یا خود اپنی ہی کاشت یا استعمال مین لے لی ہو ❊

(۳) اس دفعہ کے کسی امر سے کسی ایسے باہمی تصفیہ پر اثر نہ ہونچیگا جسکے ذریعہ سے آسامی اور اُسکا زمیندار کسی کل جوت یا اُسکے کسی حصہ کے حوالہ کردیے جانے کی نسبت باہم رضامند ہو جائین ❊

دفعہ ۸۴ - باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ عین ماسبق کے جب کسی جوت کے اضافہ لگان کے واسطے ڈگری یا حکم صادر کیا جائے اور اُس جوت کا آسامی اُس ڈگری یا حکم کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر زمیندار کو اطلاع تحریری اس امر کی دے کہ وہ اُس جوت کو اُس مدت کے شروع مین حوالہ کردینا چاہتا ہے جس کی بابت اضافہ مذکور اثر پذیر ہوگا اور اسی کے مطابق اُس جوت کو حوالہ کردے تو وہ اُس جوت کے اُس لگان کا ذمہ دار نہ ہوگا جو اُس حوالہ کردینے کے بعد کی کسی مدت کی بابت [illegible]

اضافہ لگان پر (جوت کا) حوالہ کردیا جانا

دفعہ ۸۵ - (۱) اگر زمیندار کسی ایسے اقرارنامہ کے لینے سے جو بموجب [illegible]

[illegible]

اطلاعنامہ کی تعمیل بتوسط تحصیلدار کے	جو ایسی اطلاع کے دینے کے لیے مقرر کی گئی ہے تحصیلدار کو درخواست دے اور بعد ازاں تحصیلدار اُس اطلاعنامہ کی تعمیل زمیندار مذکور پر کرا دیگا

اور تعمیل کا خرچہ آسامی ادا کریگا۔

(۲) ہر ایسے اطلاعنامہ کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ اُسوقت دے دیا گیا جب پہلی مرتبہ وہ (دینے کے لیے) پیش کیا گیا۔

نالش منجانب زمیندار بغرض منسوخی اطلاعنامہ	دفعہ ۸۶ - (۱) جب کسی ایسے اطلاعنامہ کو زمیندار لے لے یا اُسپر اُسکی تعمیل ہو جائے تو اُسکو جائز ہے کہ اُس اطلاعنامہ کے ناجائز قرار دیے جانے کے واسطے نالش

دائر کرے اور نالش دائر ہونے پر عدالت کو لازم ہوگا کہ اِس نزاع باہمی فریقین کا تصفیہ کرے۔

(۲) اگر زمیندار ایسی نالش دائر نہ کرے تو اُسکی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ اُسنے (جوت کا) حوالہ کر دیا جانا منظور کر لیا۔

(جوت کا) چھوڑ دینا

آسامی کا جوت کو چھوڑ دینا	دفعہ ۸۷ - (۱) جب کسی آسامی نے اپنی جوت کا یا تو خود یا کسی دوسرے شخص کے ذریعہ سے کاشت کرنا چھوڑ دیا ہو اور بغیر اِسکے کہ اِسکا انتظام کر دیا

ہو کہ اُسکا لگان واجب الادا ہو جانے کے وقت ادا کر دیا جائے اور بغیر اِسکے کہ اُس انتظام کی اطلاع زمیندار کو دیدی ہو قرب و جوار سے چلا گیا ہو تو زمیندار کو جائز ہوگا کہ کسی وقت پندرھوین تاریخ (۱۵) مئی کے اُس جوت پر داخل ہو اور اُسکو کسی دوسرے آسامی کو اُٹھا دے یا خود اپنی کاشت میں لے لے۔

(۲) قبل اِسکے کہ زمیندار اِس دفعہ کے بموجب (جوت پر) داخل ہو اُسکو لازم ہے کہ تحصیلدار کے دفتر مین ایک اطلاعنامہ آسامی پر تعمیل ہونے کی غرض سے داخل کرے جس میں یہ درج ہو کہ اُسنے جوت چھوڑی ہوئی سمجھی ہے اور اِسی لحاظ سے وہ اُسپر داخل ہونیوالا ہے اور تحصیلدار کو لازم ہوگا کہ ایک اطلاعنامہ اُس طریقہ سے شائع کرائے جسکی نسبت لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ ہدایت کرے۔

(۳) جب کوئی آسامی قبضہ پانے کے لیے بموجب دفعہ ۹۰ کے نالش کرے تو ...

یہ ثابت کرے کہ وہ بموجب احکام دفعہ تحتی (۱) دفعہ ہذا کے جوت پر داخل ہونے کا مستحق تھا تو بحالت نہونے ایسی شہادت کے جو خلاف اِسکے ہو عدالت کو یہ قیاس کرنا لازم ہوگا کہ آسامی نے اپنی جوت چھوڑ دی تھی ◆

(۴) اگر آسامی قیاس مذکور کی تردید اِسطرح کرے کہ عدالت کا اطمینان اِس امر کی نسبت کر دے کہ فی الواقع اُسکا قصد اپنی جوت کے چھوڑ دینے کا نہین تھا تو وہ مستحق اِسکا ہوگا کہ بہ پابندی احکام دفعہ تحتی (۱) دفعہ ۹ کے اُسکو پھر قبضہ ایسی شرائط پر دیا جائے جو عدالت مناسب سمجھے ◆

باب ۶

ترقیات حیثیت اراضی.

دفعہ ۸۸ - ہر آسامی جو آسامی غیر دخیلکار نہ ہو (اراضی کی حیثیت مین) ترقی کرنے کا مستحق ہوگا -

آسامیان حقدار دخیلکاری کا حق ترقیات کرنے کی نسبت

مگر شرط یہ ہے کہ - در صورت نہ ہونے کسی رواج مختص المقام کے جو خلاف اِسکے ہو - کوئی آسامی سواے حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بہ شرح معین کے اِس امر کا مستحق نہ ہوگا کہ بغیر رضامندی تحریری زمیندار کے درخت لگائے ◆

دفعہ ۸۹ - آسامی غیر دخیلکار اِس امر کا مستحق ہوگا کہ اپنی جوت کی آبپاشی کے لیے کوئی کوان مع کل اُسکے متعلقہ کامون کے بنائے اور اُنکو قائم رکھے اور اُنکی مرمت کرے - لیکن وہ مستحق اِسکا نہ ہوگا کہ بلا رضامندی تحریری اپنے زمیندار کے اپنی جوت کی نسبت کوئی اَور ترقی عمل مین لائے ◆

آسامیان غیر دخیلکار کا حق کنوین بنانیکی نسبت

مگر شرط یہ ہے کہ اگر زمیندار یہ چاہے کہ وہ خود وہ کوان بنائے تو اُسکو کنوان بنانے کا حق مقدم حاصل ہوگا -

اور یہ بھی شرط ہے کہ -

(۱) کوئی آسامی اراضی سیر کا مستحق اِسکا نہ ہوگا کہ بغیر رضامندی تحریری اپنے زمیندار کے کوئی ترقی حیثیت اراضی اپنی جوت کی نسبت کرے - اور
(۲) کوئی آسامی شکمی مستحق اِسکا نہ ہوگا کہ بغیر رضامندی تحریری مالک کے کوئی ترقی حیثیت اراضی اپنی جوت کی نسبت کرے*

معاوضہ بابت ترقیات حیثیت اراضی کے

دفعہ ۹۰ - ہر ایسا آسامی جس نے کوئی ایسی ترقی کی ہو جسکے کرنے کا وہ مستحق ہو ترقی مذکور کی بابت صورتہاے ذیل مین معاوضہ پانیکا مستحق ہوگا -
(الف) جب اُسکی بیدخلی کا حکم حسب دفعہ ۹۱ - صادر کیا جاے - اور
(ب) جب اُسکی بیدخلی کی بابت ڈگری حسب دفعہ ۹۳ - صادر ہو - اور
(ج) جب اُسکے زمیندار نے اُسکی جوت سے اُسکا قبضہ بیجا طور سے اُٹھا دیا ہو - اور اُسنے اپنی جوت کا قبضہ واپس نہ پا لیا ہو*

معاوضہ کی تعداد کا قرار دیا جانا

دفعہ ۹۱ - اُس معاوضہ کی تعداد کا تخمینہ کرنے مین جو آسامی کو بابت ایسی ترقی کے جو اُسنے کی ہو واجب الوصول ہو عدالت (امور مندرجہ ذیل پر لحاظ کریگی -
(الف) اُس تعداد پر جتنی کہ جوت کی مالیت لگان یا جوت کی پیداوار یا اُس پیداوار کی مالیت بوجہ اُس ترقی کے بڑھ گئی ہو - اور
(ب) اُس ترقی کی حالت پر اور اِس امر پر کہ اُسکا اثر غالباً کب تک رہیگا - اور
(ج) اُس محنت اور روپیہ پر جو ترقی مذکور کے کرنے مین درکار ہوئی اور ہوا -
(اول) بلحوظی کسی ایسی تخفیف یا معافی لگان یا کسی اَور رعایت کے جو زمیندار نے اُس ترقی کے بدلے آسامی کے حق مین کی ہو - اور
(دوم) بہ لحوظی کسی ایسی امداد کے جو زمیندار نے آسامی کو بہ شکل روپیہ یا سامان یا محنت کے دی ہو - اور
(سوم) درصورت اراضی کے بنانے (زراعت کے لائق کرنے) یا اراضی غیر آبپاشی کو اراضی آبپاشی کی حالت مین لانے کے - بہ لحوظی اُس مدت کے جسمین آسامی اُس ترقی سے نفع اُٹھا چکا ہو*

دفعہ ۹۲ - (۱) جب ترقی سے اُس اراضی کو جس سے آسامی بیدخل کیا جانے والا ہے اور نیز دیگر ایسی اراضی کو جو اُسی آسامی کے دخل مین ہو نفع پہونچے تو اُس معاوضہ کا جو اُس آسامی کو قابل ادا ہو تخمینہ اِس لحاظ سے کیا جائیگا کہ ترقی مذکور سے اُس اراضی کو جس سے وہ آسامی بیدخل کیا جانے والا ہے کسقدر نفع پہونچا ہے۔

ایسی ترقی جسکا نفع اُس اراضی کو پہونچے جس سے آسامی بیدخل نہ کیا جائے

(۲) اگر ترقی کا کام اُسی اراضی پر کیا گیا ہو جس سے آسامی بیدخل کیا جانے والا ہے تو زمیندار برطبق ادا کرنے اُس معاوضہ کے جو آسامی کا یافتنی تجویز کیا جائے اُس ترقی کے کام کا مالک ہو جائیگا - لیکن آسامی مستحق اِسکا ہوگا کہ اُسکو اُس ترقی کے کام کا نفع بہ تعلق اُس اراضی کے جو اُسکے دخل مین باقی رہیگی - اُسی حد تک اور اُسی طریقہ کے مطابق حاصل رہے جس حد تک اور جس طریقہ سے اُس اراضی کو اِسوقت تک اُس ترقی سے نفع پہونچتا رہا ہے۔

(۳) اگر ترقی کا کام اُس اراضی پر کیا گیا ہو جو آسامی کے دخل مین باقی رہے تو زمیندار برطبق ادا کرنے اُس معاوضہ کے جو آسامی کا یافتنی تجویز کیا جائے مستحق اِسکا ہوگا کہ اُسکو اُس ترقی کے کام کا نفع بہ تعلق اُس اراضی کے جس سے آسامی بیدخل کیا گیا ہے اُسی حد تک اور اُسی طریقہ کے مطابق حاصل رہے جس حد تک اور جس طریقہ سے اُس اراضی کو اِسوقت تک اُس ترقی سے نفع پہونچتا رہا ہے۔

دفعہ ۹۳ - (۱) جس صورت مین آسامی کو معاوضہ کا حسب دفعہ ۷۰ یا دفعہ ۷۱ - قابل ادا ہونا تجویز ہو جائے تو زمیندار کو جائز ہے کہ عدالت سے درخواست کرے کہ اُسکو اُس رقم قابل ادا کے بدلے مین یا رقم مذکور کے ایک جزو کے بدلے مین اُس جوت یا کسی اَور جوت کا منفعتی پٹہ دے دینے یا کسی اَور طرح سے معاوضہ کر دینے کی اجازت دیجائے۔

زمیندار کا حق ایسا معاوضہ دینے کا جو زر نقد نہ ہو

(۲) اگر آسامی ایسے منفعتی پٹہ یا اور طرح کے معاوضہ کے قبول کرنے پر رضامند ہو تو ڈگری حکم حسب دفعہ ۷۰ یا دفعہ ۷۱ کی اُسی کے مطابق ترمیم کر دیجائیگی۔

(۳) اگر آسامی منفعتی پٹہ کے قبول کرنے سے انکار کرے اور اگر آسامی کا اظہار لینے اور ایسی زائد تحقیقات کرنے کے بعد جو عدالت ضروری سمجھے عدالت کی یہ رائے ہو کہ پٹہ مذکور

سامی کے حالات کے مناسب ہے اور اُس سے آسامی کو کافی بدل ترقی متعلقہ کا نسبت کل جزو معاوضہ ڈگری شدہ کے - جیسا کہ عدالت تجویز کرے - مل جائیگا اور نیز یہ رائے ہو کہ سامی کوئی جائز وجہ اُس پٹہ کے لینے سے انکار کرنے کی نہین رکھتا ہے - تو عدالت کو لازم ہو گا کہ آسامی کو ایک مہینہ کی مہلت زمیندار سے مصالحت کرنے کے لیے دے اور اگر اِس میعاد کے اندر یا ایسی اَوْر زائد میعاد کے اندر (اگر کچھ ہو) جسکا دینا عدالت مناسب سمجھے آسامی اُس پٹہ کو قبول کرلے اور وہ اِس قبول کرنے کی اطلاع عدالت کو کردے تو عدالت وہ کارروائی کریگی جسکی نسبت دفعہ تحتی (۲) مین حکم ہے -

اور اگر آسامی اُس پٹہ کو میعاد مذکور کے اندر قبول نہ کرے تو اُسکا حق نسبت اُسقدر معاوضہ قابل ادا کے جو پٹہ منفعتی کے ذریعہ سے ادا ہو جاتا زائل ہو جائیگا +

(۴) لازم ہے کہ بجائے زر نقد کے سوائے منفعتی پٹہ کے کسی اَوْر طرح کے معاوضہ کی ڈگری یا حکم بغیر رضامندی آسامی کے صادر نہ کی یا نہ کیا جاوے +

(۵) لازم ہے کہ ہر درخواست جو بموجب دفعہ تحتی (۱) کے ہو تاریخ ڈگری یا حکم حسب دفعہ ۔ یا دفعہ ۱۶ سے ایک مہینہ کے اندر دیجاوے +

ترقی کرنے کے حق وغیرہ کی نسبت نزاعات

دفعہ ۹۴ - اگر مابین آسامی اور اُسکے زمیندار کے کوئی نزاع -

(الف) نسبت حق ترقی حیثیت اراضی کرنے کے - یا

(ب) نسبت اِس امر کے کہ آیا کوئی خاص کام ترقی حیثیت اراضی کا کام ہے (یا نہین) -

پیدا ہو تو -

اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کو جائز ہے کہ (فریقین مین سے) کسی فریق کی درخواست پر اُس نزاع کا فیصلہ کردے اور مشار الیہ کا فیصلہ قطعی ہوگا +

باب ۷

متفرق احکام نسبت قبضہ کے اراضی کے

دفعہ ۹۵ - جائز ہے کہ دوران اثنائے قائم رہنے حق قبضہ اراضی کے کسی وقت زمیندار یا آسامی امور ذیل مین سے کسی امر کے استقرار کے واسطے نالش دائر کرے یعنی -

نالشات نسبت حقوق متعلقہ قبضہ کے اراضی کے

(الف) نام اور تفصیل جوت کے آسامی کی - اور

(ب) قسم جسمین وہ آسامی داخل ہے - اور

(ج) موقع یا رقبہ یا نمبرہائے قطعات یا حدود جوت کی - اور

(د) لگان جو بابت جوت کے قابل ادا ہو اور یہ کہ آیا وہ زر نقد مین یا جنس مین قابل ادا ہے - اور

(ہ) وقت اور مقام اور طریقہ کنکوت یا بٹائی یا حد اگلی فصل کا بابت لگان کے - اور

(و) وہ تاریخین جنپر اور وہ قسطین جنمین لگان قابل ادا ہے +

دفعہ ۹۶ - (۱) آسامی غیر دخیلکار کو استحقاق ہے کہ اپنے زمیندار سے ایک پٹہ تحریری پانے اور زمیندار آسامی غیر دخیلکار کو ایسا پٹہ حوالہ کرنے یا حوالہ کرنے کے واسطے پیش کرنے پر جو ایکٹ ہذا کے احکام کے مطابق ہو مستحق ہوگا کہ وہ ایک قبولیت اُس پٹہ کی پانے +

حق واسطے تحریری پٹون اور قبولیتون کے

(۲) یہ کافی ہوگا کہ ایسے پٹہ یا قبولیت مین تفصیلات مندرجہ دفعہ ۹۵ - اور علاوہ ان کے میعاد جسمین آسامی اراضی پر قبضہ رکھنے کا مستحق ہے درج ہون +

(۳) جائز ہے کہ ایسا پٹہ یا قبولیت اُس (فارم) نمونہ کے مطابق ہو جو ضمیمہ سوم میں درج ہے +

(۴) کسی ایسے پٹہ مین کسی ایسے عہد و پیمان یا شرطون کا شرک کیا جانا جو تفصیلات مذکورہ بالا مین سے کسی کے خلاف نہ ہون اُسکے فریقین مین سے کسی فریق کو مانع اس امر کا

مروجہ رواج یا شرائط مذکورے مستفید ہونے کا دعوی کرے ۔

دفعہ ۹۷ - (۱) جب بموجب احکام ایکٹ ہذا یا ایکٹ رجسٹری مجریہ ہند مصدرہ [illegible] یا کسی اور ایکٹ یا قانون نافذ الوقت کے کسی پٹہ یا قبولیت یا قرارداد متعلقہ قبضہ اراضی کی نسبت یہ حکم ہو کہ وہ بذریعہ وثیقہ رجسٹری شدہ کے کیا جاوے - اور وہ پٹہ یا قبولیت یا قرارداد -

بعض پٹوں کی بجائے رجسٹری کے

(الف) ایسی میعاد کے واسطے ہو جو دس برس سے زیادہ نہ ہو - اور

(ب) ایسے لگان کے واسطے ہو جو ایک سو روپیہ سالانہ سے زیادہ نہ ہو ۔

تو ایسے پٹہ یا قبولیت یا قرارداد کے فریقین کو جائز ہے کہ بجاے اسکی رجسٹری کرانے کے اسکی تصدیق - کسی عدالت مال یا کسی ایسے عہدہ دار مال سے جو رتبہ مین قانونگو سے کم نہ ہو یا ایسے اور شخص سے جسکو لوکل گورنمنٹ اِس بارہ مین حکم عام یا خاص کے ذریعہ سے مقرر کرے اور بہ پابندی ایسی شرائط کے (اگر کوئی ہون) جنکی لوکل گورنمنٹ بذریعۂ قواعد مرتبہ از روے ایکٹ ہذا ہدایت کرے - کرائین ۔

(۲) اُس عدالت یا عہدہ دار یا اور شخص کو لازم ہو گا کہ بعد اِسکے کہ اُسکا اطمینان نسبت فریقین کی شناخت کے اور اِس امر کے کہ وہ اُس پٹہ یا قبولیت یا قرارداد کی شرائط سے واقف اور اُنپر رضامند ہین ہوجاے اُسپر عبارت ظہری اِس مضمون کی لکھے کہ اُسنے اسطرح اپنا اطمینان کرلیا ہے اور اُسپر اپنے دستخط ثبت کرے اور تاریخ لکھے ۔

(۳) بر طبق ایسی تصدیق کے وثیقہ مذکور ایسا جائز وثیقہ ہوجائیگا کہ گویا اُسکی رجسٹری مطابق قانون نافذ الوقت متعلقہ رجسٹری دستاویزات انتقال کے ہوگئی ہے ۔

دفعہ ۹۸ - جب کوئی معاہدہ خلاف اِسکے نہ ہو زمیندار مستحق ہوگا کہ اپنے آسامی کی جوت پر داخل ہو اور اُسکی پیمائش کرے ۔

زمیندار کا حق بابت پیمائش اراضی کے

باب ۸

ادا اور وصول کیا جانا لگان کا

ادا کیا جانا لگان کا اور بقایاے لگان

لگان کی قسطیں

دفعہ ۹۹- آسامی کا لگان بذریعہ ایسی قسطوں کے قابل ادا ہوگا جو مطابق قرار داد کے ہوں یا جب کوئی قرار داد نہ ہو تو ایسی قسطوں میں اور ایسی تاریخوں پر قابل ادا ہوگا جو لوکل گورنمنٹ بذریعہ قواعد مرتبہ حسب ایکٹ ہذا کے مقرر کرے۔

لگان کسطرح قابل ادا ہوگا

دفعہ ۱۰۰- جائز ہے کہ لگان آسامی (خود) یا بذریعہ اپنے ایجنٹ (کارندہ) کے بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ کے یا حسب دفعہ ۱۱۱ عدالت میں داخل کرنے کے ذریعہ سے ادا کرے۔

لگان کب بقایاے لگان ہوجائیگا

دفعہ ۱۰۱- جو قسط لگان کی اُس تاریخ پر ادا نہ کیجائے جس پر وہ واجب الادا ہو اُس سے اگلی تاریخ پر بقایاے لگان ہوجائیگی اور آسامی ایسی بقایا پر بشرح ایک فیصد ماہوار کے سود ادا کرنے کا مستوجب ہوگا۔

وصول کیا جانا بقایا کا

دفعہ ۱۰۲- (۱) بقایاے لگان بذریعہ نالش کے یا بذریعہ قرقی مطابق احکام ایکٹ ہذا کے یا اِن دونوں طریقوں سے وصول کیجاسکیگی۔

(۲) ایکٹ کورٹ آف وارڈس ممالک مغربی و شمالی و اودھ مصدرہ ۱۸۹۹ء کی دفعات ۴۰ تا ۴۳ کے احکام بتبدلات ضروری اُس حکم کے ذریعہ سے کل جائداد ہاے زیر نگرانی میں لگانوں کے وصول کیے جانے سے متعلق کیے جاتے ہیں۔

معاوضہ بابت جبراً وصول کردہ لگان کے بذریعہ تشدد

دفعہ ۱۰۳- (۱) اگر کسی آسامی سے بذریعہ حبس بیجا یا اَور طرح کے تشدد کے لگان وصول کیا جاے خواہ وہ قانوناً واجب ہو یا نہ ہو تو آسامی مستحق اسکا ہے کہ اُس شخص سے جو ایسے جبراً وصول کرنے کا مجرم ہو اسقدر معاوضہ پاوے جو دو سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور جسکی عدالت ڈگری کرنا مناسب سمجھے۔

(۲) اس دفعہ کے بموجب معاوضہ کے دلاے جانے سے کسی ایسے تاوان یا سزا

تصور ہو جائیگی نہ اُس پر کچھ اثر ہو نچیگا جسکا کہ وہ شخص جو ایسے جبراً وصول کرنے کا مجرم ہو مجموعہ تعزیرات ہند کے بموجب مستوجب ہو۔

لگان بذریعہ پیداوار

دفعہ ۱۰۴ - (۱) جس حالت مین کہ لگان بذریعہ تخمینہ یا کنکوت فصل استادہ کے لیا جاتا ہو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ فصل پر بلا شرکت غیرے قبضہ رکھے۔

پیداوار کی نسبت حقوق اور ذمہ داریاں

(۲) جب لگان بذریعہ بٹائی پیداوار کے لیا جاتا ہو تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ کل پیداوار پر اُسوقت تک بلا شرکت غیرے قبضہ رکھے جب تک کہ اُسکی بٹائی نہ ہو جائے لیکن وہ مستحق اسکا نہ ہوگا کہ کوئی جزو پیداوار کا کھلیان سے ایسے وقت یا ایسے طریقہ پر لے جائے کہ وقت مناسب پر اُسکی بٹائی واجبی طور پر نہ ہو سکے۔

(۳) دونوں صورتوں مین آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ - بغیر کسی قسم کی مداخلت منجانب زمیندار کے - پیداوار کو کاشتکاری کے معمولی طریقہ پر کاٹے اور جمع کرے۔

(۴) اگر آسامی فصل یا پیداوار کے کسی جزو کو ایسے وقت یا ایسے طریقہ پر لے جائے کہ اُسکا مناسب تخمینہ یا کنکوت یا بٹائی نہ ہو سکے یا اُسکی نسبت ایسے طور پر عمل کرے جو رواج مخصوص المقام کے خلاف ہو تو جائز ہوگا کہ پیداوار کی نسبت یہ سمجھا جاوے کہ وہ بلحاظ مقدار زیادہ اور عمدہ تھی جیسی کہ اُس فصل مین قرب و جوار کی ویسی ہی اراضی پر کی سب سے زیادہ اور عمدہ پیداوار اُسی قسم کی ہو۔

دفعہ ۱۰۵ - جس حالت مین کہ لگان بذریعہ بٹائی پیداوار کے جنس مین یا بذریعہ تخمینہ یا کنکوت فصل استادہ کے لیا جاتا ہو۔

درخواست واسطے مقرر کیے جانے پیداوار کے بذریعہ بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت کے۔

(الف) اگر زمیندار یا آسامی مناسب وقت پر حاضر ہونے مین غفلت کرے - یا

(ب) اگر پیداوار کی مقدار یا مالیت یا بٹائی کی بابت کوئی نزاع ہو۔

تو جائز ہے کہ کوئی فریق عدالت مین اس امر کی درخواست پیش کرے کہ اُس بٹائی یا تخمینہ کے واسطے کوئی عہدہ دار متعین کیا جاے۔

درخواست دہندہ کو لازم ہوگا کہ درخواست کے ساتھ اُس قدر فیس داخل کرے جو لوکل گورنمنٹ نے اُن قواعد مین جو اس بارہ مین مرتب ہون مقرر کی ہو۔

ضابطہ کارروائی ایسی درخواست کے گذرنے پر

دفعہ ۱۰۶۔ (۱) ایسی درخواست کے موصول ہونے پر عدالت کو لازم ہوگا کہ اطلاع تحریری بنام فریق ثانی اس غرض سے جاری کرے کہ وہ تاریخ اور بوقت مقررہ اطلاعنامہ حاضر ہو اور کسی عہدہ دار کو متعین کرے جو بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت مذکور کریگا۔

(۲) اگر فریق ثانی یہ عذر کرے کہ لگان بذریعہ بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت کے نہیں لیا جاتا ہے یا یہ کہ کچھ لگان قابل ادا نہیں ہے۔ تو عہدہ دار متعینہ کو لازم ہوگا کہ اس عذر کو قلمبند کرے لیکن وہ کارروائی جسکا بعد ازین ایکٹ ہذا مین حکم ہے عمل مین لائے۔

(۳) اگر تاریخ مقررہ یا اُس سے پہلے اس نزاع کا تصفیہ نہ ہو جاے تو عہدہ دار مذکور کو لازم ہوگا کہ ہر فریق سے یہ ایما کرے کہ قرب وجوار کے ایک ایک باشندہ کو بطور پنچ کے مقرر کرے اور وہ خود بھی ایک باشندہ قرب وجوار کو پنچ مقرر کرے تاکہ وہ پیداوار کی بٹائی یا فصل کے تخمینہ یا کنکوت مین مدد دین۔

(۴) اگر کوئی سا فریق حاضر نہ ہو یا پنچ مقرر کرنے سے انکار کرے تو عہدہ دار متعینہ کو لازم ہوگا کہ ایک پنچ اُسکی طرف سے خود مقرر کردے۔

(۵) عہدہ دار متعینہ کو لازم ہوگا کہ پنچون کی آراء کو قلمبند کرلے اور اپنا فیصلہ کرنے مین اُن آراء پر لحاظ کرے۔

(۶) درصورت بٹائی پیداوار کے اگر فریقین اُس فیصلہ سے رضامند ہو جائین تو اُسکے مطابق بٹائی کردیجائیگی۔ اگر فریقین ایسی بٹائی پر راضی نہ ہون تو (اور دیگر) کل ایسی صورتون مین جہین لگان بذریعہ تخمینہ یا کنکوت فصل استادہ کے قابل ادا ہو۔ عہدہ دار متعینہ کو لازم ہوگا کہ ایک تخمینہ اُس پیداوار یا فصل کی مالیت کا کرے اور لگان قابل ادا

قرر کرے - بعد اسکے عہدہ دار مذکور اپنا فیصلہ سنادیگا اور فیصلہ مذکور کو اپنی کارروائی کی رپورٹ کے ساتھ عدالت مین ارسال کریگا -

(۳) فریقین کو اختیار ہوگا کہ اُس تاریخ کے بعد جس پر فیصلہ سنایا گیا ہو ایک ہفتہ کے اندر اُس فیصلہ کی نسبت عذرات داخل کرین - اور عدالت کو لازم ہوگا کہ اُن عذرات کی سماعت کرے اور اُس پر بعد ایسی تحقیقات مزید کے (اگر کچھ ہو) جو ضروری معلوم ہو احکام صادر کرے -

اگر یہ عذر داخل کیا جائے کہ لگان بذریعہ بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت کے قابل ادا نہین ہے بلکہ کچھ لگان قابل ادا نہین ہے اور عدالت اُس عذر کو صحیح قرار دے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس فیصلہ کو منسوخ کردے -

اگر کوئی اَور عذر داخل کیا جائے تو عدالت کو جائز ہے کہ اُس فیصلہ کو ترمیم یا بحال کرے جیسا کہ وہ مناسب سمجھے اور واسطے ادا کیے جانے اُس لگان اور خرچہ کے (اگر کچھ ہو) حکم صادر کرے اور ایسا حکم بقایاے لگان کی ڈگری کا اثر رکھیگا -

لگان کی بابت رسیدین

اسامی کا حق لگان کی بابت رسید پانے کا -

دفعہ ۱۰۷ - ہر اسامی جو اپنے زمیندار کو لگان کی بابت کچھ ادا کرے مستحق اسکا ہوگا کہ فی الفور زمیندار سے ایک تحریری رسید جس پر اُس زمیندار کے دستخط ہون اُس رقم کی پائے جو اسطرح ادا کیجائے -

جائز رسید کے مضامین -

دفعہ ۱۰۸ - (۱) لازم ہے کہ رسید مین منجملہ تفصیلات ذیل کے ایسی تفصیلین درج کیجائین جنکی صراحت زمیندار ادا ہونے کے وقت کرسکتا ہو - یعنی -

(الف) نام ادا کرنے والے اور پانے والے کے - اور

(ب) نام موضع کا مع محال یا پٹی کے - اور

(ج) تعداد جو ادا کی گئی - اور

(د) تفصیل اُس جوت کی جسکی بابت لگان ادا کیا گیا ہے - اور

(ہ) سال اور قسط جسکی بابت ادا کی ہوئی رقم جمع کی گئی - اور

(و) یہ کہ آیا رقم ادا شدہ بطور کل (مطالبہ) کے ادا ہوجانے کے قبول کی

یا صرف بطور اسکے جزو کے - اور

(ز) تاریخ جس پر لگان ادا کیا گیا -

(۲) اگر رسید مین دراصل وہ تفصیلات نہ ہون جنکا دفعہ ہذا مین حکم ہو تو لازم ہوگا کہ تا وقتیکہ خلاف اسکے ثابت نہ کیا جاے اس رسید کی نسبت یہ قیاس کر لیا جاے کہ وہ پوری فارغخطی اس تاریخ تک کے کل مطالبہ جات لگان کی ہو جس پر کہ رسید دی گئی -

ادا کیا جانا بابت اقساط کے

دفعہ ۱۰۹ - (۱) جب آسامی لگان کی بابت کچھ ادا کرے تو اسکو جائز ہو کہ وہ سال یا وہ سال اور وہ قسط ظاہر کردے جسکی بابت وہ ادا کی ہوئی رقم کو جمع کرانا چاہتا ہے اور لازم ہوگا کہ وہ ادا کی ہوئی رقم اسی کے مطابق جمع کیجاے -

(۲) اگر آسامی کوئی ایسا اظہار نہ کرے تو جائز ہو کہ وہ ادا کی ہوئی رقم بابت کسی ایسے بقایا کے جمع کیجاے جسمین تمادی عارض نہ ہو اور جسکو زمیندار مناسب سمجھے -

رسید دینے سے یا درخواست کے مطابق جمع کرنے سے انکار کرنے کی بابت معاوضہ

دفعہ ۱۱۰ - اگر کوئی زمیندار بلا وجہ معقول آسامی کو ایسی رسید جسمین وہ تفصیلات درج ہون جو ایکٹ ہذا مین قبل ازین مقرر کی گئی ہین کسی ایسے لگان کی بابت جو آسامی مذکور نے ادا کیا ہو حوالہ کرنے سے انکار کرے - یا اس لگان کو جو ادا کیا جاے اس سال اور اس قسط کی بابت جمع کرنے سے انکار کرے جسکی بابت اس ادا کی ہوئی رقم کے جمع کرنے کی آسامی مذکور نے درخواست کی ہو - تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ زمیندار مذکور سے اسقدر معاوضہ وصول کرے جو اس ادا کیے ہوئے لگان کی تعداد یا مالیت کے دو چند سے زیادہ نہ ہو اور جسکی کہ عدالت ڈگری کرنا مناسب سمجھے -

داخل کیا جانا لگان کا عدالت مین

مدد دخواست واسطے داخل کرنے لگان کے عدالت مین

دفعہ ۱۱۱ - صورتہاے ذیل مین سے کسی صورت مین جسمین کہ لگان زر نقد واجب الادا ہو - یعنی -

(الف) جب کوئی آسامی زمیندار کو پوری رقم اس لگان کی جو اس سے واجب الادا ہو ادا کرنے کے واسطے پیش کرے اور زمیندار اسکے لینے سے انکار کرے یا

ظاہر کرے کہ وہ اسکی رسید دینا نہین چاہتا ہو۔

(ب) جب لگان شرکار کو مشترکا واجب الادا ہو اور آسامی کو اُس رقم کی بابت شرکا کی مشترک رسید نہ مل سکے اور کسی شخص کو اُنکی طرف سے لگان وصول کرنے کا اختیار نہ دیا گیا ہو۔

(ج) جب دو یا زیادہ اشخاص علٰحدہ علٰحدہ لگان تحصیل کرنے کے حق کا دعوے کرین یا جب آسامی کو نیک نیتی سے اس امر مین شبہہ ہو کہ کون لگان پانے کا مستحق ہے۔

آسامی کو جائز ہے کہ عدالت مین درخواست تحریری اس امر کی پیش کرے کہ اُسکو اُس لگان کی پوری رقم کے عدالت مین داخل کرنے کی اجازت دیجاے جو اُسوقت واجب الادا ہو۔

دفعہ ۱۱۲- (۱) لازم ہے کہ درخواست مین بیان اُن وجوہ کا ہو جنکی بناء پر وہ کیجاے اور امور ذیل کا بھی بیان ہو۔

مضامین درخواست کے

صورت (الف) مین نام اُس شخص کا جسکے حق مین جمع ہونے کے واسطے زر امانت داخل کیا جاتا ہو۔ اور

صورت (ب) مین نام اُن شریکون کے جنکو لگان واجب الادا ہو۔

صورت (ج) مین نام اُس شخص یا اُن شخصون کے جنکو لگان پچھلی مرتبہ ادا کیا گیا اور اُس شخص یا اُن شخصون کے جواب اُسکا دعوی کرتے ہون۔

(۲) لازم ہوگا کہ درخواست کی تصدیق بطور عرضی دعوی کے کیجاے اور اُسکے ساتھ اسقدر رسوم داخل ہو جسکی لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ کے ہدایت کرے۔

دفعہ ۱۱۳- اگر اُس عدالت کو جسکو درخواست دفعہ ۱۱۱ کے احکام کے بموجب دیجاے یہ معلوم ہو کہ درخواست کنندہ دفعہ مذکور کے بموجب اُس لگان کے داخل کرنے کا مستحق ہو تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس لگان کو لے لے اور اُسکی بابت ایک رسید بمُہر عدالت دیدے۔

رسید دیجائیگی

دفعہ ۱۱۴- جو رسید دفعہ مین ما سبق کے بموجب دیجاے اُسکا [illegible] [illegible]

رسید ایک جائز نار غلطی ہوگی۔ لگان کے جو اسامی سے واجب الادا ہو اور حسب مذکورۂ بالا داخل کی گئی اُسی طور پر اور اُسی حد تک ہوگا کہ گویا وہ رقم لگان کی۔

دفعہ ۱۱۱ کی صورت (الف) مین اُس شخص کو وصول ہوگئی جسکی نسبت درخواست مین لکھا ہو کہ اُسکے حق مین وہ امانت جمع کیجاے۔

دفعہ مذکور کی صورت (ب) مین اُن شرکا کو وصول ہوگئی جنکو لگان واجب الادا ہو۔

دفعہ مذکور کی صورت (ج) مین اُس شخص کو وصول ہوگئی جو اُس لگان کا مستحق ہو۔

زر امانت کے داخل ہونے کا اشتہار

دفعہ ۱۱۵- جس عدالت مین رقم امانت داخل ہو اُسکو لازم ہوگا کہ فوراً کچہری کے کسی منظر عام پر اور ضلع کی دیسی زبان مین اُس لگان کے داخل ہوجانے کا ایک اشتہار آویزان کرائے جسمین آسامی کا نام اور زمیندار کا نام اور رقم لگان کی داخل کی گئی ہو اور کوئی اور ایسی تفصیلات جو ضروری ہون درج ہون۔

اطلاعنامہ کیلئے پاس کیا جائیگا۔

دفعہ ۱۱۶- اگر رقم امانت کی اُس تاریخ سے جس پر اشتہار اس طرح آویزان کیا مین لگے پندرہ دن کی میعاد کے اندر دفعہ عین مابعد کے موجب ادا نہ ہوجاے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ فوراً۔

دفعہ ۱۱۱ کی صورت (الف) مین اطلاعنامہ ادخال زر امانت کی تعمیل بلا لینے کسی خرچ کے اُس شخص پر کراے جسکی نسبت درخواست مین یہ لکھا ہو کہ اُسکے حق مین وہ اُمانت جمع کیجاے۔ اور۔

دفعہ مذکور کی صورت (ب) مین اطلاعنامہ ادخال زر امانت زمیندار کے گاؤن کے دفتر یا جاے سکونت پر یا کسی مقام منظر عام مین اُس گاؤن مین جسمین جوت واقع ہو آویزان کرائے - اور

دفعہ مذکور کی صورت (ج) مین ایک اطلاعنامہ کی تعمیل ہر ایسے شخص پر کرائے جسکی نسبت اُسکو یہ یقین کرنے کی وجہ ہو کہ وہ شخص اُس زر امانت کا دعوی کرتا ہو یا اُسکا مستحق ہو۔

دفعہ ۱۱۷- (۱) عدالت کو جائز ہو کہ زر امانت کی رقم کسی ایسے شخص کو جو عدالت

واکیا جانا یا واپس کیا جانا اور امانت کا

کو اسکا مستحق معلوم ہو ادا کردے یا اگر وہ مناسب سمجھے تو جائز ہی - اور اگر زر امانت حسب فقرہ (ج) دفعہ ۱۱۱ داخل کیا گیا ہو تو - بجز اُس صورت کے کہ فریق متنازعین درخواست مشترکہ پیش کرین لازم ہے - کہ رقم مذکور کو اُسوقت تک رہنے دے جب تک کہ عدالت دیوانی نسبت اس امر کے فیصلہ کرے کہ کون شخص اُسکا مستحق ہی -

(۲) جائز ہے کہ اگر عدالت اس امر کی ہدایت کرے تو وہ رقم بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ کے ادا کیجاے -

(۳) اگر قبل گذرنے تین سال کے اُس تاریخ سے جس پر کوئی رقم امانت داخل کی گئی ہو اِس دفعہ کے بموجب وہ رقم ادا نہ کردی گئی ہو تو جائز ہی کہ بحالت نہ ہونے کسی ایسے حکم عدالت دیوانی یا مال کے جو خلاف اسکے ہو رقم امانت داخل شدہ جمع کرنے والے کی اُسکی درخواست پر اور اُس رسید کو واپس کرنے پر جو اُس عدالت نے دی ہو جسمین لگان داخل کیا گیا تھا یا زر امانت کے داخل کرنے کی نسبت اُسکے ایسی اَور شہادت پیش کرنے پر جو عدالت کافی سمجھے واپس کردیجاے -

زر امانات کی ممانعت

دفعہ ۱۱۸ - لازم ہی کہ کوئی نالش یا اَور کارروائی بمقابلہ صاحب سیکرٹری آف اسٹیٹ بہادر ہند باجلاس کونسل کے یا بمقابلہ کسی عہدہ دار گورنمنٹ کے نسبت کسی امر کے جو کسی عدالت نے بہ تعلق کسی زر امانت کے بموجب دفعات مندرجۂ بالا کیا ہو دائر نہ کیجاے - لیکن اِس دفعہ کے کسی امر سے کسی ایسے شخص کو جو ایسے زر امانت کی رقم کے وصول پانے کا مستحق ہو یہ ممانعت نہ ہوگی کہ اُسکو کسی ایسے شخص سے وصول کرے جسکو وہ دفعہ عین ماسبق کے بموجب ادا کی گئی ہو -

باب ۹

قرقی

زمیندار کا حق قرقی کا

دفعہ ۱۱۹ - (۱) پیداوار کل اراضی کی جو کسی آسامی کی کاشت میں ہو اُس لگان

وصول کیا جا بقایا کی بابت جو اُس اراضی کی نسبت اُس آسامی سے اور ہر ایسے شخص سے بذریعہ قرقی کے مابین اُس اسامی اور مالک کے شخص درمیانی ہو واجب الادا ہو مکفول سمجھی جائیگی اور جب تک وہ لگان بیباق نہ کر دیا جاے کوئی دوسرا دعوی پیداوار مذکور کی نسبت بذریعہ نیلام بعلت اجراے ڈگری عدالت دیوانی یا عدالت مال کے یا اور طور پر نافذ نہ کیا جائیگا -

(۲) جب بقایاے لگان کسی آسامی سے واجب الادا ہو تو زمیندار کو جائز ہو کہ بجز یا علاوہ اسکے کہ حسب محکومہ مابعد بقایا کی نسبت نالش کرے اُسکو اُس اراضی کی پیداوار کی قرقی اور نیلام سے جس کی بابت وہ بقایا واجب الادا ہے وصول کرے -

(۳) اس دفعہ کے کسی امر سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ اُس سے قانون نمبر ۱- ۱۸۲۳ء کی دفعات ۲ و ۳ و ۴ یا ایکٹ نمبر ۱۳- ۱۸۵۹ء کی دفعہ ۱۱ کے احکام پر کچھ اثر پہونچتا ہے -

دفعہ ۲۰- باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ عین ماسبق کے کوئی قرقی -

کس صورت میں قرقی کی اجازت نہیں ہے

(الف) ایسا شریک نہ کریگا جو مستحق اسکا نہ ہو کہ کل لگان آسامی سے تحصیل کرے -

(ب) ایسا زمیندار نہ کریگا جس نے قرقی نہ کرنے کا عہد و پیمان کر لیا ہو -

(ج) کوئی زمیندار کسی ایسی پیداوار کی نہ کریگا جسکے کل یا کسی جزو کی قرقی پہلے سے اُس نے کی ہو -

(د) بابت ایسی بقایا کے نہ کیجائیگی جو ایک سال سے زیادہ عرصہ سے واجب الادا رہی ہو -

(ہ) بابت ایسی بقایا کے نہ کیجائیگی جسکے واسطے زمیندار نے ضمانت قبول کر لی ہو -

اور کوئی قرقی نہ کریگا -

(و) ایسا ایجنٹ (کارندہ) جو صراحتاً بذریعہ مختارنامہ کے اس امر کا مجاز نہ کیا گیا ہو

(ز) ایسے شخص کا نوکر جسکو قرقی کرنے کا اختیار ہو بجز اسکے کہ اُسکے پاس اجازت تحریری

قرقی کرنے کی ہو۔

دفعہ ۱۲۱۔ (۱) زمیندار مستحق ہوگا کہ (نیچے لکھی ہوئی چیزیں) قرق کرے۔

کیا کیا چیز قرق کیجا سکتی ہے۔

(الف) کوئی فصل یا اَوَر پیداوار زمین کی جو جوت پر کھڑی ہو یا اُس پر سے توڑی یا کھودی نہ گئی ہو۔

(ب) کوئی فصل یا اَوَر پیداوار زمین کی جو جوت پر پیدا کی گئی ہو اور کاٹ لی گئی ہو یا توڑ یا کھود لی گئی ہو اور جوت پر یا کھلیان پر یا اناج کے گاہنے (داؤنے) کی جگہ پر یا کسی اَوَر ایسی ہی جگہ پر خواہ کھیتون مین یا مسکن مین رکھی ہو۔

(۲) زمیندار کو استحقاق قرقی نہ ہوگا۔

(الف) کسی فصل یا اَوَر پیداوار کا بعد اسکے کہ اُسکو آسامی نے ذخیرہ کر لیا ہو۔

(ب) کسی اَوَر مال کا خواہ وہ کچھ ہی ہو۔

ضابطہ کارروائی

دفعہ ۱۲۲۔ (۱) قرقی کیے جانے سے پہلے یا اُس وقت جب قرقی کیجاے قارق کو لازم ہے کہ باقیدار پر تعداد بقایا کی بابت ایک مطالبہ تحریری کی مع ایسے حساب کے جسمین وہ وجوہ درج ہون جنکی بنا پر مطالبہ کیا گیا ہو تعمیل کرائے۔

مطالبہ تحریری اور حساب کی تعمیل باقیدار پر کیجائیگی۔

(۲) اُس مطالبہ اور حساب پر قارق تاریخ لکھیگا اور اپنے دستخط کریگا اور اُنکی اگر ممکن ہو باقیدار کی ذات پر تعمیل کیجائیگی۔ یا اگر وہ نہ مل سکے تو وہ اُسکے مسکن معمولی پر لگا دیے جائینگے

دفعہ ۱۲۳۔ (۱) بجز اُس صورت کے کہ رقم مطالبہ کی فوراً بیباق کر دیجاے قارق کو جائز ہے کہ مال مذکورہ بالا کو جو مالیت مین تعداد بقایا اور خرچہ قرقی کے اسقدر قریب برابر ہو جسقدر ممکن ہو قرق کرے اور اُسکو لازم ہوگا کہ ایک فہرست یا تفصیل مال مذکور کی تیار کرے اور اُس پر تاریخ لکھے اور دستخط کرے اور اُسکو باقیدار کے حوالہ کرے یا اگر وہ نہ مل سکے تو اُسکو اُسکے مسکن معمولی پر لگا دے اور ایک نقل اُس فہرست یا تفصیل کی مع ایک نقل مطالبہ تحریری اور حساب کے فوراً تحصیل مین داخل

قرقی بلحاظ نسبت مقدار بقایا کے ہوگی اور مال کی فہرست کی تعمیل مالک پر کیجائیگی اور نقل تحصیل مین داخل کیجائیگی

کیجائیگی۔

(۲) اگر قارق کو اس بات کی اطلاع ہو کہ کاشتکار کوئی اور شخص ہے بجز باقیدار تو ایک نقل مطالبہ اور فہرست بالتفصیل مال کی اُسی طرح کاشتکار کو حوالہ کیجائیگی۔

(۳) سوائے درمیان طلوع اور غروب آفتاب کے کسی وقت قرقی نہین کیجائیگی۔

فصل استادہ وغیرہ جب قرق ہوگئی ہو کاٹی اور ذخیرہ کیجا سکتی ہے۔

دفعہ ۱۲۴۔ (۱) فصل استادہ اور دیگر ایسی پیداوار کی جو توڑی یا کھودی نہ گئی ہو باوجود قرقی کے کاشتکار محافظت کر سکتا ہے اور اُسکو کاٹ سکتا ہے اور توڑ یا کھود سکتا ہے اور ایسے کھیتون یا اور مقامون مین جنکو اس غرض کے بسبب وہ عموماً کام مین لاتا ہو ذخیرہ کر سکتا ہے۔

(۲) اگر کاشتکار اس امر مین غفلت کرے تو قارق کو لازم ہے کہ فصل یا پیداوار مذکور کی محافظت کرائے یا اُسکو کٹوائے یا توڑوائے یا کھودوائے اور اُسکو قرب وجوار کی کسی جگہ مین جہان آسانی ہو ذخیرہ کرائے۔ اور خرچ کاشتکار کے ذمہ ہوگا۔

(۳) دونون صورتون مین مال مقروقہ زیر اہتمام کسی ایسے شخص کے جسکو قارق نے اس غرض سے مقرر کیا ہو رکھا جائیگا۔

ایسی پیداوارون کا نیلام جو ذخیرہ نہ کیجا سکین۔

دفعہ ۱۲۵۔ جائز ہے کہ ایسی فصل یا پیداوارین جو اس قسم کی ہون کہ ذخیرہ کر کے نہ رکھی جا سکین وہ اُسطرح جیسا کہ ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے کاٹنے یا توڑنے یا کھودنے سے پہلے نیلام کر دیجائین۔ لیکن ایسی صورت مین لازم ہے کہ قرقی کم سے کم بیس دن پہلے اُس وقت سے کیجائے جبکہ فصل یا پیداوارین یا کوئی جزو اُنکا لائق کاٹنے یا توڑنے یا کھودنے کے ہو۔

مقابلہ کی یا مزاحمت کی صورت مین اعانت قارق کی مدد۔

دفعہ ۱۲۶۔ اگر قارق کا مقابلہ کیا جائے یا اُسکو مزاحمت کا اندیشہ ہو تو اُسکو اختیار ہے کہ عدالت سے درخواست کرے اور عدالت کو لازم ہوگا کہ اگر یہ امر ضروری معلوم ہو تو کسی عہدہ دار کو قرقی کرنے مین قارق کو مدد دینے کے لیے متعین کر دے۔

نیلام سے پہلے مقابلہ

دفعہ ۱۲۷۔ اگر مال کی قرقی کے بعد اور قبل اُس تاریخ کے جو اُسکے نیلام کے لیے جیسا کہ ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے مقرر ہو کسی وقت باقیدار یا کاشتکار نقد بقایا

جو اُس سے مطلوب ہے اور اخراجات قرقی دینے کے لیے پیش کرے تو قارق کو لازم ہے کہ اُنکو لے لے اور فوراً قرقی اُٹھالے۔

درخواست پیش ہونے پر قرقی اٹھا لیجائیگی۔

دفعہ ۲۸۔ (۱) قرقی کیے جانے کے وقت سے پانچ دن کے اندر قارق کو جائز ہے کہ عہدہ دار مجاز سے جو بعد ازین ایکٹ ہذا مین بنام عہدہ دار نیلام موسوم ہے اُس مال کے نیلام کی درخواست کرے جو اُس فہرست باتفصیل مین درج ہو جو حسب دفعہ ۱۲۳ داخل کی گئی ہو۔

نیلام کی درخواست

(۲) اگر کوئی ایسی درخواست نہ دیجاے تو فصل یا پیداوارین قرقی سے واگذاشت کر دیجائیگی۔

دفعہ ۲۹۔ درخواست تحریری ہوگی اور اُسمین تفصیلات ذیل درج کیجائینگی۔ یعنی۔

درخواست کا مضمون

(الف) نام باقیدار کا اور اُسکی جاے سکونت۔ اور صورت محکومہ دفعہ ۱۲۳-(۲) مین کاشتکار کا بھی نام اور اُسکی جاے سکونت۔ اور

(ب) تعداد واجب الوصول۔ اور

(ج) تاریخ قرقی۔ اور

(د) جگہ جسمین مال مقروقہ موجود ہو۔

دفعہ ۳۰۔ قارق کو لازم ہے کہ درخواست کے ساتھ عہدہ دار نیلام کو اطلاعنامہ کی تعمیل کرنے کے لیے وہ فیس حوالہ کرے جسکا ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے۔

تعمیل اطلاعنامہ کی فیس

دفعہ ۳۱۔ (۱) بفور پہونچنے ایسی درخواست اور فیس کے عہدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ ایک نقل اُس درخواست کی اور اُس فہرست باتفصیل کی جو حسب دفعہ ۱۲۳ داخل کی گئی ہو اُس عدالت مین بھیج دے جو عذرداری قرقی کی نالش کی سماعت کی مجاز ہو۔

ضابطہ کارروائی درخواست کے وصول ہونے پر

اور ایک اطلاعنامہ کی باقیدار پر تعمیل کرے اور اُسمین باقیدار مذکور کی نسبت یہ حکم لکھے کہ وہ اطلاعنامہ کے وصول ہونے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر یا تو زرمطالبہ ادا کردے یا عذرداری

قرقی کی نالش دائر کرے۔

(۲) صورت محکومہ دفعہ ۱۲۳ (۲) مین اسی قسم کے اطلاعنامہ کی تعمیل کاشتکار پر کیجائیگی۔

(۳) عہدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ بذریعہ حکم کے نیلام کی ایسی تاریخ مقرر کرے جو درخواست کی تاریخ سے ۳۰ دن سے کم فاصلہ پر نہ ہو اور اُسکو اُس مقام پر مشتہر کرائے جہان مال مقروقہ ہو۔ اور مشارالیہ کو یہ بھی لازم ہوگا کہ ایک نقل اپنے حکم کی عدالت مین اس غرض سے بھیج دے کہ وہ اُسکے دفتر مین آویزان کیجائے۔

(۴) اشتہار مین تفصیلات ذیل بھی درج کیجائینگی۔ یعنی۔

(الف) اُس مال کی تفصیل جو نیلام کیا جائیگا۔ اور

(ب) مطالبہ جسکی بابت اُسکا نیلام کیا جائیگا۔ اور

(ج) وہ مقام جہان نیلام عمل مین آئیگا۔

دفعہ ۱۳۲۔ اگر تاریخ مقررہ اشتہار نیلام پر یا اُسکے قبل نالش عذرداری قرقی کے دائر ہونے کی اطلاع عہدہ دار نیلام کو حسب دفعہ ۱۴۲ (۲) نہ کردی گئی تو اُس عہدہ دار کو لازم ہے کہ اگر زر مطالبہ مذکور مع اُسقدر اخراجات قرقی کے جو وہ تجویز کرے کل نہ ادا کردیا جاے تو اُس مال کے یا اُسکے اُسقدر جزو کے جو بیباقی مطالبہ اور اخراجات قرقی اور خرچہ نیلام کے واسطے ضروری ہو نیلام کرنے کی کارروائی مطابق اُس طریقہ کے جو ایکٹ ہذا مین بعد ازین مقرر کیا گیا ہے عمل مین لائے۔

کس حالت مین نیلام کی کارروائی کیجاسکتی ہے۔

دفعہ ۱۳۳۔ (۱) نیلام اُس مقام پر ہوگا جہان مال مقروقہ ہو یا وہان سے سب سے قریب کے مقام مرجع عام مین ہوگا درصورتیکہ عہدہ دار نیلام کی یہ راے ہو کہ وہان وہ غالباً زیادہ فائدہ سے نیلام ہوگا۔

مقام اور طریقہ نیلام کا

(۲) مال بذریعہ نیلام عام کے ایک یا زیادہ لاٹ مین جس طور پر کہ عہدہ دار نیلام مناسب سمجھے فروخت کیا جائیگا۔

(۳) اگر مطالبہ مع اخراجات قرقی و خرچہ نیلام کے مال کے کسی جزو کے نیلام سے وصول ہوجاے تو باقی مال کی بابت قرقی فوراً اُٹھالیجائیگی۔

دفعہ ۱۳۴ - اگر بروقت نیلام مال کے اسکی واجبی قیمت بقیاس عہدہ دار نیلام نہ لگائی جاسے اور اگر باقیدار یا کاشتکار دوسرے دن تک۔ یا جس حال مین کہ نیلام کے مقام کے قریب بازار ہوتا ہو دوسرے بازار کے دن تک۔ نیلام کو ملتوی رکھنے کی درخواست کرے تو نیلام اُس دن تک ملتوی رکھا جائیگا اور اُسوقت جو قیمت اُس مال کی لگائی جاسے اُسی پر ختم کردیا جائیگا۔

اگر واجبی قیمت نہ لگائی جاسے تو نیلام ملتوی کیا جاسکتا ہے اور اُسکے بعد نیلام کا ختم کرنا لازم ہوگا۔

دفعہ ۱۳۵ - قیمت ہرلاٹ کی بذریعہ زرنقد بروقت نیلام یا اُسکے بعد جس قدر جلد عہدہ دار نیلام ضروری سمجھے اداکرنی ہوگی۔

اداکیا جانا زرثمن کا

دفعہ ۱۳۶ - اگر قیمت نہ اداکیجاسے تو مال کا نیلام پھر عمل مین لایا جائیگا اور وہ نیلام کردیا جائیگا اور عہدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ کمی زرثمن کی (اگر کچھ ہو) جو اس دوسرے نیلام مین واقع ہو اور اُن کل اخراجات کی جو اس دوسرے نیلام مین ہون اطلاع عدالت کو کرد سے اور وہ رقوم فارق یا باقیدار یا کاشتکار کی تحریک پر اُس خریدار سے جس نے قیمت نہ اداکی ہو حسب قواعد مندرجہ باب ۱۹- مجموعۂ ضابطۂ دیوانی متعلقہ اجراے ڈگری زرنقد کے وصول کیجا سکینگی۔

قیمت نہ ادا ہونے کی صورت مین پھر نیلام کیا جانا

دفعہ ۱۳۷ - جب زرثمن پورا اداکردیا جاسے تو عہدہ دار نیلام کو لازم ہے کہ خریدار کو ایک سارٹیفکٹ بہ تصریح مال کے جو اُس نے خرید کیا ہو اور بہ تصریح قیمت کے جو اُس نے اداکی ہو دیدے۔

خریدار کو سارٹیفکٹ دیا جائیگا۔

دفعہ ۱۳۸ - (۱) مال مقروقہ کے ہرایسے نیلام کے زرثمن سے جو حسب ایکٹ ہذا کیا جاسے عہدہ دار نیلام بحساب فی روپیہ ایک آنہ بابت خرچہ نیلام کے وضع کریگا اور اُس رقم کو جو اس طور سے وضع کی گئی ہو تحصیلدار کے پاس ارسال کریگا۔

زرثمن کا کیا کیا جائیگا

(۲) بعد ازین عہدہ دار مذکور فارق کو وہ اخراجات جو فارق کو قرقی کی بابت کرنے ہوئے ہون اور اخراجات اجراے اطلاعنامہ و اشتہار نیلام مندرجہ دفعہ ۱۳۱ - بقدر اداکریگا جنکا اداکرنا بعد جانچنے کیفیت اخراجات کے جو فارق نے پیش کی ہو عہدہ دار مذکور کے نزدیک مناسب ہو۔

(۳) بقیہ (زرثمن نیلام) اُس بقایا کے ادا کرنے مین جسکی بابت قرقی کی گئی ہو صرف کیا جائیگا -

(۴) اگر کچھ روپیہ فاضل رہے تو وہ اُس شخص کو حوالہ کر دیا جائیگا جسکا مال نیلام کیا گیا ہو -

عہدہ داران نیلام اور ملازمان نیلام کو خریدنے کی ممانعت ہے

دفعہ ۱۳۹ - عہدہ داران نیلام اور اُن تمام اشخاص کو جنھین عہدہ داران مذکور مامور کرین یا جو اُنکے ماتحت ہون کسی ایسے مال کے صریحی یا غیر صریحی طور سے خرید کرنے کی ممانعت ہے جسکو عہدہ داران مذکور نیلام کرین -

التوائے نیلام اور عدالت کو رپورٹ کا کیا جانا جبکہ مالک کے پاس ضابطہ کی اطلاع نہ پہونچی ہو

دفعہ ۱۴۰ - اگر کسی صورت مین کسی ایسے نیلام کے شروع کرنے کے وقت عہدہ دار نیلام کو معلوم ہو کہ حسب ضابطہ قرقی کی اور نیلام مجوزہ کی اطلاع نہین دی گئی ہے تو اُسکو لازم ہوگا کہ نیلام ملتوی کر کے اس امر کی رپورٹ عدالت کو کرے اور اسکے بعد عدالت حکم دیگی کہ دوسرا اطلاعنامہ اور اشتہار نیلام حسب دفعہ ۱۳۱ جاری کیا جاوے یا اَور حکم جو اُسکے نزدیک مناسب ہو صادر کریگی -

جب عہدہ دار نیلام موقع پر پہونچ جاوے اور نیلام نہو تو خرچہ کا عائد کیا جانا -

دفعہ ۱۴۱ - (۱) جب عہدہ دار نیلام کسی مقام پر حسب ایکٹ ہذا نیلام کرنے کے واسطے جاوے اور نیلام اس سبب سے کہ مطالبہ قارق کا پیشتر بیباق ہو گیا ہو مگر اس بیباقی کی اطلاع قارق نے عہدہ دار مذکور کو نہ دی ہو وقوع مین نہ آسکے تو ایک آنہ فی روپیہ بطور مواجب بابت خرچہ کے عائد کیا جائیگا اور وہ مال مقروقہ کی مالیت تخمینی پر محسوب کیا جائیگا -

(۲) اگر قارق کا مطالبہ اُس تاریخ تک جو نیلام کے واسطے مقرر کی گئی ہو بیباق نہ کیا جاوے تو مواجب مذکور مال کے مالک سے قابل ادا ہونگے - اور جائز ہوگا کہ وہ مال مذکور کے اُسقدر حصہ کے نیلام سے جس قدر کی ضرورت ہو وصول کیے جائین -

(۳) ہر دوسری صورت مین مواجب مذکور قارق سے قابل ادا ہونگے اور جائز ہوگا کہ وہ اُس سے بطور بقایائے مالگذاری کے وصول کیے جائین -

(۴) کسی صورت مین دس روپیہ سے زیادہ کی کوئی رقم حسب دفعہ ہذا

جب الوصول نہ ہوگی۔

نالشات متعلقہ قرقی

دفعہ ۱۴۲ - (۱) اگر حسب دفعہ ۱۳۲ یا دفعہ ۱۳۶ نیلام وقوع مین نہ آیا ہو تو کسی ایسے شخص کو جسکا مال قرق کیا گیا ہو جائز ہے کہ نالش عذرداری قرقی دائر کرے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر اطلاعنامہ کی تعمیل مدعی پر حسب دفعہ تحتی (۱) یا دفعہ تحتی (۲) دفعہ ۱۳۱ ہو گئی ہو تو اسکو لازم ہوگا کہ اپنی نالش اُس اطلاعنامہ کے پہونچنے سے پندرہ دن کے اندر دائر کرے۔

نالش عذرداری قرقی قبل نیلام کے

(۲) اگر کوئی نالش حسب دفعہ تحتی (۱) دائر کیجاے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ ایک سارٹیفکٹ اُس نالش کے دائر ہو جانے کا عہدہ دار نیلام کے پاس بھیج دے۔ یا اگر ایسی درخواست کیجاے تو سارٹیفکٹ مذکور مدعی کو حوالہ کر دے۔ اور جب ایسا سارٹیفکٹ عہدہ دار نیلام کے پاس قبل اسکے کہ نیلام وقوع مین آئے پہونچ جاے یا عہدہ دار مذکور کے روبرو پیش کیاجاے تو عہدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ نیلام ملتوی کر دے۔

(۳) نالش عذرداری قرقی مین قارق کو حکم دیا جائیگا کہ اُس تعداد بقایا کو ثابت کرے جسکی بابت قرقی کی گئی۔

(۴) اگر کسی نالش حسب دفعہ ہذا مین مدعی باقیدار یا کاشتکار ہو اور قارق کا مطالبہ یا اُسکا کوئی جزو واجب الادا تجویز کیا جاے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس تعداد کی ڈگری قارق کے حق مین کرے اور تعداد مذکور اُس مال سے حسب محکومہ دفعہ ۱۴۴ وصول کیجائیگی۔

(۵) اگر قرقی کا بہ نظر ایذا رسانی یا بلا وجہ عمل مین آنا تجویز کیا جاے تو عدالت کو جائز ہے کہ مال مقروقہ کے واگذاشت کا حکم دینے کے علاوہ۔ برطبق درخواست مدعی کے۔ اسکو اسقدر معاوضہ دلائے جو بلحاظ حالات مقدمہ کے مناسب ہو۔

دفعہ ۱۴۳ - (۱) مدعی کو جائز ہے کہ بروقت دائر کرنے کسی نالش متذکرہ بالا کے یا اُسکے بعد کسی وقت کسی ایسی رقم کے جو باقیدار کے ذمہ واجب الادا تجویز کیجاے مع سود و خرچہ نالش ادا کرنے کی ضمانت دے۔

ضمانت دینے کی صورت مین قرقی کا اُٹھا لیا جانا

(۲) جب ایسی ضمانت دے دیجائے تو عدالت مدعی کو ایک سارٹیفکٹ اُس مضمون کا حوالہ کریگی - اور اگر یہ درخواست کیجائے تو اُسکی نسبت اطلاع عامہ کی تعمیل قارق پر کرادیگی -

(۳) جب ایسا سارٹیفکٹ قارق کے روبرو پیش کیا جاوے یا اُس پر بحکم عدالت تعمیل کیا جاوے تو لازم ہوگا کہ مال قرقی سے واگذاشت کردیا جاوے -

دفعہ ۱۴۴ - (۱) جب مال مقروقہ حسب احکام دفعہ ۱۴۳ - قرقی سے واگذاشت نکیا گیا اور اگر مطالبہ یا اُسکے کسی جزو کا واجب الادا ہونا تجویز کیا جاوے تو عدالت عہدہ دار نیلام کے پاس ایک حکم بھیجیگی جسمین وہ رقم جسکا واجب الادا ہونا تجویز کیا گیا درج کیجائیگی اور اسکو اُس مال کے نیلام کرنے کا اختیار دیا جائیگا -

تعداد مطالبہ کے واجب الادا تجویز کیے جانے کی صورت مین مال کا نیلام

(۲) برطبق اسکے عہدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ نیلام کے واسطے ایک ایسی تاریخ جو اشتہار کی تاریخ سے کم سے کم پانچ دن یا زیادہ سے زیادہ دس دن آگے ہونی چاہیے مقرر کرے اور اُسکو مشتہر کرائے - اور بجز اسکے کہ تعداد مندرجہ حکم عدالت مع اخراجات قرقی کے ادا کردیجاوے عہدہ دار مذکور مال کا نیلام اُس طریقہ کے مطابق عمل مین لائیگا جسکی نسبت قبل ازین ایکٹ مین حکم ہے -

دفعہ ۱۴۵ - اگر کسی شخص نے جسکا مال قرق ہوگیا ہو نالش عذرداری قرقی حسب محکم دفعہ ۱۴۳ دائرنہ کی ہو اور اُسکا مال نیلام ہوجاوے تو باوجود اسکے اُسکو اختیار ہے کہ اُس قرقی اور نیلام کی بابت معاوضہ دلاپانے کے لیے نالش دائر کرے -

ہو اشخاص بیسے وقت پر نالش عذرداری قرقی مال نیلام سے بچ جاوے اُنکو جائز ہے کہ معاوضہ کے واسطے نالش کرین

دفعہ ۱۴۶ - اگر کوئی شخص بحیلہ ایکٹ ہذا سوائے بہ مطابقت احکام ایکٹ ہذا کے کسی لگان کے عوض پر کسی مال کی قرقی یا نیلام کرے یا اُسکو نیلام کرائے -

قارق کے بیجا فعل

یا اگر کوئی مال مقروقہ اسوجہ سے گم یا خراب یا تلف ہوجاوے کہ قارق نے اُسکے رکھنے اور حفاظت کے لیے احتیاط مناسب نہ کی ہو -

یا جس حال مین کہ از روے کسی حکم ایکٹ ہذا کے قرقی کو اُٹھا لینا چاہیے قرقی فوراً نہ اُٹھائی

تو مالک مال کو جائز ہوگا کہ شخص مذکور پر واسطے معاوضہ کے بابت کسی ایسے نقصان کے جو اسطرح اسکو پہونچا ہو نالش دائر کرے۔
اگر قارق کارندہ یا ملازم ہو تو جائز ہے کہ اسکا اصل مالک نالش مین بطور مدعا علیہ کے شامل لیا جاوے۔

خاص احکام

دفعہ ۱۴۷۔ (۱) جس صورت مین بقایاے لگان کسی کاشتکار سے بذریعہ کارروائی قرقی کے کسی ایسے شخص نے لے لی ہو جو اسکا بلا توسط زمیندار نہ ہو تو کاشتکار مذکور اسطرح لی ہوئی تعداد کو کسی ایسے لگان سے منہا کرنے کا مستحق ہوگا جو کاشتکار مذکور سے اسکے زمیندار بلا توسط کو واجب الادا ہو اور وہ زمیندار بلا توسط بشرطیکہ وہ باقیدار نہ ہو اسی طرح سے مستحق اسکا ہوگا کہ اسی تعداد کو کسی ایسے لگان مین سے منہا کرے جو اس سے اسکے زمیندار کو واجب الادا ہو اور اسی طرح ہوتا جائیگا یہان تک کہ باقیدار کی نوبت پہونچے

قرقی نسبت کاشتکار شکمی کے۔

(۲) آسامی شکمی کو استحقاق ہوگا کہ بجاے منہا کرنے کسی ایسی تعداد کے جو اسطرح لے لی گئی ہو باقیدار سے اسکے دلا پانے کے لیے نالش دائر کرے۔
(۳) جس حال مین کہ اراضی کاشت شکمی پر دی گئی ہو اور کسی زمیندار اعلی اور ادنی کے دعاوی کی نسبت جنھون نے ایک ہی مال قرق کرایا ہو کوئی تناقض واقع ہو تو زمیندار اعلی کے دعاوی کو تقدیم ہوگی۔

دفعہ ۱۴۸۔ جب کوئی تناقض درمیان حقوق کسی مال کے قارق (بحیثیت زمیندار) اور ایسے شخص کے جو اسی مال کو عدالت دیوانی یا مال کی کسی ڈگری کے اجرا مین قرق یا نیلام کرائے واقع ہو تو قارق (بحیثیت زمیندار) کا حق فائق ہوگا۔ لیکن وہ رقم فاضل (اگر کچھ ہو) جو دفعہ ۱۳۸ کے بموجب اس شخص کو قابل ادا ہو جسکا مال (زمیندار نے) قرق کیا ہے اس عدالت مین جس نے کہ (تعلق ڈگری) حکم قرقی یا نیلام جاری کیا تھا داخل کر دیجائیگی۔

تناقض درمیان حقوق بابت قرقی زمینداری اور قرقی بذریعہ ڈگری کے

تاوانات

دفعہ ۱۴۹- (۱) اگر کوئی شخص-

تاوانات بابت بددیانتی سے قرقی کرنے یا قرقی مین مزاحمت کرنے کے-

(الف) بحیلہ ایکٹ ہذا بددیانتی سے سوائے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اَور طرح کسی مال کو قرق یا نیلام کرے یا نیلام کرائے - یا

(ب) کسی ایسی قرقی مین جو ایکٹ ہذا کے بموجب باضابطہ کی گئی ہو مزاحمت کرے یا کسی ایسے مال کو جو حسب ایکٹ ہذا باضابطہ قرق ہوا ہو زبردستی سے یا خفیہ طور سے اُٹھا لیجائے -

تو شخص مذکور کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ مداخلت بیجا مجرمانہ کا حسب معنی مجموعہ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوا -

(۲) جو شخص کسی ایسے فعل کے کرنے مین اعانت کرے اُسکی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ اُس نے جرم مذکور کے ارتکاب مین اعانت کی -

باب ۱۰

واپسی معافیات لگان کی

اراضی جسپر بطور معافی لگان قبضہ ہو قابل واپسی قبضہ یا تشخیص لگان بابت مالگذاری کے ہوگی-

دفعہ ۱۵۰- محال یا جزو محال کے مالک کو جائز ہے کہ کسی ایسی اراضی موقوعہ محال یا جزو محال مذکورہ کا قبضہ واپس لینے یا اُس پر لگان تشخیص کرانے کے واسطے نالش کرے جسکی نسبت بطور معافی لگان - خواہ بذریعہ علیہ تحریری یا اَور طرح کے - قبضہ ہوتا ظاہر ہوتا ہو یا اس غرض سے نالش کرے کہ اراضی مذکور کا قابض اُس مالگذاری کے ادا کرنے کا ذمہ دار قرار دیا جاوے جو اُس اراضی پر تشخیص ہوئی ہو -

دفعہ ۱۵۱- کل اراضی جو بطور معافی لگان کے قبضہ مین ہو قابل واپسی کے یا تشخیص لگان کے ہوگی یا ایسی اراضی کا قابض مستوجب ادا کرنے اُس مالگذاری کا قرار دیا جائیگا جو اُس اراضی پر تشخیص ہوئی ہو بجز اسکے کہ اُسکا قابض یہ ثابت کرے کہ اراضی مذکور قبل بائیسوین تاریخ ماہ دسمبر ۱۸۷۳ء کے

مستثنیٰ ہونا بعض اراضیات مقبوضہ بطور معافی لگان کا

(الف) بموجب فیصلہ عدالتی کے بطور معافی لگان قبضہ مین تھی- یا

(ب) بطور جوت معافی لگان کے معاوضہ قیمتی کے بدلے حاصل کی گئی تھی اور اُسکی واپسی کے حق مین دفعہ ۲۸- ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء یا ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند ۱۸۷۱ء کے ضمیمہ دوم کی مد ۱۳۰- عارض ہو گئی تھی-

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی اراضی جو بموجب ایسے وثیقہ تحریری کے قبضہ مین ہو- خواہ اُس وثیقہ کی تکمیل قبل یا بعد آغاز ایکٹ ہذا کے ہوئی ہو- جسکی روسے عطا کنندہ نے بہ صراحت یہ اقرار کیا ہو کہ وہ معافی واپس نہ لیجائیگی- عطا کنندہ کے فوت ہونے تک یا جس رقبہ مقامی مین وہ معافی واقع ہو اُسکے بندوبست روان کی میعاد کے ختم ہونے تک- یعنی ان مین سے جو امر پہلے واقع ہو (اُسکے وقوع کے وقت تک) قابل واپسی یا تشخیص لگان نہ ہوگی-

دفعہ ۱۵۲ (۱) نالشات حسب دفعہ ۱۵۰- اُس صورت مین جب وہ رقبہ مقامی جسمین اراضی واقع ہو زیر بندوبست ہو مہتمم بندوبست کی عدالت مین دائر کیجائینگی جسکو اختیارات کلکٹر حسب باب ہذا حاصل ہونگے-

ضابطہ کارروائی جب ضلع زیر بندوبست ہو

(۲) کوئی امر مندرجہ ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۷ء اس حق مین عارض نہ ہوگا کہ اس ایکٹ کی روسے نالش ایسی اراضی کی نسبت تشخیص لگان کے لیے دائر کیجاے جس پر بطور معافی لگان قبضہ ہو-

دفعہ ۱۵۳- (۱) ایسی نالش مین جو بغرض واپسی معافی لگان کے ہو اگر عدالت سواے وجوہ مندرجہ دفعہ ۱۵۱ کے اور وجوہ کی بناء پر- یہ تجویز کرے کہ وہ معافی قابل واپسی نہین ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ حسب دفعات ۵۶ و ۵۸ یہ تجویز کرنے کی کارروائی کرے کہ آیا اراضی قابل تشخیص لگان ہے یا آیا اسکا قابض

ضابطہ کارروائی نالش واپسی مین

اُس مالگذاری کے ادا کرنے کا مستوجب ہے جو اراضی مذکور پر تشخیص کی گئی ہو۔
(۲) ایسی نالش مین جو معافی لگان پر لگان تشخیص کرانے کے واسطے ہو اگر عدالت سوائے وجوہ مندرجہ دفعہ ۱۵۱ کے اَور وجوہ کی بناء پر۔ یہ تجویز کرے کہ اراضی قابل تشخیص لگان نہین ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ حسب دفعہ ۱۵۸۔ یہ تجویز کرنے کی کارروائی کرے کہ آیا اُس اراضی کا قابض اُس مالگذاری کے ادا کرنے کا مستوجب ہے جو اراضی مذکور پر تشخیص کی گئی ہو۔

دفعہ ۱۵۴۔ (۱) جو اراضی بطور معافی لگان قبضہ مین ہو وہ صرف اُس صورت مین قابل واپسی ہوگی جب بموجب شرائط عطیہ یا رواج مختص المقام کے اُس پر قبضہ۔

اراضی معافی لگان کس صورت مین قابل واپسی ہوگی

(الف) عطا کنندہ کی خوشی پر ہو۔ یا
(ب) بعوض انجام دینے کسی خاص خدمت مذہبی یا دنیوی کے ہو اور مالک اُس خدمت کو آیندہ انجام کرانا نہ چاہے۔ یا
(ج) کسی شرط پر مشروط یا کسی میعاد کے واسطے ہو اور اُس شرط کی خلاف ورزی کیجائے یا وہ میعاد گذر جائے۔
(۲) ہر نالش واسطے واپسی کے اُس تاریخ سے بارہ برس کے اندر دائر کیجائیگی جس پر کہ واپس لینے کا حق سب سے اول پیدا ہوا۔ ایسا حق سب سے اول پیدا ہوگا۔
صورت (الف) مین نسبت موجودہ عطیات کے بروقت آغاز ایکٹ ہذا کے اور نسبت عطیات آیندہ کے ایسے عطیہ کی تاریخ پر۔
صورت (ب) مین مالک کی طرف سے عطیہ دار (معافیدار) کو اس امر کی اطلاع تحریری ہونے پر کہ وہ خدمت آیندہ مطلوب نہین ہے۔
صورت (ج) مین اُسوقت جب شرط کی خلاف ورزی کیجائے یا میعاد گذر جائے۔
(۳) اس دفعہ کے کسی امر سے مالک کو یہ ممانعت نہ ہوگی کہ ایسی اراضی پر۔ جو اس دفعہ کے بموجب قابل واپسی ہو بجائے اُسکی واپسی کے۔ تشخیص لگان کے واسطے نالش

دائر کرے -

دفعہ ۱۵۵ - اگر عدالت علیہ کی واپسی کا حکم دے تو اُسکو لازم ہے کہ اُسکے ساتھ ہی اُسکے قابض کی بیدخلی کے واسطے - جو بہ پابندی احکام دفعات ۷۴ لغایت ۷۶ کے ہوگی ڈگری صادر کرے اور یہ دفعات اسطرح متعلق ہونگی کہ گویا وہ قابض ایک آسامی ہے -

حکم بیدخلی کا جب اراضی کی واپسی کا حکم دیا جاوے -

دفعہ ۱۵۶ - جو اراضی دفعہ ۱۵۴ کے بموجب قابل واپسی نہ ہو اور جس سے دفعہ ۱۵۸ کے احکام متعلق نہ ہون وہ قابل تشخیص لگان کے ہوگی =

اراضی معافی لگان -

کس حالت مین قابل تشخیص لگان ہوگی

دفعہ ۱۵۷ - (۱) جب کسی معافی لگان کی نسبت یہ تجویز کیا جانے کہ وہ اس قابل ہے کہ اُس پر لگان تشخیص کیا جاوے تو علیہ دار (معافیدار) کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ تاریخ عطیہ سے بہ حیثیت آسامی رہاہے اور اُسکے حق قبضہ اراضی کی قسم کی تجویز مطابق احکام ایکٹ ہذا کے کیجائیگی -

قبضہ اراضی کی قسم کا اور لگان کا تجویز کیا جانا -

(۲) اگر علیہ دار (معافیدار) اس طور پر آسامی دخیلکار قرار دیا جاوے تو لگان کی ڈگری اُس مروجہ شرح پر کیجائیگی جو آسامیان دخیلکار ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فائدون کی قرب جوار کی اراضی کی بابت ادا کرتے ہون -

(۳) اگر علیہ دار (معافیدار) اس طرح آسامی غیر دخیلکار قرار دیا جاوے تو لگان کی ڈگری اُس شرح پر کیجائیگی جو عدالت اُن لگانون کا لحاظ کرکے - جو ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فائدون کی قرب وجوار کی اراضی کی بابت آسامیان غیر دخیلکار ادا کرتے ہون - واجبی اور قرین انصاف تجویز کرے -

(۴) جس آسامی غیر دخیلکار کا لگان اسطرح مقرر کیا گیا ہو وہ مستحق اسکا ہوگا کہ اُس اراضی پر اُس شرح لگان پر سات برس کی مدت تک قبضہ رکھے - اور ڈگری وہی قوت اور اثر رکھیگی جیساکہ احکام دفعہ ۱۱ کے بموجب رجسٹری شدہ پٹہ -

(۵) جس لگان کی بموجب دفعہ تحتی (۲) یا دفعہ تحتی (۳) ڈگری کیجاسے وہ تاریخ ارجاع نالش کے سین مابعد کے ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے قابل ادا ہوگا -

دفعہ ۵۸ - جو اراضی دفعہ ۱۵۴ کے بموجب قابل واپسی نہ ہو اور جس پر بطور معافی لگان پچاس برس سے اواصل عطیہ دار (معافیدار) کے دو جانشینون کا قبضہ رہا ہو - اور جو اراضی دوام کے لیے بعوض جاتے رہنے یا چھوڑ دیے جانے ایسے حق کے جو پیشتر عطیہ دار (معافیدار) کو حاصل تھا - یا بذریعۂ وثیقہ تحریری اور بہ معاوضہ قیمتی حاصل کی گئی ہو - اُسکی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ اُس پر بحق ملکیت قبضہ ہے - اور عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس اراضی کے قابض کو اُسکا مالک اور اُسکی مالگذاری کے ادا کرنے کا ذمہ دار قرار دے اور وہ مالگذاری جو شخص مذکور سے قابل ادا ہوگی مقرر کر دے -

کس حالت مین قبضہ اراضی بطور معافی لگان سے حق ملکیت حاصل ہو تاہے

باب ۱۱

بقایاے مالگذاری - منافع وغیرہ

دفعہ ۵۹ - لمبردار کو جائز ہے کہ کسی حصہ دار پر - بابت بقایا و ایسی مالگذاری کے جو حصہ دار مذکور سے بوساطت لمبردار کے گورنمنٹ کو قابل ادا ہو اور بابت اخراجات دیہی اور دیگر مطالبہ جات کے جنکے ادا کرنے کا لمبردار کو حصہ دار مذکور ذمہ دار ہو - نالش کرے -

نالش بقایاے مالگذاری وغیرہ کی منجانب لمبردار کے

دفعہ ۶۰ - جو حصہ دار بقایاے مالگذاری کسی دوسرے حصہ دار کی طرف سے جو باقیدار ہو ادا کرے اُسکو جائز ہوگا کہ حصہ دار مذکور پر بابت اُس رقم کے جو اسطرح ادا کی گئی ہو نالش کرے -

نالش بابت بقایاے مالگذاری کے منجانب حصہ دار

دفعہ ۶۱ - معافیدار یا عطیہ دار مالگذاری کو جائز ہے کہ بابت ایسی بقایاے مالگذاری کے جو اُسکو بہ منصب مذکور واجب الوصول ہو نالش کرے -

نالش بقایاے مالگذاری منجانب معافیدار وغیرہ -

دفعہ ۶۲ - تعلقہ دار یا دیگر مالک اعلیٰ کو جائز ہے کہ بابت بقایاے مالگذاری یا لگان کے

نالش بابت نقدی مالگذاری یا لگان بمقابلہ تعلقہ دار وغیرہ	جو اُسکو بمنصب مذکورہ واجب الوصول ہو نالش کرے -

دفعہ ۶۳ - کوئی تعین تاریخ منجانب مہتمم بندوبست نہ ہونے کی صورت مین یا حصہ داران کے درمیان کوئی قرارداد صریح نہ ہونے کی صورت مین منافع کی تقسیم ایسی تاریخون پر ہوگی جو لوکل گورنمنٹ بذریعۂ قواعد مرتبہ حسب ایکٹ ہذا مقرر کرے -

منافع کب تقسیم ہوگا

دفعہ ۶۴ - (۱) کسی حصہ دار کو جائز ہے کہ لمبردار پر بابت اپنے حصہ منافع محال کے یا اُسکے کسی جزو کے نالش کرے -

نالش بابت منافع کے لمبردار پر -

(۲) کسی ایسی نالش مین عدالت کو جائز ہوگا کہ مدعی کو نہ صرف اُس منافع کا جو فی الواقع تحصیل کیا گیا ہو حصہ دلائے بلکہ ایسی رقوم کا حصہ بھی دلائے جنکی نسبت مدعی یہ ثابت کرے کہ وہ بوجہ غفلت یا بداعمالی مدعا علیہ کے تحصیل ہونے سے رہ گئین -

دفعہ ۶۵ - (۱) کسی حصہ دار کو جائز ہے کہ دوسرے حصہ دار پر واسطے تصفیہ حساب کے اور واسطے اپنے حصہ منافع محال کے یا اُسکے کسی جزو کے نالش کرے -

نالش بابت منافع کے حصہ دار پر -

(۲) کسی ایسی نالش مین مدعی کو جائز ہے کہ کسی تعداد حصہ داران پر یکجائی نالش کرے اور ایسی صورت مین لازم ہوگا کہ ڈگری مین یہ تصریح کیجائے کہ مدعا علیہم مین سے ہر ایک پر اسکا کسقدر اثر پہونچتا ہے -

دفعہ ۶۶ - الفاظ "لمبردار" و "حصہ دار" و "معافیدار" و "عطیہ دار مالگذاری" و "تعلقہ دار" و "مالک اعلیٰ" مین باب ہذا مین اشخاص مذکور کے ورثا اور قائم مقامان قانونی اور اوصیا اور مہتممان ترکہ اور منتقل الیہم بھی داخل ہین -

الفاظ لمبردار وغیرہ مین ورثا وغیرہ داخل ہین -

باب ۱۲

عدالتون کا اختیار سماعت

نالشین اور درخواستین

دفعہ ۶۷ - کل نالشات و درخواست ہائے نوعیت مصرحہ ضمیمہ چہارم کی سماعت اور تجویز

۱۶۷ | نالشین اور درخواستین صرف عدالتہاے مال کے قابل سماعت ہونگی۔ | عدالت ہاے مال کرینگی۔ اور سواے بطور اپیل کے جسطرح کہ بعد ازین ایکٹ ہذا مین حکم ہے۔ کوئی عدالت جو عدالت مال نہ ہو کسی ایسے نوع یا معاملہ کی سماعت نہ کریگی جسکی نسبت کوئی نالش یا درخواست نوعیت مذکورہ دائر یا پیش کیجا سکتی ہو۔

دفعہ ۱۶۸ | متعلق کیا جانا ایکٹ میعاد سماعت حسب ایکٹ ہذا سے | بہ پابندی احکام ایکٹ ہذا کے۔ احکام ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۱ء۔ بہ استثناے (احکام مندرجہ) دفعات ۷ و ۸ و ۹ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱۔ ایکٹ میعاد سماعت مذکور کے کل نالشات اور دیگر کارروائیات سے متعلق ہونگے۔

دفعہ ۱۶۹ | میعاد سماعت مقدمات حسب ایکٹ ہذا مین۔ | نالشات اور دیگر کارروائیات مصرحہ ضمیمہ چہارم اُس میعاد کے اندر دائر کیجائینگی جو اُنکے واسطے فرداً فرداً ضمیمہ مذکور مین مقرر کی گئی ہے۔

دفعہ ۱۷۰ | رسوم عدالت جو نالشون اور درخواستون کی بابت واجب الادا ہوگی۔ | ایکٹ رسوم عدالت مصدرہ ۱۸۷۰ء کی اغراض کے لیے تعداد اُس رسوم کی جو نالشات اور دیگر کارروائیات مصرحہ ضمیمہ چہارم مین واجب الادا حسب مصرحہ خانہ ششم ضمیمہ مذکور محسوب کی جائیگی۔

عدالتون کے درجے

دفعہ ۱۷۱ | اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم | اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کو اُن کل نالشون کے تصفیہ کرنے کا اختیار ہوگا جو ضمیمہ چہارم کے مجموعۂ (الف) مین داخل ہین اور جنمین مالیت متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ اور اُن کل درخواستوں کے تصفیہ کرنے کا اختیار ہوگا جو ضمیمہ مذکور کے مجموعہ (د) مین داخل ہین۔ بہ استثناے درخواست حسب دفعہ ۹۴ کے۔

دفعہ ۱۷۲ | اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول | اسسٹنٹ کلکٹر درجۂ اول کو اُن کل نالشون اور درخواستون کے تصفیہ کرنے کا اختیار ہوگا جو ضمیمۂ چہارم مین درج ہین۔

مگر شرط یہ ہے کہ کسی اسسٹنٹ کلکٹر کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ نالشات حسب دفعات ۴۰ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۵ کی تجویز کرے - بجز اسکے کہ مشار الیہ کو لوکل گورنمنٹ نے اس بارہ مین اختیار دیا ہو -

اختیارات کلکٹر

دفعہ ۱۷۳ - کلکٹر کو وہ کل اختیارات حاصل ہونگے جو ایکٹ ہذا کی رو سے اسسٹنٹ کلکٹر درجۂ اول کو اور کلکٹر کو عطا ہوئے ہین -

عدالتین جنمین نالشات ابتدائی رجوع کیجائینگی

دفعہ ۱۷۴ - باوجود کسی امر مندرجۂ دفعہ ۱۵ - مجموعہ ضابطہ دیوانی کے

(الف) کل نالشین جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم مین داخل ہین اور جنمین مالیت شئے متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور کل درخواستین جو مجموعہ (د) مندرجہ ضمیمہ مذکور مین داخل ہین - بہ استثنا صورت ہائے محکومہ دفعہ ۵۹ - اور دفعہ ۹۴ کے - عدالت تحصیلدار مین داخل کیجائینگی -

(ب) کل نالشین جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم مین داخل ہین اور جنمین مالیت شئے متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ ہو اور کل نالشین جو مجموعہ (ب) و مجموعہ (ج) مندرجہ ضمیمہ مذکور مین داخل ہین اور کل درخواستین حسب دفعہ ۹۴ - عدالت اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع مین داخل کیجائیگی -

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع نہ ہو تو کل ایسی نالشین عدالت کلکٹر مین داخل کیجائینگی -

عدالتون کا اختیار سماعت بصیغۂ اپیل

اپیل اسطور پر ہوناچاہیے جسکی اس ایکٹ مین اجازت ہے

دفعہ ۱۷۵ - کوئی اپیل بنا راضی کسی ایسی ڈگری یا حکم کے جو کسی عدالت نے حسب ایکٹ ہذا صادر کی یا کیا ہو دائر نہ ہو سکیگا الا اُس طرح جس طرح کہ بعد ازین ایکٹ ہذا مین حکم ہے -

اپیل بناراضی (ڈگریات یا احکام) اسسٹنٹ کلکٹران درجۂ دوم

دفعہ ۱۷۶ - صورت ہاے ذیل مین اپیل بناراضی ڈگری یا حکم اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بحضور کلکٹر دائر ہو سکیگا -

اپیل بناراضی ڈگریات یا احکام اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم

(الف) بناراضی ایسی ڈگری کے جو اُن نالشون مین سے جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم مین داخل ہین کسی نالش مین صادر ہوئی ہو -

(ب) بناراضی کسی ایسے حکم کے جو اُن درخواستون مین سے جو مجموعہ (د) مندرجہ ضمیمہ چہارم مین داخل ہین کسی درخواست پر صادر ہوا ہو -

(ج) بناراضی کسی حکم متعلقہ تجویز کسی نالش یا درخواست کے -

اپیل بناراضی (ڈگریات یا احکام) اسسٹنٹ کلکٹران درجۂ اول

دفعہ ۱۷۷ - اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کی ایسی ڈگری کی ناراضی سے (جو نالشات مفصلۂ ذیل مین صادر ہوئی ہو) اپیل بحضور جج ضلع دائر ہو سکیگا - (یعنی) -

اپیل بعدالت جج ضلع و عدالت ہائیکورٹ -

اُن نالشون مین سے جو مجموعۂ (الف) اور مجموعہ (ب) مندرجہ ضمیمہ چہارم مین داخل ہین کسی ایسی نالش مین جسمین -

(الف) تعداد یا مالیت شے متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ ہو - یا

(ب) وہ لگان جو کسی اسامی سے سالانہ قابل ادا ہو عدالت مرافعہ اولی مین امر متنازعہ فیہ رہا ہو اور اپیل مین امر متنازعہ فیہ ہو - یا

(ج) تعداد لگان جو منجملہ کئی حصہ داران کے ایک یا زیادہ حصہ دارون کو جداگانہ قابل ادا ہے عدالت مرافعہ اولی مین امر متنازعہ فیہ رہا ہو اور اپیل مین امر متنازعہ فیہ ہو -

اور کسی ایسی نالش مین جو حسب دفعات ۱۵۹ - اور ۱۶۰ - اور ۱۶۱ - اور ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - اور ۱۶۵ ہو اور جسمین -

(د) تعداد مالگذاری جو سالانہ قابل ادا ہو عدالت مرافعہ اولی مین امر متنازعہ فیہ رہی ہو اور اپیل مین امر متنازعہ فیہ ہو۔

بکل ایسی نالشات مین جنمین۔

(ہ) مسئلہ استحقاق ملکیت عدالت مرافعہ اولی میں امر متنازعہ فیہ رہا ہو اور اپیل مین امر متنازعہ فیہ ہو۔ یا

(و) مسئلہ اختیار سماعت کا فیصلہ کیا گیا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب نالش کی شے متنازعہ فیہ کی تعداد یا مالیت پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ ہو تو اپیل بحضور ہائی کورٹ ہو سکیگا۔

دفعہ ۱۷۸۔ بناراضی حکم اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول حسب دفعہ ۵۲۔ اپیل بحضور بورڈ دائر ہو سکیگا۔

اپیل بحضور بورڈ

دفعہ ۱۷۹۔ بناراضی کسی ایسی ڈگری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کے جو اُن نالشون مین سے جو مجموعہ (ج) مندرجہ ضمیمہ چہارم مین داخل ہین کسی نالش مین صادر ہوئی ہو اور بناراضی ایسے حکم کے جسکی روسے کوئی درخواست حسب دفعہ ۵۹ نامنظور کی گئی ہو یا حسب دفعہ ۶۱۔ زائد وقت دیا گیا ہو اپیل بحضور کمشنر دائر ہو سکیگا۔

اپیل بحضور کمشنر۔

اپیل بناراضی (ڈگریات و احکام) کلکٹران

دفعہ ۱۸۰۔ (۱) کلکٹر کی ڈگری یا حکم ابتدائی سے اپیل اُسی طریقہ سے اور اُنھین شرائط کے موجب ہو سکیگا جس طریقہ سے اور جن شرائط کے موجب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کی ڈگری یا حکم کی ناراضی سے (اپیل ہو سکتا ہے)۔

اپیل بناراضی ڈگریات و احکام کلکٹر۔

(۲) کلکٹر کی ایسی ڈگری بصیغہ اپیل سے اپیل بعدالت جج ضلع دائر ہو سکیگا جو اُن نالشون مین سے جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم مین داخل ہین کسی نالش مین صادر ہو اور جس مین۔

(الف) مسئلہ استحقاق ملکیت اپیل اول کی عدالت مین امر متنازعہ فیہ رہا ہے اور اپیل مین امر متنازعہ فیہ ہو۔ یا

(ب) مسئلہ اختیار سماعت کا فیصلہ کیا گیا ہو۔

اپیل بناراضی (ڈگریات) کمشنران

اپیل بناراضی ڈگریات کمشنر۔

دفعہ ۱۸۱۔ کمشنر کی کسی ایسی ڈگری کے خلاف جو کسی ایسے مقدمہ میں صادر کی گئی ہو جسمیں مشارالیہ نے اُس ڈگری کو جسکے خلاف اپیل ہوا ہو۔ سوائے بہ تعلق خرچہ کے اَور طرح پر۔ منسوخ یا ترمیم کردیا ہو۔ اپیل ثانی بحضور بورڈ بربنا کسی وجہ بمحلہ وجوہ مندرجہ دفعہ ۵۸۴۔ مجموعۂ ضابطہ دیوانی کے دائر ہوسکیگا۔

اپیل بناراضی (ڈگریات) ججان ضلع کے

اپیل بناراضی ڈگریات جج ضلع کے

دفعہ ۱۸۲۔ جج ضلع کی ڈگری بصیغہ اپیل کی ناراضی سے اپیل ثانی بحضور ہائی کورٹ مطابق احکام باب ۴۲۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دائر ہوسکیگا۔

نظرثانی

بورڈ کا نظرثانی کرنا

دفعہ ۱۸۳۔ بورڈ کو جائز ہے کہ برطبق درخواست کسی فریق مقدمہ کے کسی ایسی ڈگری یا حکم کی جو اُسنے خود یا اُسکے کسی ایک ممبر نے صادر کی ہو یا کیا ہو نظرثانی کرے اور جائز ہے کہ اُسکو منسوخ یا تبدیل کرے یا بحال رکھے۔

دیگر عدالتوں کا نظرثانی کرنا۔

دفعہ ۱۸۴۔ ہر دیگر عدالت مجاز ہوگی کہ اپنی تجویز کی نظرثانی مطابق احکام باب ۴۷۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے کرے۔

نگرانی

بورڈ کا اختیار نسبت طلب کرنے مقدمات کے۔

دفعہ ۱۸۵۔ بورڈ کو جائز ہے کہ برطبق درخواست کسی فریق مقدمہ کے یا بربنائے رپورٹ کے جو کی گئی ہو یا اپنی ہی تحریک سے سوائے ایسی نالش کے جسمیں ڈگری دفعہ ۱۷۷ کے بموجب قابل اپیل ہو کسی اور ایسے مقدمہ کی مثل طلب کرے جو کسی ماتحت عدالت مال کے روبرو پیش ہوا ہو جسمیں یہ معلوم ہوتا ہو کہ عدالت ایسا اختیار سماعت عمل میں لائی ہے جو [illegible] کی رو سے تفویض نہیں ہوا ہے یا ایسا اختیار سماعت عمل میں لانے [illegible] جو اُسکو قانون کی رو سے تفویض ہوا ہے

یا اُسنے اپنے اختیار سماعت کے عمل مین لانے مین قانون کے خلاف یا قابل لحاظ بیضابطگی سے عمل کیا ہے - اور بورڈ کو جائز ہے کہ اُسپر ایسا حکم صادر کرے جو وہ مناسب سمجھے -

مقدمات کا منتقل کیا جانا

ہائی کورٹ کا مقدمات کو منتقل کرنا -

دفعہ ۱۸۶ - مجموعۂ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۵ - اپیل ہاے محکومہ ایکٹ ہذا کے صرف ایسے انتقال سے متعلق ہوگی جو انتقال ہائی کورٹ ایک جج ضلع کی عدالت سے دوسرے جج ضلع کی عدالت مین کرے -

بورڈ کا مقدمات کو منتقل کرنا -

دفعہ ۱۸۷ - بورڈ کو جائز ہے کہ کافی وجہ ظاہر کیے جانے پر کسی نالش یا درخواست یا اپیل کو یا کسی قسم کی نالشون یا درخواستون یا اپیلون کو کسی عدالت مال سے کسی اَور عدالت مال مین جو اُسکی یا اُنکی نسبت عمل کرنے کی مجاز ہو منتقل کردے -

کمشنر کا مقدمات کو منتقل کرنا -

دفعہ ۱۸۸ - کمشنر کو جائز ہے کہ اپنی قسمت کی حدود کے اندر وہی اختیارات عمل مین لائے جو بورڈ بموجب دفعہ عین ماسبق عمل مین لاسکتا ہے -

کمشنر کا اپیلون کو کلکٹر کے پاس منتقل کردینا -

دفعہ ۱۸۹ - (۱) کمشنر کو جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری پہلے حاصل کرکے کسی اپیل کو یا کسی قسم کے اپیلون کو جو مشارالیہ کے روبرو دائر ہو یا ہون اپنی قسمت کے اندر کے کسی کلکٹر کے پاس منتقل کردے -

(۲) جو حکم کلکٹر ایسے اپیل پر صادر کرے جسکو اُسکے پاس کمشنر نے بموجب دفعہ تحتی (۱) کے منتقل کیا ہو وہ قابل اپیل ونگرانی اُسی طرح ہوگا کہ گویا اُسکو اُس کمشنر نے صادر کیا تھا -

(۳) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ حکم کے کسی ایسے اپیل یا اپیلون کی قسم کو جو بموجب دفعہ تحتی (۱) کے کسی کلکٹر کے پاس منتقل کیا گیا یا کیے گئے ہون واپس منگا کے اور اُسکو یا اُنکو فیصلہ کے واسطے کمشنر کو سپرد کرے -

کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کا مقدمات کو منتقل کرنا

دفعہ ۱۹۰ - کلکٹر کو یا اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کو جائز ہے کہ کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو جو مشارالیہ کے روبرو دائر ہو یا ہون کسی عدالت ماتحت مین جو اُسکی نسبت

عمل کرنے کی مجاز ہو منتقل کردے۔

کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کو مقدمات کو اٹھا منگانا۔

دفعہ ۱۹۱ - کلکٹر کو یا اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم صدر ضلع کو جائز ہے کہ کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو اپنی ماتحت کسی عدالت سے اٹھا منگائے اور جائز ہے کہ اس مقدمہ یا قسم مقدمات کی خود تجویز کرے یا اسکو فیصلہ کے واسطے کسی اور ایسی عدالت ماتحت کو منتقل کرے جو اسکی نسبت عمل کرنے کی مجاز ہو۔

باب ۱۳

ضابطہ کارروائی

عدالتہائے مال کا مقام اجلاس

دفعہ ۱۹۲ - (۱) بورڈ کو جائز ہے کہ واسطے تصفیہ مقدمات حسب ایکٹ ہذا کے ممالک مغربی و شمالی مین کسی ضلع کے صدر مقام مین اجلاس کرے۔

(۲) ہر دیگر عدالت مال واسطے تصفیہ مقدمات مذکور کے اس طور پر اجلاس کریگی جسکی نسبت ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی واودھ ۱۹۰۱ء کی دفعہ ۲۴۹ مین حکم ہے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کا متعلق کیا جانا

دفعہ ۱۹۳ - مجموعہ ضابطہ دیوانی کے احکام کل نالشات اور دیگر کارروائیات حسب ایکٹ ہذا کے ضابطہ کارروائی سے اس حد تک جہانتک کہ احکام مذکور ایکٹ ہذا کے خلاف نہین ہین اور بہ پابندی تبدیلات اور اضافہ جات ذیل کے متعلق ہونگے۔

(الف) دفعہ ۲۶۶ کی خرط دوم کا فقرہ (الف) اور دفعات ۳۲۰ لغایت ۳۲۲ (بشمول ہر دو) اور باب ۳۰ اور دفعہ ۳۷۰ - اور بابہائے ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے - کسی ایسی نالش یا کارروائی سے متعلق نہ ہونگے -

دفعہ ۵۰۴ مجموعہ مذکور کی صرف اس حد تک متعلق ہوگی جسکی تصریح ایکٹ ہذا کی دفعہ ۱۸۲ مین ہے

(ب) جائز ہے کہ درخواست ہائے حسب دفعہات ۸۵ و ۱۰۵ و ۱۱۱ و ۱۱۷ و ۱۲۶ کا یکطرفہ فیصلہ کیا جاوے -

(ج) مجموعہ مذکور کے فقرات (الف) و (ج) دفعہ ۳۲ - مین بجاے الفاظ "سکونت نہ رکھتے ہون" کے یہ الفاظ قائم کیے جائینگے - "خواہ سکونت رکھتے ہون یا نہ رکھتے ہون" -

(د) علاوہ اُن تفصیلات (مراتب) کے جنکا حکم مجموعہ مذکور کی دفعہ ۵۰ مین ہے عرضی دعوی مین نام اُس موضع یا محال کا اور اُس پرگنہ یا اَور حصہ اراضی کا جسمین وہ اراضی واقع ہو جس سے نالش یا اَور کارروائی مذکور تعلق رکھتی ہو درج ہونا لازم ہے اور (سواے اُس صورت کے کہ اراضی متعلقہ کی اَور طرح کافی تفصیل ظاہر کیجا سکے) ہر کھیت کا نمبر مطابق جمابندی گورنمنٹ کے درج ہونا لازم ہے -

اور اگر نالش بقایاے لگان کے واسطے ہو تو لازم ہوگا کہ عرضی دعوی مین ایک تفصیل حساب کی درج ہو جس سے سالانہ مطالبہ بابت ہر ایسی مدت کے جس سے نالش متعلق ہو اور تعداد وصول شدہ (اگر کچھ ہو) اور وہ تعداد جسکے واجب الوصول ہونے کا دعوی کیا جاے ظاہر ہو -

اور اگر نالش واسطے بیدخلی اسامی کے ہو تو لازم ہوگا کہ عرضی دعوی مین وہ وجہ یا وجوہ درج کیجائین جنکی بناء پر بیدخلی کی نالش کیجاوے -

(ہ) کل نالشات حسب ایکٹ ہذا مین سمن بنام مدعا علیہ واسطے اخیر تصفیہ نالش کے ہوگا سواے اُس صورت کے کہ عدالت کی یہ راے ہو کہ سمن صرف واسطے قرار پانے امور تنقیح طلب کے ہونا چاہیے -

(و) جائز ہے کہ کسی سمن یا اطلاعنامہ کی تعمیل - اگر لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ کے خواہ عموماً یا کسی رقبہ مقامی کے واسطے خصوصاً ایسی ہدایت کرے - علاوہ یا بجاے کسی اَور طریقہ تعمیل کے اسطرح کیجاے کہ وہ سمن یا اطلاعنامہ بذریعہ ڈاک ایسے لفافہ مین جسکی رجسٹری ہند کے ضیغہ ڈاکخانہ کے ایک مقصدہ مطابق کے

بموجب کی گئی ہو روانہ کردیا جاے - اور جب کوئی سمن یا اطلاعنامہ اسطرح روانہ کیا گیا ہو اور یہ ثابت کیا جاے کہ لفافہ حسب ضابطہ رجسٹری کراکر بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا تھا تو عدالت کو یہ قیاس کرلینا جائز ہے کہ اُس سمن یا اطلاعنامہ کی حسب ضابطہ تعمیل کردی گئی -

(ز) کسی نالش حسب ایکٹ ہذا مین کوئی رقم مجرا نہین دلائی جائیگی سواے ایسی رقم کے جو مدعا علیہ کو بابت ایسی ڈگری کے واجب الوصول ہوجسکا ایفا نہ ہوا ہو اور جو اس ایکٹ کے بموجب یا کسی ایسے ایکٹ یا قانون کے بموجب جو اس ایکٹ کی روسے منسوخ کیا گیا صادر ہوئی ہو -

(ح) بعد جملہ ۲ - دفعہ ۲۰۶ - مجموعہ مذکور کے الفاظ ذیل داخل کیے جائینگے -

"اگر ڈگری بقایاے لگان کی بابت ہو تو لازم ہوگا کہ اُسمین وہ تعداد زر کی (بشمول سود کے) درج کیجاے جو بابت ہر ایسے سال زراعتی کے واجب الوصول ہو جسکی نسبت دادرسی کی گئی ہو"-

(ط) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۲۳۲ - مجموعہ مذکور کے لازم ہے کہ درخواست اجراے ڈگری اُس ڈگری کا کوئی منتقل الیہ نہ کرے سواے اس صورت کے کہ انتقال کنندہ کا استحقاق اُس اراضی مین جس سے وہ متعلق ہو منتقل الیہ مذکور کو حاصل ہوگیا ہو اور (اُسوقت) حاصل ہو -

(ی) اُن اشیاء مین جو بموجب دفعہ ۲۶۶ مجموعہ مذکور قابل قرقی یا نیلام نہین ہین یہ اضافہ کیا جائیگا - "کھاد (یا انس) جو کسی شخص زراعت پیشہ نے اکٹھی کر رکھی ہو"-

(ک) ایسے اشجار استادہ جنکی لکڑی عمارت اور اس قسم کے دیگر کامون مین استعمال ہوتی ہے یا فصل روئیدہ یا اَور پیداوار زمین کی اُسی طرح بابت اجراے ڈگری قرق اور نیلام کیجا سکتی ہے جس طرح کہ جایداد منقولہ اور اگر جایداد مفروقہ فصل روئیدہ یا اَور پیداوار زمین کی ہو تو [illegible]

ڈگریدار کو وہی حقوق نسبت اُسکی محافظت کرنے اور اُسکے جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کے حاصل ہونگے جو فرداً فرداً کاشتکار اور قارق کو حسب دفعہ ۱۲۷ اُس حالت مین ہوتے کہ وہ فصل یا پیداوار بابت بقایاے لگان کے قرق کیجاتی -

(ل) اگر وہ جائداد جس پر ڈگری کے جاری کیے جانے کی درخواست کیجاے کوئی محال یا محال کا حصہ ہو یا کسی حقدار قبضہ مستقل کی جوت ہو تو ڈگری کلکٹر کے پاس بھیجی جائیگی اور کلکٹر کو لازم ہوگا کہ اُسکا اسی طرح اجراء کرے کہ گویا وہ خود اُسی کی عدالت کی ڈگری تھی -

(م) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۲۳۱ مجموعہ مذکور کے اگر مدیون ڈگری جیلخانہ سے چھوڑ دیا گیا ہو اور وہ رقم جو بموجب ڈگری کے واجب الادا ہو ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو تو عدالت کو جائز ہے کہ اُسکو اُس ڈگری کے متعلق ذمہداری سے آیندہ سبکدوش قرار دے اور بعد اس حکم کے وہ ذمہداری ساقط ہو جائیگی -

نالشات وغیرہ منجانب حصہداران جائداد غیر منقسمہ کے -

دفعہ ۱۹ - (۱) جس حالت مین کہ کسی حق یا استحقاق یا مرافق مین دو یا زیادہ حصہ دار ہون تو لازم ہوگا کہ وہ کل امور جنکے کرنے کا حکم یا اجازت ایکٹ ہذا مین بنسبت مالک وغیرہ مذکور کے قابض کو ہے وہ لوگ مشترکاً کرین بجز اُس صورت کے کہ اُنھون نے کوئی کارندہ اپنی سب کی طرف سے کارروائی کرنے کے واسطے مقرر کیا ہو -

(۲) دفعہ تحتی (۱) کے کسی امر سے کسی ایسے رواج مختص المقام یا خاص معاہدہ پر اثر نہ پہونچیگا جسکے مطابق کوئی حصہ دار جائداد غیر منقسمہ کا اس امر کا مستحق ہو کہ اُس لگان مین سے جو کسی آسامی سے قابل ادا ہو اپنا حصہ علحدہ پاوے -

(۳) جب دو یا زیادہ حصہ دارون مین سے ایک تنہا نالش کرنے کا مستحق نہو اور باقی حصہ دار ایسی نالش مین جو ایسی رقم کی بابت ہو جو اُنکو مشترکاً قابل وصول ہو بطور مدعیان شامل ہونے سے انکار کرین تو ایسے حصہ دار کو جائز ہے کہ اُس رقم مین سے اپنے حصہ کی بابت

علیحدہ نالش کرے اور بقیہ حصہ داروں کو بزمرۂ مدعا علیہم شامل کرے۔

باب ۱۴

اختیار سماعت کا تناقض اور مسائل نسبت استحقاق (ملکیت) کے

اختیار سماعت کا تناقض

مسئلہ متعلقہ اختیار سماعت کی نسبت ہائی کورٹ سے استصواب کا اختیار۔

دفعہ ۱۹۵۔ (۱) اگر کسی ایسی نالش یا درخواست یا اپیل مین جو کسی عدالت دیوانی یا مال مین داخل کی گئی ہو عدالت کو یہ شبہہ ہو کہ آیا نالش یا درخواست یا اپیل مذکور عدالت دیوانی مین داخل ہونی چاہیے یا عدالت مال مین تو عدالت کو جائز ہے کہ مثل مقدمہ کو مع بیان اُن وجوہ کے جنکی بناء پر عدالت مذکور کو شبہہ پیدا ہوا ہو ہائی کورٹ کے حضور مین ارسال کرے۔

(۲) اگر وہ عدالت عدالت مال ماتحت کلکٹر کے ہو تو کوئی ایسا استصواب بجز منظوری کلکٹر کے جو پہلے حاصل کر لیجائیگی نہین کیا جائیگا۔

(۳) کسی ایسے استصواب کے کیے جانے پر ہائی کورٹ کو جائز ہے کہ عدالت (استصواب کنندہ) کو یا تو یہ حکم دے کہ وہ اُس مقدمہ کی کارروائی خود کرے یا یہ (حکم دے) کہ وہ عرضی دعوی یا درخواست یا اپیل کو اس غرض سے واپس کر دے کہ وہ ایسی دوسری عدالت مین پیش کیجائے جسکی نسبت ہائی کورٹ یہ قرار دے کہ وہ اُسکی تجویز کرنے کی مجاز ہے۔

(۴) ہائی کورٹ کا حکم جو کسی ایسے استصواب پر ہو قطعی ہوگا۔

دفعہ ۱۹۶۔ جب صورت مین کہ کسی ایسی نالش کا جو عدالت دیوانی یا مال مین دائر کیجائے اپیل جج ضلع یا ہائی کورٹ کے حضور مین ہو سکتا ہو تو (اُسکی نسبت ...

نسبت اس شبہ کے

جن میں کہ نالش عدالت میں کی گئی جسمین دائر ہونا نہ چاہیے تھا۔

عدالت اپیل اس عذر کی سماعت نہ کریگی کہ نالش ایسی عدالت مین دائر کی گئی جسمین اُسکا دائر ہونا نہ چاہیے تھا الا اُس حال مین کہ وہ عذر عدالت مرافعہ اولیٰ مین پیش کر دیا گیا ہو۔ بلکہ عدالت اپیل فیصلہ اُس اپیل کا اُسی نہج پر کریگی کہ گو یا وہ نالش ایسی عدالت مین دائر کی گئی تھی جسمین اُسکا دائر ہونا چاہیے تھا۔

دفعہ ۱۹۷۔ (۱) اگر کسی نالش مین ایسا عذر عدالت مرافعہ اولیٰ مین پیش کیا گیا ہو

بعد کارروائی جب یا عذر عدالت مرافعہ اولیٰ مین پیش کیا گیا ہو۔

لیکن عدالت اپیل کے سامنے تمام مواد ضروری واسطے انفصال نالش کے موجود ہو تو عدالت اپیل کو اپیل کو اسطرح فیصل کریگی کہ گو یا وہ نالش ایسی عدالت مین دائر کی گئی تھی جسمین اُسکا دائر ہونا چاہیے تھا۔

(۲) اگر عدالت اپیل کے سامنے تمام ایسا مواد موجود نہ ہو اور وہ مقدمہ کو واپس کرے یا امور تنقیح طلب قائم کرکے واسطے تجویز کے ارسال کرے یا مزید شہادت لینے کی ہدایت کرے تو اُسے جائز ہے کہ اپنا حکم یا تو اُس عدالت کے نام جاری کرے جسمین نالش دائر کی گئی تھی یا اُس عدالت کے نام جاری کرے جسکو وہ اُس مقدمہ کی تجویز کرنے کی مجاز قرار دے۔

(۳) اپیل مین یا اَور طرح پر کوئی عذر نسبت کسی ایسے حکم کے اس وجہ کی بناء پر پیش یا پیدا نہ کیا جائیگا کہ حکم مذکور ایسی عدالت کے نام جاری کیا گیا ہے جو اُس نالش کی تجویز کرنے کی مجاز نہین ہے۔

مسائل متعلق ملکیت عدالت مال مین

ضابطہ کارروائی جب آسامی یہ عذر کرے کہ مدعی کا زمیندار نہین ہے۔

دفعہ ۱۹۸۔ (۱) جب کسی ایسی نالش مین جو حسب ایکٹ ہٰذا کسی آسامی پر ہو مدعا علیہ یہ عذر۔ کہ مدعی کے اور اُسکے مابین تعلق زمیندار اور آسامی کا نہین ہے اس بنا پر کرے کہ وہ حقیقت مین اور بہ نیک نیتی اپنا لگان کسی ایسے [illegible] ادا کرتا ہے۔

تو ایسے تیسرے شخص کو اُس لگان کے ادا کیے جانے کے مسئلہ کی تحقیقات کیجائیگی

اور اگر وہ مسئلہ مدعا علیہ کے موافق فیصل ہو تو نالش خارج کردیجائیگی۔

(۲) عدالت کے اُس فیصلہ سے جو ایسے مسئلہ کی نسبت ہوگا کسی ایسے شخص کے جو اُس جوت کا لگان پانے کا مستحق ہو۔ اس حق پر کچھ اثر نہ پہونچیگا کہ اپنے استحقاق کو بذریعہ نالش عدالت دیوانی کے ثابت کرے۔

ضابطہ کارروائی جب مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ وہ آسامی نہیں ہے۔

دفعہ ۱۹۹۔ (۱) اگر کسی ایسی نالش یا درخواست مین جو عدالت مال مین ایسے شخص کے خلاف داخل کیجائے جسکی نسبت یہ بیان کیا جائے کہ وہ مدعی کا آسامی ہے مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ وہ آسامی نہین ہے بلکہ اراضی متعلقہ مین حق ملکیت رکھتا ہے اور اس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ پہلے سے بحکم عدالت مجاز نہ ہوچکا ہو تو عدالت کو جائز ہے کہ یا تو۔

(الف) بذریعہ حکم تحریری کے مدعا علیہ کو یہ ہدایت کرے کہ تین مہینے کے اندر عدالت دیوانی مین نالش واسطے فیصلہ اُس مسئلہ استحقاق کے دائر کرے۔ یا

(ب) اُس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ خود کردے۔

(۲) جب حسب فقرہ (الف) دفعہ ضمنی (۱) کوئی حکم صادر کیا جائے۔ تو اگر مدعا علیہ اُس حکم کی تعمیل سے قاصر رہے تو عدالت کو لازم ہے کہ اُس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ اُسکے خلاف کردے۔ اگر مدعا علیہ بہ تعمیل حکم مذکور نالش دائر کردے تو عدالت مال کو لازم ہوگا کہ اُس نالش یا درخواست کا فیصلہ جو اُسکے روبرو زیر تجویز ہو عدالت دیوانی بصیغہ مرافعہ اولیٰ یا بصیغہ اپیل کے۔ جیسی کہ صورت ہو۔ اُس فیصلہ اخیر کے مطابق کردے جو اُس مسئلہ استحقاق کی نسبت ہو۔

(۳) اگر عدالت مال یہ طے کرے کہ وہ خود اُس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ کریگی تو عدالت مذکور کو لازم ہوگا کہ اُس ضابطہ کارروائی کے مطابق عمل کرے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی مین واسطے تجویز نالشات کے مقرر کیا گیا ہے۔ اور باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۱۹۳۔ ایکٹ ہذا کے کل احکام مجموعہ مذکور کے ایسے مسئلہ استحقاق کی تجویز سے متعلق ہونگے۔

ضابطہ ایسے مقدمہ کے اپیل مین

دفعہ ۲۰۰۔ اگر کسی ایسے مسئلہ استحقاق کا فیصلہ عدالت مال نے کیا ہو اور وہ اپیل مین عدالت ضلع یا ہائیکورٹ مین امر متنازعہ فیہ ہو اور عدالت اپیل مذکور کے سامنے شہادت داخل ...

موجود نہ ہو جو واسطے فیصلہ اُس مسئلہ استحقاق کے ضروری ہو۔ تو عدالت مذکور کو جائز ہے کہ یا تو۔

(الف) اُس مقدمہ کو عدالت مال مین واپس کر دے۔ یا

(ب) اُس مسئلہ استحقاق کی نسبت امور تنقیح طلب قائم کرکے اُنکو واسطے تجویز کے کسی ایسی محکمات عدالت دیوانی مین ارسال کرے جو (اُنکی تجویز کی) مجاز ہو۔

دفعہ ۲۰۱۔ (۱) اگر کسی ایسی نالش مین جو حسب احکام باب ۱۱ دائر کیجاوے مدعی کا نام بذات سرکاری مین ایسی حیثیت سے درج نہ ہو کہ اُسکو ایسا حق ملکیت حاصل ہے جس سے وہ مستحق ایسی نالش دائر کرنے کا ہے اور مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ مدعی کو ایسا حق ملکیت حاصل نہین ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ بہ تبدلات ضروری مطابق حکم دفعہ ۱۹۹ کے کارروائی کرے

ضابطہ کارروائی جب مدعی کے استحقاق نسبت نالش حسب باب ۱۱ مین انکار کیا گیا ہو

مگر شرط یہ ہے کہ اگر عدالت اُس ضابطہ کو اختیار کرے جسکی اجازت فقرہ (الف) دفعہ تحتی (۱) دفعہ مذکور مین دیگئی ہے تو مدعی وہ فریق ہوگا جسکو عدالت دیوانی مین نالش کرنے کی ہدایت کیجائیگی۔

(۲) احکام دفعہ ۲۰۰ کے بہ تبدلات ضروری ہر ایسے اپیل سے متعلق ہونگے جو ایسی نالش کا ہو۔

(۳) اگر مدعی کا نام بذات سرکاری مین اس حیثیت سے درج ہو کہ اُسکو ایسا حق ملکیت حاصل ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ یہ قیاس کرلے کہ اُسکو حق مذکور حاصل ہے۔

لیکن کوئی امر اس دفعہ تحتی کا کسی شخص کے اس حق پر موثر نہ ہوگا کہ وہ بذریعہ نالش عدالت دیوانی سے یہ ثابت کرے کہ مدعی کو ایسا حق ملکیت حاصل نہین ہے۔

مسائل حق آسامی کے عدالت دیوانی مین

دفعہ ۲۰۲۔ (۱) اگر کسی ایسی نالش متعلقہ جوت کاشتکاری مین جو عدالت دیوانی مین دائر کیجاوے مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ وہ اراضی مذکور پر بہ حیثیت آسامی مدعی کے یا ایسے شخص قابض کے قبضہ رکھتا ہے جو مدعی کی طرف سے قابض ہے۔ تو عدالت دیوانی کو لازم ہوگا کہ بذریعہ حکم تحریری کے مدعا علیہ کو ہدایت کرے کہ تین مہینے کے اندر نالش عدالت مال مین واسطے تجویز اس مسئلہ کے دائر کرے۔

کس حالت مین عدالت دیوانی فریق (مقدمہ) کو عدالت مال سے رجوع کرنے کی ہدایت کریگی۔

(۲) اگر مدعا علیہ اس حکم کی تعمیل سے قاصر رہے تو عدالت کو لازم ہے کہ اس مسئلہ کا فیصلہ اُسکے خلاف کر دے۔ اگر مدعا علیہ بہ تعمیل حکم مذکور نالش دائر کر دے تو عدالت دیوانی کو لازم

کہ اس نالش کا فیصلہ جو اسکے رو برو زیر تجویز ہو عدالت مال نصیغہ مرافعہ اولی یا بصیغہ اپیل کے جیسی کہ صورت ہو۔ اُس فیصلہ اخیر کے مطابق کرے جو اس مسئلہ کی نسبت ہو۔

باب ۱۵

قواعد مرتب کرنے کا اختیار

لوکل گورنمنٹ کا اختیار قواعد مرتب کرنے کی نسبت

دفعہ ۲۰۳۔ لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بعد مشتہری سابقہ کے ایسے قواعد جو ایکٹ ہذا سے مطابقت رکھتے ہوں مرتب کرے۔

(الف) واسطے ہدایت عہدہ داروں کے لگان کے مقرر کرنے اور اس میں اضافہ اور تخفیف کرنے میں۔ اور

(ب) واسطے ہدایت عہدہ داران۔ حسب دفعہ ۵۲۔ اور

(ج) نسبت تصدیق پٹہ جات یا قبولیتوں یا اقرار نامہ جات کے حسب دفعہ ۹۷۔ اور

(د) نسبت اُن تاریخوں کے جنمیں لگان کی قسطیں واجب الادا ہونگی اور منافع کی تقسیم ہوگی۔ اور

(ہ) نسبت اُس فیس کے جو حسب ایکٹ ہذا واجب الادا ہوگی۔ اور۔

(و) نسبت اُس ضابطہ کارروائی کے جسکے مطابق اُن درخواستوں میں عمل ہوگا جو حسب ایکٹ ہذا ہوں۔ اور

(ز) نسبت منتقل کیے جانے مقدمات کے بحکم عدالت ہائے مال۔ اور

(ح) عموماً احکام ایکٹ ہذا کے مطابق عمل درآمد کرانے کے واسطے۔

کل ایسے قواعد گزٹ میں مشتہر کیے جاینگے اور ایسی مشتہری کے بعد انکا ویسا ہی اثر ہوگا گویا وہ اس ایکٹ کے مندرجہ احکام ہیں۔

بورڈ کا اختیار قواعد مرتب کرنے کی نسبت

دفعہ ۴۴۔ بورڈ کو جائز ہے کہ پہلے لوکل گورنمنٹ کی منظوری حاصل کرکے اور بعد مشتہری سابقہ کے وقتاً فوقتاً ایسے قواعد جو ایکٹ ہذا اور قواعد مرتبہ لوکل گورنمنٹ از روے ایکٹ ہذا سے اگر کوئی ہوں مطابقت رکھتے ہوں واسطے ہدایت کل اشخاص کے اُن امور کی نسبت مرتب کرے جو اس ایکٹ کے نافذ کرنے سے متعلق ہیں۔

ضمیمہ اول

ملاحظہ طلب (دفعہ ۱)

رقبہ جات جو ابتدا از ایکٹ ہذا کے اثر سے مستثنیٰ ہین

۱- سمت کمایون جو اضلاع نینی تال و الموڑا و گڈھوال پر مشتمل ہے +

۲- ضلع مرزا پور کا وہ حصہ جو کوہ کیمور کی جانب دکھن واقع ہے +

۳- علاقہ جات خاندان مہاراجہ بنارس جنمین پرگنہ جات ذیل ہین -
بھدوہی و کیرا منگرور ضلع مرزا پور مین - اور
کسوار سرکاری ضلع بنارس مین +

۴- وہ قطعہ ملک کا جو ضلع دہرہ دون مین جونسار باور کے نام سے مشہور ہے +

ضمیمہ دوم

(ملاحظہ طلب دفعہ ۲)

ایکٹہائے منسوخ شدہ

نمبر و سنہ	نام	کس حد تک منسوخ کیا گیا
۱۲- سنہ ۱۸۸۱ء	قانون لگان ممالک مغربی و شمالی مصدرہ سنہ ۱۸۸۱ء	کل
۱۴- سنہ ۱۸۸۶ء	قانون لگان ممالک مغربی و شمالی مصدرہ سنہ ۱۸۸۶ء	کل
۹- سنہ ۱۸۸۷ء	مفصلات کی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ کا ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء	ضمیمہ اول کا اُس قدر جزو جو ایکٹ ۱۲- سنہ ۱۸۸۱ء سے متعلق ہے
۶- سنہ ۱۸۸۸ء	قرض داروں کا ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ء	دفعہ ۱۰- کی دفعہ ضمنی (۲)
۲۰- سنہ ۱۸۹۰ء	ایکٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مصدرہ سنہ ۱۸۹۰ء	دفعہ ۳ و ۴- جسقدر کہ وہ ایکٹ ۱۲- سنہ ۱۸۸۱ء سے متعلق ہے-
۱۲- سنہ ۱۸۹۱ء	ایکٹ تنسیخ و ترمیم مصدرہ سنہ ۱۸۹۱ء	ضمیمہ اول کے حصہ اول کا اُس قدر جزو جو ایکٹ ۱۲- سنہ ۱۸۸۱ء سے متعلق ہے

ضمیمۂ سوم

نمونۂ (فارم) پٹہ یا قبولیت کا

(ملاحظہ طلب دفعہ ۹۶)

بحصہ الف-ب / د-ر ولد ج-د / ہ-ط ساکن ی نے اراضی مندرجہ ذیل واقع محال ک موضع ل الف-ب / ح-ر ولد ج-د / ی-ط ساکن ی کو چھری دی / ہ سے پٹہ پر لی
(بیان کافی طور سے جوت کی تفصیل لکھنی چاہیے)

سالانہ لگان تعدادی (   ) روپیہ پر جو اقساط ذیل میں ادا
تاریخہائے ذیل پر قابل ادا ہوگا - یعنی -

(   ) روپیہ تاریخ (   ) ماہ (   ) پر
(   ) روپیہ تاریخ (   ) ماہ (   ) پر
(   ) روپیہ تاریخ (   ) ماہ (   ) پر
(   ) روپیہ تاریخ (   ) ماہ (   ) پر

پٹہ کی میعاد (   ) سال کی ہے یعنی (تاریخ)   سے
(تاریخ)   تک

مورخہ تاریخ (   ) ماہ (   ) سنہ ۱۹

دستخط یا نشانی [الف-ب زمیندار / و-ز اسامی]

(گواہ - اگر نشانی بنائی جائے) م - ن

ضمیمہ چہارم

(ملاحظہ طلب دفعات ۱۲۶ و ۱۲۹ و ۱۴۰ و ۱۵۱ و ۱۶۲)

مجموعہ (الف) - نالشات

(۱) نالشات وہ ہونگی کہ انکی مالیت ایک سو روپیہ سے زیادہ نہو قابل تجویز اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم - اپیل بحضور کلکٹر
(۲) اور درصورتیکہ انکی مالیت ایک سو روپیہ سے زیادہ ہو قابل تجویز اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول - اپیل بہ عدالت دیوانی

نمبر سلسلہ	دفعہ ایکٹ کی	قسم نالش	میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہیے
۱	۶۷	واسطے تجویز نسبت قیمت فصل یا دیگر پیداوار کے جسکا خریدنا زمیندار نے حسب دفعہ ... چاہا ہو	پندرہ دن	بید خلی کے اثر پذیر ہونے کے وقت سے	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت [illegible]
۲	۱۰۲	واسطے بقایائے لگان کے یا جنس مالگذاری کہ لگان نہیں ادا کیا جاتا ہو اور ...	تین سال	بقایا کے واجب الادا ہونے کے وقت سے	ایضاً
۳	۱۱۰	واسطے معاوضے کے بوجہ انکار جاری کرنے رسید ایسے لگان کے جو ادا کیا گیا ہو یا بوجہ انکار تحریر کرنے لگان ادا شدہ کے اس طور پر جیسکی ساتھ ... درخواست کی گئی	تین مہینے	انکار کی تاریخ سے	ایضاً
۴	۱۴۲	دربارہ عذرداری قرقی	حسب مندرجہ دفعہ ۱۴۳	حسب مندرجہ دفعہ ۱۴۳	ایضاً
۵	۱۴۵	واسطے وصول کرنے معاوضہ کے بابت قرقی اور نیلام مال کے	تین مہینے	اس تاریخ سے جبکہ نیلام عمل میں آئے	ایضاً
۶	۱۴۶	واسطے معاوضہ کے بابت بیجا افعال قارقین کے	ایضاً	اس تاریخ سے جبکہ نالش کرنے کا حق پیدا ہو	ایضاً
۷	۱۵۰ (۲)	واسطے وصول پانے ایسی رقم کے جو اسامی کی ملکیت سے بذریعہ کارروائی قرقی کے لی گئی ہو	ایضاً	لیے جانے کی تاریخ سے	ایضاً
۸	۱۵۹	منجانب لمبردار واسطے وصول کرنے بقایائے مالگذاری و اخراجات دیہی و دیگر مطالبہ بابت حصے ... حصہ دار سے	تین سال	بقایا کے واجب الادا ہونے کے وقت سے	ایضاً
۹	۱۶۰	منجانب حصہ دار واسطے وصول کرنے کے حصہ دار یا قیمدار سے ایسی بقایا مالگذاری جو اس نے بابت حصہ علیہ کے ادا کر دی ہو	ایضاً	اس وقت سے جب بقایا ادا کی جاوے	ایضاً
۱۰	۱۶۱	منجانب شرکا یا ... مالگذاری کے واسطے ایسی بقایائے مالگذاری کے جو نابردہ کی منسوب مقدار واجب الوصول ہو	ایضاً	بقایا کے واجب الادا ہونے کے وقت سے	ایضاً
۱۱	۱۶۲	منجانب ... واسطے ایسی بقایائے مالگذاری یا لگان کے جو نابردہ کو بہ نسبت مقدار واجب الوصول ہو	ایضاً	ایضاً	ایضاً

ضمیمہ چہارم ۔ (تتمہ)

مجموعہ (ب) ۔ نالشات

دنالشات قابل تجویز اسسٹنٹ کلکٹر درجۂ اول جنمین اپیل اگر دائر ہوسکتا ہے تو عدالت دیوانی مین دائر ہوگا ۔

نمبر سلسلہ وار	دفعہ ایکٹ کی	قسم نالش	میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنے رسوم عدالت کس قدر دیجاویگی
۱۲	۳۶	واسطے معاوضہ کے بابت ایسے لگان یا پیداوار کے جو بابت لگان کے جبراً لیا گیا ہو یا جبکہ ادا ہو زیادہ جبراً لے لیا گیا یا لے لی گئی ہو	تین مہینے	جبراً لیے جانے کی تاریخ سے	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت مشتہرہ ۱۸۷۰ء
۱۳	۶۲	واسطے بیدخلی اسامی کے بربناے وجوہ مصرحۂ فقرہ (ب) یا فقرہ (ج) دفعہ ۶۱ کے	ایک سال	اسوقت سے جب قصور (قابل ضبطی جوت) عمل مین آئے یا شرط کی خلاف ورزی کیجائے	ایضاً
۱۴	۶۵	واسطے حکم امتناعی کے یا واسطے رفع کرنے نقصان یا اتلاف کے یا واسطے معاوضہ کے	ایضاً	اسوقت سے جب نقصان کیا جائے یا اتلاف شروع ہو یا شرط کی خلاف ورزی کیجائے	ایضاً
۱۵	۱۰۳	واسطے معاوضہ کے بابت جبراً وصول کرنے لگان کے	ایضاً	جبراً وصول کیے جانے کی تاریخ سے	ایضاً
۱۶	۱۶۴	منجانب [illegible] کے بنام لمبردار واسطے اپنے حصہ منافع کمال یا اسکے کسی جزو کے	تین سال	اسوقت سے جب حصہ منافع واجب ادا ہوجاے	ایضاً
۱۷	۱۶۵	منجانب حصہ دار کے بنام حصہ دار واسطے تصفیہ حساب اور اپنے حصہ منافع کمال یا اسکے کسی جزو کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً

ضمیمہ چہارم (خاتمہ)

مجموعۂ (ہ) - اپیل

(اپیل عدالت ہاے مال مین)

نمبر سلسلہ	دفعہ ایکٹ کی	قسم اپیل	میعاد داخلہ	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہیے
۵۲	...	بحضور کلکٹر	تیس (۳۰) دن	اُس ڈگری یا حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل کیا جاے	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت سنہ ۱۸۷۰ع
۵۳	...	بحضور کمشنر	ساٹھ دن	ایضاً	ایضاً
۵۴	...	بحضور بورڈ	نوے دن	ایضاً	ایضاً

آر ایچ میکلوڈ
سیکرٹری لیجسلیٹو کونسل
ممالک مغربی و شمالی و اودھ

ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱

یعنی

قانون مالگذاری ممالک مغربی و شمالی و اودھ

معہ

حواشی و نظایر و سرکلرات وغیرہ

مصنفہ

قاضی عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر بلندشہر و فیلو امپیریل انسٹیٹیوٹ لندن

و ممبر رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن و مصنف شرح ضابطہ فوجداری وغیرہ

مطبع جین پرکاش بلندشہر میں باہتمام منشی [illegible] پرشاد چھپکر شائع ہوا

قیمت فی جلد [illegible]

To

J. O. MILLER ESQUIRE
C. S. I.

OF THE
INDIAN CIVIL SERVICE,
CHIEF SECRETARY TO GOVERNMENT, N.-W. P. & OUDH

I
RESPECTFULLY DEDICATE THIS WORK
With Kind Permission

بحضور

جناب مسٹر جے-او-ملر صاحب بہادر

سی-ایس آئی

چیف سکریٹری گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ

جنہوں نے یہہ قانون کونسل میں پیش فرمایا تھا

انکی عنایت آمیز اجازت سے یہہ کتاب

بکمال ادب معنون

کیجاتی ہے

اس کتاب مین نظایر اور نوٹ زیر دفعات متعلقہ وضاحت کے ساتھ درج کئے گئے ہین۔
سرکلرات بورڈ جو غالباً تبدیل ہو جائینگے درج نہین کئے گئے خریداران کی خدمت مین
بلاقیمت بطور ضمیمہ سرکلرات متعلق ایکٹ ہذا بروقت نفاذ بھیجے جائینگے۔
مجھکو امید ہے کہ یہ کتاب حکام اور وکلار کے لئے مفید ثابت ہوگی۔
مین جملہ حضرات کا جنکی کتابون سے اس کتاب مین مدد لیگئی ہے شکریہ ادا کرتا ہون۔

عزیز الدین احمد

تمہید

اصول قانون مالگذاری کے معقول طور پر سمجھنے اور آگاہ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ تواریخ قدیم ہندوستان پر ایک سرسری نظر ڈالی جاوے اور اسپر غور کیا جاوے کہ قدیم زمانے مین انتظام مالگذاری کا کہان تک پتہ لگتا ہے اور کس صورت مین اُسوقت اسکا وجود تھا - تاریخی تحقیقات مین یہہ امر قابل لحاظ ہے کہ اکثر مولفین و مضمون نویس جسطرح برٹش گورنمنٹ کے اصول کو اگلی سلطنتون سے مقابلہ کرکے محاکمانہ بحث کے ساتھ نتایج استخراج کرتے ہین وہ طریقہ یہان پر خارج از بحث ہے - کیونکہ یہہ صرف مورخین کا فرض ہے کہ وہ ایک زمانے کی حالت کو دوسرے زمانے کی حالت سے مقابلہ کرین اور دکھاوین کہ کون بہتر ہے - ہماری کوشش اس قانونی کتاب مین صرف یہین تک محدود رہنی چاہئے کہ ہم مختصر طور پر اصول قوانین مالگذاری کو بیان کرین اور یہہ دکھائین کہ ابتدا سے ابتک رفتہ رفتہ کیونکر سلسلہ قوانین مالگذاری منضبط ہوتا گیا - گو قدیم تاریخ ہند کے اکثر واقعات راز سربستہ ہین مگر اوسپر غایر نظر ڈالنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ جس وقت قدیم قوم آریا ہندوستان مین آکر آباد ہوئی حق ملکیت شخصی کا وجود نہ تھا - منو کی بعض تحریرون سے یہہ نتیجہ استخراج کیا جاتا ہے کہ آراضی ملکیت بادشاہ کی سمجھی جاتی تھی - مگر ایک زمانہ اس سے قبل ایسا بھی تھا جبکہ حکومت اور سلطنت کا وجود

تھا اوس وقت آخر زمین کا مالک کون سمجھا جاتا تھا؟ اس سوال کے لئے مسٹر ہنری مین کا
یہہ قول کافی جواب ہوسکتا ہے کہ "ہندوؤن کے قانون مین جو رواج شرکت خاندانی کا جایداد
کے معاملے مین ابتک چلا آتا ہے اسکا وجود قدیم زمانے مین شرکت دیہی مین پایا جاتا ہے" جو
لوگ قوم آریہ کی تاریخ سے پوری واقفیت رکھتے ہین اونکو معلوم ہوگا کہ وہ لوگ جب اپنے وطن
مالوف یعنی وسط ایشیا سے نکلے اور دنیا کے مختلف مقامات مین پہونچے تو جو قومین وہان پہلے
سے موجود تھین اون سے لڑ بھڑکر فتح بھی حاصل کرتے گئے اور وہین آباد بھی ہوتے گئے۔
آباد ہونے مین یہہ طریقہ اکثر عمل مین آیا کہ ایک ایک خاندا[illegible]گ ایک ہی مقام پر آباد ہوئے
اور گرد و پیش کی آراضی کی کاشت مین مصروف ہوئے بڑھتے بڑھتے ایک ایک خاندان سے
گانون آباد ہوتے گئے ظاہر ہے کہ جو گانون اسطرح آباد ہوے اونکے باشندے آپسمین
بھائی بند ہوتے ہونگے۔ ابتدا مین یہہ لوگ جو کچھ آراضی وغیرہ کاشت کرتے تھے اوسکی
کل پیداوار کو آپسمین تقسیم کرلیا کرتے تھے مگر آراضی پر جداگانہ قبضہ کسیکا نتھا۔ لارڈ مٹکاف
فرماتے ہین کہ "یہہ چھوٹی چھوٹی آبادیان بجاے خود چھوٹی چھوٹی جمہوری ریاستین تھین
جو کچھ ضروریات کی چیزین تھین وہ سب اونمین موجود تھین اور وہ بیرونی تعلقات سے بالکل
آزاد تھے" مل جلکر کاشت کرنا اور پیداوار کا آپسمین تقسیم کرلینا یہہ ایک اہم امر تھا جسکو
ہر ایک گانون کے باشندے انجام دیتے تھے لیکن زمانے کے ساتھ آبادی اور آبادی
کے ساتھ تہذیب اور تہذیب کے ساتھ انسانی ضرورتین بڑھتی گئین اور بمقتضاے اسکے
کہ "احتیاج ایجاد کی مان ہے" ہر گانون مین علاوہ کاشتکاری کے اور پیشے بھی انسان
کی زندگی کے لیے ضروری ہوگئے۔ کسی نے کپڑا بُننا اختیار کیا کوئی مٹی کے برتن بنانے لگا کسی
نے بڑھئی کا پیشہ لیا کوئی لوہار بنگیا مگر بڑا گروہ پیشہ کاشتکاری پر قایم رہا۔ اب تعلقات
کی پیچیدگیان زیادہ ہوگئین اور جان و مال کی حفاظت کے لئے انتظام و حکومت و سلطنت
کی ضرورت پڑی۔ کاشتکارون کو لازم ہوا کہ اپنی پیداوار مین سے کچھ حصہ حاکم کی نذر کرین

جو اونکی جان و مال کی حفاظت کا ذمہ دار تھا۔ یہہ مالگذاری کا پہلا زینہ تھا۔

امتداد زمانہ کے ساتھہ آبادی نے اور ترقی کی اور قدیم باشندون کی اولاد کثرت سے دور تک پھیل گئی اور بہت سے بڑے بڑے گانون اور قصبے آباد ہوگئے لیکن یہہ سمجھنا غلطی ہی کہ اب بھی ہر ایک گانون مین سب کے سب ایک ہی خاندان کے لوگ ہونگے اور اونمین بیرونی لوگون کا میل جول بالکل نہوگا۔ ابتدا مین البتہ ایک جتھے کے لوگ ایک گانون مین آباد ہوے مگر یہہ ضرور تھا کہ بعض لوگ جو بوجہ کمی تعداد کے علیحدہ بستی نہین قایم کر سکتے تھے اون بستیون مین آباد ہونیکی خواہش کرتے تھے جنمین ایک جتھے کے لوگ پہلے سے سکونت پذیر تھے۔ ادھر یہہ بیرونی آباد ہونیوالے غرض مند ہوتے تھے کیونکہ اگر وہ کسی بستی کے اندر آباد نہوتے یا دین تو لامحالہ علیحدہ بستی قایم کرنا اونھین لازم ہوتا اور اس صورت مین بوجہ کمی تعداد وہ ہر وقت معرض خطر مین رہتے ادھر قدیم باشندون نے بھی دیکھا کہ جدید باشندون کے آنے سے کوئی نقصان متصور نہین ہی۔ گانون کے گرد و پیش زمین اسقدر تھی کہ اگر سب ملکر چاہتے بھی تو کل آراضی کاشت مین نہین لا سکتے تھے۔ جدید باشندون سے بعوض اجازت آبادی و کاشت کے کچھ حصہ پیداوار کے ملنے کی امید تھی اسکے علاوہ تعداد آبادی کی زیادتی سے دشمنون کے مقابلہ مین قوت بھی زیادہ حاصل ہوئی جاتی تھی۔ غرض اس قسم کے خیالات سے قدیم باشندے جدید آباد ہونے والون کو اپنے گروہ مین داخل کر لیتے تھے اور اون سے بطور معاوضہ کچھ حصہ پیداوار کا وصول کر لیا کرتے تھے۔ اس طرح سے لگان کی ابتدا ہوئی مگر اوس زمانے مین لگان و مالگذاری کے الفاظ مین فرق سمجھا نہین جاتا تھا۔ کچھ عرصہ تک یہہ قاعدے مروج رہے مگر تھوڑے ہی دنونکے بعد ایک بہت بڑا تغیر واقع ہوا یعنی ہر ایک خاندان کے لئے آراضی قابل زراعت مین سے حصے جدا کر دیے گئے اور ایک ایک حصے پر جداگانہ خاندانون کا قبضہ ہوگیا۔ یہہ حصے آپس مین تقسیم ہوتے ہوتے ایک ایک خاندان کے ساتھہ مخصوص

ہوتے گئے اور نسلاً بعد نسلاً وراثتاً منتقل ہونے لگے - بیرونی آنیوالون سے تو لگان کا
سلسلہ قایم ہو ہی گیا تھا اب ان اندرونی حصہ دارون مین بعض نے حسن انتظام اور
کفایت شعاری سے کام لیا اور اپنی عزت و ریاست قایم رکھی بعض گردش زمانہ سے تباہ
حال ہوگئے اور اپنے حصون کو بیع یا رہن کر کے خالی ہاتھ رہ گئے - ان مفلوک الحال لوگون
مین سے جو لوگ دوسرے پیشیون مین داخل ہوسکے وہ داخل ہوگئے باقی جو کاشتکاری کے
سوا دوسرے فن سے واقف نتھے اونکو سوا اسکے کچھ چارہ نتھا کہ بشرط ادائے لگان
دوسرے کی زمین کو کاشت کرین اور اوس سے معاش حاصل کرین جو لوگ کہ اپنی کفایت
شعاری اور موافقت زمانہ سے صاحب دولت ہوگئے تھے اونھون نے یہہ مناسب سمجھا
کہ بجائے دھوپ اور بارش مین تکلیف اوٹھانیکے کچھ حصہ اپنی دولت کا دوسرون سے کام
لینے مین صرف کرین اسطرح رفتہ رفتہ مالک آراضی زمیندار اور ادائے لگان کی شرط پر
کاشت کرنے والے کاشتکار کہلانے لگے -

یہہ طرز عمل بہت دنون جاری رہا اور اسی طرح بڑی بڑی زمینداریان و ریاستین
قایم ہوگئین اسکے بعد مسلمانون کا زمانہ آیا انکا اصول زمینداری مین حق وراثت کے
اصول سے بالکل خلاف تھا کیونکہ انکے خیال کے موافق ساری زمین کا اصل مالک بادشاہ
سمجھا جاتا تھا جیسا کہ اس مقولہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ "السلطان خلیفۃ الارض" مگر چونکہ
وراثت کا قاعدہ اس طرح پر مستحکم ہوچکا تھا کہ اوسکا بالکل توڑ دینا اگر محال نہین تو مشکل
ضرور تھا اسلیے جہانتک ہوسکا اسکی کوشش کیگئی کہ زمیندار ہر طرح اپنے حق کے استقرار
و استحکام کے لیے بادشاہ کی خواہش و مرضی کا پابند سمجھا جاے چنانچہ وراثت یا
انتقال جایداد کے موقع پر بادشاہ کی خدمت مین پیشکش یا نذر گذراننا پڑتا تھا اور قابض
کے لیے ضروری ہوتا تھا کہ وہ سند شاہی حاصل کرے - سر جارج کیمبل صاحب فرماتے
ہین کہ "جس زمانے مین مسلمانون کا ستارہ اقبال اوج پر تھا سلطنت اور کاشتکار کے

درمیان مقابضت کا سلسلہ بہت کم ہوگیا تھا لیکن جیسے جیسے شاہی قوت کو زوال ہوتا گیا چھوٹے رئیسون کا زور بڑھتا گیا اور اب جو بہت بڑے بڑے زمیندار ہم دیکھتے ہین وہ انھین لوگون کی اولاد ہین" درحقیقت جس زمانے مین اسلامی سلطنت کا زور تھا زمینداروں کا مرتبہ صرف اتنا تھا کہ وہ کاشتکارون سے لگان وصول کر لیا کرین اور بادشاہی خزانے مین مالگذاری داخل کر دیا کرین بیشک وصول کرنے مین جو محنت انھین پڑتی تھی اوسکے لئے بطور معاوضہ کچھ حصہ پانے کے وہ حقدار ضرور تھے اور یہہ بہت غنیمت تھا کہ یہہ حق اونکو وراثتاً نسل درنسل حاصل رہتا تھا مسٹر ہرنگٹن نے اس حالت کو بہت خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے" زمیندار کے لئے ہماری زبان (انگریزی) مین کوئی ایک لفظ ایسا نہین جس سے پورے طور سے اوسکے معنی بیان ہوسکین وہ محاصل شاہی کا کاشتکارون سے وصول کرنیوالا ہوتا تھا اپنی زمینداری پر وراثتاً قابض ہونیکا حقدار تھا ساتھ ہی اسکی تجدید استحقاق کے لئے ناظم صوبہ کو نذرانہ و بادشاہ کو پیشکش گذرانکر سند حاصل کرنا اوسکے لئے ضروری تھا - جائیداد کو بیع یا ہبہ کے ذریعہ سے منتقل کرنیکا مختار تھا ساتھ ہی اسکے عموماً پیشتر سے اجازت لے لینے کا پابند تھا - علی العموم محاصل شاہی کا جو اُسکی زمینداری کے اندر قابل وصول ہون سالانہ ٹھیکہ دار تھا تاہم اگر بادشاہ چاہے کہ محاصل بذریعہ کسی دوسرے اہلکار کے بعطائے تمغہ یا جاگیر وصول کرے تو زمیندار کو ہمیشہ کے لئے یا چندروز تک قلیل گذارہ پر اس کام سے دست بردار ہونا پڑتا تھا - اگر بحالت قبضہ محاصل مین سے جو کچھ بچ رہے تو وہ اُسکا حق ہوتا تھا تاہم اوسکو پیسے پیسے کی رسید کا حساب دینا پڑتا تھا - اپنی زمینداری کے اندر امن وامان قایم رکھنے کا ذمہ دار تھا مگر ظاہرا اوسکو صرف اتنا حق تھا کہ ملزم کو پکڑ کر جوابدہی و سزا کے لئے حکام کی سپرد کردے" مسٹر روز فرماتے ہین کہ "زمینداری ایک عہدہ ہی ہی مگر جب اوس عہدے سے ایسی آراضی کا قبضہ متصور ہے جو بعد اجاً نسل درنسل منتقل ہوا کرتی ہے اور جسمین اور بہت سی خصوصیات

ملکیت مثلاً حق رہن و بیع و وصیت و تبنیت بھی تضمن ہین تو وہ در اصل میراث ہی تصور ہوگی ۔
مسلمانون کے عہد کے اصول محاصل کا بیان مکمل نہین ہو سکتا جب تک کہ
شہنشاہ اکبر اور اوسکے وزیر مال یعنی راجہ ٹوڈر مل کا ذکر نہ کیا جاے ۔ مورخین کا قول ہے
کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے زمانہ مین انتظام محاصل مالگذاری معراج کمال کو پہونچ گیا تھا
برٹش گورنمنٹ کے قایم ہونے سے پہلے جو ابتر حالت انتظام مالگذاری کی تھی اوسکو دیکھتے
ہوے یہہ قول صحیح معلوم ہوتا ہی کہ جہانتک اوس زمانہ سے تعلق ہی اکبر کا انتظام نہایت قابل
تعریف تھا راجہ ٹوڈر مل نے جو صیغہ مال کے وزیر تھے پہلے تمام زمین کی پیمایش کی پھر بحساب
پیداوار کے ہر حصہ آراضی کو مختلف قسمون مین منقسم کیا اور پیداوار فی بیگہہ کا اوسط نکالکر
مالگذاری قایم کی جو انداز ۳۳ فیصدی پیداوار کی مناسبت سے تھی ۔ اسکے متعلق مفصل
حالات آئین اکبری کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتے ہین ۔ اکبر کے بعد اوسکے جانشینون نے
ان مقررہ قواعد کی پابندی نہین کی ۔ جو کچھ اونھین مل سکتا تھا وصول کر لیتے تھے کوئی
خاص تعداد مالگذاری کی مقرر نتھی اور اورنگ زیب نے بیشک یہہ حکم جاری کیا تھا کہ عمال کو
مالگذاری اس حساب سے مقرر کرنا چاہئے کہ رعایا تباہ نہو ۔

سلطنت انگلشیہ کے قایم ہونے پر گو عام اصول مین کوئی زبردست تغیر نہین
واقع ہوا لیکن ہر بات کے لئے ضوابط مقرر ہوے اور مطالبہ مالگذاری کی ایک مناسب
حد متعین ہوئی ۔ انگریزی طرز حکومت کی یہہ خاص صفت ہی کہ ہر صیغہ کے لئے تفصیل
کے ساتھ یادداشتین رکھی جاتی ہین ۔ احکام اور دستور العمل جاری ہوتے ہین اور کوئی کارروائی
سرمو خلاف قاعدہ نہین ہو سکتی ۔ صیغہ مال بھی اس بارہ مین کسی اور صیغہ سے کم نہین
ابتدائی زمانہ مین بھی سینکڑون دستور العمل اور گشتی احکام وغیرہ رہنمائی حکام کے لئے موجود
تھے مگر ان سبکا دیکھنا اور ہر موقعہ پر انکے موافق کارروائی کرنا ایک دشوار کام تھا ۔ کیونکہ
یہہ سب احکام مجتمع نتھے بلکہ متفرق جگہون مین منتشر تھے ۔ اس وقت کو سب سے پہلے

عالیجناب مسٹر ٹامسن صاحب بہادر نے رفع کرنے کی کوشش کی اور ایک کتاب بزبان انگریزی تصنیف کی جسکا نام ہدایت نامہ حکام مال تھا۔ اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی جناب موصوف کو امور مالگذاری مین دستگاہ کامل تھی اسوقت بھی صدہا ہدایات و مضامین اُس کتاب مین ایسے موجود ہین جو بے انتہا مفید اور ضروری ہین مگر اوس زمانہ مین جبکہ کوئی باقاعدہ مجموعہ قانون و ہدایات کا موجود نتھا۔ اس کتاب کے فواید بیشمار تھے۔ یہہ اجتماع والتزام قوانین صیغہ مال کا پہلا زینہ تھا اوسکے بعد سلسلہ شروع ہوگیا اور آخرکار ایکٹ ۹ ۱۸۷۳ء پاس ہوا۔ اوس زمانہ کی حالت دکھانیکے لئے بہترین طریقہ یہہ ہی کہ ہم جناب معلی القاب آنریبل جے۔ او مر صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی کے وہ الفاظ درج کرین جو اونھون نے مسودہ ایکٹ ہذا کو کونسل مین پیش کرتے وقت فرمائے تھے "وہ مسودہ جو ممالک مغربی و شمالی کے لئے پیش کیا گیا تھا اُسکا اصل منشا راجتماع قوانین تھا وہ زمانہ ہی اجتماع قوانین کا تھا اُسوقت لیگل ممبر آنریبل فیتز جیمس اسٹیفن تھے اونکی نگرانی مین احکام کی اجتماع و ترتیب و تسہیل مین بہت ترقی ہوئی اوس زمانے مین جتنے احکام بغرض اجتماع و ترتیب پیش ہوے اونمین قانون مالگذاری مغربی و شمالی کا سب سے پچھلا نمبر تھا اس مسودہ قانون کی یہہ غرض بیان کیگئی تھی کہ اوسمین بندوبست اراضی کے اصول مندرجہ آئین نمبر ۷ ۱۸۲۲ء و آئین نمبر ۹ ۱۸۳۳ء و دیگر کثیر التعداد احکام صاف اور مستقل طور پر مجتمع و مرتب کردیے گئے قانون مال کے معلوم کرنے کے اوسوقت قریب قریب چالیس متفرق آئین و قوانین وغیرہ کو دیکھنا ضروری تھا گو یہہ بات عدالتانہ کارروائی کے لئے لازم تھی لیکن یہہ امید مشکل سے ہوسکتی تھی کہ حکام انتظامی ایسی تحقیق عمل مین لاتے ہونگے اونکا دستور العمل زیادہ تر وہ مشہور کتاب تھی جسکا نام ہدایت نامہ حکام مال تھا لہذا عملی طور پر یہہ بات نہایت اہم ضروریات سے تھی کہ احکام قانون صاف اور مختصر طور پر مرتب کیے جائین اور ایسی صورت مین لائے جائین جس سے نہ صرف ایک مستند

قانون کی کتاب عدالت مین قانونی مسایل کے معلوم کرنیکے لئے طیار ہوجاے بلکہ حکام انتظامی کے روزمرہ استعمال کے لئے ایک سہل ذریعہ ہو۔

مسودہ قانون مالگذاری اودھ بھی جو چند ماہ بعد پیش کیا گیا تھا احکام کے اجتماع کی غرض سے تھا اوسکے پیش کرنے کی ضرورت ممالک مغربی و شمالی کے مسودہ سے بھی زیادہ تھی اور اودھ مین صرف سہولیت و آسانی ہی کے لئے ایک مرتب ایکٹ کی ضرورت نتھی بلکہ وہان تو پورے طور سے احکام قانون کا معلوم ہونا ہی مشکل تھا اودھ مین وہ آئین بھی (جو ممالک مغربی شمالی مین رواج پذیر تھے) باقاعدہ طور پر مروج نتھے بلکہ عموماً اونکے مطالب پر قانونی احکام مبنی تھے جنکی تشریح کے لئے کثیرالتعداد متفرق قواعد و احکام سرکاری جو انڈین کونسلز ایکٹ کے مطابق بمنزلہ قانون کے سمجھے جاتے تھے جاری تھے۔ اسطرحپر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے ایسے مختلف احکام بمنزلہ قانون کے سمجھے جاتے تھے جو اول بلا خیال اس امر کے کہ وہ احکام قانونی سمجھے جاوین صرف بغرض ہدایت حکام جاری کئے گئے تھے بلحاظ ان امور کے اودھ مین باقاعدہ احکام قانونی کے جاری کرنے کی سخت ضرورت تھی لیکن مسودہ قانون اودھ کی نسبت بعد کونسل مین پیش ہونیکے چار برس تک کچھ کارروائی ظہور مین نہ آئی" یہہ صوبجات ہذا مین صیغہ مال کے قوانین کے مجتمع کرنے کی کوشش کا پہلا نتیجہ تھا۔ بقول آنریبل جان کرسٹ صاحبہادر کے یہہ قوانین بہت اچھیطرح کارآمد ثابت ہوے یہہ امر کہ اسقدر عرصہ دراز تک اونکی نظر ثانی کرنے یا ترمیم کے مسئلہ پر غور کرنے کی ضرورت پیش نہین آئی قطعی دلیل اس بات کی ہے کہ ابتداًیا دونون مسودات بڑی قابلیت اور پیش بینی کے ساتھ مرتب کئے گئے تھے" گو کہ یہہ احکام قانونی مجموعی طور پر اچھیطرح کارآمد ثابت ہوے تاہم یہہ لازمی امر تھا کہ بعض امور مین ترمیم کی ضرورت محسوس ہو۔ چنانچہ ۱۸۸۳ء مین بورڈ نے اون ترمیمات کی ایک فہرست پیش کی تھی جو اونکے نزدیک مناسب تھی۔ مگر اسوقت قانون مالگذاری کے تنقیح و ترمیم کا مسئلہ پیش کرنا مناسب نہین سمجھا گیا۔ کورٹ آف وارڈس کی نسبت جو احکام ایکٹ

مین تھے وہ بھی غیر مکمل پائے گئے - اور آخرکار سنہ ۱۸۹۲ء مین بسلسلہ تجویز ترمیم ایکٹ ممالک مغربی شمالی کے جسکی تحریک کونسل نہ لکے ایک غیر ملازم میمبر نے کی تھی - جناب نواب لفٹننٹ گورنر سر چارلس کراستھ ویٹ صاحب بہادر نے قطعی فیصلہ کر دیا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ قانون مالگذاری کی عام ترمیم کے مسئلے پر غور کیا جائے "۔

عبارت مندرجہ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترمیم قانون مالگذاری کا مسئلہ کچھ آج ہی نہین اوٹھایا گیا بلکہ عرصہ سے زیر بحث تھا - اودھ مین جبتک ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۶ء پاس نہین ہوا تھا اوسوقت تک وہان کے بندوبست کے اصول زیادہ تر پنجاب کے قوانین مجاریہ پر مبنی تھے اسی بنا پر جب ابتدا مین مسودہ قانون اودھ طیار ہوا تو اوسکے اصول قانون مالگذاری پنجاب سے بہت کچھ ملتے جلتے تھے - لیکن بعد مین یعنی سنہ ۱۸۷۶ء مین زیادہ تر ممالک مغربی و شمالی کے اصول کے نمونہ پر اوسکے احکام کی ترمیم ہوئی - یہہ ضرور ہی کہ جن خاص امور متعلقہ رواج و حقوق وغیرہ مین تخصیص کی ضرورت تھی وہ اودھ کے لئے خصوصیت کے ساتھ علیحدہ طور پر قایم رکھے گئے تھے لیکن اوسوقت سے برابر گورنمنٹ کا رجحان زیادہ تر یہہ رہا ہے کہ ان دونون صوبہ جات مین جہانتک بلا نقصان حقوق روسا اودھ ممکن ہو امور انتظامی و عدالتانہ و ضوابط مین احکام کا نفاذ یکسان طور پر ہونا چاہیئے - اسی طرز عمل کی پیروی مین سول سروس ممالک مغربی و شمالی و کمیشن اودھ کو متحد کرکے انتظامی صیغہ مین جو فرق تھا مٹا دیا گیا - اور سنہ ۱۸۹۱ء مین توسیع اختیارات بورڈ مال کے ذریعہ سے ہر دو صوبہ جات کے محکمہ مال کے احکام متحد کر دیے گئے - ضوابط فوجداری و دیوانی پہلی ہی سے دونون صوبہ جات مین یکسان تھے - اب صرف مالگذاری کے ضوابط کا متحد ہونا باقی تھا وہ بذریعہ موجودہ قانون مالگذاری کے جو ہر دو صوبہ جات سے متعلق ہے عمل مین لایا گیا اس طور پر گورنمنٹ نے صوبہ جات متحدہ کے احکام قانونی کے یکسان کر دینے سے قانون کی تسہیل مین بہت بڑی کامیابی حاصل کی اور اوسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ احکام انتظامی

کو جو برابر ممالک مغربی شمالی سے اودھ اور اودھ سے ممالک مغربی شمالی مین تبدیل ہوا کرتے ہین زیادہ آسانی ہوگی۔ اسکے ساتھ ہی تعلقہ داران وزمیداران اودھ کو بھی کوئی شکایت کا موقع نہین ہی۔ کیونکہ انکے حقوق کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ ہردوصوبہ جات کے قانون مالگذاری کے یکجا ہونے سے جو سہولت وسادگی قانون مین پیدا ہوگی اُسکی شہادت کے لئے یہہ امر کافی ہی کہ کل ۲۳۴ دفعات مین سے ۱۹۸ دفعات دونون صوبہ جات پر یکسان حکم رکھتی ہین اور وہ بھی اسطرح پر کہ منسوخ شدہ ایکٹ کے احکام مین جو ہردوصوبہ جات کے لئے علیحدہ تھے کوئی قابل لحاظ تغیر واقع نہین ہوا۔ سوائے اُن مقامات کے جہان ہردو صوبہ جات کے لئے احکام جدید جاری ہوئے ہین۔ تفصیل یہہ ہی کہ صرف ۷ دفعات[1] ایسی ہین جو اودھ کے لئے مخصوص ہین اور ۹ دفعات[2] مین ممالک مغربی وشمالی کے لئے خاص حکام ہین اور صرف ۲۰ دفعات ایسی[3] ہین جو اصول مین دونون صوبہ جات سے متعلق ہین لیکن عملدرآمد مین کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ جب اسقدر احکام ملتے جلتے ہون تو کسقدر نامناسب ہے کہ بجاے ایک کے دو مجموعہ قانون طیار کئے جائین اور جبکہ ایک قانون مین علاوہ سہولت وآسانی کے طوالت سے بھی نجات ملتی ہو تو دو قانون طیار کرنے سے کیا فایدہ ہے۔ چنانچہ اس بارہ مین آنرابیل مسٹر ملر حسب ذیل فرماتے ہین "جبکہ خاص احکام قانون کے زیادہ تر اصول مین یکسان ہین اور جبکہ چند احکام جنمین فرق ہی ایسے ہین کہ آسانی سے علیحدہ رہ سکتے ہین تو ظاہر ہے کہ جتنے لوگون کو اس سے تعلق ہے خواہ وہ عوام ہون یا وکالت

---

[1] دفعات مخصوص براے اودھ یہہ ہین۔ ۶۹ و ۷۰ و ۷۹ و ۱۰۰ و ۱۳۸ و ۱۸۵ و ۱۸۷۔

[2] دفعات مخصوص براے ممالک مغربی وشمالی یہہ ہین۔ ۵۶ و ۵۷ لغایت ۷۸ و ۸۰ لغایت ۸۳

[3] ایسی دفعات یہہ ہین۔ ۲ و ۳ و ۳۶ و ۳۹ و ۴۲ و ۴۳ و ۵۵ و ۶۵ و ۶۸ و ۷۴ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۱۰۱ و ۱۲۷ و ۱۴۸ و ۱۵۳ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۸۶۔

پیشہ یا حکام عدالت یا افسران سرکاری کسیکو فایدہ ہوگا''

موجودہ قانون کے ذریعہ سے جو تغیرات عمل مین آئے ہین اُن پر نظر ڈالنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ کوشش اس امر کی کیگئی ہے کہ قدیم قانون کو زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاوے تاکہ اُسکی تعمیل مین زیادہ آسانی ہو اور اصل قانون مین زیادہ تغیر مد نظر نہین رکھا گیا۔ سب سے بڑی قابل لحاظ بات جو موجودہ قانون مالگذاری و نیز قانون متقابضت آراضی ممالک مغربی و شمالی مین جو ایک ہی وقت مین نافذ ہوے ہین یہہ ہے کہ بہت ہی زیادہ لحاظ کاشتکاران کے حقوق کی حفاظت کا کیا گیا ہے۔ ایکٹ ہاے مذکور کے دیکھنے سے ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ زیادہ تر تغیرات و تبدیلات کا اصل مقصود یہی ہے۔ حق دخیلکاری کا قایم کرنا کاشتکاران کی حالت درست کرنیکا ایک زبردست ذریعہ سمجھا گیا ہے اور جہانتک ممکن ہوا ہے حق مذکور کے قایم کرنے کے لئے سامان مہیا کیا گیا ہے۔ آراضی سیر کا ایک بہت بڑا فایدہ زمینداران کے لئے یہہ تھا کہ اگر وہ زمین کاشتکاران کو دیدی جاوے اور بارہ برس تک اُنکے قبضہ مین رہے تب بھی اُسمین حق دخیلکاری پیدا نہین ہوتا۔ گورنمنٹ کی راے مین یہہ زمینداروں کے ہاتھ مین بہت بڑا ذریعہ تھا جسکی وجہ سے وہ حق دخیلکاری کو پیدا نہین ہونے دیتے تھے۔ گذشتہ قانون کی رو سے یہہ ممکن تھا کہ وہ کل کاؤن کو رفتہ رفتہ سیر بنالین اور پھر بلا خوف اس امر کے کہ اُسمین حق دخیلکاری پیدا ہوگا اسامیان کو دیدیا کرین۔ اسی امر کی روک کے لئے سیر کی تعریف مین ترمیم کیگئی ہے اور اس ترمیم کے لئے آنرایبل مسٹر رابرٹ نے مندرجہ ذیل وجوہ پیش کی ہین ''یہہ ترمیم اُس ترمیم کا لازمی اور ضروری نتیجہ ہے جسکے ذریعہ سے قانون متقابضت آراضی مین قیام حق دخیلکاری ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قانون کا مقصود یہہ ہے کہ کوئی کاشتکار جسنے بارہ برس تک کاشت کی ہے وہ زمین سے بیدخل نہونے پاوے جو دو طریقہ قانونی گرفت سے بچنے کے رایج تھے یعنی برائے نام بیدخل کرنا یا جوت کا تبدیل کردینا اُنکے خلاف قانون متقابضت آراضی مین احکام

صادر ہو چکے تیسرا طریقہ یہہ تھا کہ صرف اس غرض سے کہ حق دخیلکاری نہ قایم ہونے پاے
آراضی سیر کے بڑھانے کی کوشش کیجاتی تھی - ظاہر ہے کہ لفظ سیر سے اصل مین مراد
اُس زمین سے ہے جسمین زمیندار خود کاشت کرے - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۶۹ء مین لفظ سیر
نج جوت کے معنی مین استعمال ہوا ہے جسکا اردو ترجمہ خود کاشت ہوتا ہے - یعنی وہ زمین جو زمیندار
کی کاشت مین ہو جب زمیندار کا یہہ ارادہ نہو کہ وہ اُس زمین کو اپنی کاشت مین رکھے تو ایسی
حالت مین معقول معلوم ہوتا ہے کہ ایسی زمین پر صرف لفظ سیر کے اطلاق سے یہہ لازم آئے
کہ اُسمین حق دخیلکاری نہ قایم ہونے پاوے - قانون کی ترمیم سے اوس زمیندار پر کچھ اثر نہین پڑتا
جو در اصل اپنی آراضی کو کاشت مین رکھتا ہے وہ جبتک چاہے برابر کاشت کرے وہ اپنی
خود کاشت کو بذریعہ شکمی کے ہر سال اوٹھا سکتا ہے یہان تک کہ اگر گیارہ سال بھی
گذر جائین اور وہ اُس آراضی کو ایک برس کے لئے پھر اپنی کاشت مین لے لے اور بعد
گذرنے ایک سال کے پھر کاشتکار ذیلی کو دیدے تو جبتک کہ بارہ برس نہ گذرینگے اُسمین
حق دخیلکاری نہ قایم ہوگا - تبدیلی قانون کا جو کچھ اثر پڑتا ہے وہ یہہ کہ اگر کوئی زمیندار آراضی
کو اپنی کاشت سے بارہ برس تک کے لئے علیحدہ رکھے تو وہ خاص اُسکی جوت نہین رہجاتی
بلکہ بمنزلہ معمولی آراضی کے ہوجاتی ہے جو کاشتکاران کو لگان پر دیدیجاوے - یہہ قرین
انصاف نہین ہے کہ جب آراضی قدیم اور اصلی معنون مین سیر نہ رہ جاوے تو اوس پر لفظ
سیر کا اطلاق صرف اسلئے کیا جاوے کہ اوسپر حق دخیلکاری کا عاید نہونے پائے"

وجوہ منشاء قانون مین اسکی بابت حسب ذیل درج ہین -

"اُس ترمیم کا اصل مقصد یہہ ہے کہ پٹی داری یا بھائی چارہ محالات مین تو حقوق سیر
کے حصول کے لئے وہی احکام ہین جو کہ پہلے تھے مگر زمینداری محالات مین آیندہ رقبہ سیر کا
بڑھانا ممنوع کر دیا گیا ہے یہہ بھی شرط لگادی گئی ہے کہ اگر حق ملکیت کسی محال کا بذریعہ بیع یا
فک الرہن کے ایک ہی خاندان کے علاوہ کہین اور منتقل کر دیا جاوے تو اوسپر پھر سیر کا

اطلاق نہوسکیگا۔

یہہ اعتراض بھی ترمیم قانون پر عاید نہین ہوسکتا کہ زمینداران کو بعد انتقال جایداد کوئی نقصان پہونچیگا جسطرح آراضی سیر مین حق ساقط الملکیت پہلے پیدا ہوتا تھا اب بھی اُس آراضی خود کاشت مین جو بارہ برس تک زمیندار کی کاشت مین رہی ہو پیدا ہوسکیگا اسلئے اصل فایدہ زمیندار کا فوت نہین ہوتا۔ حق ساقط الملکیت و دخیلکاری اودھ مین سوا اسکے کچھ فرق نہین ہے کہ وہ کاشتکار کو بارہ برس قبضہ کاشتکارانہ رکھنے کے بعد حاصل ہوتا ہے اور یہہ زمیندار کو بعد انتقال آراضی اوس حصہ آراضی پر حاصل ہوتا ہے جسکو اوسنے بارہ سال خود اپنی کاشت مین رکھا ہو۔ لوکا لگان مہتمم بندوبست خود مقرر کرتا ہے۔ قانون ہذا کے جاری ہونے کے پیشتر اودھ مین حق ساقط الملکیت نہ تھا حق دخیلکاری جو قبضہ کاشتکارانہ سے پیدا ہوتا ہے وہ ضرور تھا مگر اوسمین بھی صرف ۲ر فی روپیہ کی لگان مین رعایت تھی۔ اب بموجب جدید قانون کے اودھ مین بھی حق ساقط الملکیت قایم کردیا گیا ہے اور لگان مین ۴ر فی روپیہ کی رعایت ملحوظ رکھی گئی ہے۔

پچھلے قانون مین مہتمم بندوبست کے لئے ضروری تھا کہ قبل تقرر مالگذاری کے شرح لگان کا نقشہ منظوری بورڈ کے لئے پیش کرے اُسوقت مالگذاری تشخیص کرے ایکٹ ۵ ۱۸۷۳ء مین یہہ شرط اوڑا دی گئی تھی۔ موجودہ قانون مین یہہ شرط پھر بڑھائی گئی ہے اوسکے فواید ظاہر ہین منجملہ اونکے ایک یہہ ہے کہ صاحبان بورڈ کی رائے کو تشخیص مالگذاری مین زیادہ دخل ہوگا اور چونکہ صاحبان بورڈ کا تجربہ عموماً بہت وسیع ہوتا ہے اسوجہ سے احتمال غلطی وغیرہ کا بہت کم ہوجائیگا۔

انتقال جایداد کے وقت اطلاع کرنے کی ضرورت تو منسوخ شدہ قانون کے بموجب بھی ہمیشہ ملحوظ رکھی جاتی تھی مگر موجودہ قانون مین زیادہ توجہ اس امر کی طرف مبذول کیگئی ہے کیونکہ بموجب احکام قانون ہذا کے کسی شخص کو کسی قسم کی عدالتانہ

کارروائی کا عدالت مال یا دیوانی مین اختیار نہین ہے جب تک کہ اوسنے رپورٹ مذکور داخل نکردی ہو۔ اس سے دو فایدے تصور ہین اول یہ کہ کاشتکار کو جو دقتین اصل مالک کے نہ معلوم ہونے سے ہوا کرتی تھین وہ رفع ہو جائینگی۔ دوم یہ کہ کاغذات پٹواری کی تصحیح آسانی سے ہو جایا کریگی جسکے بغیر ان کاغذات کی وقعت مین بہت کمی کا اندیشہ تھا۔

نمبردار کے عہدہ کے زیادہ ضروری اور مفید بنانے کی قانون موجودہ مین بہت کوشش کیگئی ہے اکثر دیہات مین نمبردار کی کوئی وقعت نہین رہی تھی شرکا خود لگان وصول کرتے تھے اور خود مالگذاری سرکار ادا کرتے تھے نمبردار صرف براے نام ہوتا تھا۔ ایکٹ ہذا مین پہلا موقعہ ہے کہ تعریفات مین لفظ نمبردار کو جگہہ دیگئی ہے اور یہان تک اسکا تقرر ضروری تصور کیا گیا ہے کہ کلکٹر کو یہہ اختیار دیدیا گیا ہے کہ جبتک نمبردار باقاعدہ نامزد نہ کیا جاے تو وہ اُن حصہ دارون کی آراضی کو اپنے زیر انتظام رکھے جنھون نے نمبردار کی نامزدگی مین غفلت کی ہو۔

نمبردار اگر مالگذاری سرکار منجانب اپنے شرکار کے ادا کرے تو اوسے اختیار ہے کہ چھ مہینے کے اندر صاحب کلکٹر کو اطلاع دیکر بطور بقایا مالگذاری سرکار اپنا روپیہ وصول کرسکتا ہے۔ اسطرحپر نمبردار کی گئی ہوئی عزت پھر حاصل ہوگئی ہے اور آیندہ سرکار کو ایک محال مین بجاے متعدد شرکار کے صرف ایک یعنی نمبردار سے سابقہ رکھنا ہوگا کیونکہ اب بجز وساطت نمبردار کے شرکار براہ راست مالگذاری سرکار ادا کر سکینگے۔

یہہ اصول کہ پٹواریون کے تقرر مین گورنمنٹ کے ساتھ نمبردار بھی شریک ہو قایم رکھا گیا ہے اور یہہ شرط کہ پٹواری ایک حلقہ سے دوسرے حلقہ مین بلا رضامندی زمینداران حلقہ کے جہان وہ تبدیل ہوکر جارہا ہو نہین تبدیل ہوسکتا ہے غالباً پٹواری و باشندگان دیہہ کے تعلقات وسیع کرنے مین بہت مفید ثابت ہوگی۔

اموال کے قابل اسناد واقف کارون کی یہہ راے ہے کہ پٹواری کے تعلقات

باشندگان دیہہ کے ساتھ ایسے ہونے چاہئین کہ وہ ایک بیرونی آدمی نہ سمجھا جاوے بلکہ باشندگان دیہہ سے میل جول اور واقفیت رکھتا ہو۔ یہہ بات جبتک کہ پٹواری کے تقرر مین وہان کے زمیندارون کی راے شامل نہو حاصل نہین ہوسکتی تھی۔

بٹوارہ و تقسیم محالات کے احکام مین جو کچھ ترمیم ہوئی ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ آیندہ سے کوئی رقبہ جو سنو بیگہہ سے کم ہو یا جسکی مالگذاری سو روپیہ سالانہ سے کم ہو کسی حالت مین علیحدہ محال کی صورت مین نہین لایا جاسکتا۔ پہلے یہہ قاعدہ تھا کہ جس زمیندار نے ایک عرضی تقسیم کی دیدی قانون کے موافق حکام کو یہہ لازم آتا تھا کہ اوسکی آراضی کی تقسیم عمل مین لاوین۔ نتیجہ یہہ ہوتا تھا کہ اکثر اوقات نہایت چھوٹے چھوٹے محال وجود مین آتے تھے اور ان چھوٹے چھوٹے قطعات کا علیحدہ حساب رکھنا اور علیحدہ بندوبست کرنا طوالت سے خالی نتھا اسوجہ سے اب شرط لگادی گئی اور امید کیجاتی ہے کہ اس شرط سے فایدہ ہوگا مگر یہہ لازم آتا ہے کہ ایسی شرط کے لگادینے سے تقسیم مکمل مین بہت کمی ہوجائیگی۔ اسلئے تقسیم غیر مکمل کے احکام زیادہ واضح طور پر جاری کردیے گئے ہین اور اسکی ضرورت نہین رہی کہ حکام کی راے کے موافق تقسیم مکمل کے احکام تقسیم غیر مکمل مین استعمال کئے جائین۔

امور تقسیم مین اپیل کے متعلق یہہ بات قابل لحاظ ہے کہ پہلے جو فریق تقسیم کا مخالف ہوتا تھا وہ ہر موقعہ پر اپیل کرکے تا فیصلہ تقسیم کو روک سکتا تھا اسطرح پر تقسیم کا کام برسون جاری رہتا تھا اور کسیطرح ختم ہی نہین ہوتا تھا اب صاف طور پر بالترتیب اپیل کی نسبت احکام جاری کردیے گئے ہین جنکے مطابق صرف دو موقعون پر اپیل ہوسکتا ہے اول جسوقت روبکار طرز تقسیم تیار ہوکر واسطے منظوری کلکٹر صاحب کے پیش ہو۔ دویم جبکہ تقسیم منظوری کلکٹر صاحب کے لئے پیش کیجاوے۔ اس سے کام مین سہولیت بھی حاصل ہوتی ہے اور اپیل کا حق بھی بدستور قایم رہتا ہے۔

کورٹ آف وارڈس کے احکام قانون مالگذاری سے علیحدہ کردیے گئے ہین ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ شاید محض قانون مالگذاری کی ضخامت کم کرنی منظور تھی مگر غور کرنے سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ علاوہ اسکے اور بھی وجوہ ہین اونمین سے ایک یہہ بھی ہی کہ اون سب احکام کا یکجا مجتمع کرنا ضروری معلوم ہوتا تھا جنکی افسران کورٹ آف وارڈس کو ہروقت ضرورت پڑتی رہتی ہے اور جسکے معلوم کرنیکے لئے اونھین مختلف کتابون کا دیکھنا ضروری ہوا کرتا تھا

احکام متعلقہ ضبطی معافی کی نسبت بھی بادی النظر مین یہہ گمان ہوتا ہے کہ قانون مالگذاری سے اسکو کوئی تعلق نہونا چاہئے کیونکہ یہہ ایک معاملہ مابین زمیندار و کاشتکار ہے جسکا زیادہ تعلق ایکٹ لگان سے ہونا چاہئے ممکن ہے کہ یہہ راے صحیح ہو مگر رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے علاوہ اور وجوہ بھی ہین اور وہ یہہ ہین کہ احکام ضبطی معافی اودھ اور ممالک مغربی و شمالی کے لئے مختلف ہین لہذا ایکٹ ہائے لگان مین جو ممالک مغربی و شمالی و اودہ کے لئے جداگانہ ہین اُن احکام کی گنجایش زیادہ خوبی کے ساتھ ممکن تھی۔ ایکٹ مالگذاری مین اون احکام کی موجودگی سے سادگی و سہولیت مین فرق آتا تھا قانون کے احکام کے نفاذ کے لئے یہہ کوئی قابل لحاظ بات نہین ہے کہ وہ ایکٹ مالگذاری مین بیان کئے جاوین یا ایکٹ لگان مین۔

انکے علاوہ اور کوئی ضروری تبدیلیان اس قابل نہین ہین جنکا اس تمہید مین ذکر کیا جاوے۔

ایکٹ مالگذاری آراضی ممالک مغربی شمالی و اودھ

سنہ ۱۹۰۱ء

فہرست مضامین

تمہید

باب ۱

مراتب ابتدائی

باب ۲

تقررات اور علاقہ اختیار

مضمون	دفعات
ضبط ونگرانی (معاملات) مال کا اعلیٰ حاکم۔	۵
تقرر اور علیحدگی میمبران بورڈ کی۔	۶
کام کی تقسیم کا اختیار۔	۷
حکم عدالتی کی تبدیل یا تنسیخ۔	۸
اختلاف رائے کی صورت مین لوکل گورنمنٹ سے استصواب۔	۹
میمبر بورڈ کو بورڈ کے اختیارات عمل مین لانے کی اجازت دینے کا اختیار۔	۱۰
قسمتون اور ضلعون اور تحصیلون اور حصص ضلع کے مقرر کرنے اور بدلنے اور موقوف کرنے کا اختیار۔	۱۱
کمشنران قسمت۔	۱۲
اڈیشنل کمشنر کا تقرر اور اوسکے اختیارات اور فرائض۔	۱۳
کلکٹر ضلع۔	۱۴
اسسٹنٹ کلکٹر۔	۱۵
معطل یا علیحدہ کیا جانا عہدہ دارون کا۔	۱۶
تحصیلدار اور نایب تحصیلدار	۱۷
اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع	۱۸

باب ۳

قایم رکھا جانا نقشہ جات او کاغذات کا

(الف) قانونگویان و پٹواریان

(ب) نقشہ جات

باب ۴

نظر ثانی نقشہ جات وکاغذات کی

باب ۵

بندوبست مالگذاری

باب ۶

نظرثانی تشخیص اور دیگر کارروائیات کی دوران میعاد بندوبست مین

باب ۷

بٹوارہ و شمول محالات

باب ۸

تحصیل مالگذاری

باب ۹

ضابطہ کارروائی عدالتہائے مال اور عہدہ داران مال کے واسطے

باب ۱۰

اپیل و استصواب و نگرانی

باب ۱۱

احکام متفرق

(الف) اختیارات

قانون مالگذاری ممالک مغربی شمالی و اودھ

ایکٹ بغرض اجماع و ترمیم قانون متعلقہ مالگذاری آراضی اور اختیار عہدہ داران مال کے ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین

ہرگاہ اجماع و ترمیم کرنا اُس قانون کا جو ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین درباب مالگذاری آراضی اور اختیار عہدہ داران مال کے ہے قرین مصلحت ہے - لہذا اس تحریر کی رو سے حسب ذیل احکام قانونی صادر کئے جاتے ہین -

باب ۱

مراتب ابتدائی

دفعہ ۱ (۱) جایز ہے کہ یہہ ایکٹ بنام ایکٹ مالگذاری آراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ سنہ ۱۹۰۲ء موسوم کیا جاے -

مختصر نام و وسعت نفاذ و آغاز

(۲) یہہ ایکٹ ابتداً اُس تمام قلمرو سے تعلق ہے جو بوقت موجودہ زیر انتظام نواب لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و چیف کمشنر بہادر ملک اودھ کے ہو - باستثناے ملحق رقبہ جات کے جنکی تصریح ضمیمہ اول مین کیگئی ہے -

لیکن بپابندی احکام قانون بنگال نمبر ۱۸ مصدرہ سنہ ۱۸۲۵ء لوکل گورنمنٹ کو جایز

ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ کل یا کسی جزو ایکٹ ہذا کو منجملہ اُن رقبہ جات کے جو اسطرح مستثنیٰ کئے گئے ہین کل یا کسی سے متعلق کردے۔ اور

(۳) یہہ ایکٹ یکم جنوری ۱۹۰۲ء کو نافذ العمل ہوگا۔

تنسیخ — دفعہ ۲ - (۱) قوانین یا ایکٹ ہاے مندرجہ ضمیمہ دوم جسقدر کہ اس ضمیمہ کے خانہ سوم مین تصریح ہے منسوخ کئے گئے۔

(۲) جب ایکٹ ہذا یا اسکا کوئی جزو کسی ایسے رقبہ جات سے جو ضمیمہ اول مین مستثنیٰ کئے گئے ہین متعلق کیا جاے تو جو ایکٹ یا قانون اُن رقبہ جات مین نافذ ہو اُسکا اسقدر حصہ جسقدر کہ ایکٹ ہذا یا اسکے جزو متعلق شدہ کے جیسی کہ صورت ہو۔ تناقض ہو ایکٹ ہذا کی رو سے منسوخ ہو جائیگا۔

ممالک مغربی شمالی — (۳) اس ایکٹ کی رو سے کسی قانون یا ایکٹ کی منسوخی کی وجہ سے کوئی ایسا طریقہ عمل جایز نہو جائیگا جو قانون یا ایکٹ مذکور کے نفاد سے عین پہلے ناجایز تھا۔ اور اسکی وجہ سے کوئی ایسا حق یا رعایت یا امر یا شے از سر نو قایم یا پیدا نہوگا یا نہوگی جو بوقت آغاز ایکٹ ہذا نافذ یا موجود نہو۔

تحفظ — دفعہ ۳ - (۱) قوانین یا ایکٹ ہاے منسوخ شدہ مین سے کسی کے بموجب کل قواعد جو مرتب کئے گئے ہین اور کل تقررات اور تشخیصات اور بٹوارے اور انتقالات جو کئے گئے ہون اور اشتہارات اور اعلانات اور احکام جو جاری ہوے ہون اور اقتدارات و اختیارات جو عطا ہوے ہون اور ٹھیکہ ہاے مستاجری جو دیے گئے ہون اور کاغذات حقوق اور اور کاغذات جو طیار کئے گئے ہون اور حقوق جو حاصل ہوے ہون اور ذمہ داریان جو عاید ہوئی ہون اور لگان جو معین کئے گئے ہون اور مقامات اور اوقات جو مقرر کئے گئے ہون اور اور چیزین جو کیگئی ہون اُنکی نسبت جہان تک ہو سکے یہہ سمجھا جائیگا کہ وہ فرداً فرداً اس ایکٹ کے بموجب مرتب ہوے اور کئے گئے اور جاری ہوے اور عطا ہوے اور

دیے گئے اور طیار کئے گئے اور حاصل ہوے اور عاید ہوئین اور معین کئے گئے اور مقرر کئے گئے اور کی گئین۔

(۲) جس قانون یا ایکٹ یا دستاویز مین کسی قانون یا ایکٹ کا جو اس ایکٹ کی رو سے منسوخ ہوا حوالہ ہو اُسکی یہہ تعبیر کیجائیگی کہ اُسمین اس ایکٹ کا یا اسکے ہم مضمون حصہ کا حوالہ ہے۔

ممالک مغربی شمالی ا ود ھ – ۲

تعریفات

دفعہ ۴۔ ایکٹ ہذا مین اگر کوئی امر از روے مضمون یا سیاق عبارت کے متناقض نہو تو۔

(۱) "بورڈ" سے مراد بورڈ مال ہے۔

(۲) "بار" سے مراد ایسا مواخذہ نسبت آراضی یا دعوی بمقابلہ آراضی ہے جو معاہدہ خانگی سے پیدا ہو۔

(۳) "نمبردار" سے ایسا حصہ دار محال مراد ہے جو اس ایکٹ کے بموجب کل یا بعض حصہ داران محال کا قایم مقام مقرر کیا جاے۔

نوٹ۔ نمبردار کی تعریف کی ضرورت تھی لہذا قانون ہذا مین اضافہ کی گئی۔ یہہ ظاہر ہے کہ نمبردار منجملہ حصہ داران کے ہونا چاہیے۔

(۴) "محال" سے مراد۔

(الف) ہر رقبہ مقامی ہے جسپر اداے مالگذاری کے اقرارنامہ جداگانہ کے بموجب قبضہ ہو۔ مگر شرط یہہ ہے کہ۔

۱۔ اگر رقبہ مذکور ایک ہی گانون یا جزو کسی گانون کا ہو تو اُس گانون یا جزو کے واسطے علیحدہ کاغذات حقوق مرتب کئے گئے ہون۔

۲۔ اگر اُس رقبہ مین دو یا زیادہ گانون یا گانون کے جزو ہون تو یا تو کل رقبہ کے واسطے یا ہر موضع یا جزو موضع کے واسطے جو رقبہ مذکور مین داخل ہو علیحدہ کاغذات حقوق

مرتب کئے گئے ہون - اور

(ب) ہر رقبہ معافی مالگذاری ہے جسکے واسطے علیحدہ کاغذات حقوق مرتب کئے گئے ہون - اور

(ج) اُن اغراض کے لئے جو لوکل گورنمنٹ تجویز کرے - ہر عطیہ آراضی کا ہے جو اس سے پہلے یا آیندہ بموجب قواعد آراضی افتادہ کے عمل مین آئے - اور

(د) ہر ایسا دیگر رقبہ مقامی ہے جسکو لوکل گورنمنٹ بذریعہ حکم عام یا خاص کے محال قرار دے -

نوٹ - محال اور موضع مین جو فرق ہے وہ قابل لحاظ ہے ایک موضع مین بذریعہ بٹوارہ یا اور طور پر چند محال ہوسکتے ہین مگر ایک محال مین چند موضع نہین ہوسکتے موضع در اصل ملک کے حصے ہین جو ایک خاص نام سے موسوم ہین جو اور در اصل ملک انھین حصون مین منقسم ہے -

محال وہ تقسیم ہے جو بلحاظ ادائے مالگذاری سرکار کے کیجاتی ہے - اور موضع وہ تقسیم ہے جو بلحاظ آبادی کے طبعی طور پر ہوگئی ہے -

جب ایک محال بذریعہ بٹوارہ چند محالون مین تقسیم ہو جاے تو ہر محال کے لئے جداگانہ کاغذ حقوق تیار ہونا چاہئے - دیکھو کدارناتھ بنام رامدیال انڈین لا رپورٹ جلد ۱۵ الہ آباد

معافی منضبطہ کا کوئی قطعہ جو کسی محال سے متعلق ہو مگر جسکے کاغذات حقوق علیحدہ نہون (گو کہ اُسکے وصول مالگذاری کے لئے محال اصلی سے جدا احکام جاری ہوے ہون) اور جو کاغذات حقوق بطور علیحدہ محال کے درج نہون - وہ علیحدہ محال نہین شمار کیا جائیگا - غلام مولی - بنام عزالنسا فیصلہ بورڈ ۱۸۹۴ء صفحہ ۳۷

(۵) "نابالغ" سے ایسا شخص مراد ہے جو بموجب دفعہ ۳ - ایکٹ سن بلوغ متعلقہ ہند ۱۸۷۵ء سن بلوغ کو نہ پہونچا ہو -

نوٹ - دیکھو ایکٹ سن بلوغ متعلقہ ہند ۱۸۷۵ء

سن بلوغ ایسے شخص کا جو زیر نگرانی کورٹ آف وارڈس ہو ۲۱ برس ختم کرنیکے بعد نہ اس سے پیشتر سمجھا جاویگا۔

(۱۰ ب) "لگان" اور "اسامی رعیت" سے وہی مراد ہوگی جو اُن سے ایکٹ قبضہ آراضی ممالک مغربی و شمالی ۱۹۰۲ء یا ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء مین۔ جیسی کہ صورت ہو۔ مراد ہے۔

نوٹ ۔ لگان اور آسامی رعیت کی تعریف کے لئے دیکھو دفعہ ۲ ۔ الف ضمن ۴ و ۹۔ ایکٹ قبضہ آراضی ممالک مغربی و شمالی ۱۹۰۲ء یا دفعہ ۳ ۔ ضمن ۵ و ۱۰۔ ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء تعریف لگان کی ترمیم کیگئی ہے۔ جو آراضی بعوض خدمت کے دیجاتی ہے اس ملک مین معافی سمجھی جاتی ہے اور وہ معافی چاکرانہ یا معافی خدمتی کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ اودھ مین خدمت کبھی لگان نہین سمجھی گئی اور یہہ مناسب نہین معلوم ہوا کہ اودھ مین کوئی تبدیلی کیجاے۔ خدمت کا کوئی تعین نہین ہوتا نہ اوسمین کوئی اضافہ ممکن ہے اور نہ وہ بذریعہ عدالت وصول کیجا سکتی ہے اسلئے خدمت کا شمار لگان مین نہین کیا گیا۔

(۷) "مالگذاری" سے مالگذاری آراضی مراد ہے۔

(۸) "عدالت مال" سے سب حکام مندرجہ ذیل یا اُنمین سے کوئی (یعنی) بورڈ اور اسکے تمام ممبر اور صاحبان کمشنر اور اڈیشنل کمشنر اور کلکٹر اور اسسٹنٹ کلکٹر اور مہتمان بندوبست اور اسسٹنٹ مہتمان بندوبست اور مہتمان ترتیب کاغذات اور اسسٹنٹ مہتمان ترتیب کاغذات اور تحصیلدار مراد ہین۔

(۹) "عہدہ دار مال" سے ہر ایسا عہدہ دار مراد ہے جو اس ایکٹ کے بموجب کاغذات مالگذاری کے قایم رکھنے مین یا مالگذاری آراضی کے کام مین مامور ہو۔

(۱۰) "معافی مالگذاری" سے جب یہہ الفاظ آراضی سے متعلق ہون وہ آراضی مراد ہے جسکی مالگذاری کلاً یا جزءً واگذاشت کیگئی ہے یا منقطع کرالی گئی ہے یا عطا کیگئی ہے

یا کسی معاہدہ خاص سے چھوڑ دی گئی ہے -

(۱۱) "بندوبست" سے مراد بندوبست مالگذاری آراضی ہے -

(۱۲) "سیر" سے مراد ممالک مغربی و شمالی مین -

(الف) ایسی آراضی ہے جو اخیر کے کاغذات حقوق مین جو قبل نفاذ ایکٹ ہذا مرتب ہوے ہون بطور سیر درج کیگئی ہو اور برابر ایسی ہی درج ہوتی چلی آئی ہو یا جو اگر غلطی یا ترک نہوتا تو برابر ایسی ہی درج ہوتی چلی آتی - یا

(ب) ایسی آراضی ہے جسکو ایکٹ ہذا کے آغاز سے عین پہلے بارہ برس تک برابر مالک خود اپنے مویشی وغیرہ سے یا اپنے نوکرون کے ذریعہ سے یا مزدورون کے ذریعہ سے کاشت کرتا رہا ہو - یا

(ج) وہ آراضی ہے جو از روے رواج دیہہ بطور خاص جوت کسی حصہ دار کے تسلیم کی گئی ہو اور درمیان حصہ داران کے منافع یا اخراجات کی تقسیم مین اسی طور پر تصور ہوتی رہی ہو -

مگر شرط یہہ ہے کہ جو آراضی حسب فقرات تحتی (الف) یا (ب) یا (ج) سیر ہو وہ اُس وقت سیر نرہے گی جب وہ آراضی مقبوضہ آسامی ساقط الملکیت ہو جاے -

یہہ بھی شرط ہے کہ اگر آسامی ساقط الملکیت اپنا حق ملکیت اُس آراضی مین جو اُسکے قبضہ مین بہ حیثیت آسامی ساقط الملکیت کے تھی پھر حاصل کرے تو آراضی متذکرہ شرط اول پھر اُسکی سیر ہو جائیگی -

(۱۳) "سیر" سے مراد ملک اودہ مین -

(الف) ایسی آراضی ہے جسکی نسبت ایکٹ لگان ملک اودہ ۱۸۸۶ء کے صادر ہونے سے عین پہلے سات برس سے مالک یا مالک ادنیٰ کے منافع اور اخراجات کی تقسیم مین برابر بطور سیر کے عمل ہوتا رہا ہو -

(ب) ایسی آراضی ہے جسکو ایکٹ مذکور کے صادر ہونے سے عین پہلے سات برس سے برابر مالک یا مالک ادنیٰ خود یا اپنے نوکرون کے ذریعہ سے یا مزدورون کے ذریعہ سے کاشت کرتا رہا ہو۔

مگر شرط یہہ ہے کہ جو آراضی بوقت بندوبست گذشتہ قبل صدور ایکٹ لگان ملک اودہ ۱۸۸۶ء کے بطور سیر قلمبند کیگئی ہو اور اُسوقت سے برابر ویسی ہی درج ہوتی چلی آئی ہو اُسکی نسبت یہہ قیاس کر لینا لازم ہے کہ وہ اُس قسم کی آراضی ہے جسکا ذکر فقرہ تحتی (الف) مین ہے تاوقتیکہ خلاف اسکے ثابت نہو۔

یہہ بھی شرط ہے کہ جو آراضی حسب فقرات تحتی (الف) یا (ب) سیر ہو وہ اُسوقت سیر نرہیگی جب وہ آراضی مقبوضہ آسامی (رعیت) ساقط الملکیت ہو جاے۔

اور یہہ بھی شرط ہے کہ اگر آسامی ساقط الملکیت اپنا حق ملکیت اُس آراضی مین جو اُسکے قبضہ مین بحیثیت آسامی ساقط الملکیت کے تھی پھر حاصل کرے تو آراضی متذکرہ شرط دوم پھر اُسکی سیر ہو جائیگی۔

نوٹ - سیر کی تعریف مین ردو بدل ہوا ہے اور ممالک مغربی و شمالی مین سیر کی تعریف اودہ کی تعریف کی بنا پر ترمیم کر دی گئی ہے اسکا ماحصل یہہ ہے کہ دران حالیکہ محالات بھیاچارہ و پٹی داری مین سیر بدستور حاصل ہوتی رہیگی لیکن علاقہ جات زمینداری مین رقبہ سیر کی توسیع محدود ہوگی اور آیندہ ایسی سیر پیدا نہو سکیگی جسمین کاشتکاران کو حق مقابضت پیدا نہو سکے۔

ابتک اندراج سیر کاغذات مین مضبوط شہادت اس امر کی تھی کہ وہ زمین سیر ہے غلطی یا سہو کی تصحیح سیر کے بارہ مین الفاظ تعریف کی رو سے ممکن نتھی - اب یہہ الفاظ کہ (یا جو اگر غلطی یا ترک نہوتا تو برابر ایسے ہی درج ہوتی چلی جاتی) بڑھا دیے گئے ہین تاکہ غلطی کی اصلاح کا اختیار باقی رہے

یہہ بات قابل لحاظ ہے کہ موجودہ تبدیلی قانون سے گو حق سیر کا آراضی خود
کاشت زمینداران مین روک دیا گیا لیکن جو اصلی فایدہ سیر کا تھا وہ ابتک
قایم ہے بحالت زایل ہوجانے حق زمینداری کے آراضی خودکاشت مین جو بارہ سال کاشت
زمیندار مین رہی ہو حق ساقط الملکیت پیدا ہوسکیگا - جو کچھ اثر اس تبدیلی کا ہے وہ یہہ
ہے کہ ایسی سیر آیندہ پیدا نہو سکیگی جس مین کاشتکاران کو حق مقابضت پیدا ہونے
کی روک ہو -

سیر کی تعریف سب سے پہلے ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء مین درج ہوئی عام اصول کی رو سے قبل نفاذ اس قانون
کے سیر سے وہ آراضی مراد تھی جو زمیندار کی کاشت مین ہو مگر اب محض اندراج کسی زمین کو سیر نہین بنا سکتا
جبتک کل شرایط مندرجہ تعریف پوری نہون اندراج بندوبست اور اسکے بعد مسلسل اندراج کاغذات
دیہی اس بات کے لیئے قطعی ثبوت ہے کہ آراضی متنازعہ سیر ہے (مقدمہ نجف علی لیگل رممبرنسر جلد ۱)

سیر کے بارے مین جو نظایر ہوئے ہین انمین جو زیادہ ضروری ہین وہ حسب ذیل ہین -

حکام بورڈ نے تجویز فرمایا کہ کسی آراضی کا بطور سیر کاغذات بندوبست مین نہ مندرج ہونے سے یہہ خواہ
مخواہ نہ سمجھا جائیگا کہ وہ آراضی سیر نہین ہے اگر کسی جگہہ اراضیات مقبوضہ کاشتکاران و اراضیات
مقبوضہ زمینداران مین کچھہ فرق نہین رکھا گیا ہے تو جس آراضی پر نام پٹیدار مندرجہ کھیوٹ مندرج ہوگا
وہ آراضی سیر سمجھی جائیگی -

لالہ کنور بنام رتن سنگھ - لیگل رممبرنسر بابت ماہ مارچ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۱۰۰ - کتاب انگریزی -

اگر زمیندار کسی آسامی دخیلکار کو بیدخل کرا کے اُس آراضی کو کسی دوسری اسامی غیر دخیلکار کے ساتھ
بندوبست کرے تو ایسی حالت مین زمیندار مذکور اُس آراضی کو اپنی سیر کاغذات مال مین مندرج نہین کرا سکتا
بجز اُس صورت کے کہ زمیندار مذکور پورے طور سے شرایط کی پابندی کرے
اور بارہ سال تک اپنے سامان زراعت سے خود اُس آراضی کی کاشت مین مصروف رہا ہو -

بابو لچھمی نراین بنام جھر کھنڈی دوبے - فیصلہ بورڈ لیگل رممبرنسر جلد ۱ حصہ ۲ - بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۶۲

کتاب انگریزی۔

جو آراضی ایک مرتبہ بطور سیر کے حاصل کیجاے تو اس سے یہ ضرور نہین ہے کہ آراضی مذکور ہمیشہ بطور سیر کے قایم رہے۔

بھروسارائے بنام جدام اوجھا۔فیصلہ بورڈ لیگل ریممبرنسر جلد ١۔حصہ ٦۔ بابت ماہ دسمبر ١٨٧٩ء صفحہ ٧٥ کتاب انگریزی۔

تجویز ہوئی کہ آراضی سیر نیلام ہوسکتی ہے مگر ایسے نیلام سے مالک آراضی سیر کا حق ساقط المالکیت اُسی آراضی سے زایل نہین ہوسکتا۔

پیاگ سنگہ بنام نورالحسن خان۔مورخہ ٢ مئی ١٨٨٩ء ویکلی نوٹس۔ بابت ١١۔جنوری ١٨٩٠ء جلد ١٠ نمبر ٢۔

ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ عدالت ماتحت کی یہ راے صحیح نہین ہے کہ جو آراضی کاغذات مال مین بارہ سال سے زاید سیر لکھی گئی ہو اُس آراضی مین کاشتکار کو حق دخیلکاری حاصل نہین ہوسکتا اسلئے کہ محض کاغذات مال مین سیر مندرج ہونے سے کوئی آراضی سیر نہین ہوسکتی۔

بیلی بنام بجتو۔فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد۔مورخہ ٧۔اگست ١٨٨١ء نمبر ١٤٨۔

یہ ضرور نہین ہے کہ جو آراضی چند سال پیشتر سیر ہو وہ ہمیشہ سیر رہے اور تجویز ہوئی کہ کاشتکار قطعی طور پر پابند اندراج جمعبندی کا نہین کیا جاتا اسلئے کہ اندراج جمعبندی بالکل کاشتکار کے اختیار مین نہین ہے ممکن ہے کہ وہ اُسکے اندراج سے واقفیت نرکھتا ہو۔

بھوانی دت سنگہ بنام بیر سنگہ۔فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد۔مورخہ ١٧ مئی ١٨٨٠ء صفحہ ٩٦ کتاب انگریزی۔

اگر کسی حصہ دار کی آراضی سیر بعد تقسیم کسی دوسرے حصہ دار کے حصہ مین آئے تو ایسی حالت مین استحقاق سیر نسبت آراضی مذکور کے باقی نہین رہتا۔

امان سنگہ بنام جگوپال۔فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد۔مورخہ ٢٣ مارچ ١٨٦٨ء نمبر ٢٣٢

اگر کسی زمین کو رعیت ازسر نو توڑ کر قابل زراعت کرے اور اسکو اپنی کاشت مین لاے تو ایسی حالت مین آراضی مذکور سیر زمیندار کی نہین ہو سکتی ہے -

جھگرو بنام لوٹ پانڈے - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۳- جولائی ۱۸۶۶ء نمبر ۶۰۸

(۴) ''تعلقہ'' یا ''محال تعلقداری'' سے ایسا علاقہ موقوعہ اودہ مراد ہے جس سے ایکٹ علاقہ جات ملک اودہ ۱۸۶۹ء کے احکام متعلق ہون - اور ''تعلقدار'' سے ایسے علاقہ کا مالک مراد ہے -

(۵) ''مالک اراضی'' سے مراد'' اودہ مین'' ایسا شخص ہے جو حق قابل وراثت اور قابل انتقال آراضی مین رکھتا ہو اور جو اس آراضی کی بابت لگان ادا کرنیکا ذمہ دار ہو یا اگر کوئی عدالتی فیصلہ یا معاہدہ نہوتا تو ذمہ دار ہوتا -

باب ۲

تقررات اور علاقہ اختیار

دفعہ ۵ - اختیار نگرانی تمام امور متعلقہ مالگذاری آراضی کا ممالک مغربی و شمالی و اودہ مین بورڈ کو تحت احکام لوکل گورنمنٹ کے مفوض ہے -

اختیار نگرانی رکھنے والا اعلیٰ حاکم مال | مغربی شمالی ۴ اودہ - ۳

دفعہ ۶ - لوکل گورنمنٹ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حضور سے پہلے منظوری حاصل کرکے میمبران بورڈ کو مقرر کریگی اور انکو علیحدہ کر سکتی ہے -

تقرر اور علیحدگی میمبران بورڈ کی | مغربی شمالی ۵

دفعہ ۷ - (۱) بپابندی ایسے قواعد یا احکام کے جو لوکل گورنمنٹ وقتاً فوقتاً مقرر یا جاری کرے بورڈ کو جایز ہے کہ اپنے میمبرون کے درمیان اپنے کام کو اسطرح تقسیم کرے اور اپنے علاقہ اختیار کی ایسی تقسیم کرے جیسا کہ بورڈ کو مناسب معلوم ہو -

کام کی تقسیم کا اختیار | مغربی شمالی ۶ اودہ - ۳

(۲) تمام احکام یا ڈگریاں جو کوئی ممبر بورڈ مطابق اُس تقسیم کار یا تقسیم علاقہ اختیار کے صادر کرے احکام یا ڈگریاں (جیسی کہ صورت ہو) بورڈ کی متصور ہونگی۔

حکم عدالتی کی تبدیل یا تنسیخ — ممالک مغربی و شمالی ۷ اودھ ۳

دفعہ ۸۔ جو ڈگری یا حکم کسی کارروائی عدالتی میں زیر لحاظ بورڈ برطبق اپیل یا برطبق استصواب بموجب دفعہ ۲۱ یا بطور نگرانی بموجب دفعہ ۲۱۸ آئی یا آیا ہو۔ اُسکی تبدیل یا تنسیخ بدون اتفاق رائے دو ممبران بورڈ کے نہو گی۔

اختلاف رائے کی صورتیں میں گورنمنٹ سے استصواب — ممالک مغربی و شمالی ۸ اودھ ۳

دفعہ ۹۔ جب ممبران بورڈ اپنے امور غیر متعلقہ کار عدالت میں مختلف الرائے ہوں اور دونوں جانب رائے مساوی ہو تو جس امر میں کہ اس نہج پر اختلاف واقع ہو وہ انفصال کے لیے لوکل گورنمنٹ کے حضور میں بھیجا جائیگا۔

ممبر بورڈ کو بورڈ کے اختیارات عمل میں لانیکی اجازت دینے کا اختیار — ممالک مغربی و شمالی ۱۰ اودھ ۳

دفعہ ۱۰۔ باوجود کسی امر کے جو ایکٹ ہذا میں مندرج ہے لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ کسی ممبر بورڈ کو اجازت دے کہ خواہ عموماً خواہ کسی مقام خاص کی نسبت تمام یا کوئی خدمت اور اختیار منجملہ خدمات اور اختیارات متعلقہ بورڈ کے انجام دے یا عمل میں لائے۔

قسمتوں اور ضلعوں اور تحصیلوں اور حصص ضلع کے مقرر کرنے اور بدلنے اور موقوف کرنے کا اختیار — ممالک مغربی و شمالی ۱۴ اودھ ۴ (ب)

دفعہ ۱۱ (۱) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بمنظوری ما قبل جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نئی قسمتیں یا اضلاع قایم کرے یا موجودہ قسمتوں یا ضلعوں کو موقوف کرے

(۲) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ کسی قسمت یا ضلع یا تحصیل کی حدود کو بدل دے اور جائز ہے کہ نئی تحصیلیں قایم کرے یا موجودہ تحصیلوں کو موقوف کرے اور جائز ہے کہ کسی ضلع کو حصص ضلع میں تقسیم کرے اور جائز ہے کہ حصص ضلع کی حدود کو بدل دے۔

(۳) بمتابعت احکام لوکل گورنمنٹ کے جو حسب دفعہ تحتی (۲) صادر ہوں کل تحصیلیں حصص اضلاع سمجھی جائینگی۔

نوٹ - حسب ذیل کمشنریان اب ممالک مغربی و شمالی و اودہ مین ہین -

نام قسمت	اضلاع متعلق
بنارس	بنارس - مرزاپور - غازیپور - بلیا - جونپور -
الہ آباد	الہ آباد - کانپور - فتحپور - باندہ - ہمیرپور - جھانسی - جالون -
میرٹھ	میرٹھ - مظفرنگر - علیگڈہ - سہارنپور - دیرہ دون - بلندشہر -
آگرہ	آگرہ - ایٹہ - اٹاوہ - مین پوری - فرخ آباد - متھرا -
روہیلکھنڈ	بریلی - پیلی بھیت - شاہجہانپور - مرادآباد - بجنور - بدایون -
گورکھپور	گورکھپور - بستی - اعظم گڈہ -
کمایون	نینی تال - الموڑہ - گڈھوال -
فیض آباد	فیض آباد - گونڈا - بہرایچ - پرتاب گڈہ - بارہ بنکی - سلطانپور
لکھنو	لکھنو - سیتاپور - راے بریلی - کھیری - اناو - ہردوئی -

صاحبان کمشنر قسمت دفعہ ۱۲ - لوکل گورنمنٹ ہر قسمت مین ایک کمشنر مقرر کریگی اور وہ کمشنر اپنی قسمت کے اندر وہ اختیارات عمل مین لائیگا اور اُن خدمات کو انجام دیگا جو حسب ایکٹ ہذا یا کسی اور قانون مجریہ وقت کے کمشنر کو مفوض ہون یا اُس سے متعلق کیجائین اور وہ تحت اہتمام بورڈ اپنی قسمت کے تمام عہدہ داران مال پر حکومت رکھیگا

ممالک مغربی و شمالی ۱۱ اودہ - ۴ -

ایڈیشنل کمشنرون کا تقرر اور انکے اختیارات اور فرایض دفعہ ۱۳ - (۱) جایز ہے کہ لوکل گورنمنٹ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری پیشتر حاصل کرکے کسی قسمت مین یا دو یا زیادہ مشترک قسمتون مین ایک ایڈیشنل کمشنر مقرر کرے -

ممالک مغربی و شمالی ۱۱ (الف) اودہ - ۴ (الف)

(۲) ایڈیشنل کمشنر اُس مدت تک اپنے عہدہ پر قایم رہیگا جبتک لوکل گورنمنٹ کی مرضی ہو -

(۳) ایڈیشنل کمشنر کمشنر کے ایسے اختیارات اور ایسے فرایض ایسے مقدمات یا اقسام مقدمات مین جنکی لوکل گورنمنٹ ہدایت کرے یا در صورت نہونے احکام لوکل گورنمنٹ کے کمشنر متعلقہ ہدایت کرے عمل مین لائیگا اور انجام دیگا -

(۴) یہہ ایکٹ اور ہر دوسرا قانون نافذ الوقت جو کمشنر سے متعلق ہو ایڈیشنل کمشنر سے جبکہ مشار الیہ بموجب دفعہ تحتی (۳) کوئی اختیارات عمل مین لاتا ہو یا کوئی خدمات انجام دیتا ہو اسطرحپر متعلق ہوگا کہ گویا وہ کمشنر قسمت ہی۔

ممالک مغربی و شمالی ۱۲ — اودہ ۴

کلکٹر ضلع دفعہ ۱۴- لوکل گورنمنٹ ہر ضلع مین ایک عہدہ دار مقرر کریگی جو ضلع کا کلکٹر ہوگا اور وہ اپنے تمام ضلع مین وہ تمام اختیارات عمل مین لائیگا اور اُن تمام خدمات کو انجام دیگا جو حسب ایکٹ ہذا یا کسی اور قانون مجریہ وقت کے کلکٹر کو مفوض ہون یا اُس سے متعلق کیجائین۔

ممالک مغربی و شمالی ۱۳ — اودہ ۴

اسسٹنٹ کلکٹر دفعہ ۱۵ (۱) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہی کہ ہر ضلع کے واسطے اُتنے اور اشخاص جو اُسکی دانست مین مناسب ہون اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا درجہ دوم کے مقرر کرے۔

اودہ ۵

(۲) تمام ایسے اسسٹنٹ کلکٹر اور ضلع کے تمام دیگر عہدہ داران مال ماتحت کلکٹر کے ہونگے۔

نوٹ- جملہ اشخاص جو تحصیلدار یا قایم مقام تحصیلدار مقرر ہون بموجب دفعہ ہذا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم متصور ہونگے (نمبر ۱۲۶۸ سنہ ۱۸۷۵ء)

جملہ تحصیلدار جو بذریعہ ترقی ڈپٹی کلکٹر یا قایم مقام ڈپٹی کلکٹر مقرر کئے جاوین وہ جب تک ڈپٹی کلکٹر رہین اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول متصور ہونگے (۱۳۴۰ سنہ ۱۸۸۱ء)

جملہ اشخاص جو سوا ے ترقی کے عہدہ تحصیلداری سے اور طرحپر ڈپٹی کلکٹر یا قایم مقام ڈپٹی کلکٹر مقرر ہون وہ جب تک اُس عہدہ پر رہین اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم متصور ہونگے (۱۴۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء)

نووارد صاحبان سِولین (یعنی عہدہ داران متعہد سول سروس) متعلقہ ممالک مغربی و شمالی کو صرف اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بموجب قانون مالگذاری آراضی ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے سر رشتہ مال مین حاصل ہونگے- قبل اسکے کہ کسی عہدہ دار کو اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم حسب قانون لگان ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء عطا کئے جائین (۱) عہدہ دار مذکور کو ڈپارٹمنٹل امتحان مین بصیغہ مال دلیسی زبان درجہ ادنی مین کامیابی حاصل کرلینا چاہئے اور (۲) درخواست عطاے اختیارات کی تائید ایک سارٹیفکٹ کے ذریعہ سے ہونا چاہئے جسمین صاحب کلکٹر تصدیق کریگا کہ عہدہ دار مذکور

کار عدالت دیسی زبان مین بغرض فیصلہ مقدمات کے لیاقت کافی رکھتا ہی۔ ؁

کوئی عہدہ دار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کے اختیارات حاصل نکرسکیگا قبل اسکے کہ وہ چھ مہینے تک اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم عمل مین نہ لاچکا ہو۔

نمبر ۱۔ ۱۹۱ (الف) مورخہ یکم جون ۱۸۸۱ء نمونہ منسلکہ جسکی چھپی ہوئی نقول سپرنٹنڈنٹ مطبع سرکاری ممالک مغربی و شمالی و اودھ سے درخواست دینے پر حاصل ہوسکتی ہین آیندہ سے عطاے اختیارات حسب قانون مالگذاری و لگان ممالک مغربی و شمالی و اودہ علی سبیل الترتیب کے لیے سفارش کرنے مین استعمال ہوگا۔

درخواست بغرض عطاے اختیارات حسب قانون مالگذاری و لگان ممالک مغربی و شمالی و اودہ

نام عہدہ دار و عہدہ	امتحان یا امتحانات کہ جنمین عہدہ دار مذکور کامیاب ہوا	تاریخ کہ جب سے نوکری مین مقرر ہوا	اعلیٰ اختیارات جو حاصل ہون بعہدہ مجسٹریٹی و اختیارات مجسٹریٹی مفوضہ	اختیارات جنکے عطا کیے جانے کی تجویز ہے	وجوہ جنکی بنا پر حاکم ضلع نے سفارش کی ہے	کیفیت جناب صاحب کمشنر

؁ گورنمنٹ نے قاعدہ مقرر کردیا ہی کہ کسی متعہد عہدہ دار سول سروس کا درجہ اعلیٰ مین بصیغہ مال یہ دیسی زبان امتحان مین کامیابی حاصل کرلینا سارٹیفکیٹ مذکور الصدر کی ضرورت ترسیل کو بالموجب رفع نہین کردیتا ہے۔

معطل یا علیحدہ کیا جانا عہدہ دارون کا

دفعہ ۱۶ - لوکل گورنمنٹ کو جائز ہی کہ کسی عہدہ دار کو جو بموجب دفعہ ۱۲ یا ۱۳ یا ۱۴ یا ۱۵ مقرر کیا گیا ہو معطل یا علیحدہ کرے۔

تحصیلدار و نایب تحصیلدار

دفعہ ۱۷ - لوکل گورنمنٹ کو جائز ہی کہ ہر ضلع مین اسقدر اشخاص کو جسقدر وہ مناسب سمجھے تحصیلدار و نایب تحصیلدار مقرر کرے اور لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ایسے عہدہ دارون کو یا انمین سے کسیکو معطل یا علیحدہ کرے یا انکے تقرریا معطل

یا علیحدہ کرنے کی نسبت اپنے اختیار کو بپابندی ایسے قواعد کے جو لوکل گورنمنٹ مقرر کرے (اور حاکم کو) سپرد کرے۔

نوٹ - لوکل گورنمنٹ کو یہہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے اختیارات تقرری و معطلی و علیحدگی تحصیلداران و نایب تحصیلداران کو دوسرے افسرون کے سپرد کرے عموماً یہہ سپردگی بورڈ مال کے حق مین ہوگی لیکن ممکن ہے کہ کلکٹرون کو افسران مذکور کی جگہہ پر تقرری چند روزہ کا اختیار دینے کی ضرورت پڑے و نیز کلکٹر کو بوقت اشد ضرورت افسران مذکور کی معطل کرنے کا حق حاصل رہنا چاہیے۔

اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع

دفعہ ۱۸ - (۱) لوکل گورنمنٹ کو جایز ہے کہ کسی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کو ایک یا کئی حصہ ضلع کا اہتمام سپرد کرے اور جایز ہے کہ اسکو اُس سے علیحدہ کردے۔

ممالک مغربی شمالی - ۱۵
اودہ - ۷

(۲) ایسا اسسٹنٹ کلکٹر حصہ ضلع کا مہتمم اسسٹنٹ کلکٹر کہلائیگا اور تحت اہتمام کلکٹر اُن تمام اختیارات کو عمل مین لائیگا اور اُن تمام خدمات کو انجام دیگا جو ایکٹ ہذا یا کسی اور قانون مجریہ وقت کے بموجب اسکو عطا اور مفوض ہون۔

(۳) لوکل گورنمنٹ کو جایز ہے کہ اپنے اختیارات حسب دفعہ ہذا کلکٹر ضلع کو سپرد کرے اور جایز ہے کہ اُس سپرد کئے ہوے اختیار کو مسترد کردے۔

نوٹ - لوکل گورنمنٹ نے اختیارات زیر دفعہ ہذا کلکٹران ضلع کو سپرد کردئے ہین (۲۴ - الف ۶ جولائی ۱۹۰۱ء) سوائے اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کے کوئی شخص افسر انچارج حصہ ضلع نہین ہوسکتا - اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر انچارج حصہ ضلع دفعہ ۲۲ آیندہ مین درج ہین۔

ماتحتی عہدہ داران مال کی

دفعہ ۱۹ - بپابندی عام اہتمام کلکٹر کے حصہ ضلع کا ہر عہدہ دار مال ماتحت اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کے (اگر کوئی ہو) رہیگا۔

ممالک مغربی شمالی - ۱۶
اودہ - ۸

کلکٹر ضلع در صورت خلوے عہدہ بطور چند روزہ

دفعہ ۲۰ - اگر کلکٹر فوت ہوجاے یا لایق انصرام اپنی خدمات کے نرہے تو وہ عہدہ دار جو چند روزہ ضلع کے امور مالی کا انتظام بطور حاکم اعلی عامل کے کرے وہ تا وقتیکہ کلکٹر متوفی یا ناقابل کی جگہہ کوئی اور شخص لوکل گورنمنٹ

ممالک مغربی شمالی - ۲۰
اودہ - ۱۱

کے حضور سے مقرر ہو اور اپنے اُس عہدہ کا اہتمام بے حسب ایکٹ ہذا کلکٹر تصور ہوگا۔

باب ۳

قایم رکھا جانا نقشہ جات و کاغذات کا

نوٹ۔ اس باب مین نقشہ جات اور کاغذات کے قایم رکھنے کا اور قانونگویون اور پٹواریون کے تقرر کا ذکر ہے۔ پٹواریون کے انتخاب مین نمبردار یا مالکان کو گورنمنٹ کے ساتھ شریک رکھنے کا اصول قایم رکھا گیا ہے جو احکام کہ نقشہ جات اور کاغذات کے قایم رکھنے کے متعلق ہین وہ زیادہ صاف اور درست کر دیے گئے ہین اور حدبندی کے نزاعات کے تصفیہ کے متعلق جدید احکام درج کر دیے گئے ہین جن سے یقین ہے کہ ایسے نزاعات کے فیصل کرنے مین سہولیت ہوگی اور نامناسب مقدمہ بازی بھی نہوگی۔

(الف) قانونگویان وپٹواریان

ممالک مغربی شمالی ایکٹ ۱۴ و ۱۸۷۳ء دفعہ ۲۲

پٹواریون کے حلقون کے قایم کرنے اور تبدیل کرنے کا اختیار

دفعہ ۲۱۔ کلکٹر کو منظوری باقبل بورڈ کے جایز ہے کہ اُس ضلع کے محالات کو پٹواریون کے حلقون مین تقسیم کرے اور اُسے جایز ہے کہ وقتاً فوقتاً اُن حلقون کی تعداد اور حدود کو بدلتا رہے۔

لیکن کوئی ایسی تقسیم یا تبدیلی بدون اسکے اور اسوقت تک قطعی نہوگی جبتک کہ اُسکی منظوری بورڈ کے حضور سے نہو جاے۔

نوٹ۔ جب کسی ایسے موضع کی تقسیم کی وجہ سے جو کسی بڑے حلقہ پٹواری مین مشتمل تھا کوئی جدید حلقہ پٹواری قایم کیا جاوے تو جدید حلقے کے زمینداران کو حق انتخاب پٹواری جدید کا حاصل ہوگا۔ یہہ بات کہ اونکا آوردہ پٹواری قریب کے حلقے کسی پٹواری کا لڑکا ہے بطور خود قانون کے مین الفاظ کی عدم پیروی کے لئے کافی وجہ نہین ہوسکتی جبتک کہ ایسا کرنے مین کوئی خاص انتظامی دقت حایل نہو۔

(مقدمہ چودھراین لچھمن کنور بورڈ فایل نمبر ۲۶ ؁ ۱۸۹۲ء غیر مطبوعہ)

پٹواریون کی تنخواہین

ممالک مغربی شمالی ۲۲

دفعہ ۲۲ تعداد پٹواریون کی تنخواہ کی وقتاً فوقتاً کلکٹر بمتابعت احکام بورڈ کے مقرر کرتا ہے گا۔

نوٹ ۔ تنخواہ پٹواری کی تعمیل ڈگری مین یا عدالت دیوانی کے حکم سے قرق نہین ہوسکتی دیکھو ضمن (ط) دفعہ ۲۶۶ ضابطہ عدالت دیوانی۔

یہہ دفعہ ہم مضمون دفعہ ۳۰ قانون مالگذاری پنجاب کے ہے۔ پٹواری کو قرضداری سے بچانیکے واسطے یہہ حکم نہایت ضروری ہے ۔

تقرر و علیحدگی و موقوفی پٹواریان کی

ممالک مغربی و شمالی ۲۳ ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء دفعہ

دفعہ ۲۳ (۱) کلکٹر جیسا کہ بعد ازین ایکٹ ہذا مین محکوم ہے ہر حلقہ کے لیے پٹواری مقرر کریگا اور جایز ہے کہ با وجود کسی امر مندرجہ مابعد ایکٹ ہذا کے پٹواریون کی علیحدگی یا موقوفی کا بمتابعت اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۳۴ بنائے گئے ہون حکم صادر کرے ۔

(۲) جایز ہے کہ کلکٹر کسی پٹواری کو ایک حلقہ سے دوسرے حلقہ مین صرف مفصلۂ ذیل صورتون مین تبدیل کرے ۔

(**الف**) بہ تعلق انتظام رد و بدل حلقہ جات کے جو حسب دفعہ ۲۱ کیا جاے ۔

(**ب**) برضامندی اُن اشخاص کے جنکو اُس حلقہ مین جسمین کہ پٹواری تبدیل کیا جاے نامزدگی کا حق حسب دفعہ ۲۴ (۱) حاصل ہو۔

نوٹ ۔ یہہ امر قابل لحاظ ہے کہ تبدیلی پٹواری کی اُس حلقہ کے زمیندار کی رضامندی پر منحصر ہے جہان تبدیل ہوکر وہ جائیگا۔

خالی عہدون پر پٹواریون کا نامزد اور مقرر کیا جانا

ممالک مغربی و شمالی ۲۵ لغایت ۲۰ ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء دفعہ

دفعہ ۲۴ (۱) جب کسی حلقہ مین پٹواری نہو تو لازم ہے کہ نمبرداران یا اگر کوئی نمبردار نہو تو مالکان حلقہ مذکور یا اُنکے قایم مقامان حقیت کسی شخص کو بطور پٹواری حلقہ کے نامزد کرین اور بمتابعت احکام دفعات تحتی (۵) و (۶) ایسا شخص (پٹواری) مقرر کیا جائیگا۔

(٢) درصورتیکہ اُس شخص کے نامزد کرنے مین اتفاق راے نہو تو کلکٹر کو لازم ہے کہ مقام کے دستور کی اگر کچھ ہو تحقیقات کرے اور بمتابعت احکام حسب متذکرہ بالا اُس شخص کو مقرر کرے جو اُسکے مطابق نامزد ہوا ہو۔

(٣) اگر دستور مذکور دریافت نہوسکے تو کلکٹر کو لازم ہوگا کہ کسی لایق شخص کو پٹواری مقرر کرے خواہ ایسا شخص نامزد کیا گیا ہو خواہ نہ کیا گیا ہو۔

(۴) اگر کوئی علاقہ خاص تحصیل ہو یا مالک علاقہ تحت اہتمام کورٹ آف وارڈس ہو تو کلکٹر جسکے زیر اہتمام علاقہ ہو دربارہ نامزد کرنے پٹواری کے حسب دفعہ ہذا مالک علاقہ تصور کیا جائیگا۔

(۵) اگر کوئی اشخاص جن سے نامزد کرنا پٹواری کا متعلق ہو پٹواری کی جگہہ دوسرے شخص کو خلوے عہدہ کی تاریخ سے پندرہ روز کے اندر نامزد کرنے مین غفلت کرین تو کلکٹر واسطے نامزد کرنے کے اُنکے نام اطلاعنامہ بھیجیگا اور اگر اُس اطلاعنامہ کے پہونچنے کی تاریخ سے پندرہ روز کے اندر وہ نامزد نکرین تو کلکٹر خود تقرر عمل مین لائیگا۔

(٦) اگر وہ اشخاص جن سے نامزد کرنا متعلق ہو پٹواری کے نامزد کرنے مین دستور مقام کی رعایت نکرین یا کسی ایسے شخص کو نامزد کرین جو پٹواری کی خدمات کے انصرام کے قابل نہو یا کلکٹر کی راے مین ایسی خدمات کے انصرام کے لایق نہو تو کلکٹر اُس شخص کے تقرر کو نامنظور کریگا اور اگر کوئی شخص لایق پندرہ روز کے اندر اُس نامنظوری کی اطلاع دہی کی تاریخ سے نامزد نہ کیا جاے تو وہ خود کسی شخص کو خالی عہدہ پر مقرر کردیگا۔

نوٹ۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۳ء بابت پٹواریان و قانون گویان کے جاری ہے دیکھو سرکار بوندڈ مال (ضمیمہ)

قانونگویون کا مقرر کیا جانا اور اونکے عہدہ ہاے خالی کا پر کرنا	**دفعہ ٢۵**۔ بمتابعت اُن قواعد کے جو بموجب دفعہ ٢٣ بنائے جائین ہر ضلع مین ایک یا کئی قانونگو سالانہ رجسٹرون

کی بطور مناسب نگرانی اور مرتب رکھنے اور اصلاح کے واسطے اور ایسی دیگر خدمات کے واسطے جو بورڈ وقتاً فوقتاً تجویز کرے مقرر ہو سکتے ہین۔

نوٹ - یہہ دفعہ اس غرض سے ترمیم کیگئی کہ صدر قانونگو کا تقرر ہو سکے۔

ممالک مغربی و شمالی

تعداد قانونگویون کی تنخواہ کی

دفعہ ۲۶ - قانونگویون کی تنخواہ وقتاً فوقتاً بورڈ حسب احکام لوکل گورنمنٹ مقرر کرتا رہیگا۔

ممالک مغربی و شمالی و ایکٹ ۱۹۰۱ء

قانونگو اور پٹواری ملازم سرکاری ہونگے اور اُنکے دفاتر یا کاغذات سرکاری کاغذات ہونگے

دفعہ ۲۷ - ہر قانونگو اور پٹواری اور ہر شخص جو چند روز لیے کسی عہدہ دار کی خدمات کے انصرام دینے کے لئے مقرر کیا جاے ازروے معنی قرارداده مجموعہ تعزیرات ہند کے ملازم سرکاری تصور کیا جاے گا اور تمام دفاتر اور کاغذات سرکاری جو کوئی ایسا عہدہ دار مرتب رکھے دفتر سرکاری اور مال سرکار متصور ہونگے۔

نوٹ - واسطے تعریف ملازم سرکار کے دیکھو دفعہ ۲۱ مجموعہ قانون تعزیرات ہند۔

(ب) نقشہ جات

جدید

قایم رکھا جانا نقشہ اور خسرہ کا

دفعہ ۲۸ - کلکٹر بموجب اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۳۴ بنائے گئے ہون اپنے ضلع کے ہر موضع کا ایک ایک نقشہ او خسرہ قایم رکھیگا اور ہر سال مین یا بعد انقضاے ہر ایسی عرصہ میعاد کے جو بورڈ مقرر کرے اُن نقشون او خسرون مین وہ تمام تبدیلیان جو ہر موضع یا محال یا کھیت کی حدود مین ہوئی ہون درج کرائیگا اور اگر ایسے نقشے یا خسرے مین غلطیون کا ہونا ظاہر کیا جاے تو اُنکی صحت کر دیگا۔

ممالک مغربی و شمالی و اودہ - ۱۰۳

ذمہ داری مالکان کی نسبت قایم رکھنے نشانات حدبندی کے

دفعہ ۲۹ - مواضع یا محالات یا کھیتون کے تمام مالکان کو لازم ہے کہ جو مستقل نشانات حدبندی کے اُنپر جو ازاً تعمیر کئے گئے ہون اُنکو اپنے صرف سے قایم رکھین اور اُنکی مرمت کرتے رہین اور جایز ہے کہ کلکٹر کسی وقت ایسے مالکان کو یہہ حکم دے کہ۔

(الف) اُن مواضع یا محالات یا کھیتون پر مناسب نشانات حدبندی کے تعمیر کرین۔
(ب) جو نشانات حدبندی اُن پر بطور جایز قایم کئے گئے ہون اُن سب کی اسی شکل مین اور ایسے مصالحہ سے جو وہ تجویز کرے مرمت کرین یا اُنکو از سر نو تعمیر کرین۔
اگر تاریخ اطلاعدہی سے ۳۰ دن کے اندر ایسے حکم کی تعمیل نہ کیجاے تو کلکٹر کو لازم ہے کہ اُن نشانات حدبندی کو قایم کرائے یا اُنکی مرمت یا از سر نو تعمیر کراے اور اُن مالکان سے جنکو تعلق ہو اُس حساب رسدی سے جو اُسکی دانست مین مناسب ہو جو کچھ صرف ہوا ہو اُسکو وصول کرے۔
تشریح - اس دفعہ اور آیندہ دفعہ مین لفظ "مالکان" مین مالکان ادنیٰ اور ٹھیکہ داران اور مرتہنان اور دیگر اشخاص قابض آراضی مذکور بھی داخل ہین۔

نشانات حدبندی کو ضرر پہونچانے یا اونکے دور کرنے کی سزا

دفعہ ۳۰ - جایز ہے کہ کلکٹر اُس شخص کو جسکی نسبت کسی نشان حدبندی یا نشان پیمایش کے عمداً اٹھانے یا دور کرنے یا ضرر پہونچانے کا جرم اُسکے اجلاس مین ثابت ہوا اُسقدر مبلغ ادا کرنیکا حکم دے جو ہر اٹھائے ہوے یا دور کئے ہوے یا ضرر پہونچاے ہوے نشان کی بابت پچاس روپیہ سے زاید نہو اور ایسے نشان کے پھر قایم کرنے اور اُس مخبر کے انعام دینے کے واسطے کفایت کرے جسکے ذریعہ سے ثبوت حاصل ہوا ہو۔ جب اس روپیہ کا وصول کیا جانا ممکن نہو یا اگر مجرم کا پتہ نہ چل سکے تو کلکٹر ایسے نشان کو پھر قایم کر دیگا اور اُسکا خرچ ہم سرحد مواضع یا محالات یا کھیتون کے ایسے مالکان سے وصول کریگا جن سے وہ مناسب سمجھے۔

ممالک مغربی و شمالی ۱۴۲ و ۱۴۳
اودھ ۳-۱۰۴ و ۱۰۵

نوٹ - قواعد حفاظت نشانات پیمایش کے لئے دیکھو سرکلر بورڈ نمبر ۳ - ۱۲ صفحہ ۳ و ۴ و ۵۔

(ج) رجسترہاے

محالات مالگذاری اور معافی کے رجستر

دفعہ ۳۱ - کلکٹر -

اودھ ۵۶-۵۵

(الف) ایک فہرست تمام محالات مالگذاری کی جسمین ہر محال کی مالگذاری شخصہ اور لمبردار یا دیگر شخص کی جسکی معرفت وہ قابل ادا قرار دیجاے تصریح ہو۔

(ب) ایک فہرست تمام محالات معافی کی جسمین اُس سند کی اور اُن شرایط کی تصریح ہو جنکے بموجب وہ محالات اداے مالگذاری سے بری کیۓ گئے ہین۔

طیار کریگا اور قایم رکھیگا۔

کاغذات حقوق — **دفعہ ۳۲**۔ ہر محال کے لیۓ جدا جدا کاغذات حقوق ہونگے یا اگر ایک محال دو یا زیادہ مواضع یا حصص مواضع پر مشتمل ہو تو جایز ہے کہ ہر ایسے موضع یا حصہ کے لیۓ جدا جدا کاغذات حقوق طیار کیۓ جائین۔ — ممالک مغربی و شمالی اودہ - ۵۶

کاغذات حقوق مین رجسترہاے ذیل شامل ہونگے

(الف) رجسٹر محال کے جملہ مالکان کا بشمول مالکان خاص رقبہ جات اراضی کے جسمین ہر ایک مالک کی حقیت کی نوعیت اور تعداد کی تصریح ہو۔

(ب) اودہ مین اُن تمام محالات یا پٹیون کے لیۓ جنپر بندوبست شکمی (پختہ داری) کے بموجب یا ایسے قابل وراثت و ناقابل انتقال ٹھیکہ کے بموجب قبضہ ہو جسکا لگان واجب الادا مہتمم بندوبست یا کسی اور حاکم مجاز نے مقرر کیا ہو۔ ایک رجسٹر تمام حصہ داران ملکیت ادنیٰ یا شریک ٹھیکہ داران کا جسمین ہر ایک حصہ دار یا شریک ٹھیکہ دار کی حقیت کی نوعیت اور تعداد کی تصریح ہو۔ — اودہ - ۵۶

(ج) اودہ مین ایک رجسٹر محال کے تمام دیگر مالکان ادنیٰ کا اور تمام دیگر ٹھیکہ داران کا جنکا لگان مہتمم بندوبست یا دیگر حاکم مجاز نے مقرر کیا ہو جسمین ہر ایک کی حقیت کی نوعیت اور تعداد کی تصریح ہو۔

(د) ایک رجسٹر جملہ اشخاص قابضان آراضی معافی کا جسمین ہر ایک کی حقیت کی نوعیت اور تعداد کی تصریح ہو۔

(۵) ایک رجسٹر اُن تمام اشخاص کا جو آراضی کی کاشت کرتے ہین یا ورنہج سے اسپر قابض ہون جسمین ہر شخص کی نسبت تفصیلات مندرجہ دفعہ ۵۵ درج ہونگی۔

جبتک کہ جدید کاغذات حقوق حسب دفعہ ۴۲ و ۵۵ مرتب نہون اُسوقت تک موجودہ کاغذات حقوق کاغذات حقوق مقررہ حسب دفعہ ہذا ہونگے۔

تشریح - دفعہ ہذا مین الفاظ "مالک" اور "مالک ادنیٰ" مین وہ شخص بھی داخل ہے جو حقوق ملکیت یا حقوق ملکیت ادنی پر رہن یا ٹھیکہ کے بموجب قابض ہو۔

نوٹ (۱) لفظ حصہ دار سے ایسے اشخاص مراد ہین جنکے محال مین ایسے مالکانہ حقوق ہون کہ اونکے ساتھ بندوبست ہو سکے یعنی جنکے حصے معین ہین اور جو منافع مین شریک ہین اور انتظام آراضی مین جنکو دخل ہے

(۲) عدالت دیوانی کو کاغذات حقوق کی ترمیم کا اختیار نہین ہے۔ لیکن حقوق کے فیصلہ سے وہ ممنوع نہین ہے صرف اسوجہ سے کہ وہ کاغذات حقوق مین درج ہے۔ لگان وصول کرنے کے استقرار حق کا دعویٰ اور اُس سے موضع کے اخراجات کا ادا کرنا اگرچہ یہ کاغذات حقوق مین دعوے دار کے خلاف ہین عدالت دیوانی مین ہوسکتا ہے (سندر بنام لکھمن سنگھ انڈین لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۱۴)

(۳) اندراج بندوبست جو بذریعہ فیصلہ عدالتانہ نہوا ہو اُسکے غلط ہونے کا ثبوت پیش کیا جاسکتا ہے۔ (مساۃ جے منی بنام موسی رام وغیرہ لیگل رممبرنسر نومبر ۱۸۷۹ء فیصلہ بورڈ)

چند اشخاص کو افسر بندوبست نے مالک ادنیٰ قرار دیا تھا برخلاف بیان فریق ثانی کے جو اونہین ٹھیکہ دار کہتے تھے۔ ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ فیصلہ افسر بندوبست کا مقدمہ ہذا مین ناطق نہین سمجھا جاسکتا کیونکہ حاکم بندوبست حسب منشاء ایکٹ نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے مجاز نہین ہے کہ فیصلہ حقوق کا کرے (طوطارام وغیرہ بنام ہرکشن وغیرہ ویکلی نوٹ جلد ۴ صفحہ ۲۴۷)

دفعہ ۳۳- (۱) کلکٹر کاغذات حقوق قایم رکھیگا اور اس غرض کے لیے ہر سال یا بعد انقضاے ہر ایسی زاید میعاد کے جو بورڈ مقرر کرے ایک تصحیح شدہ

رجسٹر ہاے سالانہ

ممالک مغربی شمالی ۹۶ و ۱۸۹۹ء ۹۶۲ ۱۹۰۰ - ۱۹۰۱

سلسلہ رجسٹرہاے متذکرہ دفعہ ۴۲ کا تیار کرتا رہیگا۔

جو رجسٹر اس طور پر طیار کئے جائین وہ رجسٹرہاے سالانہ کہلائینگے۔

(۲) کلکٹر تمام تبدیلات کو جو وقوع مین آئین اور ہر معاملہ کو جو حقوق یا مرافق قلمبندشدہ پر موثر ہو سالانہ رجسٹرون مین درج کرائیگا۔

اور اُن مین اُن غلطیون کی صحت کریگا جنکا کاغذات حقوق مین یا کسی سالانہ رجسٹر مرتبہ سابق مین وقوع ہونا ثابت ہو۔

(۳) کوئی ایسی تبدیلی یا معاملہ جو اُن رجسٹرون پر موثر ہو حسب فقرہ (الف) و (ب) و (ج) و (د) دفعہ ۳۲ مقرر کئے گئے ہین بغیر حکم کلکٹر یا جیسا کہ بعدازین محکوم ہے بغیر حکم تحصیلدار کاغذات مین درج نہ کیا جائیگا۔

نوٹ - یہہ امر قابل لحاظ ہے کہ پہلے جبتک فریق اہل غرض یہہ بیان نکرے کہ غلطیان کاغذات مین ہوئی ہین صحت نہین ہوسکتی تھی (بابو شوناتھ سنگہ بنام مہاراے شام کشن فیصلہ بورڈ ۱۸۷۵ء صفحہ ۴۴ کتاب انگریزی) اور اب اُسکی پابندی باقی نہین رہی جو غلطیان کاغذات حقوق مرتبہ سابق مین ثابت ہوئین اُنکی صحت ہوسکتی ہے (مقدمہ ہرلال بنام سردار انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۹۹ - انگریزی) حکام پریوی کونسل نے یہہ طے کیا کہ جبتک شہادت سے یہہ ثابت نہو کہ انتقال ملکیت آزادانہ نہ تھا بلکہ بوجہ ذات ناجایز کے تھا - منسوخی داخل خارج کی نالش قابل لحاظ نہین ہے۔

افسر بندوبست یا افسر کاغذات جو کاغذات حقوق طیار کرے اُسکی ترمیم یا تصحیح نہین کیجاسکتی - کل ترمیم یا تصحیح کاغذات سالانہ مین درج ہونی چاہئین - کاغذات جو ہر سال طیار کئے جاتے ہین سالانہ رجسٹر کہلاتے ہین تاکہ وہ اُن کاغذات سے جو بروقت ترمیم کاغذات حقوق کے طیار کئے جاتے ہین ممیز ہوسکین۔

دفعہ ۴۳ - (۱) جو شخص کسی محال یا جزو محال کے یا اُسکے	وراثت یا انتقال قبضہ کی اطلاع

منافع کے یا اُسکے کسی خاص رقبہ موقوعہ کے کسی حق ملکیت پر یا دیگر حق پر جسکا رجسٹر ہاے مشت
محکومہ فقرہ جات (الف) لغایت (د) دفعہ ۳۲ مین مندرج ہونا ضروری ہے از روے ضابطہ
یا انتقال قابض ہوا اُسکو لازم ہے کہ وراثت یا انتقال مذکور کی اُس تحصیل کے تحصیلدار
کو اطلاع دے جسمین کہ وہ محال یا اُسکا کوئی جزو واقع ہو۔

(۲) وراثت کی حالت مین یا ایسے انتقال کی حالت مین جو رہن یا ٹھیکہ کے سوا اور کسی
ذریعہ سے ہو اطلاع فوراً اُسکے وقوع کے بعد دینی لازم ہوگی۔

(۳) رہن یا ٹھیکہ کی صورت مین اطلاع فوراً اُسکے بعد دینی لازم ہوگی جبکہ مرتہن یا
ٹھیکہ دار اُسکے بموجب قبضہ حاصل کرے۔

(۴) اگر وہ شخص جو اس نہج پر وارث ہو یا کسی اور نہج سے قبضہ حاصل کرے نابالغ یا اور
نہج سے ناقابل ہو تو ولی یا اور شخص جو اُسکی جایداد کا اہتمام رکھتا ہو اطلاع محکومہ دفعہ ہذا پہونچائیگا

(۵) کوئی عدالت مال ایسی نالش یا درخواست کی جو اُس شخص کی طرف سے ہو جو اِس طور پر
وارث ہوا ہے یا جسنے کسی اور نہج پر قبضہ حاصل کیا ہے اُسوقت تک سماعت نکریگی جبتک
کہ ایسا شخص اطلاع محکومہ دفعہ ہذا نہ دے چکا ہو۔

نوٹ - حسب منشاء دفعہ ہذا جو شخص کہ کسی محال یا جزو محال کے یا اُسکے منافع کے یا اُسکے کسی خاص رقبہ
موقوعہ کی کسی ملکیت پر بذریعہ وراثت یا انتقال قابض ہو اُسکو لازم ہے کہ اپنے قبضہ کی فوراً اطلاع دے
اس صورت مین کاشتکار بہت سی زحمتون سے بچ جائیگا کیونکہ اگر اُسے ٹھیک معلوم نہو کہ لگان کسکو
دینا ہے تو درصورت متنازعہ ہونے حقوق زمینداری محال کے ہر ایک دعویدار کوشش کریگا کہ کاشتکار
پر دعوی بیدخلی یا دعوی وصولیابی لگان دایر کرکے آیندہ داخلخارج کی کارروائی کے لئے ایک ثبوت
بہم پہونچاے۔ واضعان قانون کو یہہ امر قرین مصلحت معلوم ہوا کہ ٹھیکہ داران پر بھی یہہ امر لازمی
کر دیا جاے کہ وہ اپنا نام جمعبندی مین درج کرایا کرین اور اسیوجہ سے اس دفعہ اس امر کا بھی لحاظ
رکھا گیا ہے۔

کلکٹر کو یہ اختیار نہین ہی کہ وہ کسی انتقال جایداد کو اس بنا پر کہ موجودہ کھیوٹ غلط ہے اور جسکے نام انتقال جایداد ہوا ہے کھیوٹ مین اُسکا نام درج نہین ہی درج رجسٹر نکرے جب کھیوٹ کی کسی غلطی کی اوسکو اطلاع دیجاوے تو اُسکو لازم ہے کہ اوسے صحیح کرے (خواجہ محمد احمد بنام مسماۃ حیدری بیگم بورڈس فایل نمبر ۴۷ سنہ ۱۸۹۹ء غیر طبع شدہ علیگڈھ)

ایک ہندو بیوہ اپنی شوہر کی وفات کے بعد سے جایداد پر برابر قابض رہی اور اپنی پسر تبنی کے نام جایداد منتقل نہین کرائی۔ تجویز ہوئی کہ مذکور الصدر تبنی کی کوششین لگان مول کرنیکی عام اس سے کہ وہ اُنمین کامیاب ہوا یا نہوا ہو اس امر کا حکم نہین رکھتی کہ وہ جایداد اُسکے نام منتقل کر دیگئی (حسب منشاء قانون مال) اور کاغذات حقوق سے بیوہ کا نام علیحدہ نہین کیا جا سکتا۔ (ٹھکرانی گنگا کنور بنام لال امراو سنگھ بورڈس فایل نمبر ۲۲ سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء غیر طبع شدہ)

ضابطہ عمل اطلاع دیے جانے کی صورت مین

دفعہ ۳۵- تحصیلدار کو ایسی اطلاع کے پہونچنے پر یا کسی اور ذریعہ سے اُن امور سے آگاہ ہونے پر لازم ہے کہ جو تحقیقات ضروری متصور ہو عمل مین لاے اور غیر نزاعی مقدمات مین اگر معلوم ہو کہ وراثت یا انتقال وقوع مین آچکی ہے یا آچکا ہے تو اُسکو سالانہ رجسٹرون مین داخل کرے۔

اگر وراثت یا انتقال کی نسبت نزاع ہو تو تحصیلدار مقدمہ کو استصواباً بحضور کلکٹر بھیجیگا اور مشار الیہ نزاع کو بموجب احکام دفعہ ۴۰ طے کر کے مقدمہ کو فیصل کر دیگا۔

نوٹ- حسب منشاء دفعہ ہذا رجسٹر داخلخارج مین ضروری ترمیم کے لئے اجازت دیگئی ہے اگرچہ فریق قابض منضمن ضروری اطلاع نکی ہو۔

کلکٹر اُس آراضی کا لگان مقرر کریگا جو اسامی ساقط الملکیت کے قبضہ مین ہو

دفعہ ۳۶- (۱) جب کوئی حق دخیلکاری (قبضہ داری) کسی آسامی ساقط الملکیت کا حسب احکام دفعہ ۱۰- ایکٹ قبضہ اراضی متعلقہ ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۲ء یا دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو- پیدا ہوا ہو تو کلکٹر اشتہار کارروائی داخلخارج حسب

دفعہ ۳۵ مین یا علیحدہ کارروائی مین۔ اگر اُسمین زیادہ آسانی ہو۔ ایک حکم صادر کریگا جسمین اُس آراضی کی تصریح ہوگی جسمین ایسا حق دخیلکاری قبضہ داری) حاصل ہوا ہے اور وہ لگان جو اُس آراضی کی بابت حسب احکام دفعات مذکورہ واجب لادا ہو مقرر کریگا۔

(۲) جو لگان اسطور پر مقرر کیا جائیگا وہ بپابندی احکام قانون میعاد سماعت متعلقہ بقایاے لگان اُس تاریخ سے واجب لادا ہوگا جبسے کہ قبضہ بحیثیت آسامی ساقط الملکیت پیدا ہو اور بجز صورتہاے محکومہ دفعہ ۳۴ ایکٹ قبضہ آراضی متعلقہ ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۲ء یا دفعہ ۱۴۳ (ب) ایکٹ لگان ملک اودہ ۱۸۸۶ء کے۔ یہہ لگان دس سال کی میعاد کے لئے قابل اضافہ یا تخفیف کے نہوگا الا بحکم مہتمم بندوبست حسب دفعہ ۸۷۔ ایکٹ ہذا۔

(۳) اگر ایسی صورت ہو جسمین تحصیلدار کو اور نہج پر اختیار صادر کرنے حکم داخلخارج کا حسب دفعہ ۳۵ حاصل ہو تو وہ مقدمہ کو بغرض استصواب کلکٹر کے یہان بھیجدیگا۔

(۴) اگر کسی وجہ سے حکم جسمین آراضی کی تصریح کیجاے اور لگان واجب الادا مقرر کیا جاے حسب دفعہ تحتی (۱) صادر نہوا ہو تو جایز ہے کہ زمیندار یا آسامی یا کوئی حصہ دار جو براہ راست اس معاملہ سے تعلق رکھتا ہو کسیوقت زمانہ دوران قبضہ بحیثیت آسامی ساقط الملکیت مین ایسے حکم کے اجرا کی درخواست دے۔

داخلخارج کے واسطے رسوم مقرر کرنے کا اختیار	بمبئی شمالی و ولی ۹۶ ۵-۶۰

دفعہ ۳۷۔(۱) لوکل گورنمنٹ کو جایز ہے کہ رجسٹرون مین داخلخارج کئے جانے کی بابت رسوم مناسب مقرر کرے۔ مگر شرط یہہ ہے کہ کوئی رسوم واسطے داخلخارج واحد کے ایک سو روپیہ سے زیادہ نہوگی۔

(۲) رسوم مذکور اُس شخص سے لیجائیگی جسکے حق مین داخلخارج کیا جاے اور وہ اسطور پر خرچ کیجائیگی جو لوکل گورنمنٹ کی دانست مین مناسب ہو۔

نوٹ۔ دیکھو سرکلر بورڈ نسبت داخلخارج و وصول فیس داخلخارج۔

اطلاع دینے مین غفلت کرنیکی حالت مین جرمانہ	مغربی شمالی و ولی ۱۰۰ و ۶۴-۶۵

دفعہ ۳۸۔ جو شخص اطلاع محکومہ دفعہ ۳۴ رہن یا ٹھیکہ کے

بموجب قبضہ حاصل کرنے کی تاریخ سے یا وراثت یا دیگر انتقال کے وقوع مین آنے کی تاریخ سے تین مہینے کے اندر نہ پہونچاے وہ مستوجب جرمانہ کا ہوگا جو اُس رسوم کی تعداد کے پانچ گونے سے زیادہ نہوگا جو حسب دفعہ ۳۷ درصورت دینے اطلاع کے واجب الوصول ہوتی یا جس صورت مین کہ کوئی رسوم واجب الوصول نہو اُس تعداد سے زیادہ نہوگا جو بورڈ نے بذریعہ قاعدے کے مقرر کی ہو۔

سواے حقوق ملکیت کے دیگر حقوق متعلقہ آراضی کے انتقالات کا درج کاغذات کیاجانا

دفعہ ۳۹ - (۱) تمام انتقالات اور تبدیلات جو حقوق متعلقہ آراضی پر موثر ہون بجز اُنکے جنکا ذکر دفعہ ۳۴ مین ہوا ہے اُن قواعد کے بموجب کاغذات مین درج کیے جائینگے جو حسب دفعہ ۲۳۴ بناے جائین۔

(۲) کوئی تقسیم ایسی جوت کی جو دو یا زیادہ آسامیون کی مقبوضہ ہو درج کاغذات نہ کیجائیگی جبتک کہ زمیندار اور تمام آسامیون کی جنکو کہ تعلق ہے رضامندی کی تصدیق کسی عدالت مال یا قانونگو کے روبرو نہو جاے۔

(۳) تمام صورتہاے نزاعی کی نسبت تحصیلدار کے پاس رپورٹ بھیجی جائیگی اور تحصیلدار ایسی تحقیقات جو ضروری معلوم ہو عمل مین لائیگا اور اپنی کارروائی کے کاغذات کلکٹر کے حضور مین بھیجیگا اور کلکٹر بعد ایسی تحقیقات مزید کے جو ضروری ہو حکم بمتابعت احکام مندرجہ ایکٹ قبضہ آراضی متعلقہ ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۹۰۲ء یا ایکٹ لگان ملک اودہ سنہ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو صادر کریگا اور اگر ضرورت ہو تو سالانہ رجسترون کی ترمیم کرائیگا۔

نوٹ - دوسرا فقرہ اس دفعہ کا نیا ہے ایسے مقدمات اکثر واقع ہوے ہین کہ کاشتکار کی آراضی بحکم عدالت تقسیم ہونے کی ڈگری ہو گئی۔ ایسی ڈگری کا شتکارون پر واجب التعمیل ہے لیکن جو اونکی ذمہ داری اداے لگان کی زمیندار کے ساتھ ہے اوسپر کچھہ اثر نہین پڑسکتا اسلئے یہہ مناسب سمجھا گیا کہ قانوناً زمیندار کی مرضی تقسیم کاشت کے اندراج کے لئے ضروری کردیجاے۔

تصفیہ ایسے تنازعات کا جو رجسٹرہائے سالانہ کے اندراجات کی بابت ہون

دفعہ ۴۰- (۱) رجسٹرہائے سالانہ کے اندراجات کے متعلق تمام تنازعات کا تصفیہ قبضہ کی بنا پر کیا جائیگا۔

(۲) اگر دوران تحقیقات مین جو حسب دفعہ ہذا کسی نزاع کی نسبت عمل مین آے کلکٹر اپنا اطمینان اس امر کی نسبت نکرسکے کہ کون فریق قابض ہے تو وہ سرسری تحقیقات سے یہہ امر دریافت کریگا کہ سب سے زیادہ مستحق جایداد کا کون شخص ہے اور شخص مذکور کو قبضہ دلادیگا۔

(۳) کوئی حکم جو قبضہ کے بارہ مین حسب دفعہ ہذا اصادر ہو اس امر کا مانع نہوگا کہ کوئی شخص کسی عدالت دیوانی یا مال مین جسکو اختیار سماعت حاصل ہو جایداد کی نسبت اپنا استحقاق ثابت کرے۔

نوٹ - اس دفعہ کی رو سے یہہ امر صاف کردیا گیا تصفیہ تنازعات کا مقدمات حدبندی یا ترمیم رجسٹرہائے سالانہ مین قبضہ کی بنا پر ہوگا۔

داخلخارج کا انحصار قبضہ واقعی پر ہے عدالت مال کو اختیار سماعت بحث واستحقاق در افت بحجوب واجب العرض یا شرع محمدی کے حاصل نہین ہی (مرادبی بی بنام احمد خان فیصلہ بورڈ اگست ۱۸۸۳ء) جب شہادت قبضہ کی نہو تب بحث استحقاق وراثت پر لحاظ ہوسکتا ہے (بھیکم بنام گنگا دھر فیصلہ بورڈ۔ لیگل ممبر نسر جنوری ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۲ کتاب انگریزی)

تصفیہ تنازعات متعلقہ حدود

دفعہ ۴۱- (۱) تمام تنازعات متعلقہ حدود کا تصفیہ جہانتک ممکن ہو بربنائے موجودہ نقشہ جات پیمایش کے کیا جائیگا لیکن اگر یہہ ممکن نہو تو حدود بربنائے قبضہ واقعی قایم کیجائینگی۔

(۲) اگر دوران تحقیقات مین جو حسب دفعہ ہذا کسی نزاع کی نسبت عمل مین آے کلکٹر اپنا اطمینان اس امر کی نسبت نکرسکے کہ کون فریق قابض ہے یا اگر یہہ ظاہر کیا جاے کہ جایداد متعلقہ کے قابضان جایز کو بیجا طور پر بیدخل کرکے قبضہ قبل از آغاز تحقیقات تین ماہ کے اندر حاصل کیا گیا ہے تو کلکٹر کو لازم ہوگا کہ

نمبر ۱۲۱ ہولی
۱۲۹
نمبر ۱۰۱ بی ہولی
۱۵۰-

(الف) اول صورت مین سرسری تحقیقات سے یہہ دریافت کرے کہ سب سے زیادہ مستحق جایداد کا کون شخص ہی اور شخص مذکور کو قبضہ دلا دے۔

(ب) دوسری صورت مین جو شخص اسطور پر بیدخل کیا گیا ہو اوسکو قبضہ دلا دے۔ اور بعدہٗ اُسکے مطابق حدود قایم کرے۔

نوٹ - اس دفعہ کی اور دفعہ ۱۴۱ کی ترمیم ہوئی ہے اور درمیان تنازعات متعلقہ حدبندی اور اُن تنازعات کے جو رجسٹر ہاے سالانہ کے اندراجات کے متعلق ہین فرق قایم کیا گیا۔ اگر اُس نقشہ کی بنا پر جسکی تصحیح حسب دفعہ ۲۸ کیگئی ہو جس تصحیح کا بغیر کافی تصدیق یا تحقیقات کے کیا جانا ممکن ہی کسی نزاع متعلقہ حدود کا تصفیہ کیا جائیگا تو دقتین پیدا ہوسکتی ہین ان تصحیحات کا اسیقدر لحاظ کیا جائیگا جسقدر عہدہ دار تصفیہ کنندہ نزاع مناسب خیال کرے۔ وہ نقشہ جسکی بنا پر ایسے نزاع کا تصفیہ بطور مناسب کیا جا سکتا ہے صرف نقشہ پیمایش ہے لہذا اسیکے مطابق حکم درج کردیے گئے ہین۔

یہہ حکم کہ کلکٹر سرسری تحقیقات سے یہہ امر دریافت کرے کہ سب سے زیادہ مستحق جایداد کا کون شخص ہی اور کسی اور ایسے شخص کو بیدخل کرے جسنے قبل کے تین ماہ کے اندر قابض جائز کو بیدخل کر کے بیجا طور پر قبضہ حاصل کیا ہو صرف تنازعات حدود سے تعلق رکھتا ہے۔

اولاً اس حکم مین وہ صورت داخل نہین ہے جسمین کسی جایداد کے وارث جائز کو قبضہ حاصل کرنے نہ دیا گیا ہو مگر جسکی نسبت یہہ نہ کہا جا سکتا ہو کہ وہ بیدخل کیا گیا ہے۔ یہہ صورت نہایت عام طور سے واقع ہوا کرتی ہی اور اسکی نسبت حکم صادر کرنا نہایت ضروری تھا اسکی نسبت کامل طور سے ایکٹ نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء مین حکم درج ہے جسکے بموجب جج ضلع کو اختیارات نسبت تحقیقات سرسری اور نسبت دلانے قبضہ کے اُس شخص کو جو سب سے زیادہ مستحق ہو حاصل ہین۔ اسلیے اس امر کی ضرورت نہین معلوم ہوتی تھی کہ کلکٹر کو اس قسم کے اختیارات دیے جاوین (کیونکہ ایسا کرنے سے ناقص اختیار سماعت ہوسکتا تھا۔

دیگر صورتون (یعنی) انتقال حین حیات اور اُن تنازعات کی نسبت جو انتقال مذکور کی وجہ سے

قبضہ کی بابت پیدا ہون ایکٹ دادرسی خاص مین فوری اور کافی چارہ کار قانونی کے واسطے احکام موجود ہین۔

صرف تنازعات متعلقہ حدود کی صورت مین جدید حکم غالباً مفید او ضروری ہوگا اور ایسی ہی صورتون کے واسطے وہ قایم رکھا گیا ہے۔

بہ تعلق احکام دفعہ ۴۶ اس امر کے بھی درج کرنیکی ضرورت تھی کہ جو حکم قبضہ کی نسبت بعد تحقیقات سرسری کے صادر کیا جاوے وہ ایسا حکم نہین ہے جسکی پابندی عدالتہاے مال پر فریقین کے درمیان حق متنازعہ فیہ کی نسبت نزاع کی باقاعدہ تجویز مین واجب ہوگی۔ مثلاً ایسا سرسری حکم جسکی رو سے ایک اسامی منجملہ اُن دو آسامیون کے جنکے باہم نزاع ہو قابض قرار دیا گیا ہو یا اُنمین سے ایک کو قبضہ دلایا گیا ہو مانع اس امر کا نہونا چاہیے کہ دوسرا فریق درخواست بغرض بحالی (قبضہ) کے زمیندار کے مقابلہ مین داخل کرے۔ دفعہ ۴۴ کے صحیح معنی سمجھ لئے جانیکے بعد شاید حکم مذکور مانع نہ سمجھا جاتا مگر یہ امر بالکل صاف کر دیا گیا ہے۔

۔جب قبضہ صاف ہوا اُسوقت شہادت حق کی نہین لیجا سکتی دیکھو نظیر بھیکم بنام گجا دھر مرادابادی بنام احمد علی فیصلہ بورڈ ۱۸۸۰ء صفحہ ۱۱۔

ڈپٹی کلکٹر بندوبست ضلع جونپور کے محکمہ مین ایک شخص نے درخواست اس مضمون سے گذرانی کہ اراضی متدعویہ کاغذات بندوبست مین بنوعیت دخیلکار میرے نام سے لکھی جاے مگر قبل رجوع کرنے اس دعوی کے مدعی مذکور نے اسسٹنٹ کلکٹر حاکم پرگنہ کے محکمہ مین درخواست تجویز نوعیت گذرانی تھی چنانچہ وہ اراضی بنوعیت دخیلکار مدعی قرار پائی ڈپٹی کلکٹر بندوبست نے بعد فیصلہ اسسٹنٹ کلکٹر حاکم پرگنہ مدعی کو کاشتکار شکمی سیر زمینداران تجویز کیا۔ بر طبق اپیل فیصلہ اسسٹنٹ کلکٹر حاکم پرگنہ کے صاحب کمشنر نے ہر دو مقدمات اسسٹنٹ کلکٹر حاکم پرگنہ و ڈپٹی کلکٹر بندوبست کو طلب کر کے فیصلہ اسسٹنٹ کلکٹر حاکم پرگنہ کو منسوخ کیا و حکم ڈپٹی کلکٹر بندوبست کو بحال رکھا۔ صاحبان بورڈ نے تجویز فرمایا کہ حکام بندوبست کو خلاف اُس فیصلہ کے جسکو حاکم مال نے عدالتانہ طور پر باضابطہ صادر کیا ہو تجویز کرنے کا اختیار

حاصل نہین ہے اسلئے کہ حکام بندوبست محکمہ مال کے اُس فیصلہ کو جو باضابطہ صادر ہوا ہو منسوخ نہین کر سکتے (ماتادین وغیرہ بنام صاحب رائے وغیرہ منتخب فیصلجات بورڈ بابت ۱۸۹۵ء لغایت ۱۸۹۹ء صفحہ ۳۲ کتاب اُردو)

آسامی کی قسم کا تجویز کرنا

دفعہ ۲۴۲ - (۱) جس صورت مین کہ نزاع کسی آسامی کی قسم یا حق قبضہ کے بارہ مین ہو تو کلکٹر موافق اصول مندرجہ ایکٹ قبضہ آراضی متعلقہ ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۹۰۲ء یا ایکٹ لگان ملک اودہ سنہ ۱۸۸۶ء کے جیسی کہ صورت ہو۔ فیصلہ صادر کریگا۔

(۲) تنازعات حسب دفعہ ہذا کی تجویز کرنے مین کلکٹر وہ ضابطہ کارروائی عمل مین لائیگا جو اُسی قسم کے مقدمات کی تجویز کے لئے ایکٹ قبضہ آراضی متعلقہ ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۹۰۲ء کے بموجب یا نالشات کی تجویز کے لئے ایکٹ لگان اودہ سنہ ۱۸۸۶ء کے بموجب جیسی کہ صورت ہو۔ مقرر کیا گیا ہے۔

نوٹ - فیصلہ بندوبست درمیان دو کاشتکارون کے کہ اون مین سے کون مستحق اندراج نام ہے اس امر کا مانع نہین ہو کہ بعد کو عدالت دیوانی سے فیصلہ حق کیا جاے (پنڈت سارد ھا بنام میان جسان مرحوم انڈین لارپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۳۰۷ کلکتہ)

ضابطہ کارروائی جس صورت مین کہ لگان واجب الادا کی نسبت نزاع ہو

دفعہ ۲۴۳ - جس صورت مین کہ نزاع نسبت لگان واجب الادا کسی آسامی کے ہو تو کلکٹر اُس نزاع کو فیصل نہین کریگا بلکہ اُس سال کی بابت جس سے وہ رجسٹر سالانہ متعلق ہو اُسقدر لگان بطور لگان قابل ادا درج کردیگا جسقدر سال گذشتہ کی بابت لگان واجب الادا تھا۔ بجز اسکے کہ اُس لگان مین کسی ایسے حکم یا معاہدہ کے بموجب اضافہ یا تخفیف کیگئی ہو جو حسب ایکٹ ہذا یا ایکٹ قبضہ آراضی متعلقہ ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۹۰۲ء یا قانون لگان ملک اودہ سنہ ۱۸۸۶ء کے ہو۔ جیسی کہ صورت ہو۔

نوٹ - اختیار لگان مقرر کرنے کا صرف عدالت مال کو ہے عام اس سے کہ بحکم افسر بندوبست ہو یا

بموجب درخواست حسب منشاء قانون لگان کے ہو۔ (رادھا پرشاد سنگھ بنام جگل۔ اس انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۰ کتاب انگریزی و ۴۰ کتاب اردو)

تاوقتیکہ حسب تصفیہ باہمی یا عدالت مجاز سے لگان تنقیح نہو جاے دعوی بقایا لگان نہین ہو سکتا لگان کی تنقیح صرف عدالت مال سے حسب ایکٹ مالگذاری ممالک مغربی و شمالی و اودھ ایکٹ لگان یعنی قانون متعلقہ آراضی کے ہوسکتی ہی (لچھمن سنگھ بنام آسارام لیگل رممبرنسر بابت ماہ جون ۱۸۸۰ء صفحہ ۲۰۵ کتاب انگریزی صفحہ ۲۱ کتاب اردو)

قیاس نسبت صحت اندراجات کے اور عدالتہاے مال کا پابند فیصلون کا ہونا

دفعہ ۴۴ - لازم ہے کہ اُن تمام اندراجات کی نسبت جو سالانہ رجسترون مین حسب دفعہ تحتی (۳) دفعہ ۴۳ کیے جائین یہہ قیاس کر لیا جاے کہ وہ صحیح ہین تاوقتیکہ اسکے خلاف ثابت نہ کیا جاے۔ اور بہ پابندی احکام دفعہ تحتی (۳) دفعہ ۴۰ تمام فیصلجات مصدرہ حسب دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۳ کی پابندی بلحاظ نفس معاملہ نزاع کے جملہ عدالتہاے مال پر واجب ہوگی۔ لیکن کوئی ایسا اندراج یا فیصلہ کسی شخص کے اس حق پر موثر نہوگا کہ وہ آراضی مین اُس استحقاق کا عدالت دیوانی مین دعوی اور اسکو ثابت کرے جسکا رجسترہاے مقررہ حسب فقرات (الف) لغایت (د) دفعہ ۳۲ مین درج کیا جانا ضروری ہے۔

نوٹ - کاغذات بندوبست مین جو لگان کاشتکار کا درج ہو اُسکی تردید شہادت کافی سے کیجا سکتی ہے اور اصلی لگان ادا شدہ ثابت کیا جا سکتا ہی (ٹھاکر دیال بنام مہاراجہ ڈمراون۔ فیصلہ بورڈ ۱۸۷۵ء صفحہ ۲۷ دنیز (اچھر پانڈے بنام بھروسا رائے فیصلہ صدر دیوانی عدالت ۱۸۶۳ء صفحہ ۵۷۷)

(۱)

ایک کاشتکار نے جو بموجب فیصلہ کیطرفہ محکمہ بندوبست کے غیر دخیلکار لکھا گیا مقدمہ ناجوازی اطلاعنامہ بیدخلی مین باستدلال دفعہ ۹۱ - ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۳ء بہ بیان لاعلمی فیصلہ مذکور کے عذر

استحقاق مضابغت کا پیش کیا مسٹر جے آر ریڈ صاحب بہادر جونیر ممبر بورڈ نے تجویز فرمایا کہ گو فیصلہ بندوبست یکطرفہ ہے لیکن بعد اجرا ازتمن کے باضابطہ صادر ہوا ہے اور کم سے کم تین موقع کاشتکار کو اوسکے معائنہ کا ملا لہذا فیصلہ مذکور قطعی اور قابل پابندی ہے۔ فیصلہ غیر مطبوعہ بورڈ مال فایل نمبر ۳۴-۱۸۹۰ء مورخہ ۲۳- فروری ۱۸۹۱ء واقع موضع چاند پور پرگنہ جا ٹھو پور ضلع بنارس جگیشر پانڈے بنام شیخ اکبر علی-

(۲)

ایک کاشتکار باستحقاق متابغت شرح لگان معین بذریعہ خریداری ۱۸۷۸ء کے قابض ہوا اور بندوبست مین کاشتکار دخیلکار لکھا گیا مقدمہ دفعہ ۳۹- ایکٹ لگان مین زمیندار حسب دفعہ ۹۱- ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء عذردار ہوا اسٹر سی- اے ڈانیل صاحب بہادر سینیر ممبر بورڈ نے تجویز فرمایا کہ اندراج بندوبست کا اس مقدمہ کے پیدا ہونے سے چھ سال پہلے ۱۸۸۲ف مین ہوا زمیندار کو کافی موقع معائنہ کاغذات و عذرداری کا تھا اور اسوقت سے کم سے کم پانچ سال کا عرصہ گذرچکا اوسنے خلاف کاغذات کے کچھ کارروائی نہین کی لہذا نظر بحالات صدر کچھ دست اندازی مناسب نہین ہے فیصلہ غیر مطبوعہ بورڈ مال فایل نمبر ۲۰۷- ۱۸۸۸ء مورخہ ۱۸- مئی ۱۸۸۸ء واقع موضع سوہول پرگنہ زمانیہ ضلع غازیپور- رام غلام رائے بنام رام سنورتھ رائے-

(۳)

شمیر سنگھ و گھورلیٹ تیواری زمینداران نے محکمہ بندوبست مین تنازعہ کیا کہ رام کرن سنگھ کاشتکار غیر دخیلکار لکھا جاوے- تاریخ ۹- ستمبر ۱۸۸۱ء کو بحاضری شمیر سنگھ حصہ دار ۱۲ ار ڈپٹی کلکٹر بندوبست نے حکم لکھا کہ حسب رضامندی زمیندار کے رام کرن بطور کاشتکار دخیلکار کے درج کیا جاوے- بعدہٗ اسکے صرف گھورلیٹ تیواری حصہ دار ۴ ر نے صحت مسل بندوبست کی درخواست دی اور ڈپٹی کلکٹر موصوف نے بحکم ۱۷- جون ۱۸۸۲ء ہدایت کی کہ اسامی بطور غیر دخیلکار کے درج کیا جاوے- ۱۸۸۲ء مین ہر دو زمینداران نے اسامی مذکور پر اطلاعنامہ بیدخلی بموجب دفعہ ۳۶ جاری کرایا اور اسامی نے

بموجب دفعہ ۳۹ - ایکٹ لگان کے عذرداری کیا اور حکم بندوبست مورخہ ۹ - ستمبر ۱۸۸۴ء پر استدلال کیا اور زمینداران نے حکم بندوبست مورخہ ۱۷ - جون ۱۸۸۵ء پیش کیا - اسسٹنٹ کلکٹر نے مطابق حکم بندوبست مورخہ ۱۷ - جون ۱۸۸۵ء اور عدالت اپیل ماتحت نے مطابق حکم بندوبست مورخہ ۹ - ستمبر ۱۸۸۴ء کے فیصلہ کیا بورڈ سے تجویز ہوئی کہ ہر دو فیصلجات کی کارروائی مین نقص عظیم ہے لہذا اُسپر کچھ لحاظ نہین کیا جا سکتا اور چونکہ اندراج مسل بندوبست حسب شرائط دفعہ ۹۱ - ایکٹ ۱۹ - ۱۸۷۳ء ہی اسلئے اُسکی تنقیح و تجویز از سر نو ہو سکتی ہے و بمنسوخی فیصلجات عدالت ہاے ماتحت مقدمہ مرافعہ اولی مین واسطے تجویز روئدادی واپس بھیجا گیا - فیصلہ غیر مطبوعہ بورڈ مال فایل نمبر ۴۶۶ و ۵۲۵ - ۱۸۸۹ء مورخہ ۵ - جون ۱۸۸۹ء واقع ضلع بنارس - رام کرن سنگھ بنام گھورلیٹ تیواری۔

(۴)

ایک مقدمہ دفعہ ۳۹ - ایکٹ لگان مین کاشتکار نے اندراج بندوبست پر جسمین وہ دخیلکار لکھا گیا تھا استدلال کیا اور یہہ بیان کیا کہ برضامندی مختار عام زمیندار کے وہ بندوبست مین دخیلکار لکھا گیا ہے بورڈ سے تجویز ہوئی کہ مسل مین کوئی ثبوت معاہدہ یا رضامندی زمیندار یا دستخط مختار عام زمیندار مذکور کا نہین ہے کہ جسکی تصدیق ڈپٹی کلکٹر بندوبست نے کی ہو بلا ثبوت امور مذکورہ بالا کے جسقدر کہ مسل مین موجود ہے مقدمہ ہذا نا تمام ہے اور نہ اس امر کی کوئی بحث ہے کہ نوعیت کا فیصلہ محکمہ بندوبست مین از روے کارروائی عدالتی کے ہوا ایسی صورت مین از روے دفعہ ۹۱ - ایکٹ ۱۹ - ۱۸۷۳ء عدالت ماتحت پر فرض ہے کہ امر متنازعہ فیہ فریقین کا فیصلہ واقعات پر کرے - فیصلہ بورڈ مال غیر مطبوعہ فایل نمبر ۱۵۰۷ - ۱۸۸۶ء مورخہ ۱۵ - فروری ۱۸۸۶ء واقع ضلع بنارس - شیخ سجان بنام دوارکا تیواری

(۵)

بورڈ سے تجویز ہوئی کہ کوئی اندراج کاغذات بندوبست باوجودیکہ فریقین متعلقہ نے تصدیق کیا ہو حسب دفعہ ۹۱ - ایکٹ ۱۹ - ۱۸۷۳ء نزاعی ہوکر ثابت و غیر ثابت کیا جا سکتا ہے جبکہ وہ اندراج عدالتاً بحال ہو چکا ہو - فیصلہ بورڈ مندرجہ سلکٹڈ ڈسیشن ۸۵ - ۱۸۸۴ء صفحہ ۵ کتاب انگریزی و صفحہ

کتاب اردو فایل نمبر ۵۶ ۷ ششئہ ۶ - چھون لال بنام سماۃ جیورانی -

(۶)

جو امور کہ کاغذات بندوبست اور جمعبندی موضع مین بہ نسبت واقعات کاشت کے مندرج ہون وہ نہایت مضبوط قسم کی شہادت سے رہو سکتے ہین کاغذات آبپاشی کو اندراج بندوبست پر ترجیح نہین ہے فیصلہ بورڈ مندرجہ لیگل رممبرنسر جلد ا ماہ مئی ۱۸۸۰ء صفحہ ۳۴ کتاب انگریزی وصفحہ ۱۶۰ کتاب اُردو نمبر ۵ ۷ ۱۸۷۹ء یار نام بنام چھجو -

(۷)

بورڈ سے تجویز ہوئی کہ مسل بندوبست کتنی ہی احتیاط سے مرتب اور مصدق ہو مگر یہہ ایسا طول طویل کام ہے کہ غلطیان واقع ہو سکتی ہین لہذا اُسکی پابندی تصدیق کرنیوالے پر بھی نہین ہے ہر ایک فریق اُسکی نسبت عذر کر سکتے ہین اور بمشار دفعہ ۹۱ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء اندراج بندوبست اُسوقت تک صحیح متصور ہوگا جبتک کہ اُسکے خلاف ثابت نہ کیا جاے لیکن اگر اندراج بندوبست کسی حکم یا فیصلہ حاکم بندوبست کے مطابق عمل مین آیا ہو تو وہ فریق جس سے وہ تعلق ہے اُسکے پابند ہونگے - فیصلہ بورڈ مندرجہ لیگل رممبرنسر جلد ا ماہ نومبر ۱۸۷۹ء صفحہ ۲۵ کتاب انگریزی وصفحہ ۶۶ کتاب اُردو نمبر ۳۴ ۱۸۷۹ء مسماۃ جے منی بنام موسی رام

تعقرر نمبرداران

دفعہ ۴۵ - (۱) اگر دوران میعاد بندوبست مین کسی محال یا حصہ محال مین نمبردار کا عہدہ خالی ہو یا اگر کسی وقت کلکٹر یہہ فیصلہ کرے کہ ایک یا مزید نمبرداران مقرر کئے جانے چاہئین - تو مشارالیہ کو لازم ہوگا کہ ایک اشتہار بدین ایما جاری کرے کہ حصہ دار لوگ جنکو کہ تعلق ہے نمبردار نامزد کرین اور بمتابعت اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۳۴ مرتب کئے جائین ایسے نامزد شدہ شخص کا تقرر عمل مین آئیگا -

(۲) اگر تاریخ اجراے اشتہار مذکورہ سے ایک مہینے کے اندر کوئی شخص نامزد نہ کیا جاے یا شخص نامزد شدہ کو قابلیت حاصل نہو یا وہ کام کرنے سے انکار کرے تو کلکٹر کو جایز ہے

کہ محال یا حصہ محال متعلقہ کو قرق کرے اور اوسکو خاص اہتمام مین اوسوقت تک رکھے جب تک
کہ کسی قابل نامزد شدہ شخص کا تقرر عمل مین نہ آوے ۔
ایسے قرق شدہ محال یا حصہ محال کے زر تحصیل شدہ مین سے مالگذاری اور مصارف اہتمام
اور کوئی ایسے اخراجات جو اوس محال یا حصہ محال پر عاید کئے جا سکتے ہین ادا کئے جائینگے
اور جو کچھ زر فاضل ہو وہ باہم حصہ داران مندرجہ کاغذات کے بحصہ رسدی اون اوقات پر
جنمین کہ منافع حسب معمول تقسیم کیا جاتا ہے تقسیم کر دیا جائیگا ۔

نوٹ ۔ اس دفعہ کی رو سے نمبرداری کا عہدہ بہت ضروری ہوگیا اب پچھلے دنون جو رواج اکثر
محالات مین نمبردار کو مد فاضل سمجھنے کا تھا وہ اس دفعہ سے بہت کچھ جاتا رہیگا ۔

صاحبان بورڈ نے بمقدمہ فرزند علی بنام وزیر علی مندرجہ سلیکٹڈ سیزن سنہ ۱۸۸۵ء لغایت سنہ ۱۸۸۶ء
عطا فرمایا کہ نمبردار اپنے شرکا سے اخراجات دیہی جو برضامندی درج واجب العرض ہوے ہون وصول
پانے کا مستحق ہے ۔ جب حسب شرائط واجب العرض فیس نمبرداری مقرر ہو تو گو وہ کسیقدر عرصہ تک
نہ دیگئی ہو تاہم دلانا چاہیے (سماۃ گنڈالی بنام دیبی داس فیصلہ بورڈ سنہ ۱۸۸۳-۱۸۸۴ء)
جس صورت مین کلکٹر ضلع نے منجملہ دو حصہ داران محال کے ایک کو نمبردار مقرر کیا اور یہہ حکم دیا کہ
آسامیان اوسکو لگان ادا کرین کیونکہ کوئی نمبردار وقت بندوبست یا بذریعہ معاہدہ باہمی مقرر
نہین ہوا تھا تجویز ہوئی کہ ایسی تقرری منجانب صاحب کلکٹر سے نمبردار کو اختیار وصول کرنے
لگان اسامیان کا حاصل نہین ہوتا یہہ بھی تجویز ہوئی کہ بحالت نہونے انتظام مندرجہ واجب العرض
یا رواج مقامی یا معاہدہ خاص کے منجملہ چند حصہ داران محال کے ایک حصہ دار کی نسبت یہہ تصور
نہین ہوتا کہ اوسکو استحقاق عام وصول کرنے لگان کا اسامیان سے حاصل ہو (دیکھو نوٹ
سنہ ۱۸۹۶ء پاربتی بنام بنیادر)
جب از روے شرط واجب العرض نمبردار کو دس روپیہ فیصدی ادا کرنے کا اقرار ہوا ہو ہائیکورٹ
الہ آباد نے طے فرمایا کہ اوسکے وصول کا دعویٰ عدالت دیوانی مین ہونا چاہیے نہ عدالت مال مین

(خوبی بنام اکبر فیصلہ ۱۸۶۷ء)

یہہ بات گورنمنٹ اور رعایا دونون کے لئے مفید ہے کہ ایک محال مین صرف ایک نمبردار ہونا چاہئے اور وہ بڑا زمیندار ہونا چاہئے - یہہ مناسب نہین ہے کہ کوئی ایسا حصہ دار نمبردار کے عہدے پر مقرر کیا جاوے جسنے قرض لیکر تھوڑا سا حصہ خرید لیا ہو - (اعظم علیخان بنام ناتھید سنگھ بورڈس وسیشن ۱۸۶۹ء غیر مطبوعہ بلند شہر)

واسطے قواعد نمبرداران کے دیکھو سرکلر بورڈ مال -

ذمہ داری ایسی اطلاع دینے کی جو واسطے طیاری کاغذات کے ضروری ہے

دفعہ ۴۶ - ایسے ہر شخص کو - جسکے حقوق یا مرافق یا ذمہ داریون کی نسبت کسی ایکٹ یا قانون نافذ الوقت یا کسی ایسے قاعدہ کی رو سے جو کسی ایسے ایکٹ یا قانون کے بموجب مرتب ہوا ہو یہہ حکم ہے کہ اُنکو کسی سرکاری رجسٹر مین قانونگو یا پٹواری درج کرے - لازم ہوگا کہ برطبق درخواست اُس قانونگو یا پٹواری کے یا کسی عہدہ دار مال کے جو رجسٹر مذکور کو مرتب کرتا ہو ایسی کل اطلاع دے جو رجسٹر مذکور کے صحیح صحیح مرتب ہونیکے لئے ضروری ہو -

نوٹ - ترک اطلاع حسب دفعہ ۱۷۶ مجموعہ قانون تعزیرات ہند قابل سزا ہے -

کاغذات کا معائنہ

دفعہ ۴۷ - تمام نقشہ جات و خسرہ جات و رجسٹر ہاے مرتبہ حسب ایکٹ ہذا کو اُن اوقات مین اور اُن شرائط اداے رسوم یا دیگر شرائط پر جو لوکل گورنمنٹ وقتاً فوقتاً مقرر کرتی رہے اشخاص معائنہ کر سکینگے -

نوٹ - معائنہ کے بارے مین فیس حسب ذیل ہے -

واسطے معائنہ شل یا نمبر کاغذات پٹواری	۸ ر فی گھنٹہ یا جز گھنٹہ
واسطے معائنہ کتاب یا رجسٹر یا کاغذات بندوبست	۴ ر فی گھنٹہ یا جز گھنٹہ

معائنہ کے بارے مین سرکلر بورڈ ملاحظہ کرو -

باب ۴

باب ۴ مین نقشہ جات اور کاغذات کی نظر ثانی کے متعلق احکام درج ہین یہہ باب اس اصول پر مبنی ہے کہ ترتیب کاغذات کا کام تشخیص جمع کے کام سے جدا کردیا جاے جسکے متعلق ایک علیحدہ باب ہے - اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ انتظام زیادہ تر سہولیت پذیر ہوجائیگا اور دوران میعاد بندوبست مین کاغذات زیادہ تر کارآمد طریق سے قایم رکھے جائینگے جسکے سبب سے زمیندار اور آسامی کے باہمی نزاعات جلد تر فیصل اور طے ہوسکین گے۔

نظر ثانی نقشہ جات و کاغذات کی

اشتہار نسبت کارروائی ترتیب کاغذات کے

دفعہ ۴۸ - اگر لوکل گورنمنٹ کی دانست مین کسی ضلع یا دیگر رقبہ مقامی مین کاغذات کی نظر ثانی عام یا جزوی یا پیمایش ثانی یا دونون کا کیا جانا مناسب متصور ہو تو وہ ایک اشتہار اس مضمون کا مشتہر کریگی۔

اشتہار کا اثر

اور ہر ایسے رقبہ مقامی کی نسبت اس اشتہار کی تاریخ سے ایسے دوسرے اشتہار کے جاری ہونے کی تاریخ تک جسمین اُس کارروائی کے ختم ہونے کا اعلان کیا جائے یہہ سمجھا جائیگا کہ وہ زیر کارروائی ترتیب کاغذات یا کار پیمایش یا دونون کے جیسی کہ صورت ہو - ہے -

مہتممان ترتیب کاغذات

دفعہ ۴۹ - جایز ہے کہ لوکل گورنمنٹ ایک عہدہ دار جو بعد ازین بنام مہتمم ترتیب کاغذات موسوم ہے کارروائی ترتیب کاغذات یا پیمایش یا دونون کے اہتمام پر جیسی کہ صورت ہو کسی رقبہ مقامی پر اور اسقدر اسسٹنٹ مہتممان ترتیب کاغذات جسقدر گورنمنٹ کو مناسب معلوم ہون مقرر کرے اور ایسے عہدہ داران تمام اختیارات کو جو بموجب ایکٹ ہذا عطا کئے گئے ہین اسوقت تک عمل مین لائینگے جبتک کہ وہ رقبہ مقامی زیر کارروائی ترتیب کاغذات رہے -

ممالک مغربی

مہتمم ترتیب کاغذات کے اختیارات نسبت قایم کئے جانے نشانات حدبندی کے

دفعہ ۵۰ - جب کوئی رقبہ مقامی زیر کارروائی پیمایش ہو تو مہتمم ترتیب کاغذات کو اختیار ہے کہ اشتہار جاری کرکے مواضع اور محالات اور کھیتون کے تمام مالکان کو ہدایت کرے کہ ایسے نشانات حدبندی جو عہدہ دار مذکور کی دانست مین موضعون یا محالون یا کھیتون کی حدود کے تعین کے لئے ضروری ہون پندرہ روز کے اندر قایم کرین - اور اگر مدت مندرجہ اشتہار کے اندر وہ تعمیل اس امر کی نکرین تو اُسے اختیار ہے کہ خود اُس طور کے نشانات حدبندی قایم کرا دے اور کلکٹر مالکان آراضی سے اُس حدبندی قایم کرنیکا خرچہ وصول کریگا -

تشریح - اس دفعہ مین لفظ "مالکان" مین مالکان ادنیٰ اور ٹھیکہ داران اور مرتہنان اور دیگر اشخاص قابض آراضی مذکور بھی داخل ہین -

نوٹ - پہلا کام بندوبست کا یہی ہے کہ مواضعات کی حدود قایم ہون - پہلے پیمایش کا کام افسر بندوبست کی نگرانی مین ہوا کرتا تھا لیکن اب سروے پارٹی کے ذریعہ سے پیمایش ہوتی ہے - انتظام حاضری زمینداران افسر بندوبست کے ذمہ رہتا ہے - کل اخراجات حدبندی مالکان آراضی سے مثل بقایا یا مالگذاری وصول ہوسکتے ہین لیکن یہہ اختیارات وصول بقایا کے رکھنے افسر نافذ نہین کرسکتا بلکہ صاحب کلکٹر کے ذریعہ سے اخراجات وصول کئے جاوینگے -

تصفیہ نزاعات

دفعہ ۵۱ - جب بابت حدود کے تنازع ہو تو مہتمم ترتیب کاغذات اُس نزاع کا تصفیہ اُس طریقہ سے کریگا جو دفعہ ۴۱ مین مقرر کیا گیا ہے -

نوٹ جبتک قبضہ دریافت ہوسکے حق کا لحاظ مقدمات تصفیہ حدبندی مین نہین کرنا چاہئے جب قبضہ تحقیق نہو سکے یا یہہ معلوم ہو کہ ناجایز طور پر قبضہ حاصل کر لیا گیا ہے اُسوقت حاکم مجوز کو بہ لحاظ استحقاق حدبندی کرنی چاہے اور شخص مستحق کو قبضہ دلا دینا چاہئے -

تنازعات حدود مین خاصکر جبکہ تنازعہ حد زمین غیر مزروعہ مین جو کامل طور پر مقبوضہ کسیکی نہو واقع

ہوتی ہو تو یہہ قاعدہ کہ بار ثبوت منکر پر ہونا چاہیے لازم نہیں آتا فریقین کو دعویدار مخالف کی حیثیت سے سمجھنا چاہیے اور اون پر لازم ہوگا کہ جسطرح سے ممکن ہو عدالت کو صحیح حد کے تعین میں مدد دین (لکھمیں نراین جگدیو بنام جادوناتھ دیو انڈین لا رپورٹ جلد ۱۲ کلکتہ صفحہ ۴۰۵ کتاب انگریزی)

کاغذات کا بوقت پیمایش ثانی طیار کیا جانا

دفعہ ۵۲ - جب کوئی رقبہ مقامی زیر کارروائی پیمایش ہو تو مہتمم ترتیب کاغذات اُس رقبہ مقامی کے ہر موضع کے لئے ایک نقشہ اور ایک خسرہ تیار کریگا جسکو بعد ازین کلکٹر حسب محکومہ دفعہ ۲۸ بجائے نقشہ و خسرہ موجودہ سابق کے قایم رکھیگا -

جدید کاغذات حقوق کا طیار کیا جانا

دفعہ ۵۳ - جب کوئی رقبہ مقامی زیر کارروائی ترتیب کاغذات ہو تو مہتمم ترتیب کاغذات اس رقبہ مقامی کے ہر محال کے لئے کاغذات مرتب کریگا جنمین رجسترہاے متذکرہ دفعہ ۳۲ یا اُنمین ایسے رجستر جنکی نسبت لوکل گورنمنٹ ہدایت کرے شامل ہونگے اور کلکٹر بعد ازان بجاے اُن کاغذات یا جزو کاغذات کے جو پہلے سے قایم ہون کاغذات یا جزو کاغذات مرتبہ حال کو حسب دفعہ ۳۳ مرتب رکھیگا -

نوٹ - دیکھو نوٹ زیر دفعہ ۳۲

تصدیق اندراجات و تصفیہ نزاعات

دفعہ ۵۴ - کاغذات حقوق کے تمام غیر نزاعی اندراجات کی تصدیق فریقین متعلق کو کرنی لازم ہے اور مہتمم ترتیب کاغذات کو لازم ہے کہ ایسے کل نزاعات متعلقہ اندراجات مذکور کو جنکا فیصل کرنا وہ خود اپنے طور سے یا برطبق درخواست کسی فریق متعلق کے اختیار کرے مطابق احکام دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ کے طے کرے -

نوٹ - یہہ دفعہ جدید ہے -

مہتمم ترتیب کاغذات کو تنازعات کے فیصلہ کرنیکا اختیار دیا گیا ہے اور نیز دفعہ ۴۱ کے متعلق کارروائی کا یہہ بات قابل اعتراض نہین ہے کیونکہ مہتمم ترتیب کاغذات عموماً کلکٹر صاحب ہونگے۔

ممالک مغربی

تفصیلات جو فہرست آسامیان مین درج کیجائینگی

دفعہ ۵۵۔ اُس رجسٹر مین جو حسب فقرہ (ہ) دفعہ ۳۲ اُن اشخاص کے واسطے مقرر کیا گیا ہے جو آراضی کی کاشت کرتے ہون یا اور نہج سے اُسپر قابض ہون ہر ایک آسامی کی نسبت امور ذیل کی تصریح لکھی جائیگی۔

(الف) آسامی کی آراضی مقبوضہ کی نوعیت و قسم جو بموجب ایکٹ قبضہ آراضی متعلقہ ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۲ء یا ایکٹ لگان ملک اودہ سنہ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو۔ تجویز کیگئی ہو۔

(ب) لگان جو آسامی سے قابل ادا ہو۔

(ج) ممالک مغربی و شمالی مین اگر آسامی غیر حقدار دخیلکاری ہو تو تعداد اُن پورے سالون کی جنمین وہ اپنی آراضی مقبوضہ حال پر قابض رہ چکا ہی وباتباع قواعد مجریہ صاحبان بورڈ زیر دفعہ ۲۳۴

(د) کوئی دیگر شرط قبضہ کی عام اس سے کہ وہ پٹہ تحریری مین داخل ہو یا نہو۔

رجسٹر مذکور مین تصریح ایسے مالکان یا مالکان ادنیٰ کی بھی (اگر کوئی ہون) ہوگی جو آراضی پر بطور سیر کے قابض ہون یا ایسی آراضی کو جو سیر نہو بطور آسامیون کے نہین بلکہ اور طور پر کاشت کرتے ہون اور قسم آراضی آخر الذکر کی نسبت یہہ درج ہوگا کہ کتنے پورے سالون تک اُن لوگون نے اسطرح پر کاشت کی ہے۔

تشریح - بہ اغراض دفعہ ہذا وہ سال جسکے لئے رجسٹر مرتب کیا جاتا ہے بطور پورے سال کے سمجھا جائیگا۔

نوٹ - تعریفات کاشتکاران کے لئے دیکھو ایکٹ لگان۔

اندراج کاغذات بند وبست بابت لگان ثبوت واقعی ادا ے لگان سے رد کیا جاسکتا ہے۔
(ٹھاکر دیال بنام مہاراجہ ڈمراون فیصلہ بورڈ مال ۱۸۸۳ء لغایت ۱۸۹۱ء صفحہ ۷۲ کتاب انگریزی)

ممالک مغربی وشمالی مین اُن ابواب کا صیح کیا جانا جو شامل لگان کے واجب الادا ہون

دفعہ ۵۶ - ممالک مغربی وشمالی مین جو ابواب آسامیون سے بابت دخل آراضی کے واجب الادا ہون اور جو اُس لگان کی نوعیت کے ہون جو علاوہ لگان آسامی کے واجب الادا ہون یا جنکے عوض مین حقوق ملکیت حسب دفعہ ۸۷ فقرہ (ب) دیے جاسکتے ہین اُن سب کو جن نامون سے کہ وہ مشہور ہین مہتمم ترتیب کاغذات درج کردیگا اور کوئی ابواب جو اسطرح درج نہ کئے گئے ہون کسی دیوانی یا مال کی عدالت سے قابل وصول نہ ہونگے

نوٹ۔

سرکلر بورڈ مال مدا ۱۸۷۳ء

ابواب حسب دفعہ ۶۶ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء

(۱) جن ابواب کی تجویز ضرور ہے وہ تین قسم کے ہین۔

(۱) وہ ابواب جو اسامیون پر بابت دخل آراضی واجب الادا ہون اور تشخیص مالگذاری مین محسوب کیے گئے ہون۔

(۲) وہ ابواب جو آسامیون پر بابت دخل آراضی واجب الادا ہون اور تشخیص مالگذاری مین محسوب نہ کیے گئے ہون۔

(۳) جملہ دیگر ابواب جو گانون کے رواج کے موافق اسامیون یا اور لوگون سے لیے جاتے ہون۔

۲- جملہ ابواب جو مد اول مین داخل ہون لگان مین شامل کردینے چاہیے تھے - قواعد بندوبست سہارنپور کی دفعہ ۳۰ مین ابواب مذکورہ کے شامل کرنیکا حکم ہے صرف باستثنار سوم پٹواری درصورت شرکت بیہ امر لطور کلیہ فرض کیا گیا ہے کہ وہ ابواب جو مقرر تھے اور لگان سے ایک

خاص تعلق رکھتے تھے بوقت بندوبست شامل تھے - اگر کسی بندوبست مین جو قبل نفاذ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع کے عمل مین آیا ہو ابواب بذمہ آسامیون کے واجب الادا درج ہوے ہون اور لگان سے ایک خاص تعلق رکھتے ہون اور جمعبندی مین لگان سے علیحدہ قلمبند ہوے ہون تو جایز ہے کہ ایسے ابواب قایم رہین - اگر اون ابواب کے لگان کے ساتھ وصول ہونے مین کچھ دقت واقع ہو تو اُسوقت اونکے مقرر کرنیکے واسطے تدابیر عمل مین لائی جائین ایسے ابواب دراصل جزو لگان ہین اور ملک دہلی کھنڈ مین خصوصاً جب کہ لگان بذریعہ جنس کے ادا کیا جاتا ہے بہت مروج ہوتے ہین جو بندوبست بالفعل جاری ہین اونکے کاغذات مرتب کرنے مین ابواب مذکورہ سطر چہار شامل ہونے چاہئین کہ اگر لگان بذریعہ زرنقد کے ادا ہوتا ہو تو مقدار ابواب اُس لگان مین اضافہ کردی جاے یا جہان بذریعہ جنس کے ادا کرنیکا دستور ہو تو حصہ زمیندار (معہ خرچ یا ابواب کے جسقدر وہ پاتا ہو) بحساب تعداد سیرون کے جو اُسے فی من ملتے ہون درج کیا جاے مثلاً بجاے اسکے کہ شرح لگان بطور نصف پیداوار معہ ایک سیر خرچ کے قلمبند کیجاے یہہ بہتر ہوگا کہ شرح مذکور بحساب فی من ۲۱ سیر یا جسقدر ہو درج کیجاے -
اگر اس قسم کے ابواب غیر معین ہون اور جمعبندی مین درج نہون بلکہ صرف واجب العرض مین درج ہون تو صاحب کلکٹر کو جایز ہے کہ اونکو کاغذات سے خارج کردین اور اگر اونکی مقدار ایسی ہو کہ جس سے تشخیص جمع کی بنیاد مین فرق آتا ہو تو واسطے صدور حکم کے رپورٹ بھیجنی چاہئے -
۲- دوسری صورت مین یعنی نسبت اُن ابواب کے جو آسامیون پر بابت دخل آراضی کے واجب الادا ہون اور تشخیص مالگذاری مین محسوب نہ کئے گئے ہون صاحبان بورڈ کا یہہ منشا ہے کہ ایسے ابواب عموماً کاغذات مین درج نہونے چاہئین اگر کہین ہوگئے ہون تو خارج کردیے جائین جو بندوبست بالفعل جاری ہین اُنمین صاحبان مہتمم بندوبست کو احتیاط کرنی چاہئے کہ منشار الیہم ابواب کو کسطرح سے جزو لگان قرار دیے ہین بالعموم وہ ابواب جو بطور ایک شرح معین کے لگان پر یا دیگر بنا ر خاص پر محسوب نہوے ہون جزو لگان متصور نہونگے مثلاً اگر یہہ مسلم ہو کہ کوئی آسامی اپنے لگان کے ساتھ ایک آنہ روپیہ یا ایک سیر فی من بطور خرچ کے برابر ادا کرتا رہا ہے تو یہہ ابواب واجب التسلیم ہوگا

اور جزو لگان تعداد پائیگا اگر ابواب مین بھوسی کی گٹھریان یا اُپلے وغیرہ داخل ہون تو وہ نہ جزو لگان متصور ہونی چاہئیں اور نہ قلمبند ہونے چاہئیں -

۴ - نسبت ابواب قسم سوم کے جو ضمن (۲) دفعہ ۶۶ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء سے متعلق ہین یہہ واضح ہوگا کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ایسے ابواب منظور نہین فرماتے ہین لہذا اونکا ذکر کاغذات بندوبست مین نہونا چاہئے اور نہ وہ نکاسی مشخصہ مالگذاری مین شامل ہونی چاہئیں جبکہ اونکی مقدار کثیر ہو اور یہہ مناسب معلوم ہو کہ انکو جایز قرار دیکر تابع شرایط ضمن (۳) دفعہ ۶۶ کے کیاجائے تو ایک خاص رپورٹ صاحبان بورڈ کی خدمت مین ارسال ہونی چاہئے -

۵ - جبکہ ابواب قسم بالا کسی گانون مین جسکی مالگذاری پیشتر تشخیص ہوچکی ہو موجود ہون اور اونکی آمدنی تشخیص مالگذاری آرامنی مین محسوب ہوگئی ہو تو ایک خاص رپورٹ اسکی نسبت بھی ارسال ہونی چاہئے -

۶ - یہہ ملحوظ رہے کہ احکام ہذا صرف ابواب سے متعلق ہین رقم سائر سوائے محاصل آرامی سے شامل آمدنی جھیل و تالاب و چراگاہ و بیوے و نیزاوہ و جنگل وغیرہ کے متعلق نہین ہین اس قسم کی رقومات خاص جزو آمدنی آرامنی کے ہین اور قابل تشخیص مالگذاری ہین یہہ تنبیہہ اسوجہ سے ضرور ہوئی کہ اکثر فہرست ہائے ابواب مین جو بجواب چٹھیات سابقہ صاحبان بورڈ کی خدمت مین ارسال ہوئین یہہ رقومات درج تھین -

خلاصہ حکم گورنمنٹ نمبر ۱۰۵ (الف) - ۲ - ابواب متذکرہ نقرہ ۱۰ دفعہ ۶۶ - جو لگان سے علیحدہ قلمبند ہوئے ہین حسب اختیار صاحبان بورڈ کاغذات مین درج رہین خواہ خارج کئے جائین اگر ابواب بوقت بندوبست محسوب کئے گئے تھے تو جیسا صاحبان بورڈ بیان کرتے ہین لگان مین شامل کردئے جاتے یہہ امر بطور قاعدہ کلیہ کے فرض کیا جاسکتا ہے کہ ابواب محسوب اور شامل کئے گئے لیکن جہان یہہ معلوم ہو کہ وہ محسوب تو ہوے مگر شامل نہین کئے گئے تو اونکا خارج کرنا بہتر ہوگا اور اگر اونکی تعداد قلیل ہو تو جایز ہے کہ تشخیص جمع قایم رکھی جاے اگر کسی علاقہ مین اُنکی مقدار کثیر ہو اور تشخیص جمع مین محسوب ہوگئے ہون لیکن شامل نہ کئے گئے ہون تو صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ خواہ تخفیف مطابق مالگذاری تجویز کرین یا کسی افسر کو بغرض شامل کرنے ابواب کے لگان مین اختیارات بندوبستی عطا

ہونے کی سفارش کرین لیکن یقین ہے کہ ایسی صورتین نہایت شاذونادر ہونگی جن صورتون مین یہہ
معلوم ہو کہ ابواب بوقت تشخیص جمع محسوب نہین ہوے بلکہ علیحدہ درج ہوے ہین تو وہ خارج ہونے چاہئین
صاحبان بورڈ عہدہ داران بندوبست کو ہدایت کرین کہ مشارالیہم کو اس قسم کے ابوابکو نکاسی قرار
دینے مین بہت احتیاط کرنی چاہیے اگر ابواب مذکور نکاسی قرار پاوین تو وہ ہمیشہ لگان مین شامل کیے
جائین اور اُنکے محسوب ہونے کی اور نیز تعین و مقدار کی خاص رپورٹ واسطے صدور حکم بورڈ
کے بھیجی جاے۔

۴۔ نسبت ابواب متذکرہ فقرہ ۲ کے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی راے نہین ہے کہ بالفعل
کسی قسم کی منظوری عام یا خاص عطا کیجاے جب کہ حسب ضمن ۳ عملہ جات کی ضرورت ہے جنسے صرف
کثیر عاید ہو تو صاحبان بورڈ ایک درخواست خاص واسطے منظوری اُن ابواب کے جنکا قایم کرنا
مطلوب ہے اس بنا پر کرین کہ وہ صرف عملہ کے واسطے ضروری ہین نہ کہ اس بنیاد پر کہ کسی خاص قسم یا
قسمون کے ابواب کا قایم کرنا قرین مصلحت ہے۔

---

(۱)

نالش دلاپانے رقم وزن کشی کی جو حسب دفعہ ۶۶ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء مندرج نہوئی ہو عدالت مال
مین نہین ہوسکتی ہے۔ فیصلہ بورڈ مندرجہ سلیکٹڈ سیشن سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۴۴ کتاب انگریزی و
صفحہ ۶۲ کتاب اردو فایل نمبر ۱۴۳۸ سنہ ۱۸۸۶ء مورخہ ۷ و ۱۲ - جنوری سنہ ۱۸۸۷ء کلو بنام چھوٹے۔

(۲)

جو روپیہ علاوہ لگان کے ہو اور جو لطور ابواب حساب زمیندار مین درج کیا جائے اور جسکی بابت
بطور ابواب کاشتکار پر نالش کیجاے صحیح طور پر اُسکا بطور ابواب نہ بطور جزو لگان مقررہ کے
تصور کیا جانا قرار پایا ہے اوسکا ناقابل وصول ہونا کاشتکار سے گو وہ ایک زمانہ مدید نامعلوم تک
مطابق دستور قدیم کے ادا کیا جاے اسوجہ سے قرار پایا ہے کہ اگر وہ وقت بندوبست دوامی کے لائق

ادا تھا تو لگان مین شامل نہین کیا گیا ہے چونکہ وہ اسوقت لایق ادا تھا حسب دفعہ ۴۵ - ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء شامل لگان ہونا چاہیے تھا اگر وہ اس طریق پر شامل نہین کیا گیا لہذا وہ حسب منشاء دفعہ ۶۱ وصول نہین کیا جاسکتا اگر وہ وقت بندوبست دوامی لایق ادا تھا تو وہ شرایط ابواب جدید مین داخل ہے اور ایسی صورت مین وہ حسب دفعہ ۵۵ ناجایز ہے - فیصلہ پریوی کونسل مندرجہ انڈین لاریورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۷ - حصہ ۲ ماہ فروری ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۳۱ کتاب انگریزی مورخہ - ۱۰ ایپریل ۱۸۸۹ء تلک دھاری سنگہ بنام چولھن مہتو -

(۳)

کسی کاشتکار کا ادا کرنا کسی جزو پیداوار اپنی آراضی باغ کا اپنے زمیندار کو از قسم لگان جنس کے متصور ہوگا نہ بطور ابواب مندرجہ دفعہ ۶۶ - ایکٹ مالگذاری کے - ویکلی نوٹس ۱۸۸۵ء - صفحہ ۲۲۰ - کتاب انگریزی نمبر ۱۲۵۵ - ۱۸۸۴ء مورخہ ۲ - دسمبر ۱۸۸۵ء مہابیر بنام شیو دیال -

(۴)

ایکٹ ۹ ۱۸۸۱ء کا یہ مقصود ہے کہ ابواب وہ اشخاص ادا کرین جنکو آراضی واجب الاخذ ابواب مین تعلق بالاستفادہ ہو - انڈین لاریورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ - حصہ ۸ - ماہ اگست ۱۸۸۴ء صفحہ ۷۴۳ - کتاب انگریزی نمبر ۱۶۰۶ - ۱۸۸۳ء مورخہ ۲۸ - مئی ۱۸۸۴ء گوپال چندر سرکار بنام ادھیرج آفتاب چند مہتاب -

(۵)

نالش منجانب زمیندار بنام معافیدار واسطے ابواب زربھیٹ و خوراک مندرجہ واجب العرض دایر ہوکر جایز قرار پائی اور اس سے میعاد بارہ سال مندرجہ مد ۱۳۲ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء متعلق قرار پائی - ویکلی نوٹس ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۸ کتاب انگریزی و صفحہ ۷۰ کتاب اردو نمبر ۱۰۶۲ - ۱۸۸۱ء مورخہ ۲۶ - جنوری ۱۸۸۲ء راحت علی بنام مہاراج سنگہ -

(۶)

وہ ابواب موضع جو عام نہون اور جسکو لوکل گورنمنٹ نے منظور نہ کیا ہو حسب منشا دفعہ ۶۶- ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے عدالت دیوانی سے نہین دلائے جا سکتے اور رواج جایز وہ سمجھا جائیگا جو قدیم سے ہو اور جاری رہا ہو اور مناسب و معقول ہو اور یہہ امر کہ وہ حق جو بموجب رواج موضع کے قابل اوسکے ہے ہتمم بندوبست نے درج کاغذات کیا ہے - رواج کی شہادت اہم ہے مگر اسکی شہادت قطعی نہین ہے - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۲ صفحہ ۴۹ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۷ کتاب اردو نمبر ۵ ۷ ۴ سنہ ۱۸۷۸ء مورخہ ۲۲- اگست سنہ ۱۸۷۸ء لالہ بنام ہیرا سنگہ -

(۷)

اگرچہ ابواب زمینداری اسوقت تک وصول نہین کئے جا سکتے جب تک حکام بندوبست اونکو تسلیم اور منظور نکرلین تاہم آئین ہفتم سنہ ۱۸۲۲ء خواہ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء مین کوئی امر ایسا نہین ہے جو مانع اس بات کا ہو کہ عدالت دیوانی ایسی نالشات کو مسموع کرین جو بغرض استقرار حقوق زمینداری کے نسبت ایسے ابواب کے ہون - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳ / ۴ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۵۰ کتاب اردو نمبر ۴۰ / ۱۸۷۶ء مورخہ ۲- مارچ سنہ ۱۸۷۷ء عیسوی اکبر خان بنام شیورتن -

(۸)

جو رقم بابت ایسے حق مالکانہ اور ابواب کے دعوے مین شامل کیگئی ہو کہ وقت بندوبست کے تسلیم نہین ہوئی کوئی محکمہ دار المال ایسے رقم کے دعوی کی ڈگری نہین کرسکتا نہ اوسکو کسی اور طور پر تسلیم کرسکتا - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۱۱ مورخہ ۲۵- جولائی سنہ ۱۸۷۳ء صفحہ ۲۲۲ - کتاب انگریزی و ۲۱۵ کتاب اردو - درگا پرشاد بنام راجہ شیوراج سنگہ -

(۹)

ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ اندراج کسی ابواب کا واجب العرض و روبکار بندوبست مین تجویز کی

برابر نہین ہے اور بر طبق پیش ہونے اعتراض کے اندراج مذکور سے یہہ لازم نہین آتا کہ اوسکی نسبت تجویز روداد عمل مین نہ آوے فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۲۴ ء ۱۸۶۶ ء مورخہ ۴- اگست ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۳۵ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۴۳ کتاب اُردو- رام چند بنام ظہور علیخان-

(۱۰)

اگر ابواب کی وصولی کی نسبت کاغذات بندوبست مین کچھ شرط مندرج نہو تو زمیندار کو استحقاق اوسکے وصول کرنے کا نہوگا- فیصلہ صدر دیوانی عدالت آگرہ نمبر ۱۴۶- مورخہ ۲۰- جون ۱۸۶۰ء صفحہ ۱۶۷ کتاب اردو- سماۃ پاربتی بنام گور پرشاد-

قیاس نسبت صحت اندراجات کے

دفعہ ۵- لازم ہے کہ اُن تمام اندراجات کی نسبت جو کاغذات حقوق مرتبہ حسب احکام باب ہذا مین کئے جائین یہہ قیاس کر لیا جاسکے کہ وہ صحیح ہین تاوقتیکہ اسکے خلاف ثابت نہ کیا جاے- اور تمام فیصلجات مصدرہ حسب باب ہذا متعلقہ صور تہاے نزاع کی پابندی بلحاظ نفس معاملہ نزاعات مذکور کے کل عدالتہاے مال پر باتباع احکام دفعہ تحتی (۳) دفعہ ۴۰ واجب ہوگی- لیکن کوئی ایسا اندراج یا فیصلہ کسی شخص کے اس حق پر موثر نہوگا کہ وہ آراضی مین اُس استحقاق کا عدالت دیوانی مین دعویٰ اور اسکو ثابت کرے جسکا رجسٹرہاے مقررہ حسب فقرات (الف) لغایت (د) دفعہ ۳۲ مین درج کیا جانا ضروری ہے-

نوٹ (۱) اندراج بندوبست معرض بحث یا معرض ثبوت یا تردید ہوسکتا ہے بشرطیکہ اوسکی بابت فیصلہ عدالت نہوا ہو اور احکام یکطرفہ بندوبست قطعی نہین ہین جس فریق کے خلاف فیصلہ ہوا ہو وہ اُسکی تردید پیش کرنیکا استحقاق رکھتا ہے- اندراج بندوبست اُسوقت تک صحیح سمجھا جاویگا جسوقت تک اوسکے خلاف ثابت کیا جاوے- امور مندرجہ کاغذات بندوبست کی تردید اُسوقت ہوسکتی ہے جبکہ اوسکے خلاف مضبوط شہادت پیش کیجاے- (چھنولال بنام جیودنی فیصلہ بورڈ ۱۸۸۰ء و بیادرام بنام چھجو فیصلہ بورڈ ۱۸۷۹ء

(۲) لگان مندرجہ جمعبندی اُسوقت قابل لحاظ ہے جب یہہ ثابت ہو کہ فی الواقع جمعبندی قابل اعتبار طریقہ سے مرتب ہوئی اور اُسکو فریقین نے حاکم بندوبست کے سامنے تسلیم کیا (اچھے بریا بنام بھو سارائے صدر دیوانی عدالت) جب اُسقدر لگان جو کہ جمعبندی مین مندرج ہے کبھی وصول نہین ہوا تو بہ لحاظ اون حالات کے جو ثبوت سے ظاہر ہون کاغذات جمعبندی کو وقعت نہین دیجا سکتی - (امید علی بنام مہدی حسن فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد ۱۸۷۸ء و نیز شیو نراین سنگہ بنام رائے شیو سہا فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد ۱۸۹۶ء)

باب ۵

بندوبست مالگذاری آراضی

نوٹ - باب ۵ مالگذاری آراضی کے بندوبست کے متعلق ہے جو حسب دفعات ۵۰ و ۱۳۱ ان تمام اراضیات پر جو خاص طور سے ادائے مالگذاری سے بری نہ کی گئی ہون سب سے پہلا مواخذہ قرار دیگئی ہے - بڑے امور قابل ذکر یہہ ہین کہ یہہ حکم درج کیا گیا ہے کہ جملہ صورتون مین لگان کی شرحون کی ایک رپورٹ مرتب کیجائے اور وہ بورڈ مال کے حضور سے قبل شروع ہونے تشخیص جمع کے منظور ہو جائے - اور حسب دفعہ ۵۰ مہتمم بندوبست کو یہہ اختیار دیا گیا ہے کہ خود اپنے طور سے وہ لگان تجویز کرے جو آسامیان ساقط الملکیت اور آسامیان دخیلکار کو دینا ہوگا - نتیجہ یہہ ہوگا کہ اگر مالگذاری مین اضافہ کیا جائیگا تو اُسکے ساتھ ہی مالک (آراضی) کے لئے بھی اُن اقسام کی آسامیون کے لگان مین جنکے حقوق کی قانون مین حفاظت کیگئی ہے اضافہ کر دیا جائیگا بشرطیکہ اونکی اراضیات مقبوضہ کے لگان کی شرحین اُن شرحون سے کم ہون جو بہ تعلق تشخیص جمع اختیار کیجاتی ہین -

اس باب مین اس امر کی نسبت بھی احکام ہین کہ مالک ادنی یا آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کی درخواست پر یا اودہ مین جو آسامی غیر حقدار قبضہ داری قانونی میعاد کے لئے قابض ہو اُسکی درخواست پر لگان ازقسم جنس کو لگان زرنقد مقررہ مین تبدیل کیا جائے جیسا

مصلحت سے کہ اودھ کا قانونی قبضہ کاشتکارانہ رکھنے والا آسامی اس دفعہ مین داخل کردیا گیا ہے وہ خاص توجہ کے لایق ہے۔ موجودہ قانون مین جو احکام مالکون کے معافی بلالگانی کے عطیات منضبط کرنیکے متعلق ہین۔ وہ اس مسودہ مین یکجا مجتمع کردیے گئے ہین اور خیال یہہ ہے کہ اب وہ زیادہ صاف اور نافذالاثر ہوگئے ہین۔ بہ تعلق اودھ کے یہہ تجویز کیگئی ہے کہ ایسی نالشات کے متعلق جو اختیار عدالتہاے دیوانی کو حاصل ہے وہ عدالتہاے مال کو منتقل کردیا جاے۔

تشخیص مالگذاری آراضی

دفعہ ۵۸-(۱) تمام آراضی خواہ وہ کسی غرض سے کام مین لائی جاے اور خواہ وہ کہین واقع ہو ذمہ دار ادا ے مالگذاری سرکار ہے سوا ے ایسی آراضی کے جو بموجب عطیہ خاص یا معاہدہ گورنمنٹ یا بموجب احکام کسی قانون نافذالوقت کے ایسی ذمہ داری سے کُلًا مستثنٰی کردی گئی ہو۔

پنجاب ۴۸ (۱)

(۲) جائز ہے کہ آراضی پر مالگذاری تشخیص کیجاے باوجودیکہ وہ مالگذاری بوجہ اسکے کہ عطا کیگئی ہو یا واگذاشت کیگئی ہو یا کسی معاہدہ خاص سے چھوڑدی گئی ہو یا منقطع کرالیگئی ہو گورنمنٹ کو واجب الادا نہو۔

پنجاب ۴۸ (۳)

(۳) کوئی آراضی بوجہ مدت قبضہ کے یا اسوجہ سے کہ اوسکے مالک نے

مالگذاری کی ذمہ داری کا تحفظ

کردیا ہو ادا ے مالگذاری کی ذمہ داری سے بری نہوگی۔

نوٹ۔ کسی شخص کو یہہ اختیار نہین ہے کہ کوئی معاہدہ اس قسم کا کرے جس سے گورنمنٹ کی مالگذاری سے کوئی آراضی بری ہوجاے۔

بندوبست کا اشتہار

دفعہ ۵۹۔ جب لوکل گورنمنٹ کی دانست مین کسی ضلع یا دیگر رقبہ مقامی قابل بندوبست کا بندوبست کیا جانا مناسب متصور ہو تو وہ ایک اشتہار اس مضمون کا مشتہر کریگی۔ اور ہر ایسا رقبہ مقامی اُس اشتہار کی تاریخ سے دوسرے

ممالک مغربی شمالی ۳۶ و ۱۳۲ اودھ ۱۴

جبتک ختم ہونے کا اشتہار نہ دیا جاے بندوبست جاری متصور ہوگا

اشتہار کے صادر ہونے کی تاریخ تک جسمین رقبہ مذکور کے کار بندوبست کے ختم ہونے کا اعلان کیا جاے زیر بندوبست

ممالک مغربی شمالی ۳۶ اودھ ۶۸

متصور ہوگا۔

نوٹ - اس دفعہ کے مطابق اشتہار کا مقصد یہ ہے کہ وہ وقت مقرر کیا جاوے جبتک کہ کوئی ضلع زیر بندوبست ہے۔ بندوبست کے کام کے زمانہ مین کچھ اختیارات دیے گئے ہین اور ضوابط مقرر کئے گئے ہین جسکی وجہ سے وقت کا تعین ضروری معلوم ہوا کہ کب کارروائی بندوبست شروع ہوئی اور کب ختم ہوئی۔

ممالک مغربی شمالی ۳۸ اودہ ۱۹

مقرر کیا جانا مہتمان بندوبست کا اور اون کے اختیارات

دفعہ ۶۰ - لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ ایک عہدہ دار جو بعد ازین مہتمم بندوبست کے نام سے موسوم ہے بتمام بندوبست کسی ضلع یا دیگر رقبہ مقامی کے معہ اتنے اسسٹنٹ مہتمان بندوبست کے جو گورنمنٹ موصوف کے نزدیک مناسب متصور ہون مقرر کرے۔ اور وہ عہدہ دار اپنے ایسے تقرر کی حالت مین اون اختیارات کو جو حسب ایکٹ ہذا انکو تفویض کئے گئے ہین اسوقت تک عمل مین لائینگے جبتک کہ وہ رقبہ مقامی زیر بندوبست رہے۔

نوٹ - بندوبست کے ڈپٹی کلکٹر یا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست کے اختیارات نافذ کرینگے۔

جدید

کلکٹر کے فرائض کا مہتمم بندوبست کو منتقل کیا جانا

دفعہ ۶۱ - جب کوئی رقبہ مقامی زیر بندوبست ہو تو جائز ہے کہ نقشہ جات اور خسرہ جات کے مرتب رکھنے اور سالانہ رجسٹرون کے طیار کرنے کا فرض منصبی کلکٹر سے مہتمم بندوبست کو بموجب احکام بورڈ منتقل کر دیا جاوے اور اس صورت مین مہتمم بندوبست وہ تمام اختیارات عمل مین لائیگا جو حسب باب ۳ کلکٹر کو تفویض کئے گئے ہین۔

ممالک مغربی شمالی

گورنمنٹ طریقہ تشخیص کے متعلق قواعد جاری کریگی

دفعہ ۶۲ - لوکل گورنمنٹ کو لازم ہے کہ بموجب ان عام اصول کے جو جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے منظور فرمائے ہون مالگذاری تشخیص کرنے مین مہتمم بندوبست کی ہدایت کے لئے قواعد مرتب کرے۔

نوٹ۔

حکم لوکل گورنمنٹ مورخہ ۳۰ - مارچ ۱۸۹۵ء

مندرجہ گورنمنٹ گزٹ اردو مطبوعہ ۱۳ - اپریل ۱۸۹۵ء

نمبر ۱ ۸۲۴ / ۲۲۲ (بی) قواعد مندرجہ ذیل جو حسب دفعہ ۳۹ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء اور دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۷۶ء (ایکٹ ہاے مالگذاری آراضی ممالک مغربی وشمالی و اودھ) جناب نواب لفٹنٹ گورنر و چیف کمشنر بہادر نے بمنظوری ماقبل جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے مرتب فرماے جبتک جدید قواعد نہ جاری ہون یہہ احکام نافذ رہینگے۔

۱- بلا منظوری ماقبل گورنمنٹ ہند کے کسی ضلع یا تحصیل کی مالگذاری کی عام تشخیص از سر نو نہ کیجائیگی۔

۲- ایسی منظوری کی نسبت درخواست کرنے کے وقت لوکل گورنمنٹ اس امر کی کیفیت تحریر کریگی کہ بہ تعلق آمد و خرچ کے مالگذاری کی تشخیص جدید سے کیا نتایج حاصل ہونے کی امید ہے۔ اس کیفیت مین جو موجودہ مالگذاری آراضی کی تعداد واقعی تحصیلوار درج ہوگی اور یہہ درج ہوگا کہ جدید تشخیص مالگذاری مجوزہ سے آمدنی مین کسقدر اضافہ ہونے کی امید ہے اور نیز وہ وجوہ تحریر کئے جائینگے جنکی بنا پر اضافہ مذکور کا تخمینہ کیا گیا ہو - ان وجوہ مین (علاوہ دیگر امور کے) ترقی زراعت اور اضافہ لگان کی کیفیت جو کاغذات آراضی دیہات سے واضح ہو اور متفرق آمدنی کی ترقی اور اجناس کی قیمت کی زیادتی کا اور اُن ترقیات و اصلاحات (آراضی) کے نتیجہ کا بیان ہوگا جو منجانب گورنمنٹ عمل مین آئی ہون۔

۳- ملک ہند مین مالگذاری آراضی کا لیا جانا اس اصول پر مبنی ہے کہ اس ملک کے قانون قدیم کے مطابق حاکم وقت ہر ایکڑ زمین کی سالانہ پیداوار کے ایک جزو کا مستحق ہے - باستثناے ایسی صورتون کے جنمین حاکم وقت نے اپنے اُس استحقاق کو جو پیداوار کے جزو مذکور کی بابت اُسکو حاصل ہے بالاستمرار یا بطور چند روزہ منتقل کردیا ہو یا بجاے جزو مذکور کے ایک مقررہ تعداد

زرنقدی کی سالانہ یا برسون کی کسی میعاد کے لئے یا ہمیشہ کے وصول کرنے پر رضامند ہوا ہو۔

۴۔ اُن رقوم کا سی مین جنپر تشخیص مالگذاری مبنی کیجاتی ہے وہ لگان جو ایسے رقبہ جات کی بابت وصول ہوتا ہے جو لگان پر دیے گئے ہون اور تخمینی مالیت لگان اُس آراضی کی جو مالکان کی کاشت مین ہو۔ خواہ آراضی مذکور سیر کی تعریف مین داخل ہو یا نہو۔ اور نیز متفرق آمدنی جو قدرتی پیداوار سے وصول ہوتی ہو داخل ہے۔

۵۔ واقعی تعداد لگان کی حتی الامکان اُن رقوم لگان سے تحقق کیجائیگی جو جمعبندی دیہہ متعلقہ مین درج ہون اور بشرط ضرورت بہ تعلق ایسی آراضی کے جسکا لگان بذریعہ بٹائی غلہ کے ادا کیا جاتا ہو یا جسکی نسبت یہہ درج ہو کہ اُسکا لگان معاف ہے یا جسکی شرح لگان رعایت کے ساتھہ مقرر کیگئی ہو یا جسکی شرح لگان کا تعداد مناسب سے کم ہونا ظاہر ہو یا جسکی نکاسی براہ فریب مخفی رکھی گئی ہو یا جس صورت مین کہ کاغذ غیر درست یا ناکافی ہو۔ اُسکی تصحیح کیجائیگی۔ ایسی کل تصحیحات جنکی ضرورت ہو اور آراضی سیر اور خود کاشت کے لگان کا تخمینہ اُن شروح پر مبنی کیا جائیگا جو فی الواقع ادا کیجاتی ہین یا جو ایسے لگانون سے اخذ کیجائین جو فی الواقع ادا کئے جاتے ہین۔ آراضی سیر کی مالیت لگان کا تخمینہ کرنے مین لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ ایسی صورتون مین جنمین مالکون کی تعداد زیادہ اور اونکی مقدرت کم ہو۔ بطور رعایت کے۔ تعداد مالیت مذکور مین کچھہ کمی کرے۔

۶۔ جس رقبہ کی مالگذاری تشخیص کرنی ہو وہ حلقہ جات تشخیص پر منقسم کیا جائیگا اور آراضی کی قسم بندی اُس فرق بین کے لحاظ سے کیجائیگی جو مختلف اقسام کی آراضیات مین ہوتا ہے اور جسکی نسبت لوگ یہہ تسلیم کرتے ہین کہ اُس فرق کی وجہ سے لگان مین کمی یا بیشی ہوتی ہے اور ہر حلقہ تشخیص مین ہر قسم زمین کی بابت ایسی شروح منتخب کر لی جائینگی جنکی تعداد کی بنا پر اُسی قسم کی آراضی کی شرح لگان مقرر کیجائیگی۔ یہہ شروح منتخبہ اس طرح قایم کیجائینگی کہ جو محال کسی حلقہ مین داخل ہونگے اونکی ایسی شروح لگان پر لحاظ کیا جائیگا جو لگان نقدی ادا

کرنے والی اسامیون کے نام (جمعبندی مین) بطور شروح واقعی کے درج ہون اور جو ایسے آسامیون کی شروح لگان نہون جنکے لگانون مین بوجہ خاص رعایت کیگئی ہو۔ مگر ایسے حالات کی شرح پر لحاظ نہ کیا جائیگا نہین لگان تصدیق شدہ مندرجہ جمعبندی صحیح نہو بلکہ براہ فریب غلط لکھا گیا ہو یا مخالف بہت کم یا بہت زیادہ۔ یہہ شروح منتخبہ بطور پیمانہ کے یعنی ایسی شروح ہونگی کہ اونکی تعداد سے مقابلہ کرکے دیگر شروح کی صحت اور غلطی کا اندازہ کیا جائیگا اور انھین شروح منتخبہ کی بناپر ایسی آراضی کا لگان قایم کیا جا سکتا ہے جسکی تشخیص اوس لگان کی بناپر نہین کیجا سکتی جو جمعبندی مین درج ہو۔

۷۔ مالکان آراضی کی متفرق آمدنی مین جنگل اور چراگاہ اور مچھلی کی آمدنی اور اس قسم کی دیگر آمدنی داخل ہے لیکن پتھر یا کنکر کی کان اور معدنیات کی آمدنی داخل نہین ہے۔

۸۔ ہر محال پر تشخیص جمعبندی عموماً خالص نکاسی کے پچاس فیصدی کی شرح سے کیجائیگی لیکن مہتمم بندوبست کو اختیار ہے کہ بربنا ایسی وجوہ کے جو قلمبند کیجائین اس تعداد مقررہ سے فیصدی پانچ تک کی بیشی یا کمی کرے اگر مشار الیہ کی راے مین اس سے زیادہ بیشی یا کمی کرنی مناسب ہو تو اسکو لازم ہے کہ اپنی تجاویز کی نسبت خاص منظوری حاصل کرے۔

۹۔ مالگذاری مین بہت زیادہ اور دفعتاً اضافہ کرنے سے احتراز کرنا چاہئے اور جس صورت مین کہ پوری مالگذاری کے دفعتاً عاید کرنے سے سختی اور تکلیف پہونچنے کا احتمال ہو تو تشخیص مالگذاری مین بتدریج اضافہ کرنیکا طریقہ اختیار کیا جائیگا۔

۱۰۔ بلا اجازت گورنمنٹ ہند کے کوئی جدید تشخیص مالگذاری تیس سال سے زیادہ عرصہ کے لئے مقرر نہ کیجائیگی۔

۱۱۔ ضلع کی تشخیص مالگذاری کی رپورٹ تحصیلوار یا پرگنہ وار کی جائیگی اور قبل اسکے کہ تشخیصات مالگذاری کا اعلان کیا جاے ہر تحصیل یا پرگنہ کی تشخیص مالگذاری کی تجاویز علیحدہ علیحدہ بغرض صدور احکام لوکل گورنمنٹ پیش کیجائینگی۔

۱۲۔ جب ضلع کی تشخیص مالگذاری مکمل ہوجاے تو بغرض منظوری لوکل گورنمنٹ اسکی نسبت رپورٹ

کی جائیگی۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی شمالی و
چیف کمشنر بہادر ممالک اودھ

جے جے ڈی لاٹوس

چیف سیکرٹری گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی و اودھ

لگان کی شروح اور تشخیص مالگذاری کے متعلق تجاویز

دفعہ ٦٣ - مہتمم بندوبست بموجب اُن قواعد کے جوسب دفعہ ٦٢ مرتب کئے جاوین لگان کی شروح بغرض تشخیص منتخب کریگا اور اُنکی نسبت اپنی رپورٹ بغرض منظوری بورڈ ارسال کریگا اور ایسی منظوری کے موصول ہونے پر اپنی تجاویز تشخیص کی نسبت مرتب کریگا اور اُنکی رپورٹ بغرض صدور حکم بورڈ کے ارسال کریگا۔

نوٹ - اس دفعہ مین یہ بات درج کردی گئی ہے کہ مہتمم بندوبست شرح لگان منتخب کرسکتا ہے جسکو بورڈ منظور کریگی۔ شرح لگان کی ضرورت کو تشخیص جمع کے لئے گورنمنٹ نے مان لیا ہے اسلئے حکم قانون اضافا و تشخیص لگان کے لئے ضروری ہے۔

واسطے قواعد افسر بندوبست دیکھو سرکلر بورڈ۔

جمع مشخصہ کا اعلان

ممالک مغربی ش۔ اودہ - ٢٩

دفعہ ٦٤ - ایسی تجاویز کے متعلق بورڈ کے احکام موصول ہونے کے بعد اور بپابندی احکام مذکورہ کے مہتمم بندوبست کو لازم ہے کہ ہر محال کی جمع مشخصہ کا اُس شخص سے اعلان کرے جسکے ساتھ اُس محال کا بندوبست عمل مین آنے والا ہو۔

اگر کسی محال مین دو یا زیادہ مواضع یا حصص مواضع شامل ہون تو مہتمم بندوبست ہر ایسے موضع یا حصہ موضع کی جمع مشخصہ کا اور نیز پورے محال کی مجموعی جمع مشخصہ کا اعلان کرے گا۔

اعلان مذکور اسوقت اور اس مقام پر کیا جائیگا جسکی اطلاع بذریعہ اشتہار کے مہتمم بندوبست دیگا۔

نوٹ - تعریف محال کے لئے دیکھو دفعہ ۴ -

اودھ ۲۶ — کس کے ساتھہ بندوبست کیا جائیگا **دفعہ ۶۵** - بتابعت احکام دفعہ ۶۶ بندوبست اس طور پر کیا جائیگا -

(**الف**) محال تعلقہ داری مین تعلقہ دار کے ساتھہ -

(**ب**) دیگر محالات مین مالک محال کے ساتھہ یا اگر دو یا زیادہ مالک ہون تو نمبرداران کے ساتھہ الا اس صورت مین کہ مہتمم بندوبست بوجوہ خاص یہہ قرار دے کہ جملہ مالکان کے ساتھہ بندوبست کیا جانا چاہئے -

اگر کوئی تعلقہ دار یا دیگر مالک جسکے ساتھہ بحالت دیگر بندوبست کیا جاتا -

(۱) اپنے محال یا حصہ کا قبضہ کسی مرتہن کو دے چکا ہو تو بندوبست ایسے مرتہن کے ساتھہ کیا جا سکتا ہے -

(۲) مجنون یا نابالغ ہو یا اور ایسا شخص ہو جو قابل معاہدہ کرنے کے نہو تو اوسکی طرف سے بندوبست اوسکے قایم مقام قانونی کے ساتھہ کیا جائیگا -

نوٹ - جب کسی محال مین دو یا زیادہ حصہ دار ہون تو عموماً نمبردار سے بندوبست ہوگا اور حصہ دار سے بندوبست مستثنیات مین سے ہوگا اور خاص وجوہ سے اور اسی کے موافق اس دفعہ مین ترمیم ہوئی -

ممالک مغربی شمالی ۶۴ — جس جمع مشخصہ کا اعلان کیا جاوے اوسپر رضامند ہونے کا اثر — **دفعہ ۶۶** - اگر وہ اشخاص جو اپنے ساتھہ بندوبست کرانے کا استحقاق رکھتے ہین اس جمع مشخصہ پر جسکا اس طور پر اعلان کیا گیا ہے راضی ہون تو وہ اور وہ اشخاص جنکے وہ قایم مقام ہون اوس جمع کے ادا کرنے کے مستوجب ہونگے -

(الف) اگر بندوبست سابق کی میعاد منقضی نہین ہوئی ہے تو اوس تاریخ سے جب پر کہ وہ میعاد منقضی ہو۔

(ب) اگر میعاد مذکور منقضی ہوگئی ہو تو اوس رضامندی کی تاریخ یا اوس تاریخ مابعد سے جو بورڈ قرار دے۔

اور اون محالات مین جنمین کہ آراضی یا حصہ آراضی چند اشخاص کے قبضہ جداگانہ مین ہو مہتمم بندوبست کو لازم ہے کہ اوس جمع مشخصہ کو اوس آراضی پر جو اس نہج سے قبضہ مین ہو تقسیم کردے۔

جمع مشخصہ کا تقسیم کیا جانا

نوٹ - اس دفعہ مین یہہ ترمیم ہوئی ہے کہ جب تشخیص جمع قبل ختم ہونے میعاد بندوبست سابق کر دی گئی اور قرار پاگئی نیا بندوبست اوس تاریخ سے پہلے نافذ نہوگا۔

ممالک مغربی و شمالی

حصہ دارون کے مابین ازسرنو تقسیم آراضی اور تجویز مالگذاری کے متعلق رواج کا نافذ کیا جانا

دفعہ ۶۷ - جس محال مین حسب رواج مقررہ اراضی یا تعداد مالگذاری جو ذمہ ہر حصہ دار کے واجب الادا ہو بہ اوقات معین ازسرنو تقسیم یا تجویز ہوا کرتی ہو مہتمم بندوبست کو جائز ہے کہ حصہ دارون کی درخواست پر اوسی رواج مقررہ کے موافق اوسی طور پر ازسرنو تقسیم یا تجویز کرادے۔

نوٹ - اگر کسی حصہ دار کے منافع مین کسی وجہ سے کمی واقع ہو جائے تو دوبارہ مالگذاری تشخیص ہو سکتی ہے یا دوبارہ تقسیم جایداد عمل مین آسکتی ہے جیسا کہ واجب العرض محال مذکور مین درج ہو

ممالک مغربی و شمالی اودہ - ۳۵

خارج کیا جانا کسی ایسے شخص کا جو کسی محال کے بندوبست پر رضامند ہونے سے انکار کرے یا بندوبست کو قبول نکرے

دفعہ ۶۸ - اگر وہ شخص جسکے ساتھ بندوبست ہونا چاہئے جمع اعلان کردہ مہتمم بندوبست کے منظور کرنے سے ۳۰ دن کے اندر اوس تاریخ سے کہ مہتمم بندوبست نے حسب دفعہ ۶۴ اوس جمع کا اعلان کیا ہو انکار کرے یا (عرصہ مذکور کے اندر) اوسکے منظور کرنے مین قاصر رہے تو مہتمم بندوبست کو لازم ہے کہ رپورٹ

اُسکی معرفت کمشنر کے بورڈ کی خدمت مین بھیجے۔
اور بورڈ کو یہہ حکم صادر کرنے کا اختیار ہے کہ جس شخص نے اس نہج پر انکار کیا ہو یا جو اس طرح قاصر رہا ہو وہ اُس مدت تک جو بورڈ مناسب تصور کرے اور حکم مذکور کی تاریخ سے پندرہ سال سے زیادہ نہو بندوبست سے خارج کیا جاے۔
اور کلکٹر کو اختیار ہے کہ بورڈ کی منظوری پہلے حاصل کرکے محال کو اُس عرصہ تک یا اُسکے کسی جزو تک مستاجری پر دے یا زیر اہتمام خاص رکھے اور کلکٹر کو لازم ہے کہ اُس شخص کو جو اسطرح بندوبست سے خارج کیا جاے سالانہ حق مالکانہ جسکا وہ حسب دفعہ ۴۷ مستحق ہو ادا کرے۔
مگر شرط یہہ ہے کہ اگر محال محال تعلقہ داری ہو تو تعلقہ دار اپنے کُل محال کے بندوبست سے بلا حصول منظوری ماقبل جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا محال مذکور کے کسی حصہ کے بندوبست سے بلا منظوری لوکل گورنمنٹ خارج نہ کیا جائیگا۔ اودہ - ۳۲

نوٹ - جب زیر دفعہ ۶۸ - ایک حصہ دار بندوبست سے خارج کر دیا گیا ہو تو محال کا انتظام یا مستاجری جملہ صورتوں مین صاحب کلکٹر کرینگے نہ کہ صاحب مہتمم بندوبست - اور اسی کے موافق یہہ دفعہ ترمیم ہوئی۔

جبکہ آراضی منضبطہ کے اداے مالگذاری سے اصلی قابض نے انکار کیا ہو اور بندوبست انھین آراضی کا کسی غیر شخص کے ساتھ ہوا ہو تو تجویز ہوئی کہ ایسے بندوبست سے کوئی حق مخالف استحقاق اصل قابض کے بعد اختتام بندوبست حاصل نہین ہوتا اصلی قابض کو اختیار دعوی بندوبست کا ہے فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۱۸۶ ۱۸۶۶ع مورخہ یکم دسمبر ۱۸۶۶ع صفحہ ۲۳۱ کتاب انگریزی و صفحہ ۷۰۵ کتاب اردو - محمد عطاء اللہ بنام محمد محب اللہ۔
جو حصہ دار بندوبست سے خارج کر دیا گیا ہو اُسکو حق مالکانہ ملنا چاہیے لیکن اگر افسر بندوبست نے

سفارش کی ہو تو عدالت دیوانی کو حق مالکانہ کے لئے ڈگری دینے کا اختیار حاصل نہین۔ فیصلہ صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۶۱ء (گلاب سنگھ بنام ٹھکرانی)

مستاجری مالک ادنی کو دینا

دفعہ ۶۹۔ اگر تعلقہ دار اپنے تعلقہ کے کسی جزو کے بندوبست سے حسب دفعہ ۶۸ خارج کیا جاے اور وہ جزو مقبوضہ کسی مالک ادنی کا بطور بندوبست شکمی (پختہ داری) ہو تو پہلے اُس مالک ادنی سے بہ پابندی اُن شرایط کے جنکی نسبت بورڈ ہر صورت مین ہدایت کرے اُس جزو کی مستاجری قبول کرنے کے لئے کہا جائیگا۔ اردو ۴۴

تعلقہ دار خارج از بندوبست کا حق مالکانہ

دفعہ ۷۰۔ اگر ایسا مالک ادنی جمع مشخصہ قبول کرے تو وہ تعلقہ دار جو اسطرح خارج کیا گیا ہو جزو مذکور کے منافع سے اسقدر مالکانہ پانے کا مستحق ہوگا جو بورڈ مقرر کرے لیکن مقدار اُس مالکانہ کی اُس حصہ منافع خام سے۔ اگر کچھ ہو۔ زاید نہوگی جسکے پانے کا وہ تعلقہ دار در صورت قبول کرنے جمع کے مستحق ہوتا۔ اردو ۴۴

اور صورتون مین وہ تعلقہ دار جو اس طرح پر بندوبست سے خارج کیا گیا ہو (بپابندی احکام بورڈ) جزو مذکور کے منافع سے اُسقدر مالکانہ پانے کا مستحق ہوگا جسکی تعداد جمع مجوزہ کی تعداد پر پانچ روپیہ فیصدی سے کم اور پندرہ روپیہ فیصدی سے زیادہ نہوگی

خارج کئے ہوے مالک سے بندوبست قبول کرنے کے لئے کہنا

دفعہ ۷۱۔ جب میعاد معینہ دفعہ ۶۸ منقضی ہو جاے تو کلکٹر اُس شخص سے جو اُسوقت مستحق بندوبست ہو اُس رقبہ مقامی کی باقیماندہ میعاد بندوبست کے لئے جسمین کہ محال متعلقہ واقع ہو اُس جمع پر جسکی نسبت بورڈ ہدایت کرے محال کے بندوبست کے منظور کرنیکے لئے کہیگا۔ اگر وہ شخص اُسکے منظور کرنے سے انکار کرے تو جایز ہے کہ بمنظوری بورڈ اور بپابندی احکام دفعہ ۶۸ کے جس حد تک کہ وہ احکام متعلق ہون وہ شخص بندوبست سے اُسقدر مدت تک کے لئے جسکی بورڈ ہدایت کرے اور جو اُس رقبہ مقامی کی باقیماندہ

میعاد بندوبست سے زیادہ نہو خارج کر دیا جاے۔

(۱) نمبی شمالی ۱۸۷۳ء

ضابطۂ عمل اُس صورت مین جب چند مالکون مین سے بعض جمع کے قبول کرنے سے انکار کرین

دفعہ ۶۷ - اگر کسی ایسے محال مین جسمین کہ آراضی یا حصہ آراضی چند اشخاص کے قبضہ جدا گانہ مین ہو اور جسمین مہتمم بندوبست نے یہہ تجویز کر لیا ہو کہ جملہ مالکان کے ساتھ حسب دفعہ ۶۵ بندوبست کیا جاے کوئی حصہ دار اُس تاریخ سے جبکہ مہتمم بندوبست نے حسب دفعہ ۶۴ مالگذاری کا اعلان کیا ہو تیس دن کے اندر اُس جمع کے منظور کرنے سے جسکا اسطرح اعلان کیا گیا ہو انکار کرے یا قاصر رہے تو مہتمم بندوبست کو جایز ہوگا کہ اُس شخص کے حصہ کو جو اس نہج پر انکار کرے یا قاصر رہے ایسی میعاد کے لئے جو پندرہ سال سے زیادہ نہو محال کے کل حصہ داران باقیماندہ کے نام یا انمین سے کسی کے نام منتقل کر دے جو اس انتقال کے قبول کرنے پر رضامند ہون یا ہو۔ اور وہ حصہ داران جو انتقال کو قبول کرین اُس مالک کو کوئی سالانہ حق مالکانہ جسکا وہ حسب دفعہ ۶۱ مستحق ہے ادا کرینگے۔

اگر کوئی حصہ دار ایسے انتقال کو قبول نکرے تو تمام محال کی نسبت حسب دفعہ ۶۸ اسطرح عمل کیا جائیگا کہ گویا کل حصہ دار جمع کے قبول کرنے سے انکار کر چکے ہین یا قاصر رہے ہین۔

نوٹ - بندوبست معمولاً نمبردار سے ہوگا اور وہ بندوبست مجوزہ مہتمم بندوبست پر رضامند نہو تو تمام حصہ داران زیر دفعہ ۶۸ بندوبست سے محروم کئے جاوینگے - ایسی حالتین مستثنیات سے ہونگی جنمین بندوبست حصہ داران سے ہوگا اگر کل شرکا تشخیص جمع قبول نکرین تو محال کی نسبت زیر دفعہ ۶۸ کارروائی ہوگی اگر چند حصہ داران راضی ہون اور باقی رضامند نہون تو رضامند حصہ داران کو کل حصہ منتقل کر دیے جائینگے اگر کوئی حصہ دار اس انتقال کو منظور نکرے اور جمع جو محال پر تشخیص کیگئی ہو منظور نکیجاوے تو کل حصہ دار محروم کئے جائین گے۔

دفعہ ہذا میں لفظ "جائز ہوگا" قابل توجہ ہے ایک طرح پر افسر بندوبست کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ مناسب سمجھے تو اوس مدت کو بڑھا سکتا ہے جو تعین مالگذاری کے واسطے مقرر کیگئی ہے اور اسطرح بہت سی دقتوں کا انسداد ممکن ہے۔

جس حصہ دار کا حصہ منتقل کیا گیا ہو اوسکو اپنا حصہ لینے کے لئے کہنا

دفعہ ٣٧ - اگر بعد انقضائے میعاد معینہ دفعہ ٢٧ وہ حصہ دار جسکا حصہ منتقل کیا گیا ہے جمع اعلان کردہ مہتمم بندوبست کو قبول کرے تو کلکٹر اوس حصہ دار کو اوسکے حصہ پر قابض کر دیگا۔

اگر ایسا حصہ دار اس طور پر قبول نکرے تو باقیماندہ میعاد بندوبست محال مذکور کے لئے انتقال برقرار رکھا جائیگا۔

ممالک مغربی شمالی اودھ ٤٠ و ٣٤

حق مالکانہ جو ایسے حصہ دار کو جسکا حصہ منتقل کیا گیا ہو یا بندوبست سے خارج کئے ہوئے مالک کو دیا جائیگا

دفعہ ٣٨ - جو مالک حسب دفعہ ٢٧ بندوبست سے خارج کیا گیا ہو یا جسکا حصہ حسب دفعہ ٢٠ منتقل کیا گیا ہو وہ ایسے اخراج یا انتقال کے زمانہ میں مستحق ہوگا کہ۔

(١) اگر اوسکے پاس ایسی آراضی نہو جسپر اوسکو اپنے حقوق ملکیت کے انتقال پر بطور اسامی ساقط الملکیت کے حسب دفعہ ١ - ایکٹ قبضہ آراضی متعلقہ ممالک مغربی و شمالی ١٩٠٢ء یا دفعہ ٧ (الف) ایکٹ لگان ملک اودھ ١٨٨٦ء - جیسی کہ صورت ہو - قبضہ رکھنے کا استحقاق حاصل ہوتا تو وہ سالانہ حق مالکانہ جسکی تعداد مالگذاری شخصہ محال یا حصہ متعلقہ کے پانچ روپیہ فیصدی سے کم اور پندرہ روپیہ فیصدی سے زیادہ نہو پاتا ہے - یا

(٢) اگر اوسکے پاس ایسی آراضی ہو تو اوسپر بادائے ایسے لگان کے قابض رہے جو مہتمم بندوبست بمطابقت احکام دفعہ ٩٠ ایکٹ قبضہ آراضی متعلقہ ممالک مغربی و شمالی ١٩٠٢ء یا دفعہ ٧ (الف) ایکٹ لگان ملک اودھ ١٨٨٦ء - جیسی کہ صورت ہو - مقرر کرے اور جب ایک ثلث لگان مقررہ بالا مالگذاری محال یا حصہ کے پندرہ روپیہ فیصدی سے کم ہو تو اوسقدر سالانہ حق مالکانہ پاتا ہے کہ اگر وہ ایک ثلث مذکورہ بالا میں جوڑ دیا جاوے تو ایسی مالگذاری کے پانچ روپیہ

فیصدی سے کم اور پندرہ روپیہ فیصدی سے زیادہ نہو۔

نوٹ - اس دفعہ مین کل قواعد جو محروم شدہ حصہ دار کے حق مالکانہ کے متعلق ہین یکجا کر دیے گئے ہین۔

(۲) اس فقرے کا یہہ منشا ہے کہ جو رعایت لگان کہ ہر روپیہ مین چار آنہ کی آسامی ساقط الملکیت کے ساتھہ کیجاتی ہے وہ بطور جزو اوس حق مالکانہ کے محسوب کیجاویگی جسکا مالک خارج شدہ مستحق ہے اس امر کو زیادہ صاف اور مختصر طور سے اسطرح تحریر کر دیا گیا ہے کہ وہ رعایت آسامی مذکور کے ساتھہ بتعداد ایک ثلث لگان مقررہ کے تحریر کر دیگئی ہے (اسطرح سے) محسوب کرنیکے ایک پیچیدہ طریقے کی اور الفاظ "مالیت سالانہ" کے استعمال کی جنکے واسطے ایک خاص تعریف ہونا لازم آتا ہے ضرورت نہین رہی۔

ممالک مغربی شمالی ۷۵

اختیار یہہ حکم دینے کا کہ جو مختلف فریق علیحدہ اور مختلف حقوق رکھتے ہون اون مین سے کسکے ساتھہ بندوبست کیا جاوے اور منافع کی تقسیم کا طریقہ مقرر کرانے کا اختیار

دفعہ ۷۵ - ممالک مغربی و شمالی مین جب چند اشخاص کسی محال مین حقوق ملکیت جداگانہ قابل وراثت اور قابل انتقال رکھتے ہون اور وہ حقوق اقسام جداگانہ کے ہون تو مہتمم بندوبست کو لازم ہوگا کہ حسب قواعد مجریہ وقت امور مفصلہ ذیل کی تجویز کرے۔

(**الف**) یہہ کہ اون اشخاص مین سے کسکے ساتھہ معاہدہ ادائے مالگذاری کا کیا جاوے مگر یہہ بات اس طور پر ہونی چاہیے کہ دیگر اشخاص کے حقوق کے حفظ کے لئے انتظام قرار واقعی عمل مین آئے۔ اور

(ب) یہہ کہ جتنے اشخاص حقوق متذکرہ بالا جداگانہ رکھتے ہون اون پر محال کا منافع خالص تا میعاد بندوبست کس طور پر اور کس حساب سے منقسم کیا جاوے۔

نوٹ (۱) حسب درخواست مرکجی زمینداران کے بندوبست سابق ایک موضع کا جسکی مالگذاری معاف ہوئی تھی معافیداران کے ساتھہ کیا گیا تجویز ہوا کہ بعد اختتام میعاد بندوبست زمیندار مستحق تھے

کہ بجمیع معاف شدہ اسکے ساتھ بندوبست کیا جاے کیونکہ اونھون نے اپنے مسلمہ حقوق ملکیت کو بحق معافیہ اران صرف میعاد بندوبست منقضیہ تک چھوڑا تھا اور چونکہ معافیداران کا قبضہ مالکانہ اجازتاً تھا لہذا دعوی زمینداران مین حد سماعت عارض نہین ہے۔ فیصلہ بورڈ مندرجہ لیگل ریمبرنسر جلد ۲۔ ماہ مئی ۱۸۸۱ء صفحہ ۴۶ کتاب انگریزی و صفحہ ۵۰ کتاب اُردو نمبر ۹ ۳۰ ۱۸۸۱ع مہنت سرجوداس بنام اوسان۔

(۲) بندوبست اُن اشخاص کے ساتھ ہونا چاہیے جو افعال مالکانہ کرتے رہے ہون باوجودیکہ اوس موضع مین اور بھی شخص دعویدار باظہار موروثی زمینداری حق ملکیت کے ہون اور مالکانہ پاتے رہے ہون فیصلہ بورڈ مندرجہ لیگل ریمبرنسر جلد ۲ ماہ مئی ۱۸۸۱ء صفحہ ۴۰ کتاب انگریزی و صفحہ ۴۲ کتاب اردو نمبر ۷۴۳ ۱۸۸۱ء مہنت بھگوانداس بنام بہادر۔

ممالک مغربی شمالی

اختیار نسبت اس امر کے کہ ایسے محال کے مالک اعلیٰ کی طرف سے جو دفعہ ۷۵ کے ذیل مین آسکتا ہو مالک ادنیٰ سے بندوبست شکمی (پختہ داری) کیا جاے

دفعہ ۷۶۔ (۱) اگر کسی محال مین جس سے احکام دفعہ ۷۵ کے متعلق ہوتے ہین چند مالک باہمد گر حقیت اعلیٰ اور ادنیٰ رکھتے ہون اور بندوبست اُس فریق کے ساتھ کیا جاے جو حقیت اعلیٰ رکھتا ہے تو مہتمم بندوبست کو جایز ہے کہ مالک اعلیٰ کی طرف سے بندوبست شکمی (پختہ داری) مالک ادنیٰ کے ساتھ کرے اور اوس بندوبست کی روسے اُس مالک ادنیٰ کو لازم ہوگا کہ اوس محال کی بابت جسقدر مطالبہ سرکاری ہو معہ اُس حصہ منافع محال کے جو حسب دفعہ ۷۵ مالک اعلیٰ کے واسطے قرار پایا ہو مالک اعلیٰ کو ادا کیا کرے۔

مالک ادنیٰ کا بندوبست شکمی سے خارج کیا جانا

(۲) اگر مالک ادنیٰ ایسے بندوبست شکمی (پختہ داری) کو منظور نکرے تو محال تا میعاد بندوبست مالک اعلیٰ کو دیدیا جائیگا اور مالک ادنیٰ اوس آراضی کو (اگر کچھ ہو) جسکی کاشت وہ خود تاریخ انکار کرتا ہو بطور آسامی ساقط الملکیۃ کے اوس شرح لگان پر جو مہتمم بندوبست بمطابقت احکام

دفعہ ۱۰ - ایکٹ قبضہ آراضی متعلقہ ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۲ء مقرر کرے اپنے قبضہ
مین رکھیگا۔

(۳) اگر ایک ثلث لگان مقررہ بالا اُس زرمنافع کے پندرہ روپیہ فیصدی سے کم ہو
جو حسب دفعہ ۵ ، مالک ادنی کے لئے مقرر کیا گیا ہے تو مالک اعلیٰ اسقدر سالانہ حق
مالکانہ مالک ادنی کو ادا کریگا کہ جو اگر ایک ثلث متذکرہ بالا مین جوڑ دیا جاے تو ایسے زرمنافع
کے پانچ روپیہ فیصدی سے کم اور پندرہ روپیہ فیصدی سے زیادہ نہو۔

(۴) اگر مالک ادنی ایسے انکار کرنے کی تاریخ پر کسی آراضی کو کاشت نکرتا ہو تو مالک اعلیٰ
اوسکو اسقدر سالانہ حق مالکانہ ادا کریگا جسکی نسبت بورڈ ہدایت کرے اور جو اوس زرمنافع
کے پانچ روپیہ فیصدی سے کم اور پندرہ روپیہ فیصدی سے زیادہ نہو جو اُسکے لئے مقرر کیا
گیا ہے۔

نوٹ - اگر کسی موضع کا بندوبست ہر پٹی دار کے ساتھ نہ کیا جاے بلکہ مالک اعلیٰ کے ساتھ
کیا جاے تو ایسی حالت مین حکام مال کو اختیار حاصل ہے کہ بموجب اشتہار گورنمنٹ ۱۲ ستمبر ۱۸۴۸ء
اُس معاہدے کو جو درمیان گورنمنٹ اور مالک اعلیٰ کے ہوا ہو فسخ کرکے ہر پٹی دار کے ساتھ بندوبست
کرین (لیکھ ناتھ بنام ترلوک ناتھ دسمبر ۱۸۵۹ء صدر دیوانی آگرہ)

ممالک مغربی و شمالی ۵۹

تشخیص مالک ادنی اپر جب بندوبست اوسکے ساتھ کیا جاے

دفعہ ۷ - اگر ایسے محال کا بندوبست مالک ادنی کے ساتھ کیا جاے تو جو تعداد کہ اوسکو ادا کرنی چاہیے اوسکو
مہتمم بندوبست اسقدر مقرر کریگا جو ایسے محال کی جمع مشخصہ کے مساوی ہو اور اوسپر وہ
حصہ منافع کا مستزاد کیا جائیگا جو مالک اعلیٰ کے واسطے تجویز کیا جاے اور اسصورت مین
حصہ مالک اعلیٰ کا بطور مالگذاری کے وصول ہوگا اور کلکٹر اُسکو اوسکا حصہ ادا کریگا۔

نوٹ -

سرکلر نمبر ۹ مد ۳ بورڈ

فیس مالکانہ

(الف)

قواعد ذیل واسطے کارروائی آمنی واداے فیس مالکانہ اور قایم رکھنے یکسان طریقہ حسابات کے منضبط کئے جاتے ہین۔

۲- کل مالکانہ یابندون کا رجسٹر جو بندوبست کے وقت تیار ہوا تھا تاریخ تک درست اور باقاعدہ مرتب رکھنا چاہئے اور جملہ آیندہ کے داخلخارج اسما کا اندراج کرنا چاہئے۔ ہر داخلخارج کی رپورٹ فوراً صاحبان بورڈ کو انکا رجسٹر صحیح کرنے کے لئے کرنی چاہئے۔ امور دریافت طلب بابت جاری رکھنے یا تبدیل کرنے مالکانہ کا استصواب صاحبان بورڈ سے کرنا چاہئے۔

۳- نقشہ فی فارم (فارم ۲۱) مین مطالبہ اور وصول دکھلانے چاہئین کل وصول ہاے خزانہ کے حسابات کی "مالگذاری کی آراضی متفرقہ" کی ذیلی مد مالکانہ یا فیس ہاے مالکان خارج شدہ مین سیاہہ کرنے چاہئین۔

۴- فیس مالکانہ یابندون کو اُس مہینے کے ختم پر واجب الوصول ہوگی جس مہینے مین پہلی قسط مطالبہ مالگذاری آراضی (خریف اور ربیع) واجب الادا ہو اُسوقت وہ ادا کردینی چاہئے خواہ وہ وصول ہوئی ہون یا نہین اور وہ بجٹ گرانٹ کی "مد مالگذاری آراضی فیس ہاے افسران ضلع و دیہہ" کی ذیلی مالکانہ فیس ہاے مالکان خارج شدہ مین درج ہونی چاہئین۔

۵- فوراً ہی انگریزی مین ایک رجسٹر مرتب کرنا چاہئے جسمین اسماے یابندگان و موضع و تعداد مالکانہ اور حکم اداے درج ہون اور ایک نقل اُسکی اطلاع کے لئے صاحبان بورڈ کی خدمت مین بھیجنی چاہئے اُسیوقت حسب نمونہ ۱۴- افراد (رول) مہری و دستخطی صاحب کلکٹر اور یابندگان کو دیجائینگی اور ششماہی واجب زر مالکانہ واجب الادا ہو یابندگان انکو صدر خزانہ مین واسطے اداے کے پیش کرینگے اور مثنیٰ افراد (رول) ضلع کے خزانے مین رہنے کے لئے مرتب کرنی چاہئین لازم ہے کہ مہتمم خزانہ افراد کی دونون نقول کے معائنہ سے جملہ دعادی کے جواز کی بابت اپنا اطمینان

کرے اور تب ادا کا حکم دے اور اُسکی یادداشت فارم ۲۹ مین لکھدے جو دونون افراد کی پشت پر ہونا چاہیے ۔ حسب فارم ۲۴ مین ادا کی یادداشت لکھنے کے لئے جگہ نہو تو اس بارے مین مہتمم خزانکی رپورٹ پر افراد کے نئے تتنے مرتب کرنے چاہئیین اور بمہر و دستخط صاحب کلکٹر یابندگان کو دینے چاہئیین - آیندہ سے کنندون کے دستخط کے لئے بل بھیجنے کی ضرورت نہوگی -

۶- صاحب کلکٹر کو جایز ہے کہ دجوہ خاص مثلاً یابندہ کی ضعیفی یا رتبہ کے باعث اجازت ادائے فیس بخزانہ صدر کسی ایسے مختار کو دے کہ جسکے پاس باقاعدہ مختارنامہ دستخطی حاکم موصوف کا موجود ہو درصورتیکہ یابندہ سفر کے قابل نہو یا اسقدر مفلس ہو کہ مختارنامہ کے صرف کا متحمل نہو سکے تو صاحب کلکٹر حکم دے سکتا ہے کہ فیس مالکانہ خزانہ ماتحت سے ادا کیجائے -

۷- رجسٹر ادائے منضبطہ سرکار اکوٹنٹ جنرل نمبر ۳ مورخہ ۲۱ - جنوری ۱۸۷۱ء خزانہ مین حسب نمونہ ۲۵ قایم رکھنا چاہیے -

(ب)

۸- چونکہ تعداد مالکانہ یابندون کی گورکھپور اور بستی مین بہت ہے لہذا صاحبان بورڈ طرف اُن اضلاع کے لئے تتمہ قواعد مندرجہ ذیل حسب دفعہ ۲۵۷ ضمن (د) ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء بہ تسلسل اُن قواعد کے جو حصہ اول سرکلر ہذا مین مندرج ہون بمنظوری گورنمنٹ جاری فرماتے ہین - قواعد ہذا مین " مالکانہ نمبرداران " جو مالکانہ یابندون کی جماعتون کے قایم مقام ہین بجائے یابندگان منفردہ کے جنکا ذکر حصہ اول مین ہوا ہے - تحریر ہوا ہے -

۹- اُن محالات مین جنکا بندوبست مالکان ادنی کے ساتھ حسب شرایط دفعہ ۵۵ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء ہوا ہے ایک یا زیادہ اشخاص منجملہ مالکان اعلی مندرجہ کھیوٹ کے نمبردار مقرر کئے جاوینگے -

۱۰- ایسے نمبرداران کے فرایض مندرجہ ذیل ہونگے -

(۱) سرکاری خزانہ حقوق مالکانہ جو مالکان اعلی کو حسب دفعہ ۵۳ عطا ہوا ہے حاصل کرنا

(۲) مالکانہ کو درمیان اُن حصہ داران کے جنکے وہ قایم مقام ہین تقسیم کردینا۔

۱۱- تعداد نمبرداروں کی ہر محال مین حتی الامکان کم ہوگی اور یہ تعداد صاحب کلکٹر مقرر کرے گا۔

۱۲- صاحب کلکٹر حسب قواعد مندرجہ ذیل اُس شخص کو مقرر کریگا جسکو وہ مالکان نامزد کرین جو سب سے زیادہ تعداد مالکانہ کسی محال مین رکھتے ہون۔

(۱) جب تقرری نمبردار کی ضرورت ہو تو صاحب کلکٹر کو چاہیئے کہ ایک اشتہار نمونہ ۲۶ جاری کرے کہ ہر ایک حصہ دار اندر میعاد پندرہ روز کے تاریخ تشہیر اشتہار سے تحصیل مین آکر نمبردار نامزد کرے۔ ایک نقل اس اشتہار کی محال متعلقہ کے کسی نظر عام پر اور ایک صاحب کلکٹر کی کچہری پر و نیز دیگر مقامات پر جہان صاحب کلکٹر ضروری تصور کرے باین غرض چسپان کرنا چاہیئے کہ جملہ اشخاص جو حقیت دار ہون اُسکے مضامین سے واقف ہو جائین اُن مواضع مین جو ضلع متعلقہ سے باہر ہین اشتہار جاری کرنا چاہیئے۔

(۲) جملہ حصہ داران جو حسب قاعدہ (۱) نامزد کرنے سے قاصر رہین کسی نامزدگی کی بابت جو حسب قاعدہ مذکور کیجاے اعتراض کرنے سے ممنوع ہین۔

(۳) میعاد مقررہ حسب قاعدہ (۱) کے اختتام پر تحصیلدار تمام اشخاص کی جو نامزد کیئے گئے ہین ایک رپورٹ بخدمت صاحب کلکٹر بھیجیگا جسمین مالکان نامزد کرنیوالے کے نام اور مقدار حصص بھی تحریر ہونگے اگر کوئی شخص یا کوئی لایق شخص نامزد نکیا جاے تو صاحب کلکٹر خود ایک یا زیادہ مالکان کو نمبردار مقرر کریگا۔

(۴) تب صاحب کلکٹر نام اُس شخص یا اشخاص کا جنکو مشارالیہ نے نمبردار مقرر کرنیکے لئے تجویز کیا ہے محال مین مشتہر کرادیگا اور تمام مالکان سے جنکو نامزدگی کا اختیار حاصل تھا اندر میعاد ۱۵ دن کے اُس تاریخ سے جبکہ اشتہار محال مین مشتہر ہوا ہو

اعتراض طلب کریگا ان اعتراضات کی آمد اور تصفیہ کے بعد صاحب کلکٹر نسبت تقرری کے حکم قطعی صادر کریگا۔

(ہ) صاحب کلکٹر کو جائز ہے کہ منجملہ وجوہ ذیل سے کسی وجہ کے باعث شخص نامزدہ کے تقرر کو نامنظور کرے۔

(الف) یہہ کہ اسکا نام مالکان اعلیٰ کی کھیوٹ مین درج نہین ہے۔

(ب) یہہ کہ وہ سخت مقروض ہے۔

(ج) یہہ کہ شخص نامزدہ نابالغ یا عورت ہے۔

(د) یہہ کہ وہ مشہور بدچلن یا اور وجوہ سے اپنے عہدے کی خدمات کے انجام دہی کے لایق نہین ہے۔

۱۳- صاحب کلکٹر کو اختیار ہے کہ اگر کوئی نمبردار کسی وجہ سے منجملہ وجوہ ناقابلیت مندرجہ قاعدہ ۱۱ ضمن (ہ) ناقابل ہوجاے یا اپنی خدمات کو قابل اطمینان طور سے انجام دینے سے قاصر رہے تو اسکو معزول کرے۔

۱۴- جو اختیارات جو حسب قواعد نہا صاحب کلکٹر کو حاصل ہین مہتمم بندوبست و اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول بھی صاحب کلکٹر ضلع کی منظوری سے اور اسسٹنٹ مہتمم بندوبست مہتمم بندوبست کی منظوری سے عمل مین لاسکتے ہین۔

۱۵- صاحب کلکٹر کے دفتر مین بزبان انگریزی ایک رجسٹر مالکانہ نمبرداروں کا جسمین انکے نام و مالکانہ محال و تعداد حق مالکانہ و حکم بغرض ادا ے ہو حسب نمونہ ۲۷ مرتب رکھا جائیگا - ایک نقل اس رجسٹر کی صاحبان بورڈ کی خدمت مین ارسال ہونی چاہئے اور ہر ایک داخلخارج کی اطلاع واسطے تصحیح رجسٹر دفتر صاحبان بورڈ مین کرنی چاہئے۔

۱۶- رول حسب نمونہ ۲۸ مرتب کئے جائینگے اور بعد ثبت مہر و دستخط صاحب کلکٹر نمبرداران کے حوالہ کئے جائینگے اور نمبرداران ان کاغذات کو خزانہ صدر مین ششماہی پر جب حق مالکانہ واجب الادا

ہو پیش کرینگے - نقول ثمنی ان بندان (رول) کی اُسیوقت مین بغرض رکھے جانے دفتر خزانہ ضلع کے مرتب کیجائینگی - بند (رول) جداگانہ ہر ایک محال کے لئے ضرور نہین - جملہ محالات جنکی بابت کوئی نمبردار مالکانہ پانے کا مستحق ہو تفصیلوار ایک رول مین درج کئے جائینگے - اور کل مالکانہ جو نمبردار کو واجب الادا ہے اُسکے مطابق دیا جائیگا رول کی پشت پر ایک یادداشت حسب نمونہ ۲۹ بغرض تحریر ادائے دستخطی مہتمم خزانہ چھاپی جائیگی - رول کے پیش کرنے پر مہتمم خزانہ رول کی ہر دو نقول کو ملان کرنے سے اس بات کا کہ حق مالکانہ واجب ہے اور نیز یہہ کہ نمبردار اصل یا بندہ ہے اپنا اطمینان کریگا بعدہٗ ادا کا حکم دیگا اور یادداشت اخراجات مین زر مودی کو لکھدیگا -

جبکہ یادداشت اخراجات مین زر مودی مزید کی تحریر کے لئے جگہہ نہ ہے یا جبکہ نمبردار مر جاے یا اپنے عہدے سے برطرف ہو جاے تو نئے ثمنی رول مرتب کئے جائینگے جنپر صاحب کلکٹر کی مہر اور دستخط ثبت ہونگے -

۱۷ - مالکانہ حسب الحکم صاحب کلکٹر نمبردار کے مختار مجاز کو بوجوہ خاص مثلاً نمبردار کا رتبہ یا عارضی ناقابلیت حاضری بباعث بیماری کے سارٹیفکیٹ حیات پیش کرنے پر ادا ہو سکتا ہے خاص صورتون مین یعنی اگر نمبردار خزانہ صدر مین حاضری سے معذور رہے اور اسقدر مفلس ہو کہ مختار مقرر کرنے کی استطاعت نہین رکھتا ہے تو صاحب کلکٹر کو جایز ہے کہ بعد تصدیق باقاعدہ منجانب تحصیلدار خزانہ ماتحت سے ادائے زر کا حکم دے -

(ج)

۱۸ - ایک قسط بندی یا نقشہ مطالبہ (نمونہ ۳۰) معہ مالگذاری اراضی مندرجہ توزیع " صاحبان بورڈ کی خدمت مین ہر سال ارسال کرنا چاہئے اور اگر کوئی فرق مطالبہ سال و سالگذشتہ مین ہو تو اُسکی تصریح خانہ کیفیت مین پورے طور سے کردینی چاہئے -

۱۹ - مطالبہ و وصول ہاے کی رپورٹ بذریعہ توزیعات (نمونجات ۲۱ و ۲۲) کے ہمراہ یک ششماہی مین صاحبان بورڈ کی خدمت مین ارسال ہوتی رہیگی اور آمدنی و خرچ کی رپورٹ بذریعہ

نمونہ ۲۲ کے اُس نقشہ ششماہی مین جو ۳۰ ستمبر کو ختم ہو ہر رقم کی جو خرچ نہوئی ہو تصریح کالم نجانہ ۶ کرنی چاہیئے اور وجہ نہونے ادا کی بھی تصریح کرنی چاہیئے -

واسطے نمونہ جات کے دیکھو مجموعہ سرکلرات بورڈ -

کسی ضلع کے بندوبست کی ترمیم کی حالت مین بھی حق مالکانہ تعلقہ دار عطیہ دار سابق مین کمی نہین ہوسکتی -

عدالت دیوانی کو رقوم مالکانہ کی بابت جو کہ منجانب معافیداران یا قابض درمیانیون کے واجب الادا ہون اختیار سماعت حاصل نہین (دیکھا درت بنام قطب النسا رویکلی نوٹ جلد چہارم صفحہ ۱۸۲)

مماک مغربی و شمالی[۵۶]

اختیار ایسے اشخاص کے نفع کے واسطے انتظام کرنیکا جو ایسے حقوق کا قبضہ رکھتے ہون جنکی وجہ سے وہ مستحق اس امر کے نہون کہ اونکے ساتھ بندوبست کیا جاے	**دفعہ ۸۷** - اگر ممالک مغربی و شمالی مین کسی محال مین ایسے اشخاص ہون جو اُس محال مین قابض ایسے حقوق ملکیت کے ہون جو اس قسم کے نہون کہ اُنکے قابض کو استحقاق بندوبست کا حاصل ہو تو مہتمم بندوبست کو جایز ہے کہ ایسا انتظام کرے کہ اُن اشخاص کے حقوق موجودہ یا اُنکے بدل مساوی کے قبضہ کا تحفظ اونکے واسطے ہوجاے -

یہہ امر حسب مفصل ذیل ہوسکتا ہے -

(الف) یہہ کہ مالکون کی طرف سے اُن اشخاص کے ساتھ بابت اُن آراضیات کے جو فی الواقع اُنکے قبضہ مین ہون بندوبست شکمی کیا جاے - یا

(ب) اون محالات مین جنکا قبضہ بطور جایداد غیر منقسمہ مشترکہ کے ہو اور جس محال مین کہ وہ حقوق یہہ حقوق ہون کہ آسامیون سے کسیقدر روپیہ یا حصہ پیداوار زراعت کا لیا جاتا ہو اُسکے بجاے محال کے کسی حصہ مین جسکا منافع مہتمم بندوبست کی راے مین مساوی اُس روپیہ یا حصہ کے ہو حق ملکیت اونکو دیا جاے - یا

(ج) ایسے اور کسی طور پر جس سے اشخاص متذکرہ فقرہ اول دفعہ ہذا کو انکے حقوق موجودہ یا اُنکے بدل مساوی کا تمتع حاصل رہے۔

تجویز کرنا لگان یا قسمتی مالک کا

اودہ - ۴۰

دفعہ ۷۹ - اودہ مین محال کی جمع کے اعلان کرنے کے بعد مہتمم بندوبست بمطابقت احکام ایکٹ بندوبست شکمی (پختہ داری) ملک اودہ ۱۸۶۶ء جہان تک کہ احکام مذکور متعلق ہون اور بپابندی اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۴۳ مقرر کئے جائین وہ لگان تجویز کریگا جو محال کے تمام مالکان ادنی کو خواہ اُنکے ساتھ بندوبست شکمی (پختہ داری) ہوا ہو یا نہوا ہو اور تمام اُن اشخاص کو جنکے پاس ٹھیکہ جات قابل وراثت وناقابل انتقال ہون اور جو بموجب فیصلہ عدالتی کے آراضی پر قابض ہون ادا کرنا ہوگا۔

جب لگان حسب متذکرہ بالا تجویز کر دیا جائے تو حصہ دارون کو اختیار ہے کہ اس امر کا اقرار کرین کہ اُنمین سے ایک شخص بطور اُنکے قایم مقام کے لگان ادا کیا کریگا اور مہتمم بندوبست ایسے اقرار کو قلمبند کریگا لیکن اس قسم کا کوئی اقرار اُس ذمہ داری پر جو تمام حصہ دارون پر بالاشتراک اور بالانفراد لگان کی بابت ہے موثر نہو گا۔

کوئی امر مندرجہ دفعہ ہذا اُس آسامی کے لگان واجب الادا سے متعلق نہو گا جسکو حسب احکام ایکٹ لگان ملک اودہ ۱۸۶۶ء حق دخیلکاری (قبضہ داری) حاصل ہو۔

نوٹ - وہ لوگ جنکے پاس ٹھیکہ قابل وراثت وناقابل انتقال ہے جسپر وہ بذریعہ فیصلہ عدالتی قابض ہین کاشتکار دخیلکار نہ متصور ہونگے حسب منشاء دفعہ ہذا ایسے لوگون کا لگان افسر بندوبست کو معین کرنا چاہئے۔

یہہ الفاظ "جو بموجب فیصلہ عدالتی کے آراضی پر قابض ہین" دفعہ ہذا مین زیادہ کر دیے گئے ہین کیونکہ صرف اُنھین صورتون مین دفعہ ہذا کا نفاذ منظور رہے۔

ممالک مغربی و شمالی

ضابطہ عمل نسبت ایسی آراضی افتادہ کے جو سابق کے بندوبستون مین کسی محال مین داخل نہ کیگئی ہو

دفعہ ۸۰ - ممالک مغربی و شمالی مین جو آراضی افتادہ ازروے تجویز عدالتی کسی محال کی جزو قرار نہ دی گئی ہو

اور نہ بروقت کسی بندوبست سابق کے کسی محال کی حدود کے اندر داخل کیگئی ہو اُسکی نشان بندی مہتمم بندوبست کو کرنی لازم ہے۔

اور مشارالیہ کو لازم ہے کہ ایک روبکار بدین مضمون لکھے کہ وہ آراضی ملکیت سرکار ہے اور اُسی مضمون کا اشتہار جاری کرے اور اعلان کرے کہ جو اشخاص اُس آراضی پر دعویٰ رکھتے ہوں وہ تاریخ اشتہار سے تین مہینے کے اندر اپنا دعویٰ پیش کریں۔

ممالک مغربی و شمالی ۵۹

اشتہار حسب ایکٹ ۲۳ مصدرہ ۱۸۶۳ء اشتہار متصور ہوگا

دفعہ ۸۱ - یہہ اشتہار حسب معنی دفعہ ۱ - ایکٹ ۲۳ مصدرہ ۱۸۶۳ء کے (ایکٹ بغرض انضباط قواعد واسطے تصفیہ دعاوی آراضی افتادہ کے) اُس آراضی کی نسبت عمل کئے جانے کا اشتہار سمجھا جائیگا - اور جو شخص دعویٰ اُس آراضی پر رکھتا ہو اُسکو اُسی ایکٹ کے احکام کے مطابق پیروی کرنی چاہیئے اور ایسے دعاوی کے فیصل کرنے مین مہتمم بندوبست کو اُس ایکٹ کے بموجب کلکٹر کے اختیارات حاصل ہونگے۔

نوٹ - اس دفعہ کی رو سے مہتمم بندوبست کو واسطے تصفیہ دعاوی نسبت آراضی افتادہ کے زیر ایکٹ ۲۳ - ۱۸۶۳ء کلکٹر کے اختیارات دیئے گئے ہین۔

ممالک مغربی و شمالی

ضابطہ عمل نسبت ایسی آراضی افتادہ کے جسکی نسبت کسیکا دعویٰ نہو یا جو گورنمنٹ کی ملکیت تجویز کیجاے

دفعہ ۸۲ - اگر ایسی افتادہ آراضی کے حق ملکیت کا دعویٰ نہ کیا جاے یا اُسکی نسبت یہہ تجویز ہو کہ وہ ملکیت سرکار ہے لیکن مالک محال متصل کا یہہ ثابت کرے کہ اُسکو وہ مویشی کی چرائی یا اغراض زراعت مین مستعمل کرتا رہا ہے تو مہتمم بندوبست کو جائز ہے کہ اُس آراضی افتادہ مین جسقدر کہ مشارالیہ اُن اغراض کے لیئے ضروری سمجھے اُس محال کے متعلق کرے اور باقی آراضی کی نشان بندی کرکے اُسکو ملکیت سرکار قرار دے۔

ممالک مغربی و شمالی

بندوبست ایسی آراضی افتادہ کا جو دعویدار کی ملکیت قرار دیجاے

دفعہ ۸۳ - اگر دعویدار حسب احکام ایکٹ مذکور یعنی ایکٹ ۲۳ مصدرہ ۱۸۶۳ء کے اُس آراضی افتادہ کے کل یا جزو کی

نسبت ڈگری حاصل کرے تو مہتمم بندوبست کو لازم ہوگا کہ جس آراضی کی بابت اسطرح پر استحقاق ثابت کیا جاے اسکا بندوبست حسب احکام باب ہذا عمل مین لاے۔

انتظام جسپر حصہ دار رضامند ہون قلمبند کیا جانا چاہیے

دفعہ ۴۸-(۱) جن محالات مین ایک سے زیادہ مالکان ہون اُنمین مہتمم بندوبست اُس انتظام کو قلمبند کریگا جسپر درباب اُمور مفصلہ ذیل کے اشخاص متعلقہ راضی ہوے ہون۔

(الف) درباب تقسیم منافع کے جو جملہ مالکان کے وسایل مشترکہ سے پیدا ہوتے ہون۔

(ب) درباب نوعیت و تقسیم حصہ رسدی اخراجات دیہہ کے۔

(ج) جس صورت مین کہ محال پر یا پٹی پر یا محال کے اور حصہ ذیلی پر قبضہ مالکان بالاشتراک کا ہو تو وہ طریقہ جسکے بموجب شریک حصہ داران اپنا اپنا حصہ اُس مالگذاری کا ادا کرینگے جو مہتمم بندوبست نے اس محال پر مقرر کی ہو یا اُس پٹی یا حصہ ذیلی پر تقسیم کی ہو۔

(د) درباب اُس طریقہ کے جسکے بموجب نمبردار یا حصہ دار کاشتکارون سے تحصیل کرینگے۔

تصفیہ نزاعات

(۲) اگر کسی انتظام پر رضامندی نہوئی ہو تو مہتمم بندوبست اُن تمام نزاعات کو جو امور متذکرہ بالا مین سے کسی کے متعلق ہون مطابق موجودہ رواج دیہہ کے فیصل کریگا اور اُسی کے بموجب کاغذات حقوق مرتب کریگا۔

رواج دیہہ کا قلمبند کیا جانا

(۳) مہتمم بندوبست اُس موجودہ رواج دیہہ کو بھی دریافت کرکے قلمبند کریگا جو کسی دیگر امر کی نسبت ہو اور جسکے قلمبند کرنے کی اُسکو بموجب قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۴ ہدایت ہو۔

قیاس نسبت صحت اندراجات کے

(۴) تمام اندراجات کی نسبت جو کاغذات مرتبہ حسب دفعہ ہذا مین ہون صحت کا قیاس کرنا لازم ہوگا تاوقتیکہ اُسکے خلاف ثابت نہ کیا جاے۔

نوٹ۔ دفعہ ہذا مین کاغذات حقوق کے سب سے زیادہ مفید قسم کے لیے حکم صادر ہوا ہے جسے بموجب قانون کے افسر بندوبست کو طیار کرانا لازم ہے اُسکو اصطلاح مین واجب العرض کہتے ہین۔ اِسمین محال

ممالک مغربی

کے انتظامی حالات کا اظہار ہوتا ہے محال کے انتظام کے متعلق جو تدبیرین افسر بندوبست خود تجویز کرتا ہے
یا جسپر حصہ داران رضامندی سے معاہدہ کرتے ہین و نیز تمام رسم و رواج جو اس محال مین جاری ہین وہ
سب اسمین درج ہوتے ہین مسٹر کری صاحب نے شاہجہانپور کے بندوبست کی رپورٹ مین لکھا تھا کہ
اس زمانہ مین جبکہ قانون وضع کرنے اور سرکلر و احکامات جاری ہونے کی اسقدر کثرت ہی واجب العرض
اسقدر ضروری یا مفید کاغذ نہین ہوسکتا جیسا کہ وہ گذشتہ بندوبست کے موقع پر تھا لیکن بورڈ
مال نے اس رائے کو اختیار نہین کیا اور واجب العرض ابتک مثل بندوبست کی مسل مجوزہ کاغذات مین سے ہے۔

(۱)

جو معاہدہ درمیان مالکان کے بوقت بندوبست ہوا اور واجب العرض مین درج کیا گیا وہ قابل پابندی ہے
پس اخراجات دیہی مقررہ واجب العرض کے دلانے سے عدالت کو انکار کرنا چاہئے۔ فیصلہ بورڈ سلیکٹڈ
ڈسیشن ماہ اگست ۱۸۸۰ء صفحہ ۱۲ کتاب انگریزی و صفحہ ۷ کتاب اردو فائل نمبر ۲۲۶ ۱۸۸۰ء مورخہ
۲- جنوری و ۳- فروری ۱۸۸۰ء سید ارجمند علی بنام رچھپال سنگھ۔

(۲)

صاحبان بورڈ نے تجویز فرمایا کہ نمبردار اپنے شرکا سے اخراجات دیہی جو برضامندی درج واجب العرض
ہوئے وصول پانے کا مستحق ہے۔ فیصلہ بورڈ مندرجہ سلیکٹڈ ڈسیشن ۱۸۸۵ء صفحہ
۴۱ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۶ کتاب اردو فائل نمبر ۱۹ / ۱۸۸۶ء مورخہ ۱۱- اکتوبر و ۱۹- اکتوبر ۱۸۸۶ء
فرزند علی بنام وزیر علی۔

(۳)

بورڈ سے تجویز ہوئی کہ جب شرائط واجب العرض کے فیس نمبرداری کی مقرر ہے اور
سالہائے گذشتہ مین بذریعہ نالش وصول کی گئی ہے تو گو وہ فیس کسیقدر عرصہ تک نہ دیگئی ہو
تاہم دلانا چاہئے۔ فیصلہ بورڈ سلیکٹڈ ڈسیشن ۱۸۸۳ء صفحہ ۴۱ کتاب انگریزی و صفحہ ۵۹
کتاب اردو فائل نمبر ۴۱ / ۱۸۸۴ء مورخہ ۸ و ۱۳- دسمبر ۱۸۸۴ء مسماۃ گونڈالی بنام دیبی دین۔

(۴)

بیانات مندرجہ واجب العرض یا کمیوٹ نسبت حقوق شفع مقبوضہ حصہ داران معمولی حالات مین متعلق آراضی موقوعہ اندر رقبہ آبگشت کے نہین ہوتے ہین - دیکھو نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۹۹ کتاب انگریزی وصفحہ ۵۵ ۲ کتاب اردو مورخہ ۱۲- مئی ۱۸۹۶ء جادو ناتھ رائے بنام مہادیو پرشاد سنگھ -

(۵)

تجویز ہوئی کہ جس صورت مین کلکٹر ضلع نے منجملہ دو حصہ داران محال کے ایک کو نمبردار مقرر کیا اور یہ حکم دیا کہ اسامیان لگان اوسکو ادا کرین کیونکہ کوئی نمبردار وقت بندوبست محال مذکور کے یا کسی وقت بذریعہ معاہدہ باہمی حصہ داران کے مقرر نہین ہوا تھا تو ایسی تقرری منجانب کلکٹر کے سے نمبردار مذکور کو جو اس طرح پر مقرر ہوا ہے اختیار وصول کرنے لگان آسامیان کا حاصل نہین ہوتا ہے - یہہ بھی تجویز ہوئی کہ بحالت نہونے انتظام مندرجہ وقت بندوبست بموجب دفعہ ۶۵- ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء یا رواج مقامی یا معاہدہ خاص کے منجملہ چند حصہ داران محال کے ایک حصہ دار کی نسبت یہہ تصور نہین ہوسکتا ہے کہ اوسکو استحقاق عام وصول کرنے کل لگان کا حاصل ہے جو محال کے کسی اسامی سے واجب الادا ہو - دیکھو نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۴ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۱ کتاب اردو نمبر ۵ ۱۲۷ مورخہ ۱۳- دسمبر ۱۸۹۵ء پاربتی بنام نیادر -

(۶)

جس صورت مین بروقت بندوبست ایک موضع کے جو محال واحد تھا مسل حقیت مرتب ہوئی تھی جسکی روسے حقوق شفع حصہ داران موضع کو عطا ہوے تھے لیکن بعد ازان موضع بذریعہ تقسیم مکمل کے تین جداگانہ محالات مین منقسم ہوا تھا اور بموجب قواعد بورڈ آف رونیو مورخہ ۱۳- نومبر ۱۸۷۵ء مجریہ حسب دفعہ ۲۵۷- ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء کے مسل جدید دستور دیہی کی مرتب ہوئی تھی جسکی روسے حصہ داران محال مختلف کو کوئی استحقاق شفع باخود ہا نہین عطا ہوا تھا یہہ تجویز ہوئی کہ مسل جدید

دستور دیہی کی ایک دستاویز جائز اور قابل پابندی ہے اور کوئی استحقاق شفع کسی ایک محال کے حصہ داروں کو بہ نسبت آراضی موقوعہ دوسرے محال کے عطا نہیں ہوا - از مکین صاحب جسٹس - بجز اوس صورت کے کہ بروقت تقسیم کے حق شفع بالخصوص حصہ داروں کا بہ نسبت آراضیات موقوعہ دیگر محال کے محفوظ رکھا گیا ہو ایسا استحقاق شفع محض اس امر سے قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے کہ جب موضع محال واحد تھا اوسوقت حصہ داروں کو استحقاق شفع ایک دوسرے کے مقابلہ میں حاصل تھا - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۶ کتاب انگریزی مورخہ ۲۰ - جنوری ۱۸۹۵ء و ویکلی نوٹس ۱۸۹۵ء صفحہ ۷۰ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۹۹ کتاب اردو - گھورے بنام مان سنگھ -

(۷)

ایک واجب العرض میں بہ نسبت شفع کے شرط ذیل درج تھی -

بصورت انتقال حقیت کسی حصہ دار کے اوس قیمت پر جو شخص غیر دے استحقاق خریداری اول شرکا ریک جدی بعدہ شرکا ر محال کا شخص غیر پر مقدم ہوگا -

تجویز ہوئی (ناکس صاحب جسٹس شکوک الرائے) کہ عبارت شخص غیر سے مضمون مندرجہ بالا میں وہ شخص مراد ہے جو منتقل کنندہ کے خاندان کا نہیں ہے اور خواہ مخواہ علاوہ شریک حصہ دار کے کوئی شخص مراد نہیں ہے - ویکلی نوٹس ۱۸۹۵ء صفحہ ۹ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۲ کتاب اردو مورخہ ۱۲ - دسمبر ۱۸۹۴ء علی جان بنام پھیکو -

(۸)

منشاء واجب العرض کا درباب مہیا کرنے نوشتہ معتبر دستور مروجہ مقامی کے ہے اوسکی ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ واجب العرض بطور ذرایع ضمنی نفاذ دینے خواہش ہائے مالک واحد نسبت نوعیت اوسکے قبضہ یا طریقہ حصول وداشت جایداد کے استعمال کیا جاے جو بعد اوسکی وفات کے جاری ہو - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۵ - مورخہ ۷ - فروری ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۴ کتاب

انگریزی - سوپرند وھوجا پرشاد بنام گوردوہوجا پرشاد۔

(۹)

نالش مین جو نمبر دار محال مشترکہ غیر منقسمہ کی طرف سے واسطے لگان کے دایر ہوئی یہہ جواب پیش
ہوا کہ کاشتکار نے لگان ایک حصہ دار کو ادا کر دیا واضح ہوتا ہے کہ منشار واجب العرض یہہ
تھی کہ لگان کی تحصیل نمبر دار کرے تجویز ہوئی کہ چونکہ یہہ کیفیت ہے اور منشار کمیٹی واضعان قانون
کی صادر کرنے مین ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے یہہ تھی کہ اس قسم کے محال مین نمبر دار نہ حصہ دار ایسا
شخص ہے جسکو لگان ادا کیا جاے ادائے ستدلے سے کاشتکار اپنی مواخذہ داری نمبر دار سے
سبکدوش نہین ہوا - ویکلی نوٹس ۱۸۹۰ء صفحہ ۳ کتاب انگریزی و صفحہ ۱ کتاب اردو نمبر ۴۲۴
مورخہ ۲۷ - نومبر ۱۸۸۹ء - گنگا سہاے بنام گنگا بخش۔

(۱۰)

اگرچہ واجب العرض مرتبہ قبل نفاذ ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء کے ہے لیکن وہ ایک دستاویز عام نوعیت
کی ہے جو کہ باعلان مرتب ہوتی ہے اور جسکو بادی النظر مین اُس رواج کے وجود کی جو کہ اُسمین
درج ہو شہادت سمجھنا چاہیے - انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۸ حصہ ۹ - ماہ ستمبر ۱۸۸۶ء
صفحہ ۴۴۳ - کتاب انگریزی و اردو نمبر ۲۲۳ ۱۸۸۶ء مورخہ یکم جون ۱۸۸۶ء محمد حسن
بنام منالال۔

(۱۱)

مدعی شفیع مستحق پانے جایداد کا بادائے لوے ۵ زر ثمن حسب شرح مندرجہ واجب العرض کے
ہے نہ مالوے مندرجہ بعینامہ ویکلی نوٹس ۱۸۸۸ء صفحہ ۶۷ کتاب انگریزی نمبر ۲۶۲ ۱۸۸۶ء
مورخہ ۲۸ - فروری ۱۸۸۸ء حسرت خان بنام جیو بدہ اوبیھا۔

(۱۲)

اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ حسب شرایط واجب العرض کے شفیع مستحق جایداد بادائے اُس

قیمت کے ہے جسکی شرح واجب العرض مین مندرج ہو باوجودیکہ مشتری نے اُس سے زاید قیمت پر خرید کیا ہو اور قابض جایداد ہو - دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۲ کتاب انگریزی نمبر ۱۲۴۲ سنہ ۱۸۸۴ء - مورخہ ۲۰ - جنوری سنہ ۱۸۸۶ء کریم بخش خان بنام بھولا یی بی -

(۱۳)

نالش واسطے دلاپانے نصف قیمت پیداوار امبہ اُس آراضی کے جسکا مدعی زمیندار اور مدعاعلیہم کاشتکار او رقابض ہین اور دعوی اوپر معاہدہ واجب العرض کے مبنی ہے جسکی رو سے کاشتکار پر نصف پیداوار امبہ یا نصف قیمت پیداوار مذکور زمیندار کو ادا کرنا واجب ہے قابل سماعت خفیفہ ہے - دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۹۹ - کتاب انگریزی نمبر ۱۵۱۵ سنہ ۱۸۸۴ء مورخہ ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۵ء بشن بنام نیپال -

(۱۴)

زمینداران ایک موضع نے نالش ایک کاشتکار دخیلکار پر واسطے استقرار اپنے حق قایم کرنے ایک دستور کے جو واجب العرض مین بالفاظ ذیل قلمبند ہوا تھا (جب ضرورت ہوتی ہے تو ایک دو بگیہہ آراضی آسامی کی بخوشی اسامیون کے واسطے بونے نیل کے لے لی جاتی ہے) دایر کی - اس تحریر کو بنیاد بنا مدعیان نے اپنا مستحق ہونا واسطے لینے کسی جزو آراضی کاشت دخیلکاری کے سال مین کسی وقت لغرض کاشت نیل کے بیان کیا اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ لفظ خوشی مستعمل واجب العرض سے ظاہر ہوتا ہے کہ آراضی کا لیا جانا صرف برضامندی کاشتکار دخیلکار کے ہے اور کاغذات ثبوت مذکور سے کوئی استحقاق قسم مظہرہ یعنی لینے آراضی کا بغیر رضامندی کاشتکار کے پیدا نہین ہوتا - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ حصہ ۱۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۸۰۰ کتاب انگریزی و اردو نمبر ۱۲۱۴ سنہ ۱۸۸۴ء مورخہ ۱۶ - جولائی سنہ ۱۸۸۵ء شیوبرن بنام بھیرو پرشاد -

(۱۵)

واجب العرض موضع مین یہ شرط تھی کہ کوئی تقسیم موضع ابتک عمل مین نہین آئی استحقاق شفع پہلے حصہ داران قریب اور بعد ازان حصہ داران تھوک اور اوسکے بعد حصہ داران موضع کو حاصل ہوگا بعد معاہدہ مذکور کے تقسیم کامل موضع بابت آراضی سکونتی و زراعتی تین حصہ مین ہو گئی تجویز ہوئی کہ باوجود تقسیم حصص کے وجود موضع اور بہت چیزین مثل راہ دہری وغیرہ شامل رہتی ہین لہذا حصہ دار حصہ تقسیم شدہ کو بمقابلہ شخص اجنب استحقاق شفعہ حاصل ہے اور شرائط واجب العرض بعد تقسیم موضع کے بھی قابل نفاذ ہین۔ ویکلی نوٹس ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۶۳ کتاب انگریزی نمبر ۲۷ ۱۸۸۳ء مورخہ ۷۔ جنوری ۱۸۸۵ء گوکل سنگہ بنام منولال۔

(۱۶)

اہالی خاندان ہنود مشترکہ وغیر منقسمہ سوا ے اُس اہل خاندان کے بھی جسکا نام رجسٹر کلکٹری مین بطور حصہ دار محال کے درج ہو بغرض شفع مطابق مضمون واجب العرض شریک حصہ دار ہین۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ حصہ ۳ ماہ مارچ ۱۸۸۵ء صفحہ ۴۰۸ کتاب انگریزی نمبر ۱۴۱۸ ۱۸۸۳ء مورخہ ۲۹۔ نومبر ۱۸۸۴ء گندھرپ سنگہ بنام صاحب سنگہ۔

(۱۷)

انتخاب واجب العرض جزو شہادت دستوردیہی کا ہے لیکن اوسکی تائید مین اور ثبوت موقع کا پیش ہونا چاہیے۔ ویکلی نوٹس ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۹ کتاب انگریزی نمبر ۱۰۰۸ ۱۸۸۱ء مورخہ ۲۸۔ جنوری ۱۸۸۲ء محمد علی بنام بھگت راے۔

(۱۸)

واجب العرض جو موافق قانون کے مرتب و مصدق ہوئی ہو بادی النظر مین شہادت رواج شفعہ کی ہے جو اُسمین تحریر ہو ایسی شہادت قابل تردید منجانب اوس شخص کے ہے جو رواج مذکور پر معترض ہو جبکہ واجب العرض مین استحقاق شفعہ بذریعہ معاہدہ فیمابین حصہ داران تحریر ہوا ہو تو وہ شہادت ایسے معاہدہ کی ہے جو جمیع فریقین معاہدہ اور اوسکے قایمقامون پر

واجب التعمیل ہو اور قیاس یہہ ہوگا کہ جمیع شرکا تحریر پر راضی ہوے لہذا معاہدہ کے فریق رضامند تھے جبکی واجب العرض وجہ ثبوت ہے اور تردید اس قیاس کی ذمہ اُن شرکا کے ہے جو معاہدہ مذکور کی تردید کرتے ہون - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ - حصہ ۲۴ - صفحہ ۸۷۶ کتاب انگریزی و ۴ ۸ ۱۱ کتاب اردو نمبر ۲۰، ۱۸۹۷ء مورخہ ۵ - مئی ۱۸۸۱ء - فیصلہ اجلاس کامل - اسری سنگہ بنام گنگا -

(۱۹)

ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ جب قبضہ رسپانڈنٹیان نسبت ۳ حصہ موضع کے تسلیم ہے تو عدالت مال کو اختیار کرنے تجویز اس امر کا تھا کہ ایا رسپانڈنٹیان پر دینا رسدی زر مالگذاری کا جو آراضیات دریا برآمد پر لگایا گیا تھا لازم اور وہ مستحق پانے حصہ منافع کے تھے فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۱۵۱۰ مورخہ ۲۲ - جنوری ۱۸۷۳ء صفحہ ۷ کتاب انگریزی و صفحہ ۶ کتاب اردو - رام شنکر بنام شیو پرشاد -

(۲۰)

شرائط مندرجہ واجب العرض دیہی جنسے قواعد معمولی وراثت متعلقہ دھرم شاستر یا شرع محمدی مین مزاحمت ہوتی ہو یا اُسکی تبدیلی لازم آتی ہو نافذ نہو نگی - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۵۱۴ مورخہ ۱۰ - جون ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۲۷ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۱۲ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۱۲ کتاب اردو - مسماۃ سروپی بنام کھرام -

(۲۱)

تاوقتیکہ وجہ ثبوت کسی اقرار کا مخالف اسکے دستیاب نہو مستاجر حقوق زمینداراس ملک مین قابض جملہ آن اختیارات کا نسبت آبادی و اخراج رعایا کے تصور کیا جائیگا جو زمیندار کو حاصل ہے لہذا رسپانڈنٹ مستحق اسکا تھا کہ اپیلانٹ کو جو کاشتکار بلا حقوق مقابضت تجویز ہوا ہے خارج کرے - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۲۱۲ مورخہ ۱۶ - مئی ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۹۴ کتاب انگریزی و

صفحہ ۷۹ کتاب اردو سدا نند بنام دوارکا سنگھ۔

(۲۲)

حکام ہائیکورٹ نے تجویز فرمایا کہ عبارت واجب العرض دستخطی مدعا علیہ حسب احکام ضمن ۵ دفعہ ۱ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء کے داخل اقبال کے ہے۔ فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۱۲۹ مورخہ ۱۲ نومبر سنہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۵۹ کتاب اردو مسماۃ جالسی کنور بنام بھوانی ہرشن رائے۔

(۲۳)

اگر کسی شخص نے رضامندی اپنی نسبت واجب العرض کے ظاہر کی ہو تو باوجود اسکے کہ اوسنے دستخط اپنا واجب العرض پر نکیا ہو نامبردہ پر پابندی واجب العرض کی ہو سکتی ہے۔ فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۴۷ مورخہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۶۹ء گردھاری سنگھ بنام امراو سنگھ۔

(۲۴)

ازروے شرط واجب العرض نمبردار کو فیصدی عہ ادا ہونا قرار پایا تجویز ہوئی کہ اوسکے دلاپانے کا دعوی محکمہ مال مین نہین ہو سکتا ہے عدالت دیوانی مین ہونا چاہیے۔ فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۳۴۳ مورخہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۲۲۳ کتاب انگریزی وصفحہ ۵۰ کتاب اردو خوبی بنام اکبر۔

(۲۵)

حکام ہائیکورٹ نے ایک مقدمہ مین تجویز فرمایا کہ جملہ اقرارنامجات جو بروقت بندوبست تحریر ہوئے اونکی نسبت بادی النظر مین یہہ متصور ہونا چاہیے کہ قایم رہنا اونکا صرف ایام دوران بندوبست مین مقصود تھا۔ فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۱۹۹۱ مورخہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۶۷ء وصفحہ ۲۵۵ کتاب اردو دیال سنگھ بنام جواہر سنگھ۔

(۲۶)

عبارت مندرجہ واجب العرض صرف بقدر حیثیت اوس شہادت کے جو اوس سے حاصل ہو

کار آمد ہے اور وہ مثل فیصلہ کی متصور نہین ہے اور نہ یہہ ضرور ہے کہ نالش نمبری واسطے فسخ اوسکے اندر میعاد کے جسکا شمار تاریخ تحریر دستاویز سے ہو دایر ہونا چاہیے - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۲۴۲ ۱۸۶۶ء مورخہ یکم دسمبر ۱۸۶۶ء صفحہ ۳۳۲ کتاب انگریزی وصفحہ ۵۰۴ کتاب اردو
بھولا سنگہ بنام بہراج سنگہ -

(۲۷)

درحالیکہ ایک شرط جس سے کہ زمیندار کو اختیار اضافہ کا نہین ہے مندرج واجب العرض ہے تو تجویز ہوئی کہ چونکہ اوسنے اپنا العبداس پر کیا ہے تو تاوقتیکہ وہ محکمہ دیوانی مین نالش کر کے شرط مندرجہ واجب العرض منسوخ نکراوے پابندی اوسکی اوسپر ہونا چاہیے - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۱۴۲۹ ۱۸۶۶ء مورخہ ۸ - دسمبر ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۶ کتاب انگریزی وصفحہ ۱۴۰ کتاب اردو
خیالی رام بنام محمود علیخان -

(۲۸)

ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ رعیت بابت شرائط مندرجہ واجب العرض کے جسکی تحریر مین وہ شریک نہین ہے پابند نہوگا فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۲۲۱ مورخہ ۳۰ - جون ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۲ کتاب انگریزی وصفحہ ۳۶ کتاب اردو - حکیم سید مہر علی بنام ہاہی -

---

جب واجب العرض مین مبلغ چار روپیہ سالانہ اور خوراک چند ایام منجانب مالکان ادنی کے مالکان اعلی کو دیا جانا مندرج ہے اور حقوق مذکور حسب رواج موضع کے وصول ہوتا ہے اور واجب العرض برضامندی مالکان اعلی وادنی کے مرتب ہوئی ہے تو ایسی حالت مین مالکان اعلی مالکان ادنی سے حقوق مذکور وصول کرنیکے مستحق ہین - راحت علی بنام مہراج سنگہ مورخہ ۲۶ - جنوری ۱۸۶۲ء وکیلی نوٹس بابت ۲۵ - فروری ۱۸۶۲ء -

واجب العرض درباره حقوق ایک تحریر سرکاری ہے اور تحریر مندرجہ واجب العرض ایک شہادت

رواج شفع یا معاہدہ سمجھی جائیگی لیکن تحریر مندرجہ واجب العرض ثبوت قطعی نہین ہے اور اوسکی تردید مین شہادت پیش کیجا سکتی ہے جن لوگون نے واجب العرض پر دستخط کیا۔ ہے یا بذریعہ صریحی یا معنوی رضامندی کے اسکو تسلیم کیا ہو تو وہ رضامندی ایک معاہدہ ہے جسکی جہت سے تعمیل اوسکی جملہ تسلیم کرنیوالون پر واجب حضور کیجاتی ہے لیکن جو شخص تحریر مندرجہ واجب العرض کو تسلیم نہین کرتا ہے بار ثبوت اوسکی تردید کا ذمہ اوسی شخص کے ہے جو تسلیم نہین کرتا۔ الیسری سنگہ بنام گنگا وغیرہ انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲۔

استحقاق جلکھر کا اطلاق عموماً محاصل پانے مثل سنگھاڑہ و کنول گٹہ و مچھلی وغیرہ پر ہوتا ہے یہہ ضرور نہین ہے کہ استحقاق جلکھر مین محاصل گھاٹ بھی شامل سمجھا جاوے۔ گوپی ٹھاکر بنام شیو سیوک فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۸۔ اپریل ۱۸۷۳ء صفحہ کتاب انگریزی ۹۵۔

شرط مندرجہ واجب العرض یہہ تھی کہ شخص اجنبی کے پاس انتقال حصہ ممنوع ہے ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ لفظ انتقال سے صرف انتقال قطعی مقصود نہین ہے بلکہ لفظ انتقال مین رہن یا منافع بھی شامل ہے۔ چھتر پال بنام چھتر کشن لال وغیرہ۔ فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد۔ مورخہ ۱۷۔ نومبر ۱۸۷۳ء

تجویز ہوئی کہ عبارت مندرجہ واجب العرض جسپر دستخط مدعا علیہ کا ثبت ہے بموجب احکام ضمن (۱۵) دفعہ ۱۔ ایکٹ ۴ ۱۸۵۹ء داخل اقبال کے ہے۔ مہتو بی بی بنام جہاندار حسان فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۹۔ نومبر ۱۸۷۳ء

تجویز ہوئی کہ اگر واجب العرض کو جملہ حصہ داران موضع نے قبول نہ کیا بلکہ اکثر حصہ داران موضع نے واجب العرض کی تصدیق کی ہو اور بعض حصہ داران نے واجب العرض کی تصدیق نہ کی ہو تو اس سے یہہ نہین ہو سکتا کہ جن حصہ دارون نے واجب العرض کی تصدیق نہین کی ہی انپر اوسکی پابندی واجب نہو گی بلکہ ایسے مقدمات مین یہہ دیکھنا چاہیے کہ جن حصہ دارون نے واجب العرض کی تصدیق نہین کی ہے اونھون نے معناً رضامندی تحریر واجب العرض کی نسبت ظاہر کی ہے یا

نہین اور یہہ بھی تجویز ہوئی کہ بوجہ سکوت جملہ حصہ دارون کے یہہ سمجھا جائیگا کہ جملہ حصہ داران مذکور نے شرائط واجب العرض کو منظور کیا تھا - چندن سنگھ بنام مساۃ زنتو وغیرہ - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد - مورخہ ۷ - جنوری ۱۸۹۶ء - صفحہ ۲۲ -

بروقت بندوبست کے جسقدر اقرارنامجات تحریر ہوتے ہین بادی النظر مین اُسکا نفاذ صرف ایام دوران بندوبست تک محدود سمجھا جائیگا -

انتظامات کا مقرر اور قلمبند کیا جانا

دفعہ ۸۵ - مہتمم بندوبست کو لازم ہے کہ بپابندی اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۳۴ مرتب ہون امور مفصلہ ذیل مقرر اور قلمبند کرے -

(الف) تعداد ہاے اقساط زر لگان اور اُنکے ادا کرنے کی تاریخ ہاے معینہ اور

(ب) تاریخین واسطے ادائے کسی ایسی رقم کے جو مالکان قسم ادنی سے مالکان قسم اعلی کو بموجب دفعہ ۷۵ واجب الادا ہو - اور

(ج) وہ تاریخین جنپر زر منافع لمبردارون کے درمیان تقسیم کیا جائیگا - اور

(د) کوئی اور امر جسکے مقرر کردینے اور قلمبند کرنے کے لئے از روے قواعد کو اوسکو ہدایت ہو -

ابواب کا قلمبند کیا جانا

دفعہ ۸۶ - (۱) اُن ابواب کے سوائے جنکا دفعہ ۵۶ مین حوالہ دیا گیا ہے باقی کل ابواب کی جو حسب رواج دیہہ وصول کئے جاتے ہون بشرطیکہ اونکی بابت منظوری لوکل گورنمنٹ کی بطور عام یا خاص ہو چکی ہو مہتمم بندوبست ایک فہرست قلمبند کریگا اور کوئی ابواب جو اس طور پر قلمبند نہ کئے گئے ہون کسی عدالت دیوانی یا مال سے جاری نہ کرائے جائینگے اور تا دوران میعاد بندوبست فہرست مذکور مین ترمیم یا اضافہ نہ کیا جائیگا -

شرائط نسبت تحصیل ابواب کے

(۲) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ابواب منظور شدہ کی تحصیل کے لئے وہ شرائط جو مناسب جانے درباب صفائی یا

پولیس یا اور عملہ متعلقہ دیہہ یا بازار یا میلہ کے جسمین یا جسکی بابت وہ ابواب لئے جاتے ہون مقرر کرتی رہے۔

(۳) جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہے کہ شبہ کی صورت مین یہ اعلان کرین کہ حسب مراد اس دفعہ کے کیا شے ابواب سمجھی جائیگی۔

(۴) یہہ دفعہ اودہ سے متعلق نہوگی الا اُس صورت مین اور اُسوقت جبکہ بوقت نظر ثانی بندوبست ایک فہرست ابواب حسب متذکرہ بالا مہتمم بندوبست اُس طریقہ کے موافق جو اس دفعہ مین مقرر کیا گیا ہے قلمبند کر چکا ہو۔

نوٹ - تجویز ہوئی کہ اگر نمبردار نے ایسے ابواب وزن کشی کو ٹھیکہ دار سے وصول کر لیا ہو جو کہ بموجب دفعہ ۶۶ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے فہرست مرتبہ عہدہ دار بندوبست مین مندرج نہین ہے تو ایسی رقم ابواب کی نسبت کوئی حصہ دار نمبردار پر محکمہ مال یا عدالت دیوانی مین نالش رجوع نہین کر سکتا کیونکہ جو ابواب فہرست مرتبہ عہدہ دار بندوبست مین مندرج نہوگا وہ کبھی دلایا نہین جا سکتا۔

کلو بنام چھوٹے فیصلہ صدر بورڈ - مورخہ ۱۰ - جنوری سنہ ۱۸۸۰ء فایل نمبر ۴۲۳ سنہ ۱۸۷۹ء منتخب فیصلہ جات بورڈ

تجویز ہوئی کہ اگر اسامی زمیندار کو ایک جزو معین پیداوار باغ کا ادا کرتی ہے تو ایسا ادا کیا جانا بمنزلہ اُس لگان کے ہے جو کہ جنس کے ذریعے سے ادا کیا جاتا ہے حسب دفعہ ۶۶ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء ابواب نہین ہے

مہا بیر بنام شیو دیال مورخہ ۲ - دسمبر سنہ ۱۸۸۳ء ویکلی نوٹس بابت ۷ - دسمبر سنہ ۱۸۸۳ء جلد ۵ نمبر ۴۳ -

مدعیان نے جو کہ زمیندار موضع نور پور کے تھے واسطے دلاپانے مبلغ لعہ ۔ کے مدعا علیہم سے اس بنیاد پر نالش کی کہ بموجب شرائط مندرجہ واجب العرض مرتبہ بندوبست مجھکو حق وصول کرنے رقم مذکور کا بابت کراؤ یعنی شادی دوم بیوہ کی مدعا علیہم سے حاصل ہے ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ کوئی حق زمینداری مندرجہ واجب العرض جبتک کہ وہ کاغذات بندوبست مین درج نہ کئے جائین اور گورنمنٹ سے منظوری اُسکی بطور خاص یا عام کے حاصل نہ کیجائے قابل نفاذ نہین ہے علاوہ اسکے یہہ امر بھی ثابت ہونا ضرور ہے کہ رواج متظہرہ مدعی بہت قدیم زمانے کا ہے اور اُسکی بابت

تسلیم باسکوت ہوا ہے اور رواج مذکور قرین عقل اور متحقق ہے چونکہ اس مقدمہ مین جملہ امورات مذکورہ بالا ثابت نہین ہین لہذا دعوی مدعیان لایق سرسبزی کے نہین ہے -

لالہ وغیرہ بنام ہیرا سنگھ - انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد - مورخہ ۲۲ - اگست ۱۸۷۸ء جلد ۲ - صفحہ ۹۴ - کتاب انگریزی -

ہر چند کہ وہ ابواب زمینداری جنکو حاکم بندوبست نے منظور نہ کیا ہو اور جو کاغذات بندوبست مین مندرج نہون وصول نہین کئے جا سکتے مگر تاہم بموجب دفعہ ۶۶ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء عدالت دیوانی کو ممانعت اس امر کی نہین ہے کہ کسی ایسے ابواب اور محاصل زمینداری کی جو کہ مندرج کاغذات بندوبست نہون تحقیقات کرے اور بحالت ثبوت ہونے رواج کے زمیندار کو مستحق وصولیابی اُس ابواب زمینداری کا قرار دے -

اکبر خان بنام شیورتن وغیرہ انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ - صفحہ کتاب انگریزی ۲۷۳ مورخہ ۲۰ - مارچ ۱۸۷۸ء

اگر وصولی ابواب کی بابت کاغذات بندوبست مین کچھہ شرط مندرج نہو تو زمیندار کو استحقاق اوسکے وصول کرنے کا نہوگا -

سماۃ پاربتی بنام گوربرشاد - فیصلہ عدالت دیوانی آگرہ مورخہ ۲۰ - جون سنہ ۱۸۶۰ء نمبر ۱۴۶ -

تجویز کیا جانا آسامیان ساقط الملکیت اور دخیلکار (قبضہ دار) کے لگان کا

دفعہ ۸۷ - (۱) زمیندار یا آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار (قبضہ دار) کی درخواست پر مہتمم بندوبست کو لازم ہے اور نیز اپنی تحریک پر اختیار ہے کہ ایسے آسامیون کا لگان او واجب الادا خواہ بطور اضافہ یا تخفیف یا اور طور پر تجویز اور مقرر کرے -

(۲) ایسے لگانون کے مقرر کرنے مین مہتمم بندوبست امور ذیل پر لحاظ کریگا -

(الف) درصورت آسامیان ساقط الملکیت کے احکام دفعہ ۱۰ - ایکٹ قبضہ اراضی متعلقہ ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۲ء یا دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اودہ سنہ ۱۸۸۶ء کا

جیسی کہ صورت ہو۔

(ب) درصورت آسامیان ذخیلکار کے۔

(۱) احکام ایکٹ قبضہ آراضی متعلقہ ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۹۰۲ء یا ایکٹ لگان ملک اودہ سنہ ۱۸۸۶ء کا۔ جیسی کہ صورت ہو۔ واسطے اضافہ یا تخفیف کرنے ایسے لگان کے۔ یا

(۲) منظوری یا قبل لوکل گورنمنٹ کے لگان کی اُن شرحون کا جو بورڈ نے بوقت صدور احکام رپورٹ مرسلہ حسب دفعہ ۶۳ پر ویسی ہی قسم اور اوسی طرح کے فواید کی آراضی کے لیے منظور کی ہون جو اُس حلقہ مین ہو جسمین آسامی متعلقہ کی جوت واقع ہے یا لگان کی اون خاص شرحون کا۔ اگر کوئی ہون۔ جو اُس محال کی تشخیص مالگذاری کے لئے جسمین کہ ایسی جوت واقع ہے کام مین لائی گئی ہون مگر شرط یہہ ہے کہ جب یہہ امر ثابت ہو کہ کسی رسم یا رواج مختص المقام کے مطابق

(۱) آسامیون کے لگان واجب الادا کے تجویز کرنے مین قومیت کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

یا

(۲) کسی قسم کے اشخاص آراضی پر بشرح رعایتی لگان کے قابض ہین۔

تو لگان بلحاظ ایسی رسم یا رواج کے مقرر کیا جائیگا مگر نہ اسقدر کہ وہ کسی صورت مین جوت مذکور کی مالگذاری واجب الادا اور اوسپر اُسکے بیس فیصدی زاید (کی میزان) سے کم ہو۔

نوٹ۔ ۔ایکٹ لگان کی بنا پر اس دفعہ مین یہہ شرط ایسے اشخاص کے حقوق کی محافظت کے لئے اضافہ کر دی گئی ہے جو بوجہ ذات یا فرقہ کے رسمی یا عملی طور پر کم لگان پر آراضی رکھتے ہین یہہ لوگ عموماً پرانے مالکون کے جانشین ہین جو قبل نفاذ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء جسکی رو سے آسامی ساقط الملکیت ہونے لگے مالکانہ حقوق سے محروم ہو گئے۔ لگان کی تعداد مالگذاری سے اوس

اوسپر ۲۰ فیصدی اضافہ سے کم نہوگی۔کسی صورت مین کوئی آسامی مالگذاری اور ابواب سے کم لگان
پر آراضی نہین رکھ سکتا۔

حسب عبارت مندرجہ واجب العرض سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاشتکار کے لگان معینہ پر اضافہ
نہوگا تو ایسی حالت مین کاشتکار مذکور پر مطابق شرایط واجب العرض کے اضافہ نہین ہوسکتا
فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد - مورخہ ۲ - جنوری ۱۸۶۹ء صفحہ ۰ - کتاب انگریزی - چمن شاہ
بنام دیبی داس -

اگر از روے شرایط واجب العرض کے زمیندار نے یہ تسلیم کیا ہو کہ جو لگان آسامی اداکرتی ہے
اوسپر اضافہ نہ کیا جائیگا تو ایسی حالت مین زمیندار مذکور پر پابندی اوس معاہدے کی لازم ہوگی۔
نتھارام بنام سکھرام - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد - مورخہ ۱۱ - فروری ۱۸۶۶ء

نالش اضافہ لگان مین رعایا منقسم کی ایسی آراضی سے مقابلہ کرنا چاہیے جو کہ ہم حیثیت اور ہم
فواید آراضی اضافہ طلب کے ہو۔ رعایا راجپوت وہ لگان نہین اداکرینگی جو کہ کاشتکاران ارزل ادا
کرتے ہین۔

اجودھیا چوبے بنام دیبی سنگھ - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد - مورخہ ۱۶ - جنوری ۱۸۶۹ء

مقدمات اضافہ لگان مین بار ثبوت وجوہات اضافہ لگان زمیندار کے ذمہ ہے -

غلام علی بنام گوپال لال ٹھاکر - ویکلی رپورٹ جلد ۹ - صفحہ ۶۵ - دیوانی -

شرح لگان مروجہ سے یہہ مراد ہے کہ عموماً اوس موضع یا موضع متصلہ مین اوسی قسم کی آراضی
کی بابت وہ لگان رایج ہو یا جس لگان کو جماعت کثیر کاشتکاران کی اداکرتی ہو۔

بندھو سنگھ بنام رامان ٹگور الال ویکلی رپورٹ جلد ۹ -

صاحبان بورڈ نے تجویز فرمایا کہ جب یہہ امر ثابت ہے کہ اسامی جسپر دعوی اضافہ لگان کیا گیا
ہے وہ آسامی رعایتی ہے تو گو آسامی مذکور بموجب دفعہ ۷ - ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء کے دعوی نہین کرسکتی
یعنی آسامی مذکور کے لگان مین بحساب فی روپیہ ۲ ر کے کمی نہین کیجا سکتی تاہم وہ ضرور آراضی اضافہ طلب

پر بموجب دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء بشرح رعایتی قبضہ رکھنے کے مستحق ہے اسلئے صاحبان بورڈ نے اس امر کی تحقیقات کے لئے کہ شرح لگان جو اسامیان رعایتی اُس موضع و گرد نواح اُس موضع مین ادا کرتے ہین کسقدر ہے مقدمے کو عدالت ماتحت مین واپس بھیجا - گیا دھر رائے بنام راجہ شنبھو نرائن سنگھ فیصلہ صدر بورڈ لیگل رمیمبرنسر بابت ماہ فروری سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ کتاب انگریزی ۱۸ -

ایسی آراضیات کے اضافہ لگان کا دعوی جو متعلق کسی مکان مثل باغ یا احاطہ مکان وغیرہ کے ہو عدالت مال مین نہین ہو سکتا اسلئے کہ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء و ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء ایسی آراضی سے متعلق نہین ہے - فیصلہ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی - مورخہ ۲۹ - جولائی سنہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۴۳ - کتاب انگریزی - الفرڈ پاول بنام واحد خان -

اگر کاشتکار بعد مقرر ہونے لگان کے چاہ خام واسطے آبپاشی زراعت کے بنائے تو اسوجہ سے کاشتکار مذکور پر اضافہ لگان مین کچھ رعایت نہین کیجا سکتی تا وقتیکہ یہہ ثابت نہ کیا جاے کہ اخراجات مذکور و نیز اسکا منافع واجب کاشتکار کو ابتک وصول نہین ہوا ہے فیصلہ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی مورخہ ۹ - ابریل سنہ ۱۸۶۹ء

دفعہ ۸۸ - اُن صورتون مین جنمین لگان پیشتر سے بذریعہ جنس یا قیمت تخمینی کسی حصہ فصل کے ادا ہوتا رہا ہو یا ایسی شرح سے ادا ہوتا رہا ہو جو فصل کے ساتھہ بدلتی ہون	اختیار تبدیل کرنے ایسے لگان کا جو جنس وغیرہ مین دیا جاتا ہو مقررہ نقد لگان سے

یا جزءً ان طریقون مین سے کسی طریقہ سے ادا ہوتا رہا ہو اور جزءً انہین سے کسی اور طریقہ یا طریقون سے - تو اُس لگان کو لگان زرمعینہ سے تبدیل کرنے کی درخواست زمیندار یا آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار یا اودہ مین مالک ادنی یا ٹھیکہ دار جسکا لگان مہتمم بندوبست نے مقرر کیا ہے مہتمم بندوبست سے کرسکتا ہے -

نوٹ - اس دفعہ مین شرط دفعہ ۴۷ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء بڑھا دی گئی ابھی تک اکثر مقامات پر ایسی زمین موجود ہے جسکا لگان بذریعہ جنس ادا ہونا زیادہ مناسب ہے لگان جنس کا روپیہ

مین تبدیل کرنیکا ایسی صورت مین اختیار دیا گیا ہے یہہ اختیار صرف کاشتکاران دخیلکار سے وقطعات سے تعلق ہے معمولی کاشتکار خواہ اودھ مین یا مغربی شمالی مین ایسی درخواست نہین کرسکتا -

حسب منشار دفعہ ہذا لگان یا طریقہ ادائے لگان کی چار قسمین حسب ذیل ہین -

(۱) بٹائی یا ادائے لگان بذریعہ جنس (۲) کنکوٹ یا ادائے لگان بلحاظ قیمت پیداوار (۳) شرح نقد جو قسم پیداوار کے مطابق بدلتی ہے (۴) بٹائی بشمول شرح جو نرخ پیداوار کے موافق بدلتی ہے -

ممالک مغربی وشمالی

ضابطہ عمل تبدیل لگان کی درخواست کے موصول ہونے پر

دفعہ ۸۹- ایسی درخواست کے موصول ہونے پر مہتمم بندوبست کو لازم ہے کہ اوس مقدمہ مین اوس نہج پر عمل کرے کہ گویا درخواست حسب دفعہ ۸۷ گذری ہے اور جو مبلغ کہ تبادلہ مین ادا کرنا چاہئے وہ مطابق احکام دفعہ مذکور کے جہان تک کہ وہ متعلق ہو تجویز کرے -

مگر شرط یہہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ کسی مہتمم بندوبست کو یہہ اختیار دے کہ جب قسم مذکور کی کوئی درخواست اوسکے روبرو گذرے اور اوسپر اعتراض کیا جاے تو اوس درخواست کو بربنار ایسی وجوہ کے جو شار الیہ کو قلمبند کرنی چاہئین نامنظور کرے -

نوٹ - دفعہ ہذا مین جو شرط ہے وہ جدید ہے اور افسر بندوبست کو بموجب اوسکے اختیار ہے کہ درخواست تبدیل لگان کو نامنظور کرے لیکن وجہ نامنظوری کی تحریر کرنا چاہئے -

ممالک مغربی شمالی

شامل ہونا آسامیون کا درخواستہا متعلقہ لگان مین

دفعہ ۹۰- (۱) جایز ہے کہ درخواست اضافہ یا تخفیف لگان یا تبادلہ لگان کی مشترکا بنام یا منجانب چند آسامیون کے مہتمم بندوبست کے روبرو پیش کیجاے بشرطیکہ وہ سب آسامیان ایک ہی زمیندار کے آسامیان ہون اور تمام جوتین جنکی نسبت ایسی درخواست پیش کیجاے ایک ہی محال مین واقع ہون -

(۲) ایسی نالش مین کوئی حکم جو کسی شخص کے حقوق پر موثر ہو صادر نہ کیا جائیگا الا اوس

حال مین کہ مہتمم بندوبست کو اطمینان اس امر کا ہوجاے کہ اوس شخص کو موقع حاضر ہونے اور اوسکے بیان کے سُنے جانے کا حاصل تھا۔

(۳) اس حکم مین یہہ تصریح کیجائیگی کہ ہر آسامی پر کسقدر حکم مذکور موثر ہوگا۔

کس تاریخ سے لگان واجب الادا ہوگا

دفعہ ۱۹۱ - جو لگان بحکم مہتمم بندوبست حسب ایکٹ ہذا مقرر کیا گیا ہو وہ آسامی ساقط الملکیت کی صورت مین بپابندی احکام قانون میعاد سماعت متعلقہ بقایاے لگان اُس تاریخ سے واجب الادا ہوگا جب سے کہ حق قبضہ بحیثیت آسامی ساقط الملکیت پیدا ہوا ہو اور دیگر صورتون مین اُس ماہ جولاے کی پہلی تاریخ سے واجب الادا ہوگا جو ایسے حکم کی تاریخ کے عین بعد ہو۔ اِلّا اُس صورت مین کہ بربنا کسی وجہ کے جو قلمبند کیجائیگی مہتمم بندوبست یہہ حکم صادر کرنا مناسب سمجھے کہ لگان متذکرہ بالا کسی تاریخ ماقبل سے واجب الادا ہوگا۔

نوٹ۔ جو لگان صاحب مہتمم بندوبست تجویز کرینگے وہ یکم جولائے آیندہ سے قابل وصول ہوگا (رادھا پرشاد سنگھ بنام جوگل داس ویکلی نوٹ جلد ہفتم صفحہ ۱۲ و دیبی سنگھ بنام جھنو کنور وغیرہ ویکلی نوٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۲)

اس دفعہ کا یہہ مضمون کہ کاشتکار ساقط الملکیت کا لگان اوس تاریخ سے واجب الادا ہوگا جب سے کہ حق ساقط الملکیت پیدا ہوگا حسب منشا اون نظایر کے ہے کہ جو مطابق ایکٹ لگان اس بارہ مین صادر ہوئی دیکھو (راے کشن سنگھ بنام شتاب سنگھ لیگل ریممبرنسر نمبر ۲ صفحہ ۲۹ - اور رامپرشاد بنام دینا کنور انڈین لا رپورٹ جلد ۴ الہ آباد صفحہ ۵۱۵ مہادیو پرشاد بنام تھہرا ویکلی نوٹ ۱۸۸۶ء صفحہ ۵۲)

مگر واضح ہے کہ تین برس سے زیادہ کا لگان مطابق قانون سماعت کے ایک وقت مین دعوے نہین کیا جاسکتا۔

بعض صورتون مین آراضی معافی یا گلذاری کی نسبت تحقیقات

دفعہ ۹۲ مہتمم بندوبست کو لازم ہے کہ جہے

آراضیات مشروط بشرایط یا کسی میعاد کے لئے ادائے مالگذاری سے بری کیگئی ہون اُن سب کی تحقیقات کرے اور اگر مشار الیہ کو معلوم ہو کہ اُن شرایط سے خلاف ورزی کیگئی یا میعاد منقضی ہوگئی ہے تو ایسی اراضیات کی نسبت جمع تشخیص کرے ۔

نوٹ ۔ دیکھو سرکلر بورڈ نمبر ۳ مد ایک ۔

ممالک مغربی شمالی ۸۶

بطور معافی مالگذاری قبضہ رکھنے کا استحقاق ثابت کرنا ہوگا

دفعہ ۹۳ ۔ (۱) جو شخص ایسی آراضی کی معافی مالگذاری کا دعوی کرے جو کاغذات مین بطور معافی مالگذاری نہ لکھی گئی ہو لسے لازم ہے کہ اُس آراضی پر بطور معافی مالگذاری قبضہ رکھنے کے استحقاق کو ثابت کرے ۔

ممالک مغربی شمالی ۸۶

استحقاق ثابت ہونیکی صورت مین گورنمنٹ کے حضور مین کیفیت کا ارسال کیا جانا

(۲) اگر وہ اپنا استحقاق حسب اطمینان مہتمم بندوبست ثابت کردے تو مقدمہ کی کیفیت لوکل گورنمنٹ کو بھیجی جائیگی اور لوکل گورنمنٹ کا حکم جو اُسپر صادر ہو قطعی ہوگا ۔

ممالک مغربی شمالی ۸۹

ثابت نہونیکی صورت مین تشخیص جمع اور بندوبست کا کیا جانا

(۳) اگر استحقاق اسطرح ثابت نہ کیا جاے تو مہتمم بندوبست اُس آراضی پر جمع تشخیص کریگا اور اوس شخص کے ساتھ جو فی الوقع قابض ہو بطور مالک کے بندوبست کریگا ۔

ممالک مغربی شمالی ۹۲ اودہ ۳۴ لغایۃ ۴۵

بندوبست کی منظوری اور تشخیص کی نظر ثانی

دفعہ ۹۴ ۔ (۱) کوئی بندوبست حسب باب ہذا قطعی متصور نہوگا تاوقتیکہ لوکل گورنمنٹ اُسے منظور نکرے ۔

مدت جسکے واسطے بندوبست کیا جائیگا

(۲) لوکل گورنمنٹ کو لازم ہوگا کہ بوقت منظوری بندوبست اُسکی میعاد مقرر کردے ۔

تشخیص کی نظر ثانی قبل منظوری

(۳) جایز ہے کہ تشخیص کی نظر ثانی کیجاے اگر لوکل گورنمنٹ قبل منظوری بندوبست کسی وقت اس نہج کا حکم دے اور ایسی صورت مین تشخیص نظر ثانی شدہ کا اعلان کیا جائیگا اور احکام دفعات ۷۴ لغایت ۷۹

(بشمول ہر دو) متعلق ہونگے۔

قبضہ آراضی اندروے بندوبست منقضیہ تاوقتیکہ بندوبست جدید کیا جاے

دفعہ ۹۵ - تمام اشخاص جنکے ساتھ آراضی کا بندوبست کیا گیا ہے اگر بعد انقضاے میعاد بندوبست کے اوس آراضی پر قابض ہین تو جبتک کہ جدید بندوبست نہ کیا جاے اُسی بندوبست کی شرائط پر قابض رہینگے۔

مالک مغرب شمالی

باب ۶

نظر ثانی تشخیص اور دیگر کارروائیات کی دوران میعاد بندوبست مین

نوٹ - باب ۶ مین احکام متعلقہ نظر ثانی تشخیص و دیگر کارروائیات دراثناے دوران میعاد بندوبست درج ہین - اسمین قابل توجہ صرف دفعہ ۹۹ ہے جو ایسے محال کی مالگذاری مشخصہ کے تخفیف کرنیکے متعلق ہے جسکا بندوبست چندروزہ ہوا اور جسکا رقبہ قابل زراعت بوجہ سیلاب کے گھٹ گیا ہو۔

کم میعاد کے بندوبست

جدید

دفعہ ۹۶ - جب کسی محال یا قسم محالات کی میعاد بندوبست اس میعاد سے کم ہو جو اُس رقبہ مقامی کے لئے مقرر کیگئی ہے جسمین وہ واقع ہین اور یہہ میعاد منقضی ہو جاے تو کلکٹر ایسے محالات کی تشخیص اور اونکا بندوبست اُن قواعد کے مطابق کریگا جو حسب دفعہ ۲۳۴ مرتب کئے جائین۔

نوٹ - قانون سابق مین کوئی مضمون ایسا نتھا جسکی رو سے دوران میعاد بندوبست مین کلکٹر بلا اس امر کا اشتہار جاری کئے ہوئے کہ ضلع زیر بندوبست ہے کسی ضلع کا دوبارہ بندوبست کرسکے بموجب اس دفعہ کے وہ کمی پوری کیگئی۔

دفعہ ۹۴ کا اثر دفعہ ہذا پر نہین پڑتا لہذا تجدید بندوبست چندروزہ کے لئے (مثلاً محال ... [illegible]

کے بارے مین) یہ ضروری نہین کہ گورنمنٹ کی اجازت حاصل کیجاوے -

غربی و شمالی ۹۳
۵۱-۰

کسی عہدہ دار کو اختیارات مہتمم بندوبست عطا کرنیکا اختیار

دفعہ ۹۷ - دراثنائے دوران میعاد بندوبست ہر وقت لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ اُن حدود کے اندر اور اُن قیود کے ساتھ اور اوس میعاد کے لئے جو گورنمنٹ موصوف کی دانست مین مناسب معلوم ہو کسی عہدہ دار کو اختیارات مہتمم بندوبست حسب باب ۵ مفوض کرے - لیکن نہ اس نہج پر کہ مشار الیہ کسی محال کی مالگذاری مین اضافہ کر سکے -

غربی و شمالی ۱۰۳
۴۷-۰

سالانہ تحقیقات نسبت علیات معافی مالگذاری کے

دفعہ ۹۸ - کلکٹر اون تمام آراضیات کی بابت جو ادائے مالگذاری سے مشروط بشرائط یا کسی میعاد کے لئے بری کیگئی ہون سالانہ تحقیقات کیا کریگا -

اگر شرط کا نقض عمل مین آیا ہو تو مشار الیہ کیفیت مقدمہ کی صدور حکم کے لئے کمشنر کی خدمت مین بھیجے گا -

اور اگر میعاد منقضی ہو گئی ہو یا (جبکہ معافی حین حیات معافیدار ہو) اگر معافیدار نوت ہو گیا ہو تو مشار الیہ آراضی کی جمع تشخیص کریگا اور اپنی کارروائی کی کیفیت کمشنر کی خدمت مین منظوری کے لئے بھیجیگا -

نوٹ - جو آراضی بروقت بندوبست بطور باغات کے مندرج ہوئی ہو اور اوسپر مالگذاری تشخیص نہوئی ہو اوسپر لگان تشخیص نہین ہو سکتا جبتک کہ درخت موجود ہین (جادون رائے بنام محمد نقی ہائیکورٹ رپورٹ سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۴۲ کتاب انگریزی)

دیکھو سرکلر نمبر ۱ معہ ایک حصہ (ب)

غربی و شمالی ۱۰۴
۴۷-۰

بندوبست ایسی اراضی کا جو بوجہ دریا برآمد کے بڑھ جاوے اور نظر ثانی تشخیص کی جب رقبہ قابل زراعت بوجہ سیلاب گھٹ جاوے

دفعہ ۹۹-(۱) جو آراضی بوجہ دریا برآمد کسی محال مین بڑھ جاوے جائز ہے کہ اوسکی تشخیص اور اوسکا بندوبست کلکٹر اون قواعد کے بموجب کرے جو حسب دفعہ ۲۳۴

کے مرتب کئے جائین۔

(۲) جب رقبہ قابل زراعت کسی محال کا بوجہ سیلاب گھٹ جاے تو کلکٹر کو جایز ہے کہ ایسے محال کی صورت مین جسکا بندوبست استمراری ہوالتواے مالگذاری منظور کرے اور ایسے محال کی صورت مین جسکا بندوبست استمراری نہو تشخیص مالگذاری کی نظرثانی کرے۔

نوٹ - یہہ دفعہ دھاردھورا محال کے متعلق نہین ہے جنکا بندوبست بموجب قواعد مجوزہ صرف پانچ سال کے لئے ہوتا ہے بلکہ ایسے محال کے متعلق ہے جسکی میعاد بندوبست وہی ہے جو اوس پرگنہ یا ضلع کی ہے جسمین وہ محال واقع ہے - یہہ مناسب نہین معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ دھاردھورا کے اگر زمین کی پیداوار زیادہ ہو جاے تو اوسپر مالگذاری بھی اندر میعاد بندوبست کے بڑھادی جاوے لیکن اگر دھاردھورا کی وجہ سے رقبہ آراضی کا زیادہ ہو جاے تو وہ دوسری صورت ہوگی کیونکہ اس صورت مین زمین دیا برآمد ایسی زمین ہے جسپر اتبک مالگذاری تشخیص نہین ہوئی ہے اسلئے بالکل مناسب ہے کہ اوسپر مالگذاری تشخیص کیجاوے -

اس دفعہ مین اس بارہ مین حکم صادر ہوا ہے کہ اگر محال کا رقبہ دریابرد ہونے کی وجہ سے کم ہوجاے تو اندر میعاد بندوبست کے اوسپر مالگذاری کم کیجاسکتی ہے -

گر یہہ حکم صرف بندوبست چندروزہ کے لئے ہے جس محال مین بندوبست استمراری ہو وہان اگر دریابردگی کی وجہ سے رقبہ مین اسقدر کمی واقع ہو جاے کہ مالگذاری ادا نہو سکے تو لازم ہے کہ تعداد مالگذاری جو درج ہے اوسمین کمی نہ کیجاوے بلکہ پہلے تو جسقدر حصہ مالگذاری کا مناسب سمجھا جاوے وصول ملتوی کیا جاوے - بعدہٗ معاف کیا جاوے -

اودہ - ۴۸

مالک ادنی یا ٹھیکہ دار کے لگان واجب الادا کا تجویز کرنا

دفعہ ۱۰۰ - جب ایسی تشخیص مالگذاری یا نظرثانی تشخیص کسی ایسی جوت واقع اودہ کی نسبت کیجاے جس سے احکام دفعہ ۷۹ متعلق ہون تو کلکٹر وہ لگان تجویز کریگا جو مالک ادنی یا ٹھیکہ دار کے ذمہ حسب احکام دفعہ ۷۹ واجب الادا ہوگا۔

اودہ - ۴۹

مالک ادنی یا ٹھیکہ دار کی رقم واجب الادا مین تخفیف یا اوسکا التوا ریا اوسکی معافی

دفعہ ۱۰۱ - جب مالگذاری مشخصہ اُس آراضی کی جو ممالک مغربی و شمالی مین مالک قسم ادنی کے قبضہ مین یا اودہ مین ایسے شخص کے قبضہ مین ہو جس سے احکام دفعہ ۷۹ متعلق ہون تخفیف کیگئی ہو یا جزءً ملتوی یا معاف کیگئی ہو تو کلکٹر بپابندی اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۳۴ مرتب کئے جائین اُس رقم مین جو ایسے مالک قسم ادنی یا ایسے شخص سے ایسی آراضی کی بابت واجب الادا ہو رسدی تخفیف یا التوا ریا معافی کر سکتا ہے

ممالک مغربی و شمالی ۱۰۱
اودہ - ۵۰

کلکٹر کو اختیارات مہتمم بندوبست حاصل ہونگے

دفعہ ۱۰۲ - (۱) حسب دفعات ۳ و ۹۸ و ۹۹ بندوبست یا نظر ثانی تشخیص جمع کے عمل مین لانے کی غرض سے کلکٹر کو اختیارات مہتمم بندوبست کے حاصل ہونگے -

(۲) کوئی بندوبست یا نظر ثانی تشخیص یا التواے مالگذاری جو حسب دفعات مندرجہ بالا باب ہذا عمل مین آئے قطعی اُسوقت تک نہوگا جبتک کہ کمشنر اُسکو منظور نکرے -

جدید

دوران میعاد بندوبست مین قطعات آراضی پر مالگذاری تجویز کرنے کا اختیار

دفعہ ۱۰۳ - اگر دوران میعاد بندوبست مین کسی معینہ حصہ محال کے سوائے کسی اور رقبہ خاص کا قبضہ مالکانہ منتقل ہوگیا ہو تو کلکٹر وہ رسدی مالگذاری جو اُسکی بابت واجب الادا ہوگی تجویز کر سکتا ہے -

نوٹ - بموجب اس دفعہ کے کلکٹر کو اختیار ہے کہ دوران بندوبست مین ایسے قطعات آراضی پر جو محال کے کسی حصہ مین شامل نہین ہے مالگذاری تشخیص کرے ایسے معاملے اکثر ہوے ہین کہ بروقت انتقال بایع نے مالگذاری ادا کرنا اپنے ذمہ لیا گورنمنٹ کو ایسی شرایط سے کچھ تعلق نہین اور مشتری قابض اوسیطرح ذمہ دار اطلاے مالگذاری ہے حسبطرح دیگر حصہ داران - دیکھو رہیرالال بنام گنش پرشاد انڈین لارپورٹ جلد دوم الہ آباد صفحہ ۲۱۵ کتاب انگریزی اور درجہ سنگہ بنام نواب مظفر حسین لیگل رممبرنسر جلد اول صفحہ ۱۹۷ اور بلدیو بنام جواہر کنور لیگل رممبرنسر جلد ایک ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۴۱)

دوران میعاد بندوبست مین لگان کا تبدیل کرنا اور آسامیان کا اُن درخواستون مین شامل ہونا جو لگان کے متعلق ہون

دفعہ ۱۰۴- لوکل گورنمنٹ کو جایز ہے کہ وقتاً فوقتاً بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ کے۔

(الف) احکام دفعات ۸۸ لغایت ۹۰ کا مقدمات تبادلہ لگان مین کسی ضلع یا جزو ضلع سے جو زیر بندوبست نہو متعلق ہونا قرار دے۔

(ب) اعلان کرے کہ کن عہدہ دارون کو اختیار سماعت و تجویز درخواست ہاے حسب دفعہ ۸۸ کا اُس ضلع یا جزو ضلع مین حاصل ہے اور اونکی ہدایت کے لئے قواعد منضبط کرے۔

(ج) کسی اشتہار کو جو حسب دفعہ ہذا پیشتر مشتہر ہوا ہو ساقط النفاذ قرار دے۔

درخواستین اور کارروائیان جو مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست کے اجلاس مین بوقت ختم ہونے کارروائی کے زیر تجویز ہون۔

دفعہ ۱۰۵- جب کارروائی ترتیب کاغذات یا بندوبست بذریعہ اشتہار حسب دفعہ ۴۸ یا دفعہ ۵۹ ختم ہوجاے تو تمام درخواستین اور کارروائیان جو اُسوقت مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست کے روبرو زیر تجویز ہون کلکٹر کے حضور مین منتقل ہوجائینگی اور اُنکے انفصال کے لئے کلکٹر کو اختیارات مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست کے حاصل ہونگے۔

باب ۷

بٹوارہ و شمول محالات

نوٹ۔ باب ۷ مین بٹوارہ کے متعلق احکام درج ہین اور جو اختیار بٹوارہ کمل کے دعوے کرنے کا حاصل ہے اوسکے عمل مین لانے مین دفعہ ۱۰۹ کے بموجب ایک یہہ قید لگادی گئی ہے کہ کوئی محال ایسا نہنایا جائیگا جسکا رقبہ سو ایکڑ سے کم ہو یا جسکی بابت سو روپیہ سے کم مالگذاری ادا کیجاتی ہو۔ ایک اور اہم تبدیلی ضابطہ کارروائی مین یہہ کیگئی ہے کہ بالفعل یہہ ایک عام طریقہ ہے کہ شرکاے

مخالف بٹوارہ — اس غرض سے کہ کاروائی بٹوارہ مین دیر ہو علیحدہ علیحدہ ہر حکم کی نسبت عذرداری اور اپیل کیا کرتے ہین - اب بذریعہ دفعہ ۱۳۴ کے یہہ تجویز کیا گیا ہے کہ اپیلون کو دو اقسام پر منقسم کر دیا جاے اور اسطرح اونکے انفصال کا ایک اصول مقرر کر دیا جاے - اول قسم مین تصفیہ جات اُن عذرات کے داخل ہونگے جو بٹوارہ سے یا اُسکے عمل مین لانے کے طریقہ سے متعلق ہون اور وہ روبکار بٹوارہ کے مرتب ہونے پر ختم ہو جائینگے - دوسری قسم مین وہ عذرات داخل ہونگے جو بٹوارہ کے واقعی عمل مین لانے اور حصص مختلف کے شرکائے مختلف کے واسطے معین کئے جانے سے متعلق ہون یہہ حکم درج کیا گیا ہے کہ اسسٹنٹ کلکٹر کے احکام قسم اول کی ناراضی سے جسقدر اپیل ہونگے اُنکو کلکٹر اُسوقت فیصل کریگا جب روبکار بٹوارہ کی منظوری کی تحریک کیجاے اور قسم دوم کے اپیل اُسوقت فیصل کریگا جب خود بٹوارہ کی منظوری کی تحریک کیجاے - اس سے اپیل کرنیکے حق پر کچھ اثر نہ پہونچیگا بلکہ جسقدر اپیل کاروائی بٹوارہ سے پیدا ہونگے وہ سب ایک باترتیب طریقہ سے مسموع اور فیصل ہونگے - امید ہے کہ اس طریقہ کی پابندی سے تاخیر و تضییع وقت سے محفوظی ہو جائیگی اور بٹوارہ جات کی کاروائی زیادہ تر کلکٹر کی نگرانی مین رہیگی -

صرف ایک اور امر باب ہذا مین قابل توجہ یہہ ہے کہ از روے دفعہ ۱۳۵ گورنمنٹ کو یہہ اختیار دیا گیا ہے کہ پیچیدہ محال کو ایسے محالات مین منقسم کرے جو بغرض سہولت انتظام مناسب معلوم ہون اس سے انتظامی امور مین بہت عمدہ نتایج پیدا ہونگے بلا اسکے کہ مالکان کے حقوق مین کسی قسم کی دست اندازی ہو -

ممالک مغربی شمالی ۱۰۶
اعوہ - ۶۸

بٹوارہ سے کیا مراد ہے

دفعہ ۱۰۶ - "بٹوارہ" سے مراد ہے کسی محال یا جزو محال کی تقسیم ایسے دو یا زیادہ حصون مین جنمین سے ہر ایک ایک یا زیادہ حصون پر مشتمل ہو

"غیر مکمل بٹوارہ" مین (محال کے) حصص مختلف مشترکاً اُس مالگذاری کے ذمہ دار ہوتے ہین جو کل محال پر تشخیص کیجاے -

"مکمل بٹوارہ" مین کل محال منقسم ہو جاتا ہے اور اُسکے مختلف حصے جداگانہ محالات ہوجاتے

ہین اور اونمین سے ہر ایک حصہ بالانفرادش مالگذاری کا ذمہ دار ہوتا ہے جو اوسپر تقسیم کردیجاے۔

جو ضابطہ عمل باب ہذا مین مقرر کیا گیا ہے اوسکی پابندی تمام بٹوارون مین عام اس سے کہ غیر مکمل ہون یا مکمل ہون کیجائیگی الا اوس صورت مین جہان صراحتاً کوئی دوسرا ضابطہ قرار دیا گیا ہو۔

نوٹ - (۱) قطعہ معافی منضبطہ متعلقہ محال جسکے کاغذات حقوق علیحدہ نہون اور جو کاغذات سرکاری مین بطور محال جداگانہ مندرج نہو محال جداگانہ نہین ہے (گو مالگذاری جو قطعہ مذکور کی نسبت واجب الادا ہو بذریعہ ایسے حکم کے مشخص ہوئی ہو جو حکم تشخیص جمع محال اصلی سے علیحدہ ہو) اور یہہ کہ اشخاص قابض ایسی آراضیات کے قانوناً مستحق ہین کہ اپنی آراضیات کو باقی محال سے تقسیم کرالیوین اور اوسکا ایک محال جداگانہ بنوالیوین منتخب فیصلجات بورڈ مال نمبر ۱ سنہ ۹۴ء صفحہ ۱ کتاب انگریزی و اردو مورخہ ۶ - مارچ سنہ ۱۸۹۴ء و ویکلی نوٹس سنہ ۹۴ء صفحہ ۴۴ کتاب انگریزی و صفحہ ۳۰۵ کتاب اردو - غلام مولا بنام سماۃ فراست النساء -

(۲)

درخواست بٹوارہ مین جو امر تجویز کرنا ہے وہ یہہ نہین ہے کہ وہ کونسی غرض ہے کہ جسکی وجہ سے درخواست کیگئی ہے بلکہ یہہ امر قابل تجویز ہے کہ سایل بٹوارہ قانوناً مستحق کرنے دعوی بٹوارہ کا جسکی کہ وہ استدعا کرتا ہے ہی یا نہین حصہ دار مندرجہ کھیوٹ کو استحقاق کرا پانے بٹوارہ اپنے حصہ کا حاصل ہے گو وہ بذریعہ وصیت نامہ نوشتہ اپنے کے حین حیاتی مالک قرار پایا ہو اور پسران اوسکے بطور منتظمان اوسکی جانب سے قابض کرادیے گئے ہون یہہ وجہ درخواست بٹوارہ نامنظور کرنے کے لیے کافی نہین ہے کہ سایل بٹوارہ کے وفات پر غالباً درمیان اوسکے وارثان کے پھر تقسیم عمل مین آویگی - فیصلہ غیر مطبوعہ بورڈ مال فایل نمبر ۳۲ سنہ ۹۱ء مورخہ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۹۱ء واقع موضع بھرتوا پرگنہ کول ضلع علیگڈھ - دیارام سنگھ بنام رام سنگھ -

(۳)

زمینداران حصہ دو ثلث ایک موضع نے درخواست واسطے بٹوارہ محال کے گذرانا عدالتہاے ماتحت نے بربنار شرطا قرارنامہ واجب العرض سنہ ۱۸۸۲ء جسمین یہہ شرط مندرج تھی کہ تاوقتیکہ کل شرکار رضامند ہون بٹوارہ عمل مین نہ آویگا بروقت تحریر واجب العرض نوعیت محال بالاجمال تھی اب نوعیت محال کی پٹی داری ہے صاحبان بورڈ نے تجویز فرمایا کہ لفظ بٹوارہ کا زمانہ سابق مین واسطے ہر ایک قسم کی تقسیم کے استعمال کیا جاتا تھا اب یہہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہین یعنی بٹوارہ کمل و بٹوارہ غیر مکمل اور اقرارنامہ مذکور متعلق موضع و مالکان موضع کے تھا جو مشترک و غیر منقسم تھا اور نہ شرطا قرارنامہ واجب العرض جو خلاف منشار دفعہ ۱۰۸ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے ہے منشار قانون پر حاوی ہوسکتی ہے خاص کر ایسی حالت مین کہ جبکہ نوعیت محال کی تبدیلی ہوجانے سے اقرارنامہ بھی تبدیل ہوگیا بموجب دفعہ ۱۰۸ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے سایلان مستحق دعوی کرنے بٹوارہ کے ہین لہذا منسوخی فیصلجات عدالتہاے ماتحت مقدمہ بغرض کارروائی بٹوارہ عدالت ماتحت مین واپس بھیجا گیا فیصلہ بورڈ مال غیر مطبوعہ فایل نمبر ۶۹ سنہ ۱۸۸۹ء واقع موضع پیکوسی پرگنہ نرون ضلع بنارس مورخہ ۱۶ اگست سنہ ۱۸۸۹ء گنیش راے بنام بھاگیرتھی راے -

(۴)

کرم الدین وغیرہ نے واسطے بٹوارہ ایک موضع کے درخواست گذرانا واقع تاریخ ۶ - فروری سنہ ۱۸۸۵ء کو اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱۱ - ایکٹ مالگذاری سنہ ۱۸۷۳ء جمیع شرکار پر تعمیل ہوا - حمایت علی کارندہ مسماۃ رحمت النسا نے اطلاعنامہ پاکر بحیثیت کارپرداز مسماۃ مذکورہ کے اوسپر دستخط کردیا واقع تاریخ ۱۳ - مارچ سنہ ۱۸۸۵ء کو حمایت علی نے واسطے بٹوارہ حصہ مسماۃ مذکورہ کے درخواست گذرانا - برطبق اسکے سعید الدین نے باین وجوہات عذرداری کیا کہ وقت ادخال درخواست کے حمایت علی کے پاس مختارنامہ نہ تھا اور مسماۃ رحمت النسا اپنے حصہ پر قابض نہ تھی چونکہ مسماۃ رحمت النسا اوسوقت کشمیر مین مقیم تھی پس حمایت علی نے اوس سے فوراً مختارنامہ طلب کیا کہ جسے مسماۃ

رحمت النسا نے کشمیر مین تصدیق کراکر حمایت علی کے پاس بھیجدیا اور حمایت علی نے بلاتوقف غیر ضروری
مختارنامہ کو عدالت مین پیش کردیا صاحبان بورڈ نے تجویز فرمایا کہ چونکہ سایلہ شریک حصہ دار یہ ہے
پس حسب دفعہ ۱۰۸ - ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۷۶ء کے وہ مستحق (دعویٰ) کرنے بٹوارہ کمل اپنے حصہ کے ہے اور چونکہ
مختارنامہ کے پیش کرنے مین اوقات مناسب سے زیادہ ... ہین لہذا ایس عدالت ماتحت نے جو درخواست
منظور کیا وہ مناسب کیا فیصلہ بورڈ مندرجہ سا ... حیشن ماہ جولائی ۱۸۸۱ء صفحہ ۴ - کتاب
انگریزی وصفحہ ۵ کتاب اُردو فایل نمبر ۱۶ ... ۶۰ مورخہ ۱۱ مارچ و ۱۲ - اپریل ۱۸۸۱ء مسماۃ
رحمت النسا بنام سعید الدین -

(۵)

بورڈ سے تجویز ہوئی کہ الفاظ حصہ دار مندرجہ کھیوٹ مذکورہ دفعہ ۱۰۸ مین راہن مندرجہ کھیوٹ
اور مرتہن شامل ہین اور جبتک کہ راہن مندرجہ کھیوٹ مرتہن قابض کے ساتھ شریک نہو عدالت کو
اختیار ہے کہ بٹوارہ سے انکار کرے اور یہہ بھی تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۱۰۸ درخواست بٹوارہ
کل حصہ کی بابت ہونا چاہیئے نہ کہ بابت ایک جزو کے فیصلہ بورڈ مندرجہ سلیکٹڈ ڈسیشن
۱۸۸۵ء صفحہ ۲۵ - کتاب انگریزی وصفحہ ۵ کتاب اُردو فایل نمبر ۳۰۲ سنہ ۱۸۸۶ء مورخہ
۲۸ - فروری و ۱۱ - جولائی ۱۸۸۶ء بادام سنگھ بنام نند کشور -

(۶)

ہرگاہ ایک جزو محال معافی منضبطہ پر مشتمل تھا اور اُسکی نسبت علیحدہ مسل حقوق مرتب ہوئی تھی اور
مدعی نے جو اوس معافی منضبطہ کے ایک جزو کا مالک تھا اپنے حصہ معافی منضبطہ کی تقسیم کمل اور اُسکی
علیحدہ محال قرار پانے کی درخواست کی تجویز ہوئی کہ قطع نظر اسکے کہ بقیہ اصل محال مین اسکا کوئی حصہ
غیر منقسمہ ہو وہ اُس دعوی کا مجاز تھا کیونکہ معافی منضبطہ کی نسبت علیحدہ مسل حقوق موجود و مرتب
تھی فیصلہ بورڈ مندرجہ لیگل رمیمبرنسر جلد ۱ ماہ مئی و جون ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۴۰ کتاب انگریزی و صفحہ
۱۶۶ کتاب اُردو نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۲ء ساہو بھل داس بنام برجموہن سرن -

(۷)

قطعہ آراضی معافی منضبطہ ایک محال مین مدعی نے خرید کر کے درخواست علیحدگی اپنے حصہ کی دیگر حصہ داران
معافی منضبطہ کے حصہ سے بذریعہ تقسیم کمل کے گذرانی اور یہ استدعا کی کہ میرا حصہ ایک علیحدہ
محال کر دیا جاوے صاحبان بورڈ نے تجویز فرمایا کہ ایک قطعہ آراضی معافی منضبطہ متعلقہ محال زیر تقسیم
کمل نہین آسکتا کیونکہ نہ وہ محال ہے نہ جزو محال البتہ بشرط رضامندی جملہ شرکا کے جو آراضی معافی
منضبطہ پر بالاشتراک قابض ہون تقسیم غیر کمل ہو سکتا ہے فیصلہ بورڈ مندرجہ لیگل رممبرنسر
جلد ۱ ماہ مئی ۱۸۸۰ء صفحہ ۱۲۹ کتاب انگریزی وصفحہ ۱۶۴ کتاب اردو نمبر ۳۰ ۱۸۷۵ع
گنگا دین بنام ابراہیم خان۔

(۸)

دو مرتہنان کے پاس جداگانہ رہن منفعتی تھی ایک حصہ دو ثلث کا اور دوسرا حصہ ایک ثلث
واقع رقبہ معافی غیر منقسمہ منجانب مالکان حصص مذکور بہ ترتیب صدر تجویز ہوئی کہ ایک مرتہن ایسی
نالش مین اپنا حصہ مرہونہ تقسیم نہین کرا سکتا ہے جسمین منجملہ راہنان کے کوئی راہن فریق نہین ہے
ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۵۰ کتاب انگریزی وصفحہ ۲۰۰ کتاب اردو مورخہ ۱۶۔ جولائی ۱۸۹۶ء
منگل پرشاد بنام ایسری پرشاد۔

(۹)

لفظ شرکار واقع فصل ۴۔ ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء متعلق بٹوارہ محال مین قایم مقام کسی شریک کے
مسل مرتہن وغیرہ داخل نہین ہین جبکہ مالیت جایداد متنازعہ مقدمہ کی جسکی سماعت ابتداً
ڈپٹی کلکٹر نے کی تھی مبلغ پانچہزار روپیہ سے زیادہ تھی لیکن اپیل عدالت صاحب جج ضلع مین پیش ہوا
اور اونھون نے بلا کسی اعتراض کی تعین کے اسکا فیصلہ کیا۔ تجویز ہوئی کہ بحوالہ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ ۲
۱۸۸۰ء ہائیکورٹ اپیل ثانی مین مجاز سماعت ایسے اعتراض کی نہین ہے۔ ویکلی نوٹس ۱۸۹۰ء
صفحہ ۱۶۹ کتاب انگریزی نمبر ۲۶۹ مورخہ ۶۔ فروری ۱۸۹۰ء کشن لال بنام سروپ چند۔

(۱۰)

ایسی ہندو بیوہ لاولد جسنے اپنے شوہر متوفی کے حصہ مخال کو پایا ہو درحالیکہ حصہ نامبردہ اُسکی جایداد علیحدہ تھی اور جسکا نام بطور حصہ دار محال کے مندرج کاغذات ہے حسب احکام دفعہ ۱۰۰ - ایکٹ ۹ ۱۸۷۶ء کے مستحق دعوی بٹوارہ کامل اپنے حصہ کی اوسیقدر ہے جیسا کہ کوئی اور حصہ دار مندرجہ کاغذات ہو اور یہ امر کہ شاید مساۃ مذکور بعد تقسیم اپنی جایداد کو خلاف شاستر ہنود منتقل کر دے مانع اوسکے حق بٹوارہ کا بطور حصہ دار کے نہین ہے اگر مساۃ مذکور اپنے حصہ کی نسبت کوئی کارروائی خلاف شاستر کے کریگی تو اُن اشخاص کو جو وارثان مابعد ہین اپنے حقوق کے تحفظ کا اختیار ہوگا - انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۰۰ کتاب انگریزی و صفحہ ۴۲۵ کتاب اردو نمبر ۷۹۷ سنہ ۱۸۸۱ء مورخہ ۲۱ - جنوری سنہ ۱۸۸۱ء جھنا کنور بنام چین سکھ -

(۱۱)

ازروے دھرم شاستر دونون بیوہ جو زوجہ ایک ہی شوہر کی ہون استحقاق مشترکہ جایداد غیر منقسمہ مین پاتی ہین اور گو بیوہ مذکور واسطے تصرف جایداد بطور علیحدہ علیحدہ کرکے انتظام کر سکتی ہین مگر کوئی تقسیم جبریہ ایسی نہین ہو سکتی کہ جس سے جایداد مشترکہ مبدل بہ تقسیم جداگانہ ہو جاوے استحقاق منجملہ دو کے کسی بیوہ کا بیع نہین ہو سکتا - انڈین لارپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۲ حصہ ۱۱ - ماہ جون سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۴۱۹ کتاب انگریزی نمبر ۳۲۴ سنہ ۱۸۷۹ء مورخہ ۶ جنوری سنہ ۱۸۸۱ء - کاتھا پیرومل بنام دنکابائی -

(۱۲)

ایک ہندو نے اپنی کل جایداد اپنے لڑکون کو وصیت کرکے دیدی لیکن وصیت نامہ مین یہ لکھا کہ وہ بیس برس تک جایداد مندرجہ وصیت نامہ کو کسی طرح پر تقسیم نکرین تجویز ہوئی کہ ایسا امتناع باطل ہے اور لڑکون کو اختیار ہے کہ جایداد کو فوراً تقسیم کر لین - انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد اول حصہ ۳ صفحہ ۴۰۱ کتاب انگریزی مورخہ ۶ و ۱۳ - دسمبر سنہ ۱۸۷۵ء کمندلال ساہا

بنام گنیش چندر ساہا۔

(۱۳)

ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ بیوہ غیر منقسمہ مین کسی حصہ کے حق مالکی کے لئے جسمین استحقاق دعوی ونفاذ تقسیم داخل وشامل ہو ضرور ہے کہ وہ مطلق وبلا قید ہو اور اوس بیوہ قوم ہندو سے متعلق نہین ہے جو بالعوض نان ونفقہ اوپر حصہ شوہر متوفی اپنے کے قابض کردی گئی ہو مدعیہ مالک مطلق نہین ہے بلکہ محض سپردوار منافع بوجہ نان ونفقہ کے ہے لہذا اسکو استحقاق تقسیم کا حاصل نہین ہے فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۱۲۲۲ مورخہ ۱۲۔ نومبر ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۶۸ کتاب انگریزی وصفحہ ۱۳۶ کتاب اردو بھوپ سنگھ بنام سماۃ بھول کنور۔

(۱۴)

صدر دیوانی عدالت سے تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۳۔ ایکٹ ۱۹ ۱۸۶۳ء ہر ایک مالک محال مشترکہ غیر منقسمہ وغیرہ جسکا نام مندرج ہو مستحق دعوی تقسیم کا ہے استحقاق تقسیم قبضہ سے حاصل نہین ہوتا بلکہ حق مالکیت وحیثیت موجودہ سے حاصل ہوتا ہے اور دفعہ ۴۷ ایکٹ مذکور مین بھی یہی قاعدہ مندرج ہے اس لئے مدعیان مقدمہ ہذا بحیثیت ڈگریدار جس سے دفعہ مذکور متعلق ہے مستحق پانے ڈگری دعوی تقسیم کے ہین فیصلہ صدر دیوانی عدالت مقام آگرہ نمبر ۸۸۸ مورخہ ۹۔ دسمبر ۱۸۶۵ء لکھمان سنگھ بنام دریاو سنگھ۔

یہہ بات قرین انصاف اور قرین عقل ہے کہ آراضی مرہونہ بر وقت تقسیم راہن کے حصے مین پڑے (سماۃ پیاری بنام کنجی فیصلہ بورڈ ۱۸۹۱ء غیر مطبوعہ)

درخواست ہاے بٹوارہ

دفعہ ۱۰۷۔ لازم ہے کہ درخواست بٹوارہ کے ساتھ ایک نقل مصدقہ سالانہ رجسٹر مالکان مقررہ حسب دفعہ ۳۳ کی پیش کیجاے اور جایز ہے کہ ایسی درخواست کو منجملہ محال کے حصہ داران مندرجہ کاغذات کے ایک حصہ دار یا شرکا

[margin: ...غربی شمالی / ۱۰ و ۱۰۹ / ...۵۳-۶۶۹...]

دو یا زیادہ حصہ دار پیش کرین۔

مگر شرط یہہ ہے کہ جب کوئی حصہ کسی مرتہن کے قبضہ مین ہو تو کوئی درخواست بٹوارہ راہن یا مرتہن مین سے کسی ایک کی جانب سے اُسوقت تک مسموع نہوگی جبتک دونون ایسی درخواست مین شریک نہون۔

ممالک مغربی و شمالی اودہ۔ ۶۰

ایسے محال کا بٹوارہ جو چند اضلاع مین واقع ہو

دفعہ ۱۰۸۔ جب کوئی محال دو یا زیادہ اضلاع مین واقع ہو تو درصورتیکہ اضلاع مذکور ایک ہی قسمت مین ہون بٹوارہ منجملہ اُن اضلاع کے اُس ضلع مین عمل مین آئیگا جسکی کمشنر ہدایت کرے یا درصورتیکہ وہ اضلاع مختلف قسمتون مین واقع ہون تو منجملہ اُنکے اُس ضلع مین عمل مین آئیگا جسکی بورڈ ہدایت کرے۔

ممالک مغربی و شمالی اودہ۔ ۶۲ و

بٹوارہ کے موقوف کرنے کا اختیار

دفعہ ۱۰۹ (۱) اگر درخواست کے موصول ہونے پر یا کارروائی بٹوارہ کی کسی اور نوبت پر قبل منظوری کوئی وجہ کافی بٹوارہ کے نامنظور کرنے یا موقوف رکھنے کی معلوم ہو تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ خود اپنے طور سے یا اسسٹنٹ کلکٹر بٹوارہ کنندہ کی کیفیت کی بنا پر بٹوارہ کو موقوف رکھے اور کارروائی (بٹوارہ) کے مسترد کئے جانے کا حکم صادر کرے۔

(۲) بٹوارہ کمل کے ذریعہ سے کوئی محال نہ بنایا جائیگا جبتک ایسے محال کا رقبہ کم سے کم سو ایکڑ نہو یا اگر رقبہ سو ایکڑ سے کم ہے تو جب تک ایسے محال کی مالگذاری کم سے کم سو روپیہ نہو اور اگر بٹوارہ کمل کی درخواست کی رو سے ایسے محال کا بنانا لازم آتا ہو جو اُن شرائط کے خلاف ہو تو درخواست مذکور نامنظور کیجائیگی۔

نوٹ۔ بورڈ سے تجویز ہوئی کہ درخواست بٹوارہ محال جو بجانب راہن غیر قابض خلاف منشاء مالکان قابض کے پیش کیجاوے وہ حسب دفعہ ۱۱۲ (سابق) ایکٹ مالگذاری خارج ہو سکتی ہے (بجوہر لال بنام حبیب اللہ خان وکیل نوٹ ۹۳ ء صفحہ ۱۵)

بنی ذو شمالی ۱۱۱ ۱-۱ء

درخواست بٹوارہ کا اشتہار | دفعہ ١١٠ (١) بٹوارہ کی درخواست موصول ہونے پر کلکٹر کو لازم ہے کہ اگر وہ درخواست باضابطہ ہو اور بادی النظر مین قابل اعتراض نہو تو ایک اشتہار بدین ایما رجاری کرے کہ محال متعلقہ کے ایسے حصہ داران مندرجہ کاغذات جو درخواست بٹوارہ مین شریک نہوے ہون مشارالیہ کے حضور مین اصالتاً یا بذریعہ مختار مجاز باضابطہ کے ایسی تاریخ پر جو اجراے اشتہار کی تاریخ سے تیس دن سے کم یا ساتھ دن سے زیادہ فاصلہ پر نہو حاضر ہوکر بٹوارہ کی نسبت اگر اونکو کوئی عذر ہون تو پیش کرین۔ لازم ہے کہ اگر ممکن ہو ایک ایک نقل اشتہار مذکور کی ہر حصہ دار کی ذات پر تعمیل کرائی جاے۔

(۲) کوئی حصہ دار مندرجہ کاغذات جو ابتدائی درخواست مین شریک نہوا ہو ہر وقت قبل اس تاریخ کے جو اشتہار مجریہ حسب دفعہ ہذا مین مقرر کیجاے بٹوارہ کی درخواست کر سکتا ہے اور ایسی حالت مین اوس حصہ دار کی نسبت یہہ سمجھا جائیگا کہ وہ بھی ابتدائی درخواست مین شریک ہو گیا۔

مگر شرط یہہ ہے کہ اس قسم کی ہر درخواست نامنظور کیجائیگی اگر اوس سے ایسے محال کا بنانا لازم آے جسکی نسبت دفعہ تحتی (۲) دفعہ ١٠٩ مین ممانعت کیگئی ہے۔

بنی ذو شمالی ۱۱۲ ۵-۴ء

عذر جس سے استحقاق کی نسبت نزاع پیدا ہو | دفعہ ١١١ (١) اگر قبل یا بتاریخ مقررہ بالا کسی حصہ دار مندرجہ کاغذات کی جانب سے ایسا عذر پیش ہو جس مین کوئی ایسا نزاع بابت استحقاق کے یا حق ملکیت کے پیدا ہو جسکا تصفیہ کسی عدالت ذی اختیار نے پہلے نہ کر دیا ہو تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ۔

(الف) جبتک تصفیہ اوس نزاع کا کسی عدالت مجاز سے نہ ہو لے اوس درخواست کو منظور نہ کرے یا

(ب) کسی فریق مقدمہ کو تین مہینے کے اندر عدالت دیوانی مین ایسے نزاع کے تصفیہ کے لئے نالش رجوع کرنے کا حکم دے۔ یا

(ج) اوس عذر کے جواز اور عدم جواز کی تحقیقات مین معروف ہو۔
(۲) جس حالت مین کہ کارروائی حسب فقرہ (ب) ملتوی کر دیگئی ہو اور فریق مذکور ایسے حکم کی تعمیل مین قاصر رہے تو کلکٹر نزاع کا تصفیہ اُسکے خلاف کر دیگا۔ اگر فریق مذکور نالش رجوع کرے تو کلکٹر مقدمہ کو بموجب فیصلہ عدالت دیوانی کے فیصل کریگا۔
(۳) اگر کلکٹر کی یہہ رائے قرار پائے کہ اُس عذر کے جواز یا عدم جواز کی تحقیقات کیجائے تو مشار الیہ کو لازم ہے کہ اُس ضابطہ کے مطابق عمل کرے جو نالشات مرافعہ اولی کی تجویز کرنیکے لئے مجموعہ ضابطہ دیوانی مین مقرر ہے۔

نوٹ (۱) جب کسی حصہ دار کا یہہ بیان ہو کہ آراضی مشترکہ مین میرے حصہ کی مقدار واسطے اغراض تقسیم کے باعتبار مقدار اُس آراضی کے قایم کیجاوے جو میرے قبضہ جداگانہ مین ہے تو تجویز ہوئی کہ اس بحث کا فیصلہ دفعہ ۱۱۳۔ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۸۷ء سے متعلق نہین ہے بلکہ ایسی بحث ہے کہ قبل تحریر روبکار تقسیم کے صاحب کلکٹر کو اُسکا فیصلہ کرنا چاہئے فیصلہ بورڈ لیگل نمبر ... جلد ۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۸ء صفحہ ۴۷ کتاب انگریزی و صفحہ ۹۰ کتاب اردو نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۸ء مورخہ ۱۰۔ دسمبر سنہ ۱۸۸۸ء غلام حیدر خان بنام گلاب۔

(۲)

جس صورت مین عدالت مال نے دفعہ ۱۱۳۔ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۸۷ء پر عمل کرکے کسی امر حقیت یا حق مالکانہ کی تجویز کر دی ہو تو ایسا فیصلہ جو کہ فیصلہ عدالت دیوانی ذی اختیار مرافعہ اولی کا ہے نالش دیوانی مابعد مین جسمین اُسی امر کی مخاصمت کیجاتی ہو بطور امر تجویز شدہ کے عمل پذیر ہوگا دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۶۴ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۶۵ کتاب اردو مورخہ ۲۔ اگست سنہ ۱۸۹۵ء ہرچرن سنگھ بنام ہرشنکر سنگھ۔

(۳)

جب کسی ڈگری استقرار استحقاق تقسیم کا نفاذ فریقین کا سوائی تقسیم نے مطابق ہوسکے کر لیا

اور ڈگری بوجہ تمادی ایام یا دوسری وجہ پر ناقابل نفاذ ہوجاے تو فریقین کو یا اونمین سے کسیکو بشرطیکہ
اونکو حق جایداد مشترکہ مین ہنوز باقی ہو اختیار رجاع نالش جدید بغرض استقرار اپنے استحقاق تقسیم کے ہے
ایسی نالش بوجہ سابق ڈگری تقسیم کے ممنوع نہوگی گو وہ ڈگری موثر بطور امر تجویز شدہ نسبت کسی دعوی
یا جواب کے ہوسکے جو اوس نالش مین پیش کیا گیا تھا یا ہوسکتا تھا جسمین وہ صادر ہوئی - اگر کوئی عدالت
مال فیصلہ مقدمہ تقسیم مین کسی مسئلہ حق کو طے کرے تو اوسکو ایسی کاروائی مین مطابق احکام دفعہ ۱۱۳
ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء عمل کرنا چاہیے اگر وہ درخواست کا فیصلہ دیگر نہج پر سواے طریقہ مقصودہ دفعہ ۱۱۳
کے کرے تو اوسکی کارروائیان خلاف ضابطہ ہین اور فریقین کو مانع نالش کرنیکے عدالت دیوانی مین واسطے
استقرار اپنے استحقاق تقسیم کے نہونگی - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۳ حصہ ۷
ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء و صفحہ ۲۰۹ کتاب انگریزی نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۱ء مورخہ ۳ - فروری سنہ ۱۸۹۱ء
نصرت الله بنام محب الله -

(۴)

ایک درخواست حسب باب ۴ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء بغرض تقسیم کے گذری جسمین یہہ استدعا
تھی کہ آراضی شاملات جسمین چھہ پٹی کے مالکان کا حق تھا چھہ برابر کے حصونمین تقسیم کیجاوے - بعد
اجراے اشتہار دفعہ ۱۱۱ - ایکٹ مذکور یہہ عذر پیش کیا گیا کہ آراضی شاملات حصص مساوی مین نہین بلکہ
ایسے حصون مین تقسیم ہونی چاہیے جو مختلف پٹیون کے رقبہ سے متناسب ہون اسسٹنٹ کلکٹر
نے جنکے روبرو یہہ عذر پیش کیا گیا تھا عذر کو بحوالہ شرائط واجب العرض جسمین دستور موضع کا مندرج تھا
نامنظور کیا اور مطابق درخواست کے تقسیم عمل مین آئی - صاحب جج ضلع کی عدالت مین عذرداران
نے کوئی اپیل نہین کیا صاحب کلکٹر نے تقسیم کو منظور کیا اور بعد رجوع ہونے اپیل روبرو صاحب
کمشنر کے صاحب اسسٹنٹ کلکٹر کا فیصلہ بحال رہا بعد ازان عذرداران نے عدالت دیوانی مین
واسطے استقرار اس امر کے نالش کی کہ مدعاعلیہم مستحق حصہ آراضی شاملات کے بہ تناسب رقبہ اپنی پٹیات
کے مین ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ جو عذر عدالت مال مین پیش کیا گیا اوس سے بحث استحقاق یا حق ملکیت

کی نسبت آراضی شاملات کے حسب ادد فعہ ۱۱۲ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء پیدا ہوئی اور فیصلہ اسسٹنٹ کلکٹر کا ایک فیصلہ حسب منشاء دفعہ ۱۱۴ - ایکٹ مذکور کے ہے اور اسلیے نالش مین دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی مارض ہے یہہ بھی تجویز ہوئی کہ اس امر مین بوجہ کسی غلطی کے جو کارروائی عدالتہاے مال مین ہوئی کچھہ اثر نہین پہونچتا - انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ حصہ ۶ ماہ جون ۱۸۸۷ء صفحہ ۴۰۸ کتاب انگریزی واردو نمبر ۵۰۶ ۱۸۸۶ء مورخہ ۳ - فروری ۱۸۸۷ء امیر سنگھ بنام منتی پرشاد -

(۵)

عدالت مال نے بتعمیل احکام دفعات ۱۱۲ و ۱۱۳ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء ایک روبکار مشعر صراحت نوعیت و مقدار حقوق علیحدہ علیحدہ فریقین کے تحریر کیا اور اوسمین وہ طریقہ تحریر کیا جسمین تقسیم ہونا چاہیے کوئی ڈگری مطابق اس روبکار کے مرتب نہین ہوئی تجویز ہوئی کہ روبکار محکمہ مال بمنزلہ فیصلہ عدالت مجاز کے ہے اور بذریعہ نالش دیوانی کے جسمین اوسکی صحت کی نسبت اعتراض ہو دست اندازی نہین ہوسکتی انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ حصہ ۱۲ - ماہ دسمبر ۱۸۸۵ء صفحہ ۹۰۴ کتاب انگریزی نمبر ۱۳۵۴ ۱۸۸۴ء مورخہ ۱۸ - جولائی ۱۸۸۵ء - بھولا بنام رام دھن -

(۶)

مدعی مقدمہ نے درخواست تقسیم کی محکمہ مال مین اس بیان سے گذرانی کہ مین اور مدعا علیہ برادر حقیقی ہون اور فریقین کو نسبت موضع تقسیم طلب کے حق مساوی حاصل ہے منجانب مدعا علیہ یہہ عذر پیش ہوا کہ مین پسر کلان اور گدی نشین ہون اسوجہ سے موضع مذکور مین صرف مجکو حق حاصل ہے اور موضع مذکور تقسیم نہین ہوسکتا ہے محکمہ مال سے مدعی کو نالش نمبری کی ہدایت ہوئی چنانچہ مدعی نے عدالت دیوانی مین دعوی رجوع کیا مگر اپیل سے دعوی مدعی اس تجویز سے ڈسمس ہوا کہ عدالت مال کو درخواست تقسیم منظور کرنا لازم تھا بعدہٗ مدعی نے پھر عدالت دیوانی مین نالش رجوع کیا مدعا علیہ نے منجملہ دیگر عذرات کے عذرات ذیل پیش کیا اولاً محکمہ مال کا حکم مشعر نامنظوری بٹوارہ ناطق ہے ثانیاً دعوی مدعی مین دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی مارض ہے عدالت مرافعہ اولی نے بحق مدعا علیہ فیصلہ صادر کیا - ہائیکورٹ سے تجویز

ہوئی کہ حکم محکمہ مال مشعر نامنظوری بٹوارہ مانع نالش نہین ہے کیونکہ استحقاق فریقین کی نزاع مختتم
طور پر عدالت مجازہ سے طے نہین ہوئی ہے اور دعوے مدعی مین دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی عارض نہین ہے
ویکلی نوٹس ۱۸۸۲ء نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۲ء مورخہ ۳ - جنوری ۱۸۸۲ء صفحہ ۲ - کتاب انگریزی و صفحہ ۴ -
کتاب اردو - جگت سنگھ بنام درجن لال -

(۷)

اسسٹنٹ کلکٹر نے فیصلہ حسب دفعہ ۱۱۲ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء باستقرار حقوق فریقین صادر کیا
لیکن ڈگری جس سے فیصلہ مذکور کا نفاذ ہو سکے مرتب نہین کی اپیل عدالت ضلع مین بنا راضی فیصلہ
مذکور ہوا اور اس عدالت سے ڈگری مشعر بحالی فیصلہ کے صادر ہوئی ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ اس
مقدمہ مین بضمن حسب دفعہ ۱۱۳ - ایکٹ مالگذاری کے حقوق فریقین کا فیصلہ کیا جاے ایسی ڈگری
جس سے فیصلہ مذکور کا نفاذ ہو سکے مرتب ہونی چاہیے لہذا مقدمہ اسسٹنٹ کلکٹر کے پاس
اس غرض سے بھیجا جاے کہ وہ ڈگری مرتب کرے - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۵ حصہ ۱۱
ماہ نومبر ۱۸۸۳ء صفحہ ۵۲۰ کتاب انگریزی و اردو نمبر ۵۷۶ سنہ ۱۸۸۳ء مورخہ ۲۰ - اپریل ۱۸۸۳ء
رنجیت سنگھ بنام الہی بخش -

(۸)

درصورت عذر نسبت تقسیم کے جس سے بحث استحقاق کی پیدا ہوتی ہو صرف اس حالت مین کہ
جب کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر بعد تجویز عذر کے بربنا روئداد کے روبکار مشعر قرار دینے حقوق فریقین
کے قلمبند کرے اوسکا حکم ایک حکم داخل دفعہ ۱۱۳ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے حسب مراد دفعہ ۱۱۴ -
ایکٹ مذکور کے ہوتا ہے اسسٹنٹ کلکٹر نے ایک حکم مشعر نامنظوری اعتراض نسبت تقسیم کے
جس سے بحث استحقاق کی پیدا ہوتی تھی اس بنا پر صادر کیا کہ بحث مذکور بمقابلہ عذردار کے ایک
نالش منافع مین جو مابین ان فریقین کے تھی تجویز ہو چکی تھی ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ ایسا حکم ایک فیصلہ
عدالت سول جوڈیشل حسب مراد دفعہ ۱۱۴ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے نہین ہے بلکہ اسکی نسبت بذریعہ

نالش کے عدالت دیوانی مین اعتراض ہوسکتا ہے انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۳۹ کتاب انگریزی وصفحہ ۲۵۱ کتاب اردو نمبر ۲۱۳ سنہ ۱۸۷۹ء مورخہ ۱۵- اپریل سنہ ۱۸۸۰ء - اصغر علی شاہ بنام جھبڈا ل۔

(۹)

جبکہ (م) مالک مندرجہ کاغذات مال نے درخواست اپنے حصہ حقیت کے علیحدہ کرا پانے کی پیش کی اور بہ نسبت علیحدگی مذکور (ہ) دوسرے مالک مندرجہ کاغذات مال نے عذر پیش کیا جس سے اعتراض نسبت استحقاق مالکانہ (م) کے حصہ کے پیدا ہوا اور صاحب کلکٹر نے حسب منشار دفعہ ۸- ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۳ء (بجاے اوسکے اب دفعہ ۱۱۲- ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء ہے) تحقیقات و تمامی عذر مذکور شروع کرکے یہہ تجویز کی کہ حق حقوق (م) حصہ مذکور مین مرتہنانہ تھے نہ بطور مالکانہ اور (م) نے اوسکی ناراضی سے اپیل نہین کیا اور وہ فیصلہ قطعی ہوگیا تو نالش عدالت دیوانی مین جو (م) نے (ہ) کے اوپر دایر کی تھی اور جسمین (م) کا دعوی واسطے اثبات اپنے استحقاق مالکانہ بہ نسبت حصہ مذکور کے تھا یہہ تجویز ہوئی کہ نامبردہ کے استحقاق کی تجویز جدید ممنوع ہے- انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۰-۱۵- اکتوبر سنہ ۱۸۷۹ء صفحہ ۴۲۹ کتاب انگریزی نمبر ۱۱۲ سنہ ۱۸۸۰ء مورخہ ۲۹- اپریل سنہ ۱۸۷۹ء ہر سہاے مل بنام مہاراج سنگھ۔

(۱۰)

جس فریق کو صاحب کلکٹر نے بیدخل قرار دیا ہو اوسکو عدالت دیوانی مین واسطے حصول قبضہ باثبات استحقاق اپنے نالش کرنیکا اختیار ہے سواے اوس صورت کے کہ صاحب کلکٹر کسی مقدمہ مین حسب منشاء دفعہ ۸- ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۳ء کے کاربند ہون کہ اوس صورت مین اونکے فیصلہ کی ناراضی سے اپیل ہوسکتا ہے - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۲۴ ،۷ مورخہ ۲۳- نومبر سنہ ۱۸۷۲ء صفحہ ۱۱۵ کتاب انگریزی وصفحہ ۱۳۳ کتاب اردو - لچھمن بنام سیڈھو۔

(۱۱)

ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ صاحب کلکٹر کی تحقیقات اُس قسم کی نتھی جو بموجب دفعہ ۸ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۳ء
مقصود ہے اور حکم صاحب کلکٹر مین تجویز حقوق فریقین کی نہین ہے اور اوسمین یہہ بیان بھی نہین ہے
کہ تجویز حقوق مذکور کی عمل مین آئی ہے حکم مذکور مین صرف یہی تحقیق کیا گیا ہے کہ سایلان قابض نہین
ہین لہذا تقسیم نہین کراسکتے ایسا حکم تجویز حقوق متصور نہین ہوسکتا - لہذا مانع سماعت اس نالش کا
بموجب دفعہ ۲ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء نہین ہے - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۱۲۴۵ مورخہ ۷ - فروری سنہ ۱۸۷۰ء
صفحہ ۴۶ کتاب انگریزی وصفحہ ۶۵ کتاب اردو - لالہ کشن سہاے بنام رگھو سنگہ -

(بجاے دفعہ ۸ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۳ء اب دفعہ ۱۱۳ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء ہے وبجاے دفعہ ۲ - ایکٹ
۸ سنہ ۱۸۵۹ء اب دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء ہے)

(۱۲)

مدعی واسطے تقسیم ۵ بسوہ حقیت ضیاء اللہ خان باغی جو کہ نیلام مین اُسنے خرید کی مستدعی ہے
مدعا علیہمان غیر مستدعیان تقسیم کا یہہ عذر ہے کہ ضیاء اللہ خان کا کبھی دخل نہین ہوا اسلئے
تقسیم جو مشتری اُسکے حق کا ہے کیونکر تقسیم کراسکتا ہے - صاحب ڈپٹی کلکٹر نے بطور سرسری
عذر غیر مستدعیان تقسیم کو اس بنیاد پر نامنظور کیا کہ باستحقاق نیلام بموجب حکم عدالت مشتری
خواہندہ تقسیم کو دخل دلایا گیا ہے اور اس فیصلہ کو صاحب جج ضلع نے بصیغہ اپیل بحال کیا
صدر دیوانی عدالت سے تجویز ہوئی کہ صاحب ڈپٹی کلکٹر کے اوپر فرض تھا کہ تصفیہ عذر مذکور کا
حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۸ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۳ء (بجاے اوسکے اب دفعہ ۱۱۳ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء
ہے) عمل مین لاتے لیکن صاحب ڈپٹی کلکٹر نے تعمیل قاعدہ مندرجہ قانون مذکورہ بالا کے نہین کی
بلکہ بعوض اسکے کہ تجویز مقدمہ حسب طریقہ معینہ عمل مین لاوین تصفیہ عذر مذکور بطور سرسری کیا
لہذا تنسیخ فیصلہ جات عدالتین ماتحت بغرض اصدار فیصلہ جدید بلحاظ ہدایت مرقومہ بالا مقدمہ
واپس ہوا - فیصلہ صدر دیوانی عدالت مقام آگرہ نمبر ۸۳۶ سنہ ۱۸۶۵ء مورخہ ۲۰ - نومبر سنہ ۱۸۶۵ء
شیخ کریم بخش بنام خوب چند -

ممالک مغربی شمالی ۱۱۵ - اودھ - ۵۰

کلکٹر کی ڈگریات مثل ڈگریات عدالت دیوانی کے ہونگی

دفعہ ۲ ۱۱ - اُن تمام ڈگریات کی نسبت جو دفعہ تحتی (۳) دفعہ عین ماقبل کے مطابق صادر ہون یہہ سمجھا جائیگا کہ وہ عدالت دیوانی کی ڈگریات مرافعہ اولی ہین اور اونکا اپیل عدالت جج ضلع یا عدالت ہائیکورٹ یا عدالت جوڈیشل کمشنر ہین - جیسی کہ صورت ہو - بموجب اُن قواعد کے جو اپیل ہائے مرجوعہ عدالت ہائے مذکور سے متعلق ہون رجوع ہو سکتا ہے اور عدالت اپیل کو اختیار ہے کہ پرسیپٹ (حکم) بنام کلکٹر بدین ایما رصادر کرے کہ تا فیصلہ اپیل بٹوارہ موقوف رہے -

نوٹ - صاحب کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کو جو تجویز امر بحث حق کی کرین جو اثناء سماعت درخواست تقسیم متذکرہ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء مین پیش کیا جاے لازم نہین ہے کہ ایک ڈگری معمولی مرتب کراوین جسمین نتیجہ اونکے حکم یا فیصلہ ایسے امر کا مندرج ہو اپیل بناراضی حکم یا فیصلہ ایسے صاحب کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کے دایر ہو سکیگا - انڈین لاریپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۴ - ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۵۰۰ کتاب انگریزی مورخہ ۳ - مئی سنہ ۱۸۹۲ء نیاز بیگم بنام عبد الکریم خان -

(۲)

کوئی اپیل ہائیکورٹ مین بناراضی فیصلہ صاحب کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کے جو حسب فقرہ اول دفعہ ۱۱۳ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء مشعر نامنظوری درخواست تقسیم کے تاوقتیکہ بحث متنازعہ کی تجویز کسی عدالت مجاز سے نہو جاے صادر ہو دایر نہین ہو سکتا ہے جبکہ عذر ابتدائی نسبت سماعت اپیل کے پیش کیا گیا اور کامیابی ہوئی تو ہائیکورٹ نے اوس طریقہ کی پابندی کرنے سے جو مقدمات اپیل دیوانی انگلستان مین رسپانڈنٹ کو خرچہ وقت ڈسمسی اپیل کے اس بناپر نہ دلانے مین کہ اپیلانٹ کو کوئی پیشتر سے اطلاع عذر ابتدائی کی نہی اختیار کیا جاتا ہے انکار کیا - انڈین لاریپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۱ حصہ ۷ ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۹ء صفحہ ۳۲۸ کتاب انگریزی نمبر ۷ - ۱ سنہ ۱۸۸۸ء مورخہ ۲۸ - جنوری سنہ ۱۸۸۹ء - امتیاز بانو بنام لطافت النساء -

(۳)

درحالیکہ اثناے کارروائیات تقسیم ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء مین بحث حق آراضی کی مابین فریقین تقسیم کے پیدا ہوا اور تجویز بحث مذکور کی عمل مین آوے تو تجویز مذکور مانع نالش مابین اونھین فریقین کے عدالت ہاے دیوانی مین بغرض نزاع حق آراضی مذکور کے ہوگی گو لحاظا لبعض مراتب کے تجویز مذکور بیضابطہ یا ناقص ہو- انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۵ حصہ ۷ ماہ جولاے سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۴۰۰ کتاب انگریزی وصفحہ ۴۰۱ کتاب اردو نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۲ء مورخہ ۱۸- جنوری سنہ ۱۸۸۳ء بیٹسر ناتھ بنام فیض الحسن -

(۴)

زید حصہ دار مندرجہ کھیوٹ نے درخواست بٹوارہ مکمل محکمہ مال مین گذرانی عمرو نے عذرداری کی کہ زید کو استحقاق بٹوارہ حاصل نہین ہے نہ وہ قابض حصہ ہے صاحب کلکٹر نے حکم تحقیقات موقع صادر کیا اہلکار تحقیقات کنندہ نے تحقیقات کرکے یہہ رپورٹ کی کہ زید حصہ دار ہے مگر یہہ امر بخوبی ثابت نہین ہے کہ زید نے منافع حصہ پایا- اختیارات مالکانہ استعمال کیا برطبق آنے اس رپورٹ کے صاحب کلکٹر نے یہہ حکم صادر کیا کہ زید کا نام کھیوٹ مین مندرج ہے لہذا وہ مستحق بٹوارہ کا ہے عذردار کو اختیار ہے کہ اپنے استحقاق کو عدالت دیوانی سے ثابت کرے بصیغہ اپیل صاحب جج نے مقدمہ صاحب کلکٹر کے پاس اس تجویز سے واپس بھیجا کہ بحث استحقاق کی تجویز مناسب طور پر نہین کیگئی لہذا امور تنقیح طلب قرار دیے جائین اور فریقین جو کچھ شہادت پیش کرین وہ لی جاے- صاحب کلکٹر نے بموجب ہدایت صاحب جج بعد تحقیقات کے یہہ تجویز کیا کہ زید کو استحقاق مالکانہ حاصل ہے اور وہ قابض حصہ ہے فیصلہ مذکور جج سے بحال رہا اپیل دوم مین یہہ بحث پیش کیگئی کہ صاحب کلکٹر کا حکم اول قابل اپیل بحضور جج ضلع کے نتھا تجویز ہوی کہ ہرچند صاحب کلکٹر کی کارروائیون مین بے ضابطگی پائی جاتی ہے تاہم صاحب کلکٹر کا حکم مطابق دفعہ ۱۱۳- ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء متصور ہوگا کہ جسکا اپیل صحیح طور پر بعدالت صاحب

جج پیش کیا گیا و یکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۱ء نمبر ۱۲۹ سنہ ۱۸۸۱ء مورخہ ۲۷- جولائی سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۴۰ کتاب انگریزی وصفحہ ۴۴۰ کتاب اردو - جگیشر مصر بنام گھنشام مصر-

(۵)

اپیل اول ودوم مقدمات تقسیم حسب دفعات ۱۱۴ و ۱۱۵- ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء مین کورٹ فیس بحساب مالیت ہونا چاہیے فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۲۰- مئی سنہ ۱۸۸۰ء مندرجہ لیگل رممبرنسر جلد ۱ ماہ جون سنہ ۱۸۸۰ء جسونت سنگہ بنام دریاؤ سنگہ-

(۶)

باثنائے تعمیل حکم بٹوارہ وتخصیص آراضیات ہر شریک کے بعض شرکا نے یہہ دعوی کیا کہ بعض قطعات ہمارے علیحدہ ہین اور یہہ استدعا کی کہ وہ قطعات ہمکو دلائے جاوین اور صاحب کلکٹر نے یہہ فیصلہ کیا کہ بعض قطعات مذکور ازان احد العذرداران ہین اور ایک قطعہ شترک ہے بناراضی فیصلہ مذکور کے بحضور جناب صاحب جج اپیل ہوا حاکم موصوف نے اپیل بدین تجویز ڈسمس کیا کہ عدالت موصوف مین اپیل نہین ہوسکتا ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ حکم صاحب جج کا صحیح ہے- صاحب کلکٹر کا فیصلہ حسب دفعہ ۱۱۳- ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے نہین صادر ہوا اسواسطے اوسکا اپیل حسب دفعہ ۱۱۴- ایکٹ مذکور کے نہین ہوسکتا - انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۹ صفحہ ۶۱۹ کتاب انگریزی وصفحہ ۵۷۰ کتاب اردو نمبر ۶۹۲ سنہ ۱۸۷۹ء مورخہ ۸- جنوری سنہ ۱۸۸۰ء بشبن لال بنام تلوک چند-

(۷)

عذر اپیلانٹ قبل حکم تقسیم اور اندر میعاد عطیہ دفعہ ۶ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۳ء کے پیش نہین ہوا تھا لہذا عذر مذکور ایسا نتھا کہ جو زیر دفعہ ۸- ایکٹ مذکور کے واقع تھا پس اپیل اوسکا بموجب دفعہ ۹- ایکٹ مذکور کے نہین ہوسکتا - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۴۰۷ مورخہ ۵- نومبر سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۴۰۴ کتاب انگریزی وصفحہ ۳۶۰ کتاب اردو - چودھری ظالم سنگہ بنام ستلو-

(۸)

ایک مقدمہ تقسیم مین نسبت ایک قطعہ آراضی کے عذر استحقاق ملکیت کا پیش ہوا صاحب کلکٹر نے درخواست کو تا تصفیہ سخن مذکور کے نامنظور نہین کیا بلکہ خود اوسکو رد یدا در فیصل کیا لیکن نہ امور تنقیح طلب قرار دیا اور نہ کوئی روز واسطے سماعت مقدمہ کے معین کیا صاحب جج نے بصیغہ اپیل تجویز کیا کہ صاحب کلکٹر کے حکم کا اپیل صرف اوسی وقت ہوسکتا ہے کہ جب صاحب کلکٹر نے کاروائی محکومہ پر عمل کیا ہو ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ جملہ احکام جو بموجب دفعہ ۸ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۶۳ء قانون بٹوارہ واسطے استقرار حقوق اشخاص صادر ہون فیصلجات تصور کئے جائینگے اور بموجب دفعہ ۹ ایکٹ مذکور اُسکا اپیل ہوسکیگا لہذا منسوخی حکم صاحب جج مقدمہ صاحب کلکٹر کے پاس واسطے تجویز موافق قانون کے واپس بھیجا گیا - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۱۵۶ (الف) مورخہ ۱۰ اپریل ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۳ کتاب اُردو - رامیشر رائے بنام سیگو رائے -

(۹)

ایک مقدمہ بٹوارہ مین ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ کارروائی صاحب کلکٹر کی ازروے دفعہ ۸ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۶۳ء کے نہوئی تھی اسلئے اُسکی ناراضی سے عدالت صاحب جج ضلع مین اپیل نہین ہوسکتا تھا اور صاحب کلکٹر نے تجویز کسی امر حقیت یا حق ملکیت کی نہین کی ہے بلکہ تجویز مدعیون کی حقیت وحق ملکیت کی عدالت دیوانی سے عمل مین آچکی ہے اور درخواست مدعیان عدالت دیوانی کی ڈگری پر مبنی تھی لہذا فیصلہ صاحب جج بسبب نہ حاصل ہونے اختیار سماعت کے منسوخ ہوا - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۵۹۶ - مورخہ ۵ - جون ۱۸۶۷ء صفحہ ۲۵۱ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۷ کتاب اُردو - بستی رام بنام ہررام سنگھ -

(۱۰)

ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ معاملات بٹوارہ مین جج ازروے ایکٹ ۱۹ ۱۸۶۳ء کے دایر ہون اگر فریق مخالف کو تقسیم کی نسبت اس بنا پر اعتراض ہو کہ بموجب بٹوارہ سابق کے قبضہ جداگانہ

ہوگیا ہے تو اوس صورت مین صاحب جج کو سماعت اپیل کا اختیار حاصل ہے۔ فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۱۷۲ سنہ ۱۸۶۶ء مورخہ ۳۰۔ اگست سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۴۴ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۱۱ کتاب اردو کنچن سنگھ بنام چپا۔

(۱۰)

ایک مقدمہ تقسیم مین بروقت اجرائے اطلاعنامہ محکومہ دفعہ ۱۱۱۔ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے کوئی عذر کسی حصہ دار کی طرف سے پیش نہین ہوا چنانچہ حاکم بٹوارہ نے روبکار طرز تقسیم تحریر کیا اور وہ روبکار صاحب کلکٹر کے اجلاس سے منظور ہوگیا بعدہ دراثناء تعمیل حکم بٹوارہ جبکہ اسنے تعمیل حکم بٹوارہ شروع کرنا چاہا اسوقت منجملہ دیگر حصہ داران موضع کے دو حصہ داران نے یہہ عذر پیش کیا کہ ایک قطعہ آراضی متعلق حصہ خاص عذرداران کے ہے لہذا وہ آراضی دیگر حصہ داران کے درمیان مین تقسیم نہونا چاہیے اسسٹنٹ کلکٹر نے عذرداران کے اس عذر کو نامنظور کیا اور صاحب جج نے بعینہ اپیل حکم اسسٹنٹ کلکٹر کو بحال رکھا۔ ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ مقدمہ مذکور مین اسسٹنٹ کلکٹر کے حکم کا اپیل جج ضلع کی عدالت مین نہین ہوسکتا اور نہ جج ضلع کے حکم کا اپیل ہائیکورٹ مین ہوسکتا ہے اسلئے کہ جب عذرات تقسیم اوسوقت تک پیش نہین کئے گئے جبکہ اسسٹنٹ کلکٹر نے قواعد تقسیم کو منظور کیا اور وہ عذرات اوسوقت پیش کئے گئے جبکہ صاحب کلکٹر نے قواعد تقسیم بحال رکھا تو ایسی حالت مین یہہ سمجھا جائیگا کہ کوئی عذر نسبت استحقاق کے پیش نہین کیا گیا بلکہ یہہ سمجھا جائیگا کہ جو عذرات نسبت تقسیم کے عذرداران نے پیش کئے ہین وہ عذرات نسبت طرز تقسیم کے تھی کیونکہ عذرات تقسیم جسوقت پیش کئے گئے وہ وقت تجویز استحقاق کا باقی نہین تھا لہذا مقدمہ مذکورہ مین اپیل صاحب کمشنر کی عدالت مین ہونا چاہیے۔

انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹۔ صفحہ ۴۴۵ کتاب انگریزی و صفحہ مورخہ ۲۶۔ فروری سنہ ۱۸۸۷ء ٹوٹارام بنام ایشر داس۔

مالک مغربی شمالی ۱۸۷۳–۱۹ | بٹوارہ کون عمل مین لائیگا

دفعہ ۱۱۳۔ جب بٹوارہ کا عمل مین آنا تجویز ہو جاے تو کلکٹر کو جائز ہے کہ فریقین کو اجازت دے کہ وہ باہم بٹوارہ کرلین یا اس غرض کے لئے ثالث

مقرر کرین یا مشار الیہ خود بٹوارہ کرے۔

اگر بٹوارہ ثالثان عمل مین لائین تو اون پر احکام دفعہ ۱۱۷ کی پابندی لازم نہوگی بلکہ وہ فیصلہ ثالثی صادر کرینگے اور اوسمین اُن حصص کی تصریح کرینگے جنمین محال کو تقسیم کیا جاوے اور اُن فریقون کے نام درج کرینگے جنکے لئے وہ حصص معین کئے گئے ہون۔

نوٹ چند اشخاص نے برضامندی باخود باہم درخواست گذرانی کہ بٹوارہ مکمل ہمارے حصہ کا بذریعہ ثالثان کے کیا جاوے گر واضح ہوتا ہے کہ منجملہ تین ثالثان مقررہ کے صرف ایک ثالث نے خود کل کارروائی تقسیم کی بلا استفسار دیگر ثالثان کے کیا بورڈ سے تجویز ہوئی کہ ایسی ثالثی کالعدم تھی اور کسی طور سے ثالثی نہین کہی جاسکتی فیصلہ بورڈ مندرجہ سلکلر ڈو سیشن ماہ اگست ۱۸۷۳ء صفحہ ۱۹- کتاب انگریزی و صفحہ ۲۳ کتاب اردو فایل نمبر ۴۳ ۱۸۷۳ء مورخہ ۱۸ اپریل و ۲۰- اپریل ۱۸۷۳ء مساۃ کنڈیا بنام بلدیو پرشاد۔

(۲)

فیصلہ پنچایت جسمین ہدایت تقسیم جایداد کی ہو اگر فریقین باتعلق نے دستخط فیصلہ پنچایت پر رضامند ہو کر کر دیے ہون تو بوجہ دستخط کے دست آویز تقسیم قرار پاتا ہے اور اوسپر اسٹامپ مطابق دست آویز تقسیم کے ہونا چاہئے۔ انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ ماہ جنوری ۱۸۸۵ء صفحہ ۵ کتاب انگریزی مورخہ ۱۱- ستمبر ۱۸۸۴ء امرسی بنام دیال۔

جدید

روبکار بٹوارہ

دفعہ ۱۱۴۔ اگر کلکٹر بٹوارہ خود کرے یا اسسٹنٹ کلکٹر سے کرائے تو کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر ایک روبکار تحریر کریگا اور اوسمین اشخاص درخواست دہندہ بٹوارہ کے اور کسی ایسے اشخاص کے جنپر بٹوارہ کا اثر پہونچے حقوق کی نوعیت و مقدار قرار دیگا اور اس امر کی تصریح کریگا کہ بٹوارہ کس طور پر عمل مین آئیگا اور تمام امور متنازعہ کو جو اسکی متعلق پیدا ہوے ہون فیصل کریگا۔

اگر یہہ روبکار اسسٹنٹ کلکٹر نے قلمبند کیا ہو تو وہ کلکٹر کے پاس بغرض منظوری بھیجا جائیگا۔

نوٹ - ایک مقدمہ تقسیم صاحبان بورڈ نے اسوجہ سے ناقص کردیا کہ کارروائی تقسیم جملہ حصہ دارن کو سمجھائی نہین گئی اور منظوری یا نامنظوری کے دستخط روبکار تقسیم پر کرلئے نہین گئے جملہ کاغذات تقسیم باحتیاط تمام سب حصہ دارن کو سمجھا دینا چاہئے (اکبر علی خان بنام کشن سہلے فیگل نمبر نسر دسمبر ۱۸۸۲ء) حال مین حکام بورڈ نے یہہ بھی تاکید فرمائی ہی کہ محالات کی یکجائی اور درستی پر حکام بٹوارہ کو زیادہ توجہ کرنا چاہئے - این لوگ اپنے آرام اور کاہلی کے سبب سے کام خراب کرتے ہین اسواسطے اونکے کام پر پوری نگرانی ہونا چاہئے - قبل منظوری بٹوارہ کلکٹر کو اختیار ہی کہ اوسمین ترمیم یا تبدیلی کا حکم صادر کرین -

دفعہ ۱۲۵ - ایکٹ نمبر ۱۹ ۱۸۷۳ء سے واضعان قانون کا منشا یہہ ہی کہ آراضی سیر قبل تقسیم کے کسی حصہ دار کے قبضہ مین ہو وہ بعد تقسیم کے بھی بدستور اوسی حصہ دار کے قبضہ مین رہیگی بجز اوس صورت کہ تقسیم کسی اور طور پر بآسانی ممکن نہو شرایط دفعہ ۱۲۵ کی پابندی عدالت زیر تقسیم پر واجب ہی اور ہدایت مندرجہ کاغذات تقسیم کو بمقابلہ شرایط دفعہ ۱۲۵ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء کے ترجیح حاصل نہین ہی - فیصلہ صدر بورڈ فیگل نمبر نسر بابت ماہ جولای ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۶۵ - کتاب انگریزی وصفحہ ۱۹۰ کتاب اردو (کشن چھید الال وغیرہ بنام کنور فرزند علی وغیرہ)

اودھ - ۶۹

اختیار زیر اہتمام خاص رکھنے محال کا تا اختتام بٹوارہ

دفعہ ۱۱۵ - جب بٹوارہ کرنا قرار پائے تو کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ بمنظوری کمشنر محال کو زیر اہتمام خاص بٹوارہ کے ختم ہونے تک رکھے -

محال کی آمدنی سے مالگذاری و اخراجات انتظام و اخراجات بٹوارہ اور اور دیگر اخراجات جنکا محال ذمہ دار ہو ادا کئے جاینگے اور جو کچھ بچت ہوگی وہ حصہ داران مندرجہ کاغذات کے درمیان بطور حصہ رسدی موافق اونکے اپنے حصون کے اون اوقات مین تقسیم کیجائیگی جنمین کہ منافع حسب معمول تقسیم کیا جاتا ہے -

ایکٹ بنگال نمبر ۱۸۷۶ء
دفعہ ۳۹

اخراجات کا تخمینہ کرنا اور وصول کرنا

دفعہ ۱۱۶ - جب روبکار بٹوارہ حسب دفعہ ۱۱۴ منظور ہوجاے تو کلکٹر بٹوارہ کے اخراجات کا تخمینہ مرتب کرائیگا اور ہدایت کریگا کہ یہہ خرچہ اولاً خواستگار بٹوارہ سے یا جملہ حصہ داران محال سے - ایسی اقساط مین اور دوسان کار بٹوارہ مین اون اوقات پر جو تواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۴ مین مقرر کیگئی اور کیے گئے ہون - وصول کیا جاے -

اگر تعداد پہلے تخمینہ کی غیر کافی ثابت ہو تو جایز ہے کہ وقتاً فوقتاً تخمینہ کا تتمہ مرتب ہوتا ہے اور تعداد مفرید حسب محکومہ بالا وصول کیجاے۔

مغربی و شمالی ۱۲۹

بورڈ واسطے تجویز کرنے خرچہ بٹوارہ حسب ایکٹ ہذا کے اور در باب تقسیم حصہ رسدی خرچہ مذکور کے قواعد منضبط کریگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ خرچہ پیمایش محال کا جبکہ واسطے بٹوارہ کے ایسی پیمایش کی ضرورت ہو بطور حصہ رسدی تمام حصہ داران محال کو مطابق اُنکے اپنے اپنے حصہ کے ادا کرنا ہوگا۔

نوٹ۔ کلکٹر صاحب بدایون نے استصواب کیا کہ الف ایک محال ہے اور اوسمین (ب) اور (ج) دو پٹیاں ہین۔ زید پانچ بسوہ کا پٹی (ب) مین مالک ہے اور جو شترک ہے وہ تقسیم کا خواستگار ہے آیا خرچہ کل رقبہ محال پر لینا چاہئے یا صرف پٹی (ب) پر۔ سینیر ممبر نے یہ رائے دی کہ چونکہ صرف پٹی (ب) زیر تقسیم ہے لہذا خرچہ اوسی پر لگایا جائیگا نہ کہ کل محال پر (لیگل رممبرنسر جلد ۳ صفحہ ۱۵)

(۲)

عدالت مال مقدمہ تقسیم کو اس بنا پر خارج نہین کر سکتی کہ سایل تقسیم اگرچہ اپنا حصہ رسدی خرچہ کا ادا کرنے کو طیار ہو لیکن دیگر فریق تقسیم کے حصہ کا خرچہ دینے مین عذر کرتا ہو ایسا خرچہ بموجب ضوابط مندرجہ ایکٹ کے اوس فریق سے وصول کیا جائیگا جس سے وہ واجب الادا ہو فیصلہ بورڈ مندرجہ لیگل رممبرنسر جلد ۲ ماہ جولائی ۱۸۸۱ء صفحہ ۵۴ کتاب انگریزی و صفحہ ۶۹ کتاب اردو لچھمن لال بنام اکبر حسین۔

بٹوارہ ایسی اراضیات کا جو قبضہ جداگانہ یا قبضہ شترکہ مین ہون	دفعہ ۱۱۷۔ بٹوارہ کرنے مین کلکٹر بپابندی احکام دفعات ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۵ کے خواستگار بٹوارہ کے لیے اول وہ اراضیات اگر کوئی ہون جو اُسکے قبضہ مین بطور اُسکی

مغربی و شمالی ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ ۵-۸۰ و ۸۱- و ۴۳

سپرد کے ہون یا اُسکے قبضہ جداگانہ مین ہون معین کردیگا اور بعدہٗ آراضیات مقبوضہ مشترکہ مین سے اگر کوئی ہون اُسقدر حصہ معین کردیگا جس سے اوسکو حتی الامکان محال کا ایک حصہ اُسکے حصہ واقع محال کے متناسب القیمت مل جاے بجز اسکے کہ کوئی رواج دیہہ اُسکے خلاف ہو یا فریقین کے باہم اور نہج پر رضامندی ہو جاے۔

نوٹ - ایک محال پٹی داری غیر مکمل مین آٹھ آٹھ آنہ کے دو تھوک بطور غیر مساوی علیحدہ علیحدہ تھے مگر مالگذاری سرکار بالاشتراک اداکیجاتی تھی بروقت بٹوارہ مکمل تقسیم خواہ کے کل آراضی مشترکہ کو بہ محرومی دیگر حصہ داران اس بنیاد پر پانے کی درخواست کی کہ میرے تھوک مین جو آراضی کم ہے بعوض اوس کمی کے کل آراضی مشترکہ میرے حصہ مین کردیجاے حکام بورڈ نے بمنسوخی فیصلہ صاحب کمشنر تجویز فرمایا کہ کل آراضی معرض تقسیم مین نہین ہے بلکہ صرف آراضی مشترکہ کی تقسیم حسب رواج دیہہ ہونا چاہیے اور جو آراضی کہ قبل تقسیم کے جس حصہ دار کے قبضہ مین ہے وہ بدستور اُسی کے قبضہ مین رہیگی اصلی تقسیم مین حاکم بٹوارہ کو کمی بیشی کا اختیار حاصل نہین ہے (شیخ نبی بخش بنام شاہ علی لیگل ریممبرنسر اکتوبر ۱۸۷۹ء) اسیطرح بمقدمہ سلالہ وغیرہ بنام بینی دین سلیکنڈ وستن بورڈ ۵ مئی ۱۸۷۸ء حکام بورڈ نے تجویز فرمایا کہ بحالت عدم موجودگی رواج کے منشا رقانون یہہ ہے کہ تقسیم اسطرح ہو کہ آراضی شاملات مین سایل بٹوارہ کو واجب حصہ مل جاے اور جب واجب العرض مین کمی بیشی برابر کرنے کی شرط نہین ہے تو صاحب کلکٹر کی یہہ راے غلط ہے کہ آراضی شاملات کی تقسیم اسطرح کیجاے کہ کمی بیشی ہر دو پٹیات کی برابر ہو جاے۔

ممالک مغربی و شمالی ۱۸۷۳ء - ۸۹

ایک حصہ دار کے مکان کا اُس آراضی پر واقع ہونا جو دوسرے حصہ دار کے لئے معین کیجاے

دفعہ ۱۱۸ - اگر بٹوارہ کے عمل مین لانے مین یہہ بات ضروری ہو کہ جو جزو ایک حصہ دار کے لئے معین کیا جاے اُسمین ایسی آراضی شامل کیجاے جسپر دوسرے حصہ دار کے قبضہ کا مکان مسکونہ یا اور عمارت واقع ہو تو وہ حصہ دار موخرالذکر اُسکو معہ اُن عمارات کے جو اوسپر واقع ہون اس شرط پر اپنے قبضہ مین رکھنے کا مجاز کیا جائیگا کہ حسب حصہ دار

کے حصہ مین وہ زمین شامل کیگئی ہو اُسے اُس زمین کا لگان معقول ادا کرتا ہے۔

یکٹ بنگال نمبر ۶ مجریہ ۱۸۷۶ء دفعہ ۸۹

ایسی صورتون مین مالک مکان کے لئے حتی الامکان ایک معین راستہ اُسکے مکان سے کسی شارع عام تک یا اُس حد اگانہ قطعہ آراضی کے کسی جزو تک جو اُسکے لئے معین کیا گیا ہے قایم کردیا جائیگا۔

اُس آراضی کی حدود اور وہ لگان جو اسکی بابت ادا کیا جاے کلکٹر مقرر کردیگا۔

نوٹ - دفعات ۱۱۸ و ۱۱۹ کے اخیر فقرہ بنگال کے ایکٹ ۸ ۱۸۷۶ء پر مبنی ہین -

بوقت بٹوارہ ایک قطعہ آراضی بلاکسی شرط کے ایک فریق کو ملی اوسپر ایک چبوترہ موجود تھا دوسرے فریق نے بعد بٹوارہ نالش انہدام چبوترہ کی دایر کی ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ جب کوئی شرط ایسی نہین تھی جسکی روسے استحقاق چبوترہ رکھنے کا آراضی پر قایم ہوتا تو بیشک مدعی مجاز نالش ہی (دیکھو نوٹ مئی ۱۸۸۳ء سول چند بنام بھولا ناتھ)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ عدالت مال کو چھاونی کے بٹوارہ کا اختیار نہین اس امر مین شیو دینی بنام ہربنس نراین (دیکھو نوٹ ۱۸۸۲ء صفحہ ۸۰) کی متابعت کیگئی عبدالرحیم بنام محسنہ بی بی وغیرہ دیکھو نوٹ ۱۸۹۹ء صفحہ ۴۹ -

بٹوارہ مین مکان یا اثاث البیت کا بٹوارہ نہین ہوسکتا صرف آراضی محال کا بٹوارہ ممکن ہی جب زمین پر مکان ہون تو عدالت آمر کو دفعہ ۱۲۴ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء کے مطابق عمل کرنا چاہئے - مگر اوسکو حقوق عمارت کا فیصلہ کرنے یا اونکے بٹوارہ کا حق حاصل نہین - عاشق حسین بنام محمد جان دیکھو نوٹ ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۱۶

ایکٹ بنگال نمبر ۹ ۱۸۷۶ء دفعہ ۹۰

قاعدہ مندرجہ دفعہ مین سابق کا باغات وغیرہ سے متعلق ہونا

دفعہ ۱۱۹ - دفعہ مین سابق مین جو قاعدہ مندرج ہے جایز ہے کہ وہ اُن باغون یا باغیچون یا کسی اور ایسی آراضیات سے متعلق کیا جاے جو اُنکے مالک قابض کے نزدیک بوجہ اُن اصلاحات کے جنکا سبر دہ عمل مین لایا ہو یا ایسے خاص استعمال کے جسمین وہ آراضیات لائی جاتی ہون خاص طور سے قابل قدر ہون

ممالک مغر اوده-

تالاب اور کنوئین اور گول اور بند یا پشتے	دفعہ ۱۲۰ - تالاب اور کنوئین اور گول اور بند (پشتے) اُس آراضی سے متعلق سمجھے جائینگے جسکے فایدے کے لیئے وہ ابتداءً بنائے گئے ہون-

درصورتیکہ بباعث وسعت یا موقع یا وضع ساخت ایسے کامون کے یہہ ضروری ہو کہ وہ اُن حصص کے جو ایک محال کی تقسیم سے بنے ہون دو یا زیادہ حصص کے مالکون کی ملکیت مشترک کے طور پر رہنے دیے جائین تو کلکٹر اس بات کی تجویز کریگا کہ ہر حصہ کے مالک کسقدر اور کس حد تک اُن کامون کو اپنے استعمال مین لا سکتے ہین اور کسقدر حصہ رسدی اُن کامونکی مرمت کے خرچ کا ایسے مالکون پر عاید کیا جائیگا اور وہ طریقہ تجویز کریگا جسکی روسے منافع - اگر کچھ ہو - جو اُن کامون سے حاصل ہو تقسیم کیا جائیگا-

ممالک مغر اوده-

مقامات پرستش اور قبرستان دفعہ ۱۲۱ - مقامات پرستش اور قبرستان جو قبل بٹوارہ کسی محال کے مالکون کے قبضہ مشترک مین ہون وہ بدستور اُسی طور پر رہینگے الا اُس حال مین کہ اون کے قابض اشخاص کسی اقرارنامہ کے بموجب جو کاغذات مین داخل کیا جائیگا اور طور پر تصفیہ کرین-

ممالک مغر اوده-

تبادلہ سیر اور آراضی مقبوضہ جداگانہ کا برضامندی باہمی	دفعہ ۱۲۲ - کلکٹر کو لازم ہے کہ جس تبادلہ اراضیات مقبوضہ بطور سیر یا قبضہ جداگانہ مشمولہ محال پر فریقین قبل منظوری بٹوارہ

راضی ہوئے ہون اُسکی قرار واقعی تکمیل کرا دے بجز اسکے کہ کوئی اعتراض معقول اُسکی نسبت ہو-

نوٹ - رسپانڈنٹیان نے اپنے حصہ کے تقسیم کمل کی درخواست گذرانی مہتمم بندوبست نے بعد سماعت عذرات اپیلانٹیان کے حکم دیا کہ تقسیم کھیت بٹ عمل مین آوے اور یہہ ہدایت کی کہ آراضی سیر اور چاہ وغیرہ مملوکہ اپیلانٹیان بدستور اونکے قبضہ مین رہے مگر شرط یہہ ہے کہ اونکے مقدار حصہ رسدی سے زیادہ نہو بعد ادخال کاغذات بٹوارہ مرتبہ امین کے اپیلانٹیان نے تقسیم سے اسوجہ سے اپنی نارضامندی ظاہر کی کہ اونکے قبضہ مین دست اندازی کی گئی صاحب مہتمم بندوبست نے بلا لحاظ عذرداری کے تقسیم منظور کر لیا اپیلانٹیان نے صاحب کمشنر کے محکمہ مین اپیل کیا صاحب موصوف نے صاحب مہتمم بندوبست

سے استفسار کیا کہ آیا اپیلانٹیان کی کسی ایسی آراضی کی نسبت دست اندازی ہوئی ہے کہ جو قبضہ جداگانہ مین تھی بعد ملاحظہ رپورٹ صاحب مہتمم بندوبست کے صاحب کمشنر نے یہہ لکھا کہ "یہہ امر صاف ظاہر ہے کہ سوائے اسقدر دست اندازی کے جو اغراض تقسیم کے لئے نہایت ضرور تھی اور کوئی دست اندازی آراضیات مقبوضہ جداگانہ مین نہین ہوئی لہذا کوئی وجہ مداخلت کی نہین دیکھتا اپیل نامنظور ہو" برطبق اپیل صاحبان بورڈ نے تجویز فرمایا کہ ایسی آراضیات کو جو کسی حصہ دار کے قبضہ جداگانہ مین ہون عدالت وقت تقسیم حسب دفعہ ۱۲۱ قانون مالگذاری کے کسی دوسرے حصہ دار کے پاس منتقل نہین کر سکتی الا اوس صورت مین کہ ہر فریق انتقال مذکور کی نسبت رضامند ہو پس درصورت نہونے ایسی رضامندی کے خواہندگان تقسیم کو صرف یہہ استحقاق تھا کہ حسب دفعہ ۱۱۹ قانون مذکور بموجب دستور دیہہ وغیرہ کے آراضی مشترکہ مین اپنے حصہ کا دعویٰ کرتے فیصلہ بورڈ مندرجہ لیگل ریمبرنسر جلد ۱ ماہ جنوری ۱۸۸۰ء صفحہ ۶، کتاب انگریزی و صفحہ ۳ و کتاب اردو مقدمہ نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۷۹ء دیبی بنام گوردہن۔

غیر مکمل بٹوارہ مین سیر اور آراضی مقبوضہ جداگانہ کا انتقال بلا رضامندی ممنوع ہے

ممالک مغربی و شمالی ۱۲۹

دفعہ ۱۲۳- غیر مکمل بٹوارہ کرنے مین کوئی آراضی جو ایک حصہ دار کی بطور سیر یا مقبوضہ جداگانہ کے ہو بلا اُسکی رضامندی کے اُس حصہ مین شامل نہ کیجائیگی جو دوسرے حصہ دار کے لئے معین کیا جاے۔

مگر شرط یہہ ہے کہ اگر کسی حصہ دار کے قبضہ مین اُسکے حصہ کے رقبہ سے زیادہ سیر ہو توجسقدر زیادہ ہوگی وہ بلا اُسکی رضامندی کے اسطرح شامل کردی جاسکتی ہے۔

نوٹ (۱) اگر کسی محال کی تقسیم کی کارروائی بلا دستخط و رضامندی فریقین کے عمل مین آوے اور اُس کارروائی مین یہہ بیان ہوا ہو کہ ایک فریق کو اپنی آراضی سیر پر جو دوسرے کے حصہ مین جاوے حق دخیلکاری حاصل نہوگا تو یہہ شرط جہانتک کہ صریحاً ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے برخلاف ہے ایکٹ مذکور کے نافذ ہونیکے بعد قایم نہین رہ سکتی پس اس بیان کا بالکل اثر نہین اور شرط ایضاً

دفعہ ۱۱۱ - ایکٹ مالگذاری کاغذات تقسیم پر مقدم ہین فیصل بورڈ مندرجہ لیگل ممبر نمبر ۱ جلد ۱ ماہ فروری ۱۸۸۰ء صفحہ ۹ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۱۱ کتاب اردو نمبر ۷۷ سنہ ۱۸۸۰ء شادی رام بنام دلیل سنگھ -

(۲)

مدعیان نے نالش واسطے دلاپانے لگان بابت ایسے قطعہ آراضی کے جو سابق مین سیر ازان مدعا علیہم تھی اور اب ازروے بٹوارہ کے بحصہ مدعیان درآئی ہے جسکے سبب سے مدعا علیہم کاشتکار مدعیان ہین عدالت مال مین دایر کی تجویز ہوئی کہ تاوقتیکہ لگان بذریعہ حکم عدالت یا بذریعہ معاہدہ کے تشخیص کیا جاوے نالش دلاپانے لگان کی عدالت مال مین نہین ہوسکتی لیکن قابض آراضی مالک آراضی کو بطور ہرجہ استعمال بیجا آراضی کے معاوضہ دینے کا ذمہ دار ہے لیکن ڈگری لگان کو ہم اسوجہ سے منسوخ نہین کرتے کہ صاحب جج صادر کنندہ ڈگری کو اختیارات مال و دیوانی مجملاً حاصل تھے اور نقص اختیار ایسی نالش مین اون شرائط قانون لگان سے جو اس بارہ مین دفعات ۲۰۶ و ۲۰۷ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء مین ہے رفع ہوسکتا ہے دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۸۰ء صفحہ ۴۰ کتاب انگریزی نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۰ء مورخہ ۷ - اپریل سنہ ۱۸۸۰ء برج بھاون سنگھ بنام مہدی علی -

(۳)

جبکہ آراضی سیر ایک حصہ دار کی دوسرے حصہ دار کے حصہ مین بذریعہ کارروائی بٹوارہ کے آجاوے تو بموجب دفعہ ۱۲۵ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء حصہ دار اول الذکر کاشتکار دخیلکار اپنی آراضی سیر کا رہیگا اور اگر کوئی معاہدہ نسبت بیدخلی سیر مقبوضہ کے عمل مین آیا ہو تو بموجب دفعہ ۲۳ قانون معاہدہ کے بیجا ہے اور قانوناً جایز نہین ہوسکتا - دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۸۰ء صفحہ ۸۸ کتاب انگریزی نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۸۰ء مورخہ ۲۹ - اپریل سنہ ۱۸۸۰ء اندر بنام خوشی -

(۴)

ایک اقرارنامہ مین جو بابت سپرد ثالثی کرنے تقسیم ایک محال کے تھا یہ مندرج تھا کہ اگر آراضی سیر مملوکہ ایک شریک کی دوسرے شریک کو دلائی جاے تو اوس شریک کو کہ جسکی مملوکہ آراضی مذکورہ ہو

لازم ہے کہ آراضی مذکور اوس شریک کے حوالہ کر دے کہ جسکو وہ دلائی گئی ہے ثالث نے ایک آراضی سیر مملوکہ مدعا علیہم نالش نہ ادعیان کو دلائی اور مطابق عبارت فیصلہ ثالثی کے تکمیل تقسیم عمل مین آئی مدعا علیہم نے آراضی مذکور کو مدعیان کے حوالہ کرنے سے انکار کیا مدعیان نے پیداوار آراضی مذکور اس بیان سے قرق کی کہ اوسپر بعض اشخاص بطور اسامیان مدعیان کے قابض ہین اور باقیات لگان یافتنی ہے برطبق اسکے مدعا علیہم نے مدعیان اور اشخاص مذکور پر عدالت مال مین اس دعوی سے نالش کی کہ پیداوار مذکور ہماری ملکیت ہے عدالت مال نے یہہ تجویز کی کہ قرقی مذکور ناجایز ہے کیونکہ آراضی مذکور مدعا علیہم کے قبضہ اور کاشت مین بحیثیت اسامی دخیلکار حسب دفعہ ۱۲۵ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء ہے بعد ازان مدعیان نے مدعا علیہم پر عدالت دیوانی مین نالش دخل آراضی مذکور دایر کی اور نالش مذکور کو کارروائیات تقسیم پر مبنی کیا منصف نے بلحاظ اقرارنامہ تفویض ثالثی اور فیصلہ ثالثی کے مدعیان کے حق مین ڈگری صادر کی برطبق اپیل منجانب مدعا علیہم صاحب جج نے بلحاظ دعوی مدعیان اور فیصلہ عدالت مال متذکرہ صدر کے یہہ تجویز کی کہ مدعا علیہم کا قبضہ آراضی مذکور پر قایم رکھنا لازم ہے اور نامبردگان سوائے بعلت باقیات لگان کے بیدخل نہین کئے جاسکتے ہین اور نالش کو ڈسمس کیا تب منجانب مدعیان ہائیکورٹ مین اپیل ہوا ہائیکورٹ سے فیصلہ صاحب جج منسوخ ہوکر فیصلہ منصف بحال ہوا اور یہہ تجویز ہوا کہ فیصلہ عدالت مال مانع اس امر کا نہین ہے کہ عدالتہائے دیوانی نسبت حقوق فریقین بربنائے تقسیم تجویز کرین اور اس قسم کی نالش قابل سماعت عدالت ہائے دیوانی کے ہے جب شرکا کسی محال کے اس بات پر رضامند ہون کہ محال مذکور کی تقسیم بذریعہ ثالث کے کیجاوے تو یہہ تصور کرنا چاہئے کہ نامبردگان اوس انتظام پر جو ثالث مذکور کرے رضامند ہوے ہین اور اگر ثالث اپنے فیصلہ مین یہہ تجویز کرے کہ ایک شریک کی آراضی سیر جو ازروے قرعہ کے دوسرے شریک کے حصہ مین آوے اوسکے حوالہ کیجاوے تو اوس شریک کو جو ابتک آراضی مذکور کو کاشت کرتا تھا لازم ہے کہ اوس آراضی کو چھوڑ دے شریک مذکور کی نسبت یہہ تصور کرنا چاہیے کہ جسوقت وہ ثالثی پر رضامند ہوا اوسوقت اس انتظام پر بھی رضامند ہوا تھا یہہ تصور نہین کرنا چاہئے کہ ازروے دفعہ

۱۲۵- ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے اوس شریک کو جسنے ایک مرتبہ نسبت چھوڑدینے کاشت کے رضامندی ظاہر کی یہہ اختیار ہے کہ آراضی مذکور کو خلاف مرضی اوس شریک کے کاشت کرتا ہے کہ جو بذریعہ تقسیم کے آراضی مذکور کا مالک ہوگیا ہے - انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۱۰ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۲۳ کتاب اردو نمبر ۵۰ سنہ ۱۸۸۱ء مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۸۸۱ء - ابھے پانڈے بنام بھگوان پانڈے -

(۵)

جب زمین مقبوضہ ایک حصہ دار کی ازروے بٹوارہ کے دوسری پٹی مین پڑجاوے تو حق ملکیت زایل ہوجاتا ہے اور حصہ دار مذکور بہ نسبت اوس آراضی کے محض کاشتکار رہکر ذمہ دار لگان کا ہوتا ہے یہہ بھی تجویز ہوئی کہ اگرچہ لگان واجب الطلب ہے لیکن دعوی واسطے بقایا لگان بحالت نہونے کوئی صریحی یا ضمنی معاہدے کے ڈگری نہین ہوسکتا فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد نمبر ۸۷ ۱۵ سنہ ۱۸۶۶ء مورخہ ۱۵- دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۶۹ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۶۵ کتاب اردو ظالم راے بنام درگا راے -

یکجائی نہو سکنا ایک وجہ بٹوارہ کمل کے نامنظور کرنے کی ہوسکتی ہے

ممالک مغربی و شمالی
اودہ - ۸۵

دفعہ ۱۲۴- بٹوارہ کمل کرنے مین حصص مختلف حتی الامکان یکجائی کئے جائینگے مگر شرط یہہ ہے کہ بجز منظوری بورڈ کے کوئی بٹوارہ صرف یکجائی نہ کئے جانے کی بنا پر نامنظور نہ کیا جائیگا -

نوٹ - چونکہ ایسا بٹوارہ کرنا جو کامل طور سے یکجائی ہو شاذ و نادر صورتون مین ممکن ہوتا ہے لہذا محض اسی بنا پر نامنظوری صرف ایسی صورتون مین کرنی چاہئے جب حصص بہت سے علیحدہ اور متفرق ہون - اور اب چونکہ چھوٹے چھوٹے رقبہ کے نئے محال نہین بن سکینگے لہذا اس دفعہ سے مدد لینے کی زیادہ ضرورت نہین ہوا کریگی -

کمل بٹوارہ مین سیر اور آراضی مقبوضہ جداگانہ کا تبادلہ

جدید

دفعہ ۱۲۵- بٹوارہ کمل کرنے مین اگر بٹوارہ کسی باونیچ پر بسہولت نہو سکے یا حصص ونیچ پر یکجا نہ کئے جاسکین تو کلکٹر یا منظوری کلکٹر اسسٹنٹ کلکٹر بٹوارہ کنندہ کو اختیار ہے کہ بلا رضامندی

فریقین متعلقہ کے ایک حصہ دار کی آراضی مقبوضہ بطور سیر یا حد اگانہ اُس حصہ مین شامل کر دے جو دوسرے حصہ دار کے لئے معین کیا جاوے بشرطیکہ کوئی معقول عذر اسکی نسبت نہ پیش کیا جاسے۔

نوٹ - اس دفعہ مین انتقالات آراضی مشترکہ کا اور نیز سیر کا بغیر رضامندی فریقین کے بحالت بٹوارہ کمل کے ذکر ہے - یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ بغیر ایسے قانون کے بٹوارہ کمل شاذونادر ہو سکیگا اگر محالات کے یکجائی ہونے کا قاعدہ پورے طور پر عمل مین لایا جاوے - اس غرض سے کہ یہہ اختیار امتیاز اور احتیاط سے استعمال مین لایا جاوے یہہ شرط لگا دی گئی ہے کہ بلا رضی شرکار جو انتقال آراضی ہوگا اوسکے لئے صاحب کلکٹر ملک کی منظوری درکار ہوگی۔

ایک حصہ دار کی آراضی سیر جو دوسرے حصہ دار کے حصہ معینہ مین شامل کر دیجاے

مالکانہ نسبی وغیرہ ۱۲۵ شائع ۱۱

دفعہ ۱۲۶ - جب سیر کے تبادلہ کا عملدرآمد کر دیا جاوے تو ایسی سیر اوس حصہ دار کی سیر ہو جائیگی جسکے حصہ مین وہ شامل کیگئی ہے اور جب کسی حصہ دار کی کوئی سیر مقبوضہ تبادلہ سیر کے سوائے کسی اور نہج پر اُس حصہ مین شامل کر دی جاوے جو دوسرے حصہ دار کو دلایا گیا ہے اور حصہ دار اول الذکر بعد بٹوارہ کے اُسکی کاشت کرتا ہے تو وہ اُس سیر کا آسامی ساقط الملکیت ہوگا اور جو لگان اوسکی بابت ادا کیا جائیگا اُسکو کلکٹر قبل منظوری بٹوارہ متقرر کر دیگا۔

نوٹ - اگر ایک حصہ دار کی آراضی سیر بوقت تقسیم کے کسی دوسرے حصہ دار کے حصہ مین دیدیجائے تو ایسی حالت مین وہ حصہ دار جسکی آراضی سیر دوسرے حصہ دار کے حصہ مین پڑے وہ اپنی آراضی سیر پر بطور اسامی ساقط الملکیت قبضہ رکھنے کا مستحق ہوگا یہہ شرط مندرجہ روبکار تقسیم کہ جس حصہ دار کی آراضی سیر دوسرے حصہ دار کے حصہ مین پڑے وہ اپنی آراضی سیر کو ترک کر دیگا بموجب دفعہ ۱۲۵ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع کے جائز نہین ہی لہذا ایسی شرط خلاف قانون کی پابندی بموجب دفعہ ۲۳ قانون معاہدہ کسی حصہ دار پر واجب نہوگی - دیکھو اندر بنام خوشی سلیکٹیڈ دسیشن بورڈ بابت ماہ اگست سنہ ۱۸۸۰ع اور ہنومان رائے بنام کریم خان - ویکلی نوٹس اگست سنہ ۱۸۸۳ع

ایک قطعہ آراضی قبل تقسیم موضع کے زید کی سیر تھی گر بعد تقسیم کے وہ آراضی بکر کے محال مین شامل ہوگئی کاغذات تقسیم مین آراضی مذکور کی نسبت یہہ خاص شرط مندرج تھی کہ زید کو آراضی مذکور مین حق دخیلکاری حاصل ہوگا بکر نے بربنیاد شرایط کاغذات تقسیم زید پر باطلاعنامہ محکومہ دفعہ ۳۹ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء جاری کرایا بطبق اپیل حکام بورڈ نے تجویز فرمایا کہ ہدایات مندرجہ کاغذات تقسیم جسپر دستخط رضامندی فریقین کے ثبت نہین ہین شرایط ضمن ۲ دفعہ ۱۲۵ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء کے مخل نہین ہوسکتی دفعہ ۱۲۵ - ایکٹ مذکور کے مطابق زید کو حق دخیلکاری حاصل ہوگا -

فیصلہ صدر بورڈ نمبری ، ، ، لیگل رممبرنسر بابت فروری ۱۸۸۱ء صفحہ ۹ کتاب انگریزی شادیرام بنام دیبل سنگہ -

جب آراضی سیر ایک حصہ دار کی بروقت تقسیم دوسرے حصہ دار کے محال مین چلی جاوے اور حصہ دار سابق اوسکو کاشت کرتا ہے تو وہ کاشتکار دخیلکار (کاشتکار ساقط الملکیت بموجب قانون حال) اوس آراضی کا ہوگا اور اسسٹنٹ کلکٹر کو تقسیم کرتے وقت یہہ لازم ہے کہ لگان ایسے کاشتکار کا طے کردے جب تک لگان طے نہوگا کارروائی تقسیم ناکمل ہے (لالہ رام بنام روپ کشور فیصلہ بورڈ ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۲ کتاب انگریزی)-

صاحبان بورڈ نے حال مین ایک سرکلر جاری فرمایا ہے (نمبر $\frac{1}{\text{۲ - ۲۰۸}}$ ۲۱ - فروری ۱۹۰۱ء جسکی روسے افسران مال کی توجہ کارروائی دفعہ ۱۲۵ قانون مالگذاری (ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء) کی طرف دلائی اور تاکید فرمائی ہے کہ جب سیر ایک حصہ دار کی دوسرے حصہ دار کے بٹوارہ مین چلی جاوے تو افسران بٹوارہ کنندہ کو ایسی آراضی کا لگان ہمیشہ تجویز کردینا چاہیے -

خودکاشت مین حق ساقط الملکیت بروقت تقسیم

دفعہ ۱۲۷ - واسطے اغراض تقسیم حسب دفعہ ۱۱۷ و ۱۲۳ و ۱۲۵ آراضی جو کسی حصہ دار کی خودکاشت مین ہو اور جسمین بحالت انتقال ملکیت حصہ دار کو حسب دفعہ ۱۰ قانون متعلقہ کاشت ممالک مغربی شمالی سنہ ۱۹۰۱ء و دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان اودہ ۱۸۸۶ء ہوسکتا ہو بطور سیر کے تصور کیجائیگی

اور جب ایسی آبپاشی کسی دوسرے شریک کے حصہ مین دیجاے تو احکام دفعہ ۱۲۶ اوسپر نافذ ہونگے۔

آسامی کی جوتون کی تقسیم

دفعہ ۱۲۸- جب دوران بٹوارہ مین کسی آسامی کی جوت تقسیم ہو تو کلکٹر ایسی جوت کے لگان کی حصص منقسمہ پر رسدی تقسیم کریگا۔

نوٹ- دفعہ ہٰذا کے بموجب یہہ حکم ہے کہ لگان آسامی کی جوت کا اون حصون پر تقسیم کر دیا جاوے جنمین جوت مذکور دوران بٹوارہ مین منقسم ہوگئی ہو مالکان اراضی کے متعلق دفعہ ۱۳۰ مین حکم مندرج ہے۔

جدید

جب بٹوارہ تکمیل نامنظور ہو جاے تو جائز ہے کہ بٹوارہ غیر تکمیل منظور کیا جاے

دفعہ ۱۲۹- جب تکمیل بٹوارہ حسب دفعہ ۱۰۹ یا حسب دفعہ ۱۱۰ یا حسب دفعہ ۱۲۴ نامنظور کیا جاے تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ بلا کسی جدید درخواست کے غیر تکمیل بٹوارہ کردے اگر خواستگار بٹوارہ کی ایسی خواہش ہو۔

۱۲۸ ممالک مغربی شمالی و اودہ ۸۹

بروقت بٹوارہ مالگذاری کی رسدی تقسیم

دفعہ ۱۳۰- تمام صورتون مین عام اس سے کہ بٹوارہ ثالثون نے کیا ہو یا اور نہج پر کیا گیا ہو محال متعلقہ کی مالگذاری کی رسدی تقسیم اون مختلف حصص پر جنمین کہ محال منقسم ہوا ہے کلکٹر کریگا۔

نوٹ- بورڈ سے بمقدمہ جواہر لال پانڈے بنام رچپال سنگہ رسلیکٹڈ ڈسیشن ۱۸۹۵ء یہہ طے ہوا ہے کہ حاکم بٹوارہ پر لازم ہے کہ تعداد مالگذاری جو ہر محال پر واجب الادا ہو تجویز کردے اور جبکہ رقبہ وغیرہ محال جدید کا تقسیم ہو جاے تو تقسیم مالگذاری بھی ضروری ہے۔

۱۳۱ ممالک مغربی شمالی و اودہ ۹۱

منظوری بٹوارہ

دفعہ ۱۳۱- بٹوارہ تکمیل کو نہ پہونچیگا جبتک کہ کلکٹر اوسکی منظوری کا حکم صادر نکرے جب بٹوارہ منظور ہو جاے تو کلکٹر اوسکا ایک اشتہار جاری کریگا اور بٹوارہ کا اوس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے عملدرآمد ہوگا جو ایسے اشتہار کی تاریخ کے عین بعد ہو

نوٹ قبل منظوری صاحب کلکٹر کو اختیار ہے کہ بموجب اپنے اختیارات عام نگرانی کے بٹوارہ مین جو چاہے رد و بدل کرے۔

اپیل بمقدمات بٹوارہ

دفعہ ۱۳۲ (۱) بٹوارہ اسوجہ سے موقوف نہ کیا جائیگا کہ حکم حسب دفعہ ۱۱۱ کے سواے کسی اور حکم مصدرہ اسسٹنٹ کلکٹر کی ناراضی سے اپیل دایر ہے۔

(۲) جب روبکار بٹوارہ کلکٹر کے حضور مین بغرض منظوری حسب دفعہ ۱۲۴ بھیجا جاے تو کلکٹر بعد انقضاء اُس میعاد کے جو روبکار بٹوارہ کی ناراضی سے اپیل دایر کرنے کے لیے مقرر کیگئی ہی اُن جملہ اپیلون کے فیصل کرنے مین جو اسسٹنٹ کلکٹر کے احکام مصدرہ سابق کی ناراضی سے ہوے ہون اور اُن تمام اپیلون کے فیصل کرنے مین جو خود روبکار بٹوارہ کی ناراضی سے ہوے ہون مصروف ہوگا اور بعد ازان روبکار بٹوارہ کو منظور کریگا یا ایسا اور حکم صادر کریگا جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔

(۳) جب بٹوارہ کلکٹر کے حضور مین بغرض منظوری حسب دفعہ ۱۳۱ بھیجا جاے تو وہ اُن تمام اپیلون کے فیصل کرنے مین مصروف ہوگا جو اسسٹنٹ کلکٹر کے اُن احکام کی ناراضی سے دایر ہوے ہون جو روبکار بٹوارہ کی منظوری کے بعد سے صادر ہوے ہون اور بعد ازان بٹوارہ کو منظور کریگا یا ایسا اور حکم صادر کریگا جیسا وہ مناسب سمجھے۔

احکام قابل اپیل

دفعہ ۱۳۳- (۱) بپابندی احکام دفعہ ۱۱۲ اپیل احکام مندرجہ ذیل کی ناراضی سے جو کلکٹر نے دوران بٹوارہ مین صادر کئے ہون اور نہ کسی اور ایسے حکم کی ناراضی سے دایر ہوسکیگا۔

(الف) احکام حسب دفعہ ۱۰۹ جنکی رو سے بٹوارہ موقوف کیا جاے اور کارروائیان مسترد کیجائین یا بٹوارہ نامنظور کیا جاے۔

(ب) احکام حسب دفعہ ۱۲۴ جنکی رو سے روبکار بٹوارہ قلمبند کیا جاے۔

(ج) احکام حسب دفعہ ۱۳۲ دفعہ تحتی (۲) جو روبکار بٹوارہ کے متعلق ہون۔

(د) احکام حسب دفعہ ۱۳۲ دفعہ تحتی (۳) جو بٹوارہ کی منظوری یا نامنظوری کے متعلق ہون۔

(۲) اپیل بناراضی فیصلہ کلکٹر جسکی رو سے حسب دفعہ ۱۳۱ بٹوارہ منظور کیا جاے بٹوارہ کے نافذ ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر کمشنر قسمت کے اجلاس مین دایر کیا جاسکیگا

ممالک مغربی وشمالی
اودھ ۹۲-

نوٹ - صاحب کلکٹر کا حکم دیوانی جس سے مقدمہ تقسیم مین کسی عذر کا تصفیہ ہو صاحب کمشنر کے محکمہ مین بموجب دفعہ ۲۴۳ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء کے ساٹھہ روز کے معمولی میعاد کے اندر قابل اپیل ہے دفعہ ۱۳۲ مین جو قید ہے اوسکی روسے جملہ احکام اخیر کے اپیل کے لئے ایک سال مقرر ہے - فیصلہ بورڈ مندرجہ بنگال رمبرنسر جلد ۱ ماہ جنوری ۱۸۸۰ء صفحہ ۳ - کتاب انگریزی و صفحہ ۹ کتاب اردو نمبر ۹۰ ۱۸۷۹ء وسہدی علی بنام مادھو سنگہ -

ایک مقدمہ تقسیم مین کل کارروائیان طے ہوجانے کے بعد جب صرف کارروائی نوبت اخیر باقی تھی ڈپٹی کلکٹر مہتمم بٹوارہ نے بنام جملہ شرکا رمحال کے ایک اطلاعنامہ اس مضمون سے جاری کیا کہ اگر بہ نسبت صحت حصہ کشی ملکے کسی حصہ دار کو کچھ عذر ہو تو وہ اندر میعاد معینہ کے پیش کرے چنانچہ منجملہ حصہ داران موضع کے ایک حصہ دار نے اعتراضات نسبت حصہ کشی اور تقسیم حقیت شرکا ر داخل کیا ڈپٹی کلکٹر موصوف نے حکم نسبت اعتراضات تقسیم کے صادر کیا بنا راضی حکم مذکور کے بعدالت صاحب جج ضلع اپیل دایر ہوا صاحب جج نے بعد سماعت مقدمہ اپیل مقدمہ واسطے تجویز عذرات اپیلانٹ بعدالت ڈپٹی کلکٹر واپس بھیجا بنا راضی حکم صاحب جج بہادر عدالت العالیہ ہائیکورٹ مین اپیل رجوع کیا گیا ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ ڈپٹی کلکٹر کے حکم کا اپیل بموجب دفعہ ۱۳۲ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء بحضور صاحب کمشنر قسمت ہونا چاہئے تھا جج ضلع کو مقدمہ مذکور مین منصب دست اندازی کا حاصل نہین تھا - ویکلی نوٹس ۱۸۸۱ء نمبر ۴۶ صفحہ ۱۰۵ - اجودھیا رائے بنام مول رائے -

دیکھو نظیر کنہی رام بنام جیورا لکھن فیصلہ صدر دیوانی عدالت ۱۸۶۴ء

اس دفعہ کے ذریعہ ایک اہم تبادلہ ضابطہ کا در بارہ اپیل کے عمل مین آیا ہے حصہ داران کی یہہ عادت تھی کہ قریب قریب ہر حکم کا اپیل کر دیا کرتے تھے اور کارروائی بٹوارہ کی ملتوی ہو جاتی تھی جس سے کہ بہت دیر بٹوارہ مین ہو جاتی تھی اب بٹوارہ مین اپیل کا فیصلہ باقاعدہ تجویز کر دیا گیا اور اب دو مختلف حصون مین اپیل منضبط کر دی گئی اول حصہ مین عذرات ابتدائی و طریقہ تقسیم شامل ہین اور ان احکام کا اپیل صاحب کلکٹر بہادر بروقت منظوری روبکار طرز تقسیم کے

فیصلہ کردینگے اور دوسرے حصے مین نسبت اصلی تقسیم آراضی ومکانات وغیرہ کے جو احکام ہونگے
انکی اپیلین بروقت منظوری بٹوارہ کے فیصلہ ہو جایا کریگی - درمیانی احکام کے اپیل ہونے پر اسسٹنٹ
کلکٹر کو کارروائی روکنے کی ضرورت نہین -

دفعہ ہذا مین مقدمات تقسیم کے اپیل کے متعلق جو احکام ہین وہ زیادہ واضح طور پر بیان کردیے
گئے ہین - اور میعاد اپیل بحضور جناب کمشنر صاحب بہادر ایک سال سے گھٹاکر چھ ماہ کردیگئی ہے -

جدید

بٹوارہ ایسے دو یا زیادہ محالات کا جو ایک ہی مالکون کی ملکیت مین

دفعہ ۱۳۴ - جب ایک ہی مالکان کے دو یا زیادہ محالات کی نسبت بٹوارہ کی درخواستین گذرین تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ بٹوارہ کی کارروائی اسطور پر شروع کرے کہ گویا محالات مابہ البحث محال واحد ہین -

ایسا بٹوارہ موافق احکام باب ہذا جہان تک کہ وہ متعلق ہون کیا جائیگا اور اگر ممکن ہو
تو اس طور پر کیا جائیگا کہ خواستگار بٹوارہ کے لئے موجودہ محالات مین سے ایک یا زیادہ
محال معین کردیے جائینگے -

جدید

پیچیدہ محالات کی تقسیم

دفعہ ۱۳۵ - جب ایک محال دو یا زیادہ مواضع یا حصص مواضع پر مشتمل ہو تو لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ یہہ ہدایت کرے کہ وہ محال استقدر محالات
مین منقسم کردیا جاے جسقدر بغرض سہولت انتظام کے ضروری ہون - ایسی ہدایت کے
موصول ہونے پر کلکٹر اُن عذرات پر غور کرنے کے بعد جو مالکان پیش کرین کل محال کی
مالگذاری کو اُن مختلف محالات پر جنمین وہ منقسم ہوا ہے مطابق قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۴
کے تقسیم کریگا اور اُسی کے مطابق سالانہ رجسٹرون کو صحیح کردیگا - جو محالات اس طرح بنینگے
وہ علیحدہ علیحدہ طور سے ذمہ دار اُس مالگذاری کے ہونگے جو اُن پر (حسب حصہ رسدی
تقسیم سے عاید کیگئی ہو -

نوٹ - دفعہ ہذا جدید ہے - پیچیدہ محالات یعنی محال کے دو یا زیادہ مواضع یا حصص مواضع پر مشتمل

ہونے سے انتظامی معاملات مین بہت دقت واقع ہوتی تھی اب بموجب دفعہ ہذا کے لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ پیچیدہ محالات کو بسیط محالات مین تقسیم کرے یعنی ایک محال ایک موضع یا حصہ موضع پر مشتمل ہو اس سے قبضہ مین مداخلت عمل مین نہ آئیگی اور حصہ دار جسکے حقوق کسی حصہ پیچیدہ محال پر ہونگے اوسکے وہی حقوق اوس صورت مین بھی باقی رہینگے جب وہ حصہ منقسم ہو کر محال بسیط بنجاویگا صاحب کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ منقسم شدہ پیچیدہ محال کی کل مالگذاری اون مختلف حصون پر تقسیم کرے جنمین محال مذکور منقسم ہوا ہے اور اس صورت مین ہر ایک حصہ دار اپنے حصہ کی مالگذاری کا ذمہ دار ہوگا - اور پیچیدہ محال کی مالگذاری کی ذمہ داری یکجائی باقی نہین رہیگی -

میعاد درست کرنے غلطی تقسیم کی منظوری تقسیم سے بارہ سال کے اندر تک رکھی گئی ہو - یہہ بنگال کے ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۶ء دفعہ ۱۳۳ پر مبنی ہے -

مالگذاری کی تقسیم مین فریب یا غلطی کا ہونا

ممالک مغربی شمالی ۱۳۳ مدراس ریگولیشن ۲ سنہ ۱۸۰۳ء و بنگال نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۶ء اودہ ۹۳

دفعہ ۱۳۶ - جب تقسیم حسب دفعہ ماسبق کرنے کے وقت یا بٹوارہ مکمل کرنے کے وقت بباعث فریب یا غلطی کے مالگذاری کی (حسب رسدی) تقسیم کرنے مین غلطی ہوئی ہو تو بورڈ کو جایز ہے کہ حکم مصدرہ حسب دفعہ ۱۳۵ کی تاریخ سے یا کلکٹر کے بٹوارہ منظور کرنے کی تاریخ سے بارہ برس کے اندر اصل محال کی مالگذاری کے اُن مختلف محالات پر جنمین وہ منقسم ہوا ہے اس طور پر تقسیم کرنیکا حکم صادر کرے کہ اگر غلطی یا فریب نہوتا تو بٹوارہ کے وقت اوسی طور پر تقسیم کیجاتی -

نوٹ - ایک مقدمہ مین صاحب کلکٹر نے ۲۰ ستمبر ۱۸۹۰ء کو تقسیم کی کارروائی منظور کی اور نفاذ اوسکا جولائے سنہ ۱۸۹۱ء سے ہوا اوسمین کمشنر صاحب کو مئی سنہ ۱۸۹۴ء مین مالگذاری کی دوبارہ تشخیص کرنیکا اختیار حاصل تھا - صاحب کمشنر کو صرف اوس حالت مین اختیار ہوگا جبکہ صاحب کلکٹر کے حکم منظوری تقسیم کی اپیل صاحب موصوف کے اجلاس مین ہوتی ہو لیکن اگر اپیل نہ کیگئی ہو تو بموجب دفعہ ۱۳۳ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے غلط تشخیص لگان کا تدارک صرف لوکل گورنمنٹ (بموجب قانون موجودہ کے بورڈ مال) کے حکم کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے (مساۃ رام کنور بنام نوبت سنگھ

بورڈ فایل نمبر ۳۴ ۱۸۹۴ء فیصلہ غیر مطبوعہ)

ایکٹ بنگال نمبر ۸ ۱۸۶۵ء دفعہ ۳۳

جن مالکان کے محالات کی مالگذاری کم تشخیص کیگئی ہو اُن سے اُن مالکان کو (رقم زایدہ) واپس دلائی جائیگی جنکے محالات پر زیادہ تشخیص کیگئی ہو

دفعہ ۱۳۷ - جایز ہے کہ کسی صورت متذکرہ دفعہ ۱۳۶ مین بورڈ یہہ ہدایت کرے کہ جس مالک کے محال پر مالگذاری کا کم تشخیص کیا جانا ثابت ہوا اُس سے ہر ایسے سال کی بابت جسمین کہ وہ اپنے محال جداگانہ پر قابض رہا ہے مگر جن سالون کی مجموعی تعداد تین سے زیادہ نہوگی - اُس محال کے مالک مندرجہ کاغذات کو جسپر مالگذاری زیادہ تشخیص کیگئی ہو اُسقدر روپیہ دلایا جاوے جو اس سالانہ تعداد کے مساوی ہو جسکا مالک آخرالذکر پر زیادہ تشخیص کیا جانا ثابت ہو اور اگر وہ ادا کرنے مین قاصر رہے تو یہہ روپیہ مثل بقایاے مالگذاری وصول کیا جائیگا اور وہ اُس مالک کو ادا کردیا جائیگا جسکو وہ واجب الادا ہے -

جو حکم حسب دفعہ ہذا اصدار کیا جاوے وہ کسی عدالت دیوانی یا مال مین قابل اعتراض و حجت نہوگا -

نوٹ - ایکٹ ۱ ۱۸۶۱ء مین اس قسم کے احکام جنکا دفعہ ہذا مین ذکر ہے ناقابل اعتراض و حجت قرار دیے گئے تھے (دفعہ ۴۵ - ایکٹ ۹ ۱۸۶۳ء) یہہ شرط دفعہ ۱۳۳ - ایکٹ ۹ ۱۸۷۳ء سے خارج کردیگئی تھی مگر موجودہ قانون مین دوبارہ اصول قانون سابق کا (ایکٹ ۹ ۱۸۶۳ء) اختیار کیا گیا یعنی ان احکام پر عدالت دیوانی یا مال مین اعتراض نہین ہوسکتا معمولی احکام تمادی کے یعنی معیاد سہ سالہ اس دفعہ کی رو سے جو واپسی ہوگی اُسکے متعلق ہین -

ادہ ۔ ۱۰۰

محالات تعلقہ داری و ملکیت ادنیٰ وغیرہ کا بٹوارہ

دفعہ ۱۳۸ - (۱) بٹوارہ محالات تعلقہ داری و ملکیت ادنیٰ کا اور محالات مقبوضہ ایسے ٹھیکہ دارون کا جنکا لگان مہتمم بندوبست یا دیگر حاکم مجاز نے مقرر کیا ہو حسب احکام باب ہذا جہان تک وہ متعلق ہون عمل مین آئیگا -

(۲) محالات تعلقہ داری کے بٹوارہ کرنے مین تمام محالات خواہ وہ حقیت ملکیت ادنیٰ ہون خواہ وہ ایسے ٹھیکہ دارون کے قبضہ مین ہون جنکا لگان مہتمم بندوبست یا دیگر حاکم مجاز نے مقرر کیا ہو منجملہ جدید تعلقہ جات کے جو بٹوارہ سے بنائے جائینگے کسی ایک تعلقہ مین بشرط امکان شامل کردیے جائینگے۔

(۳) اگر اس طور پر (پورا) شامل نہ کیا جاسکے تو تقسیم حتی الامکان اس طرح کیجائیگی کہ اوس محال کے اجزا موجودہ (تھوک یا پٹی وغیرہ) بجنسہ قایم رہین اور ہر حصہ جو اس طرح تقسیم کیا جاے محال جداگانہ متصور ہوگا اور حصہ دارون کی مشترک ذمہ داری اُسی حدتک محدود رہیگی۔

(۴) کلکٹر وہ لگان مقرر کریگا جو ہر ایسے حصہ کی بابت واجب الادا ہو جو حسب مذکورہ بالا تقسیم کیا گیا ہے اور اُن تمام عذرات کو فیصل کریگا جو رسدی تقسیم کی نسبت ہون۔

(۵) حسب دفعہ ہذا محال تعلقہ داری کا بٹوارہ عمل مین نہ لایا جائیگا بغیر اسکے کہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری پیشتر سے حاصل کرلی جاے۔

ممالک مغربی شمالی ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ اودہ ۹۷ و ۹۸

شمول اُن محالات کا جو ایک ہی موضع کے جزو ہون

دفعہ ۱۳۹- اگر دو یا زیادہ محالات مالگذاری ایک ہی موضع کے جزو ہون تو مالک کو اختیار ہے کہ کلکٹر کے اجلاس مین درخواست اس امر کی گذرانے کہ ایسے محالات شامل کرکے ایک محال واحد بنادیا جاے اور کلکٹر کو اختیار ہے کہ حسب اقتضا اپنی راے کے ایسی درخواست کو منظور کرے اور اس صورت مین کلکٹر سالانہ رجسٹرون کو اُسکے مطابق صحیح کردیگا۔

ممالک مغربی شمالی ۱۳۹ اودہ ۹۹

محالات معافی مالگذاری کا بٹوارہ اور شمول

دفعہ ۱۴۰- احکام باب ہذا کے جہان تک کہ وہ متعلق ہوسکتے ہین کلکٹر کی راے امتیازی کے مطابق محالات معافی مالگذاری کے بٹوارہ یا شمول سے متعلق کیے جاسکتے ہین۔

باب ۸

تحصیل مالگذاری آراضی

نوٹ - باب ۸ تحصیل مالگذاری آراضی سے تعلق ہے - یہہ مستحسن خیال کیا گیا ہے کہ خود گورنمنٹ کو بھی اپنے مطالبہ جات کے نافذ کرنیکے وقت اُن کُل اشیا کو قرقی او نیلام سے مستثنیٰ کردینا چاہیے جنکی نسبت قانون مین اور لوگون کو اپنی ڈگریون کے اجرا مین نیلام کرانیکی ممانعت کیگئی ہے - اس سبب سے یہہ تجویز کیگئی ہے کہ عدالتہاے دیوانی مین جو قانون نافذ ہے اُسکی پابندی قرقی اور نیلام کے عمل مین لانے مین کیجاے جو چیزین خاصکر بغرض اداے رسوم مذہبی وقف کیگئی ہون وہ بھی قرقی او نیلام سے قطعاً مستثنیٰ کردی گئی ہین اسطرح قانون مین زیادہ ترزی ہوگئی ہے اور ممالک مغربی و شمالی کا قانون اُس قانون کے مطابق ہوگیا ہے جو سابق بنگالہ مین نافذ تھا - یہہ بھی تجویز کیگئی ہے کہ نمبردار کی خدمات کے عوض مین ایسے مواجب جنکی بابت بورڈ مال قواعد منضبط کرے مقرر کئے جاوین اور اسطرح اُسکی حیثیت نصبی کو مستحکم کردیا جاے اور دفعہ ۱۴۸ مین یہہ تجویز کیگئی ہے کہ جو روپیہ نمبردار نے ایسی بقایا کی بابت جو کسی شریک سے واجب الادا ہو ادا کیا ہو اوسکو کلکٹر مثل بقایاے مالگذاری کے وصول کرا کر نمبردار کو ادا کردے -

دفعہ ۱۵۱ مین اس بارہ مین حکم ہے کہ اُن مالکون کو جنکا حصہ بعلت بقایاے مالگذاری منتقل کردیا گیا ہو اُنکا حصہ بدون اسکے کہ کوئی دعوی گورنمنٹ کا بابت کسی بقایا کے نسبت اُس حصے کے قایم رکھا جاے واپس کردیا جاے -

ایکٹ منسوخ شدہ کی دفعہ ۱۷۵ کے بموجب شرکا صرف اُسوقت حق شفعہ کا دعوی کرسکتے تھے جب آراضی نیلام شدہ کسی محال کی ایک پٹی ہو مگر اس ایکٹ کی دفعہ ۱۸۰ مین حق شفعہ یکسان قایم رکھا گیا ہے عام اس سے کہ آراضی نیلام شدہ پٹی ہو یا نہو

پنجاب ۶۲

محال پر سب سے پہلا مواخذہ مالگذاری کا ہونا

دفعہ ۱۴۱۔ درصورت ہر محال کے وہ مالگذاری جو اسپر تشخیص کیگئی ہو اُس کل محال اور اُسکے لگان یا منافع یا پیداوار پر سب سے پہلا مواخذہ سمجھا جائیگا۔

کسی محال کا لگان یا منافع یا پیداوار کسی عدالت دیوانی کی ڈگری یا حکم کے ایفا میں ادا نکیا جائیگا جب تک کہ کل بقایاے مالگذاری جو اُس محال کی بابت واجب الادا ہو بیباق نہو جاے۔

نوٹ۔ کسی محال کا لگان منافع یا پیداوار کسی دیوانی کی اجراے ڈگری میں قرق نہو سکیگا جبتک کہ سرکاری مالگذاری اُس محال کی ادا نہو جاے۔

مالک مغربی شمالی ۱۴۶ اودھ ۱۰۰

ادائے مالگذاری کی ذمہ داری

دفعہ ۱۴۲۔ تمام مالکان محال بالاشتراک و بالانفراد گورنمنٹ کو اُس مالگذاری کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے جو اُسوقت کے لئے اُس محال پر تشخیص ہو چکی ہو اور تمام اشخاص جنکو اُس محال کا قبضہ مالکانہ سواے خریداری حسب دفعہ ۱۶۰ کے کسی اور ذریعہ سے حاصل ہوا ہو ذمہ دار تمام اُس بقایاے مالگذاری کے ہونگے جو اُنکے حصول قبضہ کے وقت واجب الادا ہو۔

تشریح۔ "مالک" سے باب ہذا میں وہ شخص مراد ہے جو اپنے خاص نفع کے لئے مالکانہ قابض ہو اور اسمیں مرتہن اور ٹھیکہ دار حقوق ملکیت (بھی) داخل ہیں۔

نوٹ (۱) مرتہن قابض حقیت حسب منشاء دفعہ ۹۳ ضمن (ز) ایکٹ ۱۷ ۱۸۷۳ء داخل لفظ حصہ دار ہے سلیکٹڈ ڈسیشن بورڈ مال ۱۸۹۱-۱۸۹۰ء صفحہ ۳ کتاب انگریزی - رام کشن داس بنام ٹونڈا۔

(۲)

(گ) (د) ایک ہندو لاولد جدا گانہ کچھ جایداد زمینداری چھوڑ کر فوت ہوا جو اُسکی بیوہ مسماۃ جانکی کو پہونچی۔ ایام مقابضت جانکی میں نمبردار موضع نے کچھ مالگذاری ذمگی جانکی بابت زمینداری متوکہ (گ)

(د) کے اداکی تھی - جانکی مرگئی اور جایداد متنازعہ شاماننذ کو بحیثیت وارث (گ) (د) کے پہونچی برطبق نالش منجانب نمبردار واسطے دلاپانے اوس روپیہ کے شاماننذ سے جو منجانب جانکی اداکیا گیا تھا یہہ تجویز ہوئی کہ جس ڈگری کا نمبردار مستحق ہے وہ ڈگری صرف بمقابلہ شاماننذ بحیثیت قایم مقام جانکی کے ہے جو اوس جایداد سے واجب الادا ہوگی جو شاماننذ کو جانکی سے ملی بشرطیکہ کچھہ ہو ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۵ کتاب انگریزی شاماننذ بنام ہیرالال -

(۳)

ایک نالش منجانب نمبردار بنام چند اشخاص کے جو بلاشبہہ شریک حصہ داران ہین اور نیز بنام چند اشخاص کے جو مرتہنا بالقبض ہین واسطے بقایا مالگذاری ذگی مالکان جیسا کہ لفظ مالک کی تعریف دفعہ ۱۴۶ - ایکٹ ۱۹ ؁۱۸۷۳ء مین ہوئی ہے عدالت مال مین دایر ہوئی برطبق استصواب کے ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ یہہ نالش اوس نوعیت کی نہہ ہے جسکا مقصود دفعہ ۹۳ ضمن (ز) ایکٹ لگان ۱۸۸۱ء مین ہے اور بمقابلہ کل مدعاعلیہم کے عدالت مال مین قابل سماعت ہے - انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۵ - مورخہ ۲ - فروری ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۳۷ کتاب انگریزی و ویکلی نوٹس صفحہ ۲ کتاب انگریزی لچھمن سنگہ بنام گھاسی -

(۴)

ایک حصہ دار محال نے کہ جو نمبردار بھی تھا بقایا مالگذاری سرکار ۱۲۸۲ لغایت ۱۲۸۳ فصلی و خریف ۱۲۸۴ ف کی بابت آراضیات اوس محال کے اداکی جو تنہا جایداد ایک دوسرے حصہ دار کی تھی یہہ اراضیات تابع رہن نامجات سادہ نوشتہ ۱۸۷۳ء کے تھین جنکی بناپر ڈگریان ۱۸۸۴ء مین حاصل کی گئین اور اجرا اون ڈگریون مین ۱۸۸۶ء مین نیلام ہوئین حصہ دار نمبردار نے ڈگری عدالت مال سے بنام راہنان حسب دفعہ ۹۳ ضمن (ز) ایکٹ ۱۲ ؁۱۸۸۱ء واسطے دلاپانے بقایا مالگذاری اداکردہ اپنے کے حاصل کرکے درخواست جاری کرنے اوس ڈگری کی حسب دفعہ ۱۶۷ - ایکٹ مذکور بہ نیلام اون آراضیات کے کی جو ۱۸۸۶ء مین نیلام ہوچکی تھین اور تب خریدار اوس نیلام نے حسب دفعہ ۱۷۰

عذرداری کی اور جب عذرداری نامنظور ہوئی تب اوسنے ایک نالش جسکی اجازت دفعہ ۱۰۱ مین دیگئی
ہے عدالت دیوانی مین واسطے اثبات اپنے حق نسبت آراضیات اور واسطے محفوظ کرا پانے اونکے
کے نیلام اجرا ر عدالت مال سے رجوع کی یہہ نالش ڈگری ہوئی اور ڈگری بوجہ اپیل نکئے جانے کے
قطعی ہوگئی بعبازان حصہ داران نمبردار نے ایک نالش عدالت دیوانی مین جسمین اوسنے درخواست واسطے
ڈگری نفاذ کفالت نیلام آراضیات بابت تعداد ڈگری سنہ ۱۸۶۷ع مال اور واسطے استقرار اس امر کے کہ کفالت مذکور بوجہ بابت سرکار کے ہے بنا بجانب
اور اون ڈگریون پیجو بر بنا رائے کی سنہ ۱۸۶۸ع کی ہین اور نیلام ہائے بروئے بموجب اون ڈگریہائے سنہ ۱۸۶۸ع کے ہوئی مرجح قرار
دی جاے رجوع کی اور اوسنے دعوی کفالت ہذا کا صرف بابت بقایاے مالگذاری سرکار ادا کردہ ہی کے
نہین بلکہ نسبت سود آیندہ کے بھی کیا - اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ واضعان قانون نے اضلاع
مغربی و شمالی مین کوئی ایسا استحقاق بار یا کفالت کا بحق کسی شخص کے جسنے سرکاری مالگذاری ادا کی ہو جیسا
کہ اس مقدمہ مین دعوی کیا گیا ہے بخشا یا تسلیم نہین کیا ہے اور نہ کوئی وسایل معین کئے ہین جنکے
ذریعہ سے ایسے بار یا کفالت کا نفاذ ہو سکتا ہو اور ہر ایسا بار خلاف مصلحت اور نیت گورنمنٹ کے
ہوگا جیسا کہ گورنمنٹ کے ایکٹ ہاے واضعان قانون مین ظاہر کیا گیا ہے - کسی عدالت دیوانی کو
اختیار منظور کرنے نالش کا حاصل نہین ہے اور نہ کسی عدالت مال کو اختیار صادر کرنے نیلام جایداد
غیر منقولہ یا ڈگری کا حاصل ہے جسکے اجراے مین جایداد غیر منقولہ بہ اتلاف اون مطالبات کے نیلام
ہو سکے جنکے وہ مواخذہ دار ہو اور نیت واضعان قانون کی یہہ نہین ہے کہ کوئی عدالت دیوانی یہہ
اختیار رکھے کہ وہ بذریعہ استقرار یا دیگر نہج پر کسی ڈگری عدالت مال کو تعلقات ڈگری نیلام کے ایسے
بخشے جیسا کہ عدالت دیوانی سے کسی نالش متذکرہ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع مین صادر ہو سکتی ہے اور کوئی
عام اصول انصاف کا اس بارہ مین نہین ہے کہ جو کوئی کہ جسکو حق جایداد مین حاصل ہو روپیہ بغرض
حفظ جایداد کے ادا کرے مطالبہ جایداد مذکور پر حاصل کرے اور اسلئے بحالت نہونے قانونی حکم
کے حصہ دار جسنے کل مالگذاری ادا کی ہے اور اس طور پر جایداد کو محفوظ کیا ہے بوجہ ایسے ادا کے کوئی
بار حصہ اپنے حصہ دار قاصر پر حاصل نہین کرتا ہے اور اصول بحری سالویج قسم دیوانی کو کوئی تعلق

مقدمہ نہین ہی اور کوئی مشابہت درمیان مقدمہ دعویدار بجری سالویج قسم دیوانی اور مقدمہ حصہ دار
محال کے نہین ہے جس سے دفعہ ۱۴۶- ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء متعلق ہے - انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد
جلد ۱۴ حصہ ۸ ماہ اگست سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۷۳ کتاب انگریزی نمبر ۲۱۰ و ۱۱۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء مورخہ ۲۹- جون سنہ ۱۸۹۲ء
ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۱۰ کتاب انگریزی سیٹھ چترل بنام شب لال-

(۵)

اجرای ایک ڈگری مین جو نمبردار نے بموجب دفعہ ۹۳ (ز) ایکٹ لگان کے حاصل کی تھی ڈگریدار مذکور
نے وہ حصہ جسپر باقی مالگذاری سرکار تھی جواوسنے ادا کی تھی قرق کرایا بجوابدہی ایک نالش کے جو اُن
اشخاص نے جنھون نے جایداد مذکور مدیونان ڈگری سے بعد صدور ڈگری نمبردار قبل قرقی کے خرید
کی تھی واسطے استقرار اس امر کے دایر کی کہ جایداد مذکور قابل نیلام بعلت ڈگری مذکور نہین ہی اور قرقی
برخاست کیجاے ڈگریدار نے یہہ عذر کیا کہ اس امر سے کہ اوسنے باقیات مالگذاری جو بذمہ جایداد بایع
مدعی کے تھی ادا کی اوسکا مواخذہ جایداد پر قایم ہوگیا ہے اور واسطے ایفاء ڈگری مذکور کے وہ جایداد
کو نیلام کرا سکتا ہے ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ نفاذ اس قسم کے مواخذہ کا اجرا ایسی ڈگری مین نہین
ہوسکتا جو محض ایک ڈگری ذاتی بابت باقیات مالگذاری سرکار بنام اون اشخاص کے تھی جنکے مقابلہ
مین ڈگری مذکور ایک ایسی عدالت مال سے صادر ہوئی تھی جو مجاز اثبات یا نفاذ مواخذہ کی جایداد
مذکور پر یا صادر کرنے کسی ڈگری بجز ڈگری ذاتی کے نہ تھی اور جسکے اختیارات بصیغہ اجراء ڈگری صرف
اسیقدر تھے کہ جایداد منقولہ و غیر منقولہ مدیون ڈگری سے روپیہ وصول کرے - انڈین لارپورٹ
سلسلہ الہ آباد جلد ۸ حصہ ۸ ماہ اگست سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۰۴ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۰۵ کتاب اپیل
نمبر ۱۶۶۳ سنہ ۱۸۸۵ء مورخہ ۲۹ مئی سنہ ۱۸۸۶ء لچھمن سنگھ بنام سالگرام-

(۶)

ایک حصہ محال کا جس حالت مین بقایا مالگذاری سرکار بابت کل محال کے واجب الادا تھی بطریق ڈگری
مین نیلام ہوا اور وقت نیلام کے بقایا مذکور کا اعلان کر دیا گیا تھا استحقاق خریدار کا نسبت حصہ کے

تاریخ نیلام سے شروع ہوا اور اس تاریخ کو ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۹ع کی دفعہ ۳۱۶ نافذ تھی صاحب کلکٹر نے زربقایا زرنیلام فاضل مین سے تفریق کرکے وصول کیا تجویز ہوئی کہ چونکہ تاریخ وصول بقایا کے زرفاضل نیلام مین سے خریدار مالک دس حصہ کا تھا اور وہ حصہ اور نامبردہ حسب دفعہ ۱۴۶ - ایکٹ مالگذاری ذمہ وار بقایا کے تھے لہذا زرنیلام فاضل مین سے بقایا ادا ہونیکی نسبت یہہ تصور کرنا چاہیے کہ مدیون ڈگری نے خریدار کی طرف سے بموجب بجو ادا کیا تھا اور مدیون ڈگری مستحق اسکا ہے کہ خریدار سے روپیہ دلایا دے انڈین لاریورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ حصہ ۳ ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۱۱ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۱۳ کتاب اردو نمبرہ ۸۶ سنہ ۱۸۸۲ء مورخہ ۲۳ - نومبر سنہ ۱۸۸۳ء رام چند بنام فتح سنگھ -

(۷)

بتاریخ خریداری حقیت مالگذاری سرکار کے بقایا مالگذاری باقی تھی دستاویز بیعنامہ مین ذکر اس بات کا نہ تھا کہ کون فریق مواخذہ وار ادا ے مالگذاری مذکور ہے خریدار نے مجبوراً بقایا مالگذاری ادا کی - تجویز ہوئی کہ خریدار زر مذکور جو اس طرح پر اوسنے ادا کیا بایع سے نہین پا سکتا انڈین لاریورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۶ حصہ ۱ - ماہ جنوری سنہ ۱۸۸۴ء صفحہ ۷۶ کتاب انگریزی نمبر ۱۹۱ سنہ ۱۸۸۳ء مورخہ ۲۰ - اگست سنہ ۱۸۸۳ء دوست محمد بنام سنجہ احمد -

(۸)

نالش مالک موضع کی جسنے مالگذاری ذمگی مالک موضع دیگر ادا کی ہو از قسم نالش قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ ہے اگر تعداد زر مودئی پانچسو روپیہ سے زیادہ نہو - انڈین لاریورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ حصہ ۳ - ماہ اپریل سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۳۱۴ کتاب انگریزی نمبر ۴ - ۲ سنہ ۱۸۸۱ء مورخہ ۴ اگست سنہ ۱۸۸۱ء قطب حسین بنام ابو الحسن -

(۹)

کوئی حصہ دار جسنے دوسرے کے عوض بقایا مالگذاری ادا کیا ہے اوسے عدالت سے مطالبہ زر مذکور پانے کا اختیار ہوگا - اسکی کچھہ بھی ضرورت نہین کہ مدعی نمبردار ہے یا منافع کا دعوی کرے - جہانگیری لال بنام

عوض خان بورڈس فایل نمبر ۷ غیر مطبوعہ۔

ممالک مغربی شمالی اودہ - ۱۰۹ و ۱۱۱

قواعد درباره ادائے مالگذاری اور بقایا کے اور درباره قید ان کے

دفعہ ۱۴۳ - مالگذاری اُن اقساط مین اور اُن اشخاص کو اور اُن اوقات اور مقامات پر ادا کیجائیگی جنکی نسبت قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۴ مین ہدایت ہو اور جو روپیہ اس نہج سے ادا نہ کیا جاوے وہ باقی مالگذاری سمجھا جائیگا اور وہ اشخاص جو اُسکے ادا کرنیکے ذمہ دار خواہ بطور حصہ دار خواہ بطور نمبردار کے ہون باقیدار قرار پائینگے

کسی بقایاے مالگذاری کی بابت سود کا مطالبہ سود نہین لیا جائیگا نہ کیا جائیگا

نوٹ - موافق راے مسٹر جسٹس ایکمین اور مسٹر جسٹس بنرجی کے جمع گزار مالگذاری سرکار بقایا مالگذاری پر سود سے نالش نہین کرسکتا (متجل داس بنام ہر پھول انڈین لا رپورٹ جلد ۶ الہ آباد صفحہ ۵۰۳) کا حوالہ دیا گیا -

زید جمع گذار نے بکر پر بقایا مالگذاری معہ سود کی بموجب ایک کھاتہ کے نالش کی اور ڈگری حاصل کی جسمین سود بھی شامل تھا اور بعد اسکے اسی قسم کے مقدمہ مین بموجب دوسرے کھاتہ کے بکر نے پھر زید کے دعوے سود پر اعتراض کیا مسٹر جسٹس بنرجی کی یہ راے ہوئی کہ بوجہ اسکے کہ دوسرے مقدمہ کی تجویز اونھین وجوہ پر مبنی تھی جسپر پہلے مقدمہ کی تجویز تھی یہ لازم نہین آتا کہ مقدمہ ثانی ممنوع السماعت ہو۔ مسٹر جسٹس ایکمین کی راے یہ تھی کہ پہلے مقدمہ کی تجویز دوسرے مقدمہ کی تجویز کو ممنوع السماعت کر دینے کا اثر رکھتی ہے۔ بالکشن بنام کشن لال انڈین لا رپورٹ جلد ۱۱ - الہ آباد صفحہ ۱۴۸ اور پہلوان سنگھ بنام رسال سنگھ انڈین لا رپورٹ جلد ۴ الہ آباد صفحہ ۵۵ کا حوالہ دیا گیا - چندی پرشاد بنام مہاراجہ مہیندر سنگھ - ویکلی نوٹ سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۷۳ -

کسی ایسے نمبردار کے ورثا جسنے کسی آراضی کی نسبت مالگذاری ادا کی ہو اور اب وہ آراضی بذریعہ بیع کے کسی شخص کے قبضے مین آگئی ہو اوس شخص قابض سے دین مالگذاری دلا پانے مین کامیاب نہین ہو سکتے جبتک یہ نہ ثابت کردین کہ شخص قابض کو اطلاع اس امر کی دی جا چکی ہے کہ آراضی مذکور

کی بابت مالگذاری سرکار نمبردار مذکور نے ادا کی ہو - خوشحال چند بنام نظام النساء کی نوٹس ۱۸۹۱ء صفحہ ۹-

جدید

بوساطت نمبرداران ادا کیا جانا دفعہ ۱۴۴ - مالگذاری بوساطت لمبردار ادا کیجائیگی جسکو بپابندی اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۴۳ مرتب کئے جائیں معاوضہ مین اُسقدر فیس جسقدر بورڈ مقرر کرے دیجائیگی اور یہ فیس دیگر مالکان کو ادا کرنی ہوگی اور اُس مالگذاری کے پانچ روپیہ فیصدی سے زیادہ نہوگی جو اُنکے حصون کی بابت واجب الادا ہو -

ممالک مغربی شمالی و اودھ - ۱۴۹-۱۱۳

حساب مصدقہ باقی ہونیکی شہادت ہوگا دفعہ ۱۴۵ - باغراض باب ہذا احساب مصدقہ تحصیلدار کا باقی کے ہونے اور اُسکی تعداد کی بابت اور اِس باب مین کہ کون شخص باقیدار ہے شہادت قطعی ہوگا -

ممالک مغربی شمالی و اودھ - ۱۵۰-۱۱۴ لغایت ۱۲۲

ضوابط وصولیابی بقایاے مالگذاری دفعہ ۱۴۶ - باقی مالگذاری ضابطہ ہاے مفصلہ ذیل مین سے ایک یا زیادہ کے بموجب وصول کیجا سکتی ہے -

(الف) بذریعہ اجراے دستک یا اطلاعنامہ بغرض حاضری بنام کسی باقیدار منجملہ باقیداران کے -

(ب) بذریعہ گرفتاری اور حراست باقیدار کے -

(ج) بذریعہ قرقی اور نیلام اُسکے مال منقولہ کے -

(د) بذریعہ قرقی اُس رقبہ خاص یا حصہ یا پٹی یا محال کے جسکی نسبت باقی واجب الادا ہو -

(ہ) بذریعہ انتقال اُس حصہ یا پٹی کے بنام اُس حصہ دار محال کے جسکے ذمہ مالگذاری باقی نرہے -

(و) بذریعہ فسخ بندوبست پٹی مذکور یا کل محال مذکور کے -

(ز) بذریعہ نیلام اُس رقبہ خاص یا پٹی یا کل محال کے -

(ح) بذریعہ نیلام دوسرے مال غیر منقولہ باقیدار کے -

فقرہ الف مین بجاے لفظ "سمن" کے لفظ "اطلاعنامہ" قایم کردیا گیا ہے تاکہ ایک غلط فہمی جو حاضری سمن کے اثر کی نسبت تھی جاتی رہی۔ سمن مذکور ایسا حکم نہین ہی جسکی عدم تعمیل سے وہ شخص جسکو حاضر ہونیکے واسطے حکم دیا گیا ہو مستوجب سزا حسب ۴۷ مجموعہ تعزیرات ہند ہو سکتا ہے۔

فقرہ ج مین بجاے لفظ "تعلیقہ" کے لفظ "قرقی" قایم کیا ہے تاکہ ہر جگہ ایک ہی لفظ ہو جاوے اور فقرات د و ز مین الفاظ "رقبہ خاص" داخل کیے گئے ہین تاکہ اون قطعات کی نسبت بھی حکم ہو جاوے جنپر جداگانہ مالگذاری تشخیص کیگئی ہو اور اُسی محال کے حصے یا پٹیان نہون۔

ممالک مغربی ۴ | اودہ - ۴

دستک و اطلاعنامہ بغرض حاضری

دفعہ ۱۴۷ - جایز ہے کہ باقی مالگذاری کے واقع ہونے پر دستک بدین ایما کہ باقیدار زر مطلوبہ کو میعاد معینہ دستک کے اندر ادا کرے یا اطلاعنامہ بغرض حاضری جاری کیا جاے۔

ممالک مغربی ۵ | اودہ - ۱۵

گرفتاری و حراست

دفعہ ۱۴۸ - باقیدار گرفتار ہو کر پندرہ دن تک حراست مین رکھا جاسکتا ہے بجز اسکے کہ زر بقایا اور خرچہ گرفتاری اور حراست اُس سے پیشتر ادا کر دیا جاے۔

اودہ - ۱۱۶

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی تعلقہ دار یا اور کوئی ایسا شخص جو عدالتہاے دیوانی مین اصالتًا حاضری سے بری ہو اور کوئی عورت حسب دفعہ ہذا گرفتار نہ کیا جائیگا اور نہ کیجائیگی اور حراست مین نہ رکھا جائیگا اور نہ رکھی جائیگی۔

نوٹ - جو شخص بعلت بقایا مالگذاری سرکار بموجب دفعہ ۱۴۸ - ایکٹ مالگذاری بحکم تحصیلدار گرفتار ہو کر مفرور ہو جاوے تو اوسپر الزام دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند عاید نہین ہو سکتا بلکہ وہ شخص دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند کا مجرم ہے دیکھو نوٹس ۹۰ نمبر ۹ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۴ کتاب نظایر ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام اکبر سنگھ۔

تحصیلداران بحیثیت اسسٹنٹ کلکٹر طورجہ دوم اختیار گرفتاری عمل مین لاسکتے ہین لیکن نوٹ صاحب کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر ناظم حصہ ضلع کو رپورٹ کرنا لازم ہے۔

ممالک مغربی و شمالی ۱۵۳ اوده ۱۱۷

قرقی و نیلام مال منقولہ — دفعہ ۱۴۹ - کلکٹر کو اختیار ہے کہ عام اس سے کہ باقیدار گرفتار کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو اُسکے مال منقولہ کو قرق کرے اور نیلام کرے۔

ہر قرقی اور نیلام جسکا حکم حسب دفعہ ہذا صادر کیا جائیگا وہ اس قانون نافذ الوقت کے مطابق ہوگا جو اجراے ڈگری عدالت دیوانی مین واسطے قرقی اور نیلام مال منقولہ کے ہو۔ علاوہ اشیا رشتہ کرہ فقرہ ہاے (الف) لغایت (ن) دفعہ ۲۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے وہ اشیا بھی قرقی اور نیلام محکومہ دفعہ ہذا سے مستثنیٰ ہونگی جو صرف اوقات مذہبی کے استعمال کے لئے مخصوص کیگئی ہون۔ خرچہ قرقی اور نیلام کا البقایاے مالگذاری مین اضافہ کردیا جائیگا اور اُسی ضابطہ کے مطابق قابل وصول ہوگا۔

نوٹ۔ درمیان ضبطی کے اور اُس قرقی کے جو حسب دفعہ ۱۵۳ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء عمل مین لائی جاتی ہے فرق عظیم ہے بحالت ضبطی مالک کے جملہ حقوق اُس شے سے جو کہ ضبط کیجاتی ہے جدا ہو جاتے ہین اور بحالت قرقی مالک کے حقوق شے منضبطہ سے جدا نہین ہوتے بلکہ معطل رہتے ہین اور یہہ بھی تجویز ہوئی کہ جب صاحبان کلکٹر بموجب دفعہ ۱۵۳ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء کوئی کارروائی کرتے ہین تو اوسوقت حیثیت اونکی کورٹ آف جسٹس کی نہین ہوتی بلکہ اوسوقت وہ بطور کارندہ سرکار کے عمل کرتے ہین۔
دیکھو نوٹس ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۳۲ کتاب انگریزی مورخہ ۱۷ اگست ۱۸۸۱ء قیصر ہند بنام محمد علی۔

ممالک مغربی و شمالی ۱۵۴ و ۱۵۶ اوده ۱۱۹ و ۱۲۰

قرقی آراضی — دفعہ ۱۵۰ - کلکٹر کو اختیار ہے کہ علاوہ یا بجاے کسی دیگر ضوابط مصرحہ بالا باب ہذا کے کسی رقبہ خاص یا حصہ یا پٹی یا محال کو جسکی بابت باقی واجب الوصول ہو قرق کرکے خود اپنے اہتمام مین لے لے۔ لیکن کوئی آراضی ایکہی باقی کی بابت قرقی کی تاریخ کے بعد کی یکم جولاے سے تین برس سے زیادہ مدت کے لئے زیر قرقی نرکھی جائیگی۔ مگر شرط یہہ ہے کہ جس حال مین کہ باقی مالگذاری اُس عرصہ سے پہلے مودی ہو جاے تو وہ آراضی واگذاشت کیجائیگی اور زر فاضل۔ اگر کچھ ہو۔ باقیدار یا اُسکے قایم مقام جایز کو دیدیا جائیگا۔

نوٹ - ہیہ ایسی جایداد کا جسکو صاحب کلکٹر نے بقایا مالگذاری کی علت مین قرق کر لیا ہو جایز ہے - کیونکہ جواز ہیہ کے لئے اتنا کافی ہی کہ واہب اون حقوق کو جو بوقت ہیہ اوسکو حاصل ہون موہوب کے حق مین منتقل کر دے اسکی ضرورت نہین کہ جایداد پر قبضہ کرایا جاوے - ملک عبد الغفور بنام ملکہ (انڈین لا رپورٹ جلد ۱۰ کلکتہ صفحہ ۱۱۱۲) و محمد بخش خان بنام حسینی بی بی (انڈین لا رپورٹ جلد ۱۵ کلکتہ صفحہ ۶۸۴) و رحیم بخش بنام محمد حسن (انڈین لا رپورٹ جلد ۱۱ - الہ آباد صفحہ ۱) و معین الدین بنام منیر شاہ (انڈین لا رپورٹ جلد ۶ بمبئی صفحہ ۶۵۰) کا حوالہ دیا گیا - انوری بیگم بنام نظام الدین شاہ دیکھو ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۹۹ء صفحہ ۸ -

ممالک مغربی و شمالی اودہ - ۱۱۹

مہتمم کے اختیارات و ذمہ داریان

دفعہ ۱۵۱ - جس زمانہ مین کہ آراضی اس طور پر زیر اہتمام خاص رہے کلکٹر پر مراعات اُن تمام معاہدات کی واجب ہونگی جو بوقت قرقی مابین باقیدار اور مالکان ادنی یا اسامیان کے قایم تھے اور کلکٹر جایداد مقروقہ حسب بالا کے انتظام کرنے اور تمام زرلگان اور منافع کے لینے کا جو اُس سے حاصل ہو مستحق ہوگا - آمدنی ایسی جایداد مقروقہ کی کسی ایسی قسط مالگذاری کے ادا کرنے مین جو بعد قرقی واجب الادا ہوئی ہو اور خرچہ قرقی اور انتظام کے ادا کرنے مین صرف کیجائیگی اور جو زر فاضل ہو اُس باقی کے ادا کرنے مین صرف کیا جائیگا جسکی علت مین قرقی کیگئی تھی -

ممالک مغربی و شمالی اودہ - ۱۲۱

باقیدار کے حصہ کا انتقال

دفعہ ۱۵۲ - جب باقی مالگذاری بابت کسی حصہ یا پٹی محال کے یافتنی ہو تو کلکٹر کو اختیار رہے کہ علاوہ یا بجاے کسی ضوابط مصرحہ بالا باب ہذا کے کمشنر کی منظوری پہلے حاصل کر کے اُس حصہ یا پٹی کو اُس مدت کے لئے جو تاریخ منظوری کے مین بعد کی یکم جولائی سے پندرہ برس سے زیادہ نہو اُس حصہ یا پٹی کے مالکان کے سوائے اور سب حصہ داران محال کے نام یا اُنمین سے کسیکے نام اس شرط سے کہ وہ اس باقی کو ادا کرین اور اُن شرایط پر جنکو کمشنر ہر صورت مین مقرر کرے منتقل کر دے ایسا انتقال اُس ذمہ داری پر جو اُس محال کے حصہ داران پر مشترکا اور منفردا ہے

جسمین ایسا انتقال نافذ کیا گیا ہے موثر نہوگا۔

انتقال کی مدت کے منقضی ہوجانے کے بعد وہ حصہ یا پٹی اوسکے مالکون کو واپس دیدی جائیگی اور ایسے حصہ یا پٹی پر کوئی مطالبہ کسی بقایا کی بابت منجانب گورنمنٹ یا منتقل الیہ باقی نرہیگا۔

نوٹ۔ صاحب کلکٹر نے بعلت بقایاے مالگذاری ایک موضع مین امانی انتظام کیا اور ۱۹۔ فروری ۱۸۶۷ء کو پندرہ برس کا ٹھیکہ بہاری لال مدعا علیہ کو دیا اور بہاری لال و محبوب کنور سے واسطے ادائے مالگذاری کے ایک تمسک باستغراق کسیقدر آراضی کے لکھوالیا بہاری لال نے ادائے مالگذاری مین قصور کیا تب صاحب کلکٹر نے نالش دایر کرکے ڈگری حاصل کی اور رکند رام مدعی کے ہاتھ بیچ کرڈالی بعد ازان رکند رام نے نالش ہذا واسطے دلاپانے روپیہ بقرقی و نیلام جایداد مستغرقہ تمسک کے دایر کی تجویز ہوئی کہ صرف ڈگری بدست رکند رام منتقل ہوئی تھی ایسی صورت مین جو کچھ صاحب کلکٹر کو نسبت وصول ڈگری کے حاصل تھا وہی رکند رام کو بھی حاصل ہے لہذا وہ مستحق نافذ کرانے رہن کا بذریعہ نالش نمبری کے نہین ہے۔ دیکھو نوٹس الہ آباد نمبر ۱۷۶ مورخہ ۳۱۔ جولائے ۱۸۷۳ء مہر سہاے لال بنام رکند رام

بندوبست کب فسخ کیا جاسکتا ہے

ممالک مغربی و شمالی ۱۵۱ اودھ-۱۲۴

دفعہ ۱۵۳۔ جب کلکٹر کی راے مین ضوابط مصرحہ بالا باب ہذا اوس باقی کے وصول کرنے کے لئے کافی نہون تو مشار الیہ کو اختیار ہے کہ علاوہ یا بجاے تمام یا کسی ضوابط مصرحہ بالا کے رپورٹ اوس معاملہ کی ارسال کرے اور بورڈ کو یا درصورت تعلقہ یا حصہ تعلقہ واقع ملک اودھ کے لوکل گورنمنٹ کو برطبق رپورٹ مذکور اس حکم کے صادر کرنے کا اختیار ہوگا کہ بندوبست موجودہ اوس پٹی یا محال کا جسکی نسبت باقی واجب الادا ہو فسخ کیا جاے۔

احکام دفعہ ہذا کے اوس باقی مالگذاری کے وصول کرنے کے لئے جو آراضی کی بابت بحالات ذیل واجب الوصول ہو نافذ نکئے جائینگے۔

(الف) جس حالت مین کہ آراضی زیر قرقی ہو۔ یا

(ب) جس حالت مین کہ آراضی تحت اہتمام کورٹ آف وارڈس کے ہو۔ یا

(ج) جبکہ آراضی کا بندوبست استمراری ہو۔

ممالک مغربی شمالی و اودھ - ۱۲۵

بندوبست کی منسوخی کے زمانہ مین انتظام

دفعہ ۱۵۴ - جب کسی آراضی کا بندوبست فسخ ہو جاے تو کلکٹر کو جایز ہے کہ کمشنر کی منظوری پہلے حاصل کر کے اُس مدت کے لیے اور اُن شرایط پر جو کمشنر کے حضور سے منظور ہون اوس آراضی کا اہتمام خود کرے یا اوسکو ٹھیکہ مستاجری پر دے۔

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی آراضی فسخ بندوبست کی تاریخ کے مین بعد کی یکم جولای سے پندرہ سال سے زیادہ مدت تک اس طور پر زیر اہتمام نرکھی جائیگی نہ ٹھیکہ مستاجری پر دیجائیگی۔

تمام معاہدات جو ایسی آراضی کے متعلق قبل ازین باقیدار نے یا ایسے شخص نے کئے ہون جو اُسکے ذریعہ سے دعویدار ہوا اور تمام عطیات جو قانون نافذ الوقت کے بموجب قابل ضبطی (واپسی) ہون حسب مرضی کلکٹر یا ٹھیکہ دار مستاجری ممکن الانفساخ ہو جائینگے۔

نوٹ - بندوبست آراضی مملوکہ گوردیال کا جسکو اوسنے رہن کردیا تھا حسب منشا دفعہ ۱۵۰ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء منسوخ ہوگیا اور بعد ازان صاحب کلکٹر ضلع نے حسب منشا دفعہ ۱۵۹ - آراضی مذکور کو مستاجری پر دیا جب مالگذاری مین باقی پڑی تو صاحب کلکٹر نے حسب دفعہ مذکور آراضی مذکور کو زیر اہتمام اپنے لیا بعد ازان حسب منشا دفعات ۱۶۵ و ۴۳ - ایکٹ مذکور آراضی مذکور کا بندوبست ساتھ زوجہ گوردیال کے ہوا۔ تجویز ہوئی کہ عدالت از روے دفعہ ۲۴۳ حرف (د) ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء اس امر کی بحث کی تجویز سے ممنوع ہے کہ آیا بندوبست جائز طور پر بجانب صاحب کلکٹر ساتھ زوجہ راہن کے عمل مین آیا یا نہین - اور اسلیے سماۃ کا قایم مقام حق حقوق مذکور شامل

راہن کے ہونا تصور کر لینا چاہئے لہذا حقیت مذکور جو لقبضہ سماۃ ہے مواخذہ دار رہن ہے اور مرتہن مستحق دعوی بیعات بمقابلہ سماۃ ہے - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۶ حصہ ماہ جون ۱۸۸۴ء صفحہ ۵۴۴ کتاب انگریزی - بڑی بہو بنام گلاب چند -

ممالک مغربی شمالی ۱۶۰ اودہ ۱۲۶

قرقی یا بندوبست کے انفساخ کا اشتہار

دفعہ ۱۵۵ - جب کلکٹر کسی آراضی کو حسب دفعہ ۱۵۰ قرق کرے یا حسب دفعہ ۱۵۲ اُسکو منتقل کرے یا جب بندوبست کسی آراضی کا حسب دفعہ ۱۵۳ فسخ کیا جائے تو مشارالیہ کو لازم ہے کہ اُسکا ایک اشتہار جاری کرے -

ممالک مغربی شمالی ۱۶۱ و ۱۶۲ اودہ ۱۲۷ و ۱۲۸

جو روپیہ اشتہار کے بعد یا بطور پیش بندی تاریخ مقررہ سے پہلے باقیدار کو ادا کیا جائیگا اُس سے ادا کرنے والا بری الذمہ ہوگا

دفعہ ۱۵۶ - اُس اشتہار کی تاریخ کے بعد یا بطور پیش بندی تاریخ مقررہ سے پہلے جو روپیہ بابت لگان یا اور کسی رقم نکاسی آراضی مذکور کے کسی شخص کو علاوہ کلکٹر یا منتقل الیہ یا ٹھیکہ دار مستاجری کے ادا کیا جائے اُس سے وہ شخص ادا کنندہ اُس ذمہ داری سے بری نہو جائیگا جو کلکٹر یا منتقل الیہ یا ٹھیکہ دار مستاجری کو - جیسی کہ صورت ہو - ادا کرنے کے لئے اُسپر ہو -

نوٹ - بموجب اس دفعہ کے اشتہار کی تاریخ سے پہلے تاریخ مقررہ پر (لگان وغیرہ کا) ادا کرنا ایسا نہیں سمجھا جاویگا کہ بطور پیش بندی اشتہار کے ہو - بعد اشتہار کے ادا کرنا لگان کا ذمہ داری سے بری ہوگا -

ممالک مغربی شمالی ۱۶۳ اودہ ۱۲۹

وصولیابی اُس نہ باقی کی جو مستاجر کے ذمہ واجب الوصول ہے

دفعہ ۱۵۷ - جب حسب دفعہ ۱۵۴ یا دفعہ ۱۵۹ کسی آراضی کا ٹھیکہ مستاجری دیا جائے تو جو روپیہ مستاجر کے ذمہ اُسکے ٹھیکہ کے بموجب واجب الادا ہو وہ اُس سے یا اوسکے ضامن سے (اگر کوئی ہو) مثل باقی مالگذاری کے وصول کیا جاسکتا ہے -

ممالک مغربی و شمالی ۱۶۴
اوده - ۱۳۰

حصہ داران کی مشترک ذمہ داری نسبت مالگذاری کے جبتک بندوبست فسخ رہے ملتوی رہیگی

دفعہ ۱۵۸ - جب بندوبست کسی پٹی کا حسب دفعہ ۱۵۳ فسخ کیا جاے تو مشترک ذمہ داری حصہ داران محال کی بابت مالگذاری پٹی مذکور کے اوس فسخ ہونے کی تاریخ سے اوسوقت تک ملتوی رہیگی جبکہ نیا بندوبست پٹی مذکور کا حسب دفعہ ۱۵۹ عمل مین آئے۔

ممالک مغربی و شمالی ۱۶۵
اوده - ۱۳۱

بندوبست بعد منقضی ہونے اوس مدت کے جسکے لئے آراضی ٹھیکہ متاجری پر دی گئی ہو یا اہتمام خاص مین رکھی گئی ہو

دفعہ ۱۵۹ - بعد منقضی ہونے اوس مدت کے جسکے لئے کوئی آراضی حسب دفعہ ۱۵۴ زیر اہتمام رکھی گئی ہے یا ٹھیکہ متاجری پر دیگئی ہے کلکٹر کو لازم ہے کہ واسطے باقیماندہ میعاد بندوبست اصلی کے اوس شخص سے جو حسب دفعہ ۶۵ مستحق بندوبست ہو اوس آراضی کا بندوبست جدید اون شرائط پر جنکی بورڈ - یا بصورت تعلقہ یا حصہ تعلقہ کے لوکل گورنمنٹ - ہدایت کرے قبول کرنے کے لئے کہے -

اگر بندوبست قبول کرنے سے انکار کیا جاے تو کلکٹر کو جایز ہے کہ بمنظوری کمشنر واسطے باقیماندہ میعاد بندوبست اصلی کے اوس آراضی کی نسبت بموجب احکام دفعات ۶۸ لغایت ۷۴ (بشمول ہر دو) جہان تک کہ وہ احکام متعلق ہوسکین عملدرآمد کرے -

ممالک مغربی و شمالی ۱۶۶
اوده - ۱۳۲

باقیدار کے رقبہ خاص یا پٹی یا محال کا نیلام

دفعہ ۱۶۰ - جب کلکٹر کی راے مین وہ دوسرے ضوابط جنکی صراحت باب ہذا مین قبل ازین کیگئی ہے واسطے وصولیابی کسی باقی کے کافی نہون تو مشار الیہ کو اختیار ہے کہ علاوہ یا بجاے تمام یا کسی ایسے دیگر ضوابط کے بورڈ سے - یا درصورت تعلقہ یا حصہ تعلقہ واقع ملک اوده کے لوکل گورنمنٹ سے پیشتر منظوری حاصل کرکے اوس رقبہ خاص یا پٹی یا محال کو جسکی بابت باقی مذکور واجب الوصول ہو نیلام کرے -

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی رقبہ خاص یا پٹی یا محال بابت کسی باقی کے جو صورتہاے ذیل مین پڑی ہو نیلام نہ کیا جائیگا - یعنی جس حالت مین کہ وہ -

(الف) زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کے ہو۔ یا

(ب) زیر اہتمام خاص کلکٹر کے ہو۔ یا

(ج) مستاجری پر حسب احکام ایکٹ ہذا ہو۔

مالک مغربی و شمالی و اودھ ۱۹۰۱ء ۳۲۔

آراضی تمام بارون (ذمہ داریون) سے بری نیلام کی جائیگی

دفعہ ۱۶۱۔ جو آراضی حسب دفعہ ملحقہ بالا نیلام کیجائے وہ تمام بارون (ذمہ داریون) سے بری نیلام کیجائیگی۔

اور تمام عطیات جو بموجب قانون نافذ الوقت قابل ضبطی (واپسی) ہون اور تمام معاہدات جو کسی اور شخص نے بجز مشتری کے اُس آراضی کی بابت پیشتر کئے ہون خریدار نیلام کی مرضی پر ممکن الانفساخ ہونگے۔

دفعہ ہذا کے جزو ماسبق کا کوئی امر صور تہائے مفصلہ ذیل سے متعلق نہوگا۔

(الف) اُن محالات مین جنکا بندوبست استمراری ہو ایسی اراضیات سے جنپر قبضہ بذریعہ ایسے تحریری پٹہ جات حسب ضابطہ رجسٹری شدہ کے ہو جو بہ نیک نیتی لگان واجبی پر اور رقبہ جات مصرحہ کے لئے کسی مالک سابق نے اُس میعاد کے واسطے جو بیس سال سے زیادہ نہو دیے ہون۔

(ب) تمام محالات مین اُن آراضیات سے جو بذریعہ ایسے پٹہ جات کے جو نیک نیتی سے دیے گئے ہون لگان واجبی پر بطور چند روزہ یا دوام کے لیے مکانات سکونت یا کارخانون کی تعمیر کی غرض سے یا کانون یا باغون یا تالابون یا نہرون یا مقامات پرستش یا قبرستانون کے واسطے قبضہ مین ہون اور وہ اراضیات اغراض مصرحہ پٹہ جات مذکور مین مستعمل رہی ہون۔

لیکن بورڈ کو اختیار ہے کہ بمنظوری لوکل گورنمنٹ کسی وقت مین نیلام کے عمل مین آنے سے قبل جس طور پر کہ مناسب سمجھے یہہ ہدایت کرے کہ نیلام مشروط بپابندی ایسے مرافق یا حقوق واقع آراضی کے عمل مین لایا جاے جو مالک قابض آراضی نے یا کسی

ایسے شخص نے جسکے ذریعہ سے وہ دعویدار ہو پیدا کیے ہون۔

نوٹ - درمیان اوس نیلام کے جو بعلت بقایا مالگذاری سرکار کیطرف سے ہوتا ہے اور اوس نیلام کے جو بعلت بقایا لگان یا قسط معافیدار ہوتا ہے از روے قانون بہت فرق ہے - جو جایداد بعلت بقایا سرکاری نیلام ہوتی ہے وہ حسب دفعہ ہذا تمام مواخذہ جات سے پاک و صاف متصور ہو کر نیلام ہوتی ہے اور جو جایداد بعلت بقایا لگان نیلام ہوتی ہے اوسپر تاریخ نیلام سے پیشتر کے سب دین باقی رہتے ہین

(دیکھو داس بنام ہر سہیل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶)

اختیار واسطے عمل مین لانے کارروائی کے نسبت ایسے حقوق باقیدار کے جو علاوہ اُس جایداد کے جسکی بابت مالگذاری باقی ہو کسی اور جایداد مین ہون

ممالک مغربی و شمالی اودھ - ۱۳۵

دفعہ ۱۶۲ - (۱) اگر زر باقی ضوابط مرقومہ بالا مین سے کسی کے ذریعہ سے وصول نہو سکے اور باقیدار مالک یا قابض کسی اور محال کا یا کسی اور محال کے کسی حصہ کا یا کسی اور مال غیر منقولہ کا ہو تو کلکٹر کو جایز ہے کہ اُس محال یا حصہ یا اور مال غیر منقولہ کی نسبت حسب احکام ایکٹ ہذا کارروائی اُسی طرح عمل مین لائے کہ گویا وہ ایسی آراضی ہے جسکی بابت مالگذاری واجب الوصول ہے۔

مگر شرطیہ ہے کہ اُس ضابطہ کا اثر تنہا باقیدار کے حقوق پر ہوگا اور کلفی حقوق پر نہوگا اور جب ایسا مال نیلام کیا جاے تو احکام دفعہ (۱۶۱) ایسے نیلام سے متعلق نہونگے۔

(۲) کوئی روپیہ جو بطور بقایاے مالگذاری کے قابل وصول ہو مگر کسی خاص آراضی کی بابت واجب الادا نہو حسب ضابطہ محکومہ دفعہ ہذا باقیدار کے کسی مال غیر منقولہ سے وصول کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ - عبارت شرطیہ متعلقہ دفعہ ہذا کا یہہ منشا نہین ہے کہ بار (ذمہ داریان) کسی خاص طور پر جایز قرار دی جائین بلکہ اوسکا منشا یہہ ہے کہ یہہ قرار دیا جاے کہ نیلام بپابندی معمولی شرایط نیلام آراضی کے اور نہ بپابندی خاص شرایط نیلام حسب دفعہ ۱۶۱ کے عمل مین آئیگا اوسی کے مطابق عبارت شرطیہ مذکور کی ترمیم کر دیگئی ہے۔

ممالک مغربی و شمالی ۱۷۰ و ۱۷۱
اودھ - ۱۳۷ و ۱۳۸

اشتہار نیلام

دفعہ ۱۶۳ - جب کسی آراضی یا دیگر مال غیر منقولہ کے نیلام کرنے کے لئے منظوری حسب دفعہ ۱۴۰ یا دفعہ ۱۶۲ حاصل ہوجائے تو کلکٹر اُس نیلام کا جسکا قصد ہو ایک اشتہار جاری کریگا اور اُس آراضی کی جو نیلام ہونیوالی ہو اور مالگذاری کی اگر اُسپر کوئی تشخیص کیگئی ہو اور بقایا کی جسکی علت مین وہ نیلام ہونیوالی ہو اور وقت اور مقام نیلام کی تصریح درج ہوگی اور نیز یہہ درج ہوگا کہ آیا آراضی حسب دفعہ ۱۶۱ بارون (ذمہ داریون) سے بری الذمہ یا غیر بری الذمہ نیلام کیجائیگی اور کوئی دیگر امور جو کلکٹر کی راے مین ضروری ہون درج ہونگے۔

اُس اشتہار کی ایک نقل کی باقیدار پر تعمیل کرائی جائیگی۔

ممالک مغربی و شمالی ۱۷۲
اودھ - ۱۳۹

نیلام کس وقت اور کون عمل مین لائیگا۔

دفعہ ۱۶۴ - ہر نیلام حسب باب ہذا کلکٹر بذات خود یا کوئی اسسٹنٹ کلکٹر جسکو کلکٹر بالخصوص اس کام کے لئے مقرر کرے عمل مین لائے گا۔

ایسا نیلام بروز یکشنبہ یا اور یوم تعطیل معینہ پر یا اُسوقت تک عمل مین نہ آئیگا جب تک کہ اُس تاریخ سے جسپر اشتہار نیلام جاری ہوا ہو کم سے کم تیس دن نہ گذر جائین۔

کلکٹر کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً ملتوی کرے۔

نوٹ - جب نیلام جایداد غیر منقولہ مین قبل انقضاے ۳۰ یوم مطلوبہ دفعہ ۲۹۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی اور بغیر رضامندی مدیون کے وقوع مین آئے تو تجویز ہوئی کہ وقوع مین آنا نیلام کا بنظر ان حالات کے محض بے ضابطگی اندر مراد دفعہ ۳۱۱ - مجموعہ ضابطہ دیوانی کے نہین ہے بلکہ ایک ناجوازی ہے اور مدیون کو اختیار اعتراض کرنیکا نسبت نیلام کے اور درخواست کرنیکا بربنار ایسی بے ضابطگی نیلام کے منسوخ کرانے کے لئے بغیر ثابت کرنے اس امر کے تھا کہ اوسنے کوئی ضرر اصلی اوٹھایا ہے۔ دیکھو لاء رپورٹس ۱۸۸۹ء صفحہ ۱۱۵ کتاب انگریزی مورخہ ۵ - مارچ ۱۸۸۹ء عیسوی - گنگا پرشاد بنام جگ لال راے۔

تاریخ ۳۰- جون ۱۸۸۶ء کو اشتہار نیلام درعدالت پر آویزان ہوا اور اشتہار مذکور مین کوئی مقام نیلام مندرج نہین تھا تاریخ ۲۷- جولائی مندرج تھی- لیکن نیلام ۲۹- جولائی کو اور قبل گذرنے میعاد ۳۰ یوم متذکرہ دفعہ ۲۹۰ ضابطہ دیوانی کے عمل مین آیا تجویز ہوئی کہ بوجہ عدم تعمیل دفعہ ۲۸۷ و ۲۹۰ ضابطہ دیوانی کے نیلام قابل منسوخی ہے- انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ حصہ ۹- ماہ ستمبر ۱۸۸۷ء صفحہ ۱۱۵ کتاب انگریزی و اردو نمبر ۱۲ ۱۸۸۱ء- مورخہ ۲۳- مارچ ۱۸۸۱ء- ویکلی نوٹس ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۴۵- کتاب انگریزی- جبو دا بنام متھرا داس-

اشتہار نیلام بہ تعین تاریخ ۲۰- ستمبر جاری ہوا لیکن نیلام ۲۰ و ۲۱- ستمبر کو بوجہ تعطیل یکشنبہ وعید کے عمل مین نہین آیا بلکہ ۲۲- ستمبر کو بلا اجرار اشتہار جدید کے کم قیمت کو نیلام ہوا- ڈگریدار نے درخواست منسوخی نیلام بوجہ بے ضابطگی اشتہار نیلام وکمی قیمت پیش کی- تجویز ہوئی کہ درخواست قابل منظوری تھی کیونکہ اس سے زیادہ کیا بے ضابطگی ہوسکتی تھی کہ جو تاریخ نیلام کی مقرر تھی اُس تاریخ کو بوجہ تعطیل نیلام نہین ہوسکتا تھا- ویکلی نوٹس ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۲۷ کتاب انگریزی نمبر ۲۶ ۱۸۸۶ء مورخہ ۲۰- مئی ۱۸۸۶ء- برج نندن داس بنام دلپت سنگہ-

اشتہار نیلام درعدالت پر ۴- نومبر ۱۸۸۴ء کو آویزان ہوا اور نیلام جایداد غیر منقولہ ۲۰- نومبر ۱۸۸۴ء کو قبل انقضاے ۳۰ یوم بلا رضامندی تحریری مدیون کے عمل مین آیا لہذا نیلام مذکور قابل منسوخی ہے- ویکلی نوٹس ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۰۴ کتاب انگریزی نمبر ۹ ۱۸۸۵ء مورخہ ۹- نومبر ۱۸۸۵ء ناتھو بنام ہرنیج-

نیلام شدہ جایداد کے واسطے بولی بولنے یا اُسکے حاصل کرنے کی ممانعت	**دفعہ ۱۶۵**- لازم ہے کہ کوئی ایسا عہدہ دار جسکو کسی ایسے نیلام کے متعلق کوئی خدمت سپرد ہو اور کوئی اشخاص جنکو عہدہ دار مذکور مقرر کرے یا جو اُسکے

ممالک مغربی شمالی فقرہ اخیر دفعہ

ماتحت ہون حیلتاً یا صراحتاً جایداد نیلام شدہ یا کسی حقیت واقع جایداد مذکور کے

لئے نیلام مین بولی نبولین نہ اوسکو اور طرح سے حاصل کرین نہ اوسکے حاصل کرنیکا قصد کرین بجز اوس صورت کے کہ عہدہ دار نذکور گورنمنٹ یا کورٹ آف وارڈس کی طرف سے عمل کرتا ہو۔

ممالک مغربی شمالی ۱۶۳
اودھ - ۱۴۰

نیلام کب موقوف کیا جاسکتا ہی

دفعہ ۱۶۶ - اگر باقیدار بابت اوس آراضی کے جو نیلام ہونے والی ہے تاریخ معینہ نیلام سے پہلے کسی وقت اُس شخص کو جو حسب دفعہ ۱۴۲ اُس آراضی کی جمع مشخصہ کے وصول کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہو یا کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کو جسمین کہ وہ آراضی واقع ہے باقی (مالگذاری) کا روپیہ ادا کرے تو نیلام موقوف کیا جائیگا۔

ممالک مغربی شمالی ۱۶۴
اودھ - ۱۴۱

خریدار کا زر امانت جمع کرنا - درصورت نہ جمع کرنے زر امانت کے آراضی کا از سر نو نیلام کیا جانا

دفعہ ۱۶۷ - جو شخص خریدار قرار دیا جاے اُسکو لازم ہوگا کہ فوراً پچیس روپیہ فیصدی اپنی بولی کی تعداد پر بطور امانت داخل کرے اور درصورت نہ داخل کرنیکے آراضی کا نیلام فوراً پھر کیا جائیگا اور ایسا شخص اُن اخراجات کا جو نیلام اول مین ہوے ہون اور نیز اوس کمی قیمت کا جو از سر نو نیلام کرنے سے ہوئی ہو ذمہ دار ہوگا اور یہہ اخراجات اور کمی قیمت مثل بقایاے مالگذاری کے کلکٹر اُس سے وصول کرسکتا ہے۔

نوٹ - اگر کوئی خریدار نیلام بلا ارادہ خرید قیمت بڑھادے اور پھر زر بیعانگی جمع نکرے تو دوبارہ نیلام کے وقت جو کمی نیلام مین مع خرچہ ابتدائی آوے وہ اس دفعہ کے بموجب وصول ہوسکتی ہے۔

ممالک مغربی شمالی ۱۶۵
اودھ - ۱۴۲

زر نیلام کب ادا کیا جائیگا

دفعہ ۱۶۸ - خریدار کو لازم ہے کہ کل زر ثمن نیلام تاریخ نیلام سے پندرھوین دن یا اُس سے پہلے کلکٹر کے دفتر مین داخل کرے۔

زر نیلام کے ادا نکرنے کا اثر

اور اگر زر ثمن نیلام کا اس طور پر داخل نہ کیا جاے تو زر امانت بعد وضع کرنے اخراجات نیلام کے سرکار مین ضبط ہوگا اور جایداد از سر نو نیلام کیجائیگی اور خریدار نادہندہ اُس جایداد کی نسبت یا زر نیلام ثانی کے کسی جزو کی نسبت کچھ استحقاق نرکھیگا۔

ممالک مغربی و شمالی ۱۶۹
اودھ ۱۴۳

ذمہ داری خریدار کی بابت
ثمن نقصان کے جو بار دیگر
نیلام کرنے سے ہو

دفعہ ۱۶۹ - اگر زر ثمن اوس نیلام کا جو بالآخر کیا جاے خریدار نادھند کی بولی ہوئی قیمت سے کم ہو تو کمی کا روپیہ اُس سے مثل بقایاے مالگذاری کے قابل وصول ہوگا۔

ممالک مغربی و شمالی ۱۷۰
اودھ ۱۴۴

اشتہار قبل نیلام ثانی

دفعہ ۱۷۰ - کوئی نیلام بعد التواے حسب دفعہ ۱۶۴ کے اور کوئی نیلام ثانی حسب دفعہ ۱۶۷ جو زر ثمن نیلام کے نہ ادا ہونے کے سبب سے ہو اُس وقت تک نہ کیا جائیگا جب تک کہ ایک اشتہار جدید اُسی طریقہ کے بموجب جو ابتدائی نیلام کے واسطے مقرر رہے جاری نہو چکے۔

نوٹ - نیلام کے لئے جب ایک تاریخ مقرر کیجاے تو بغیر اجراے اشتہار جدید کے وہ دوسری تاریخ پر نیلام نہیں ہوسکتا (گنیش سنگہ بنام بنوبی بی دیکھی نوٹ ۱۸۸۳ء صفحہ ۸۵)

ممالک مغربی و شمالی ۱۷۱

نیلام کی اطلاع کمشنر کو کیجائیگی

دفعہ ۱۷۱ - ہر نیلام آراضی یا دیگر مال غیر منقولہ حسب ایکٹ ہذا کی اطلاع کلکٹر کمشنر کو کریگا۔

بقایا وغیرہ داخل کرنے پر
منسوخی نیلام کی درخواست

دفعہ ۱۷۲ (۱) کوئی شخص جسکی اراضی یا دیگر مال غیر منقولہ حسب ایکٹ ہذا نیلام ہو جاے کسی وقت مین تاریخ نیلام سے تیس دن کے اندر نیلام کے منسوخ کرانے کی درخواست دیسکتا ہے اس شرط پر کہ۔

(الف) خریدار کو ادا کرنے کے لئے اُسقدر روپیہ جو زر ثمن نیلام کے پانچ فیصدی کے مساوی ہو - اور

(ب) بقایا کی بابت ادا کرنے کے لئے روپیہ مندرجہ اشتہار نیلام جسکی وصولیابی کے واسطے نیلام کا حکم ہوا تھا بعد منہائی اُس رقم کے جو تاریخ اشتہار نیلام سے بقایا کی بابت ادا کی گئی ہو - اور

(ج) خرچہ نیلام۔

کلکٹر کے دفتر مین داخل کرے۔

اگر تیس دن کے اندر یہہ سب روپیہ داخل کر دیا جاے تو کلکٹر حکم منسوخی نیلام صادر کرے گا۔

مگر شرط یہہ ہے کہ جو شخص ایسے نیلام کی منسوخی کی درخواست حسب دفعہ ۷۳ اگذرانے اُسکو حسب دفعہ ہذا درخواست دینے کا استحقاق نہوگا۔

اور یہہ بھی شرط ہے کہ اگر اراضی حسب دفعہ ۱۶۱ باردن (ذمہ داریون) سے بری نیلام ہوئی ہو تو جسوقت نیلام حسب دفعہ ہذا منسوخ ہوجاے اُسیوقت فوراً بار (ذمہ داریان) ازسرنو قایم ہوجائینگی۔

(۲) کلکٹر کو لازم ہوگا کہ ہر درخواست منسوخی نیلام حسب دفعہ ہذا کی اور حکم اخیر کی جو اوسپر صادر ہو کمشنر کے حضور مین فوراً اطلاع کرے۔

نوٹ - دفعہ ہذا کے موافق جو بیع عمل مین اوے اوسپر دفعہ ۳۱۰ الف مجموعہ ضابطہ دیوانی کے احکام کا اطلاق ہوسکتا ہے۔

درخواست بغرض منسوخی نیلام بربناے بے ضابطگی وغیرہ

دفعہ ۷۳ - تاریخ نیلام سے تیس دن کے اندر کسی وقت کمشنر کے اجلاس مین درخواست فسخ نیلام کی بربنا کسی بے ضابطگی یا غلطی نفس الامر کے جو اُسکے مشتہر کرنے یا اُسکے عمل مین لانے مین واقع ہوئی ہو گذرسکتی ہے۔

ممالک مغربی و شمالی ۱۸۹ اودہ - ۱۴۵ و ۱۴۶

لیکن کوئی نیلام ایسی وجوہ سے منسوخ نہوگا الا اُس حال مین کہ سایل حسب اطمینان کمشنر یہہ ثابت کرے کہ اُسکے حق مین بوجہ بے ضابطگی یا غلطی مذکور کے نقصان واقعی ہوا ہے۔

نوٹ - عدالت جاری کنندہ ڈگری نے حکم التواے نیلام اجراے ڈگری صادر کیا لیکن حکم پاس اہلکار عامل نیلام کے نہین پہونچا اور اسوجہ سے نیلام وقوع مین آیا مدیون ڈگری نے درخواست واسطے منسوخ کرانے نیلام بوجہ کالعدم ہونیکے کی - ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ تاثیر حکم عدالت کی جو شعور [illegible]

نیلام تھا یہہ تھی کہ اہلکار کو اوس تاریخ پر جو پیشتر مقرر ہو چکی تھی نیلام کرنیکا اختیار نہین رہا اور سقم نیلام بمنزلہ ایک ناجوازی کے ہے نہ بمنزلہ ایک بے ضابطگی اندر مراد دفعہ ۳۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہے اور اسوجہ سے یہہ ثابت کرنا ضرور نہین ہے کہ سقم سے ضرر اصلی مدیون کو پہونچا اور عدالت نیلام جائیہ کو بحال نہین کر سکتی بلکہ اوسکا کالعدم ہونا تجویز کرتی ہے - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۹۶ کتاب انگریزی - سنت لال بنام امرا و النسا ر -

درخواست منسوخی نیلام مین یہہ ثابت کرنا کافی نہین ہے کہ نیلام کے اشتہار اور تعمیل مین بے ضابطگی اہم ہوئی ہے اور قیمت بازاری سے کم قیمت وصول ہوئی ہے بلکہ اوسکو ایک امر کا دوسرے سے سلسلہ ملا دینا چاہئے یعنی نقصان کو بے ضابطگی سے بطور اثر اور وجہ کے بذریعہ شہادت صریحی کے ملانا چاہئے - ویکلی نوٹس ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۵۴ کتاب انگریزی - جگناتھ بنام نکند پرشاد -

بادی النظر مین نیلام جایز سمجھا جائیگا جب تک کہ منجانب اوسکے جو خواستگار منسوخی نیلام ہو یہہ ثابت نہ کیا جاے کہ نیلام مذکور بے ضابطہ ہے اس لئے بار ثبوت بیضابطگی و ضرر مدیون اپیلانٹ پر ہے اور اوسنے تاریخ ۹ جولائی درخواست منسوخی نیلام سے ۲ - اگست تاریخ مقررہ مقدمہ تک کوئی کوشش واسطے طلب کرانے گواہون کے نہین کی لہذا اپیلانٹ ایسا تصور ہونا چاہئے کہ وہ ایسا شخص ہے کہ ایک بیان کو عدالت مین بیان کر کے ثابت نکر سکا ویکلی نوٹس ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۱۷ کتاب انگریزی نمبر ۲۱۲ ۱۸۸۶ء مورخہ ۷ - اپریل ۱۸۸۶ء - جودھا سنگہ بنام بھوپ سنگہ -

اشتہار نیلام مین وقت نیلام بارہ بجے مشتہر ہوا اور نیلام پانچ بجے تک عمل مین نہین آیا قیمت پانچہزار روپیہ ظاہر کیگئی تھی نیلام دو بولی کے بعد تیس روپیہ کو ختم ہوا جسمین ایک بولی ڈگریدار دوسرے کسی اور شخص کی ہے اور کوئی دوسری اطلاع تاریخ مذکور کو اس غرض سے پائی نہین جاتی کہ پانچ بجے تک نیلام ملتوی کیا گیا تو ایسی صورت مین گھنٹون تک نیلام کا ملتوی رہنا ایک بیضابطگی تعمیل نیلام کی ہے جس سے بنظر حالات مذکورالصدر کے نیلام قابل منسوخی ہے - ویکلی نوٹس ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۲۹ - کتاب انگریزی نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ - مارچ ۱۸۸۶ء - کلو بنام بیدیا -

حکم بحالی نیلام جو قبل انقضاے میعاد پیشی عذرات نسبت حق نیلام صادر ہوا ہے لایق منسوخی ہے عذرات سایل کی تجویز ہونا چاہیے - دیکھو نوٹس ۱۸۸۶ء صفحہ ۵۸ کتاب انگریزی نمبرہ ۲۰۵ ۱۸۸۶ء مورخہ ۱۱ - فروری ۱۸۸۶ء بدیو پرشاد بنام کشن لال -

جبکہ نیلام اجراے ڈگری کسی تاریخ معین یا غیر معین کے لئے ملتوی کیا جاے تو اشتہار ثانی واسطے نیلام کے جاری ہونا چاہیے سوائے اوس صورت کے کہ فریقین مقدمہ نہ جاری ہونے ایسے اشتہار پر راضی ہو جائین اور اگر ایسا نہوا اور بغیر اجراء اشتہار جدید کے نیلام عمل مین آوے تو یہہ امر داخل بے ضابطگی ہوگا اور اس سے یہہ قیاس کر لیا جائیگا کہ نیلام کے بولنے والے موجود نہ تھے جس سے نقصان ہونا مدیون ڈگری کا متصور ہو سکتا ہے - انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۵ کتاب انگریزی مورخہ ۲۱ - دسمبر ۱۸۷۷ء گوپی ناتھ دوبے بنام راے لچھمی پت سنگھ بہادر -

دفعہ ۱۷۴ - اگر درخواست متذکرہ دفعہ ۱۷۲ یا دفعہ ۱۷۳ نہ کیجاے یا اگر ایسی درخواست کیجاے اور وہ نامنظور ہو تو	نیلام کی منظوری یا منسوخی کا حکم	ممالک مغربی شمالی ۱۸۱ اودہ ۱۷۰

نیلام کی تاریخ سے تیس دن کے منقضی ہوتے پر کمشنر حکم منظوری نیلام کا دیگا - اور اگر ایسی درخواست حسب دفعہ ۱۷۳ گذرے اور وہ منظور ہو جاے تو کمشنر حکم فسخ نیلام کا صادر کریگا -

ہر حکم مصدرہ حسب دفعہ ہذا قطعی ہوگا -

دفعہ ۱۷۵ - اگر کوئی درخواست حسب دفعہ ۱۷۳ اوس میعاد کے اندر نہ گذرے جو اوسکے لئے مقرر کیگئی ہے تو تمام دعاوی جو نیلام کے مشتہر کرنے یا عمل مین لانے کی بے ضابطگی	ممنوع السماعت ہونا ایسے دعاوی کا جو بے ضابطگی یا غلطی پر مبنی ہون	ممالک مغربی شمالی ۱۸۱ اودہ ۱۸۰

یا غلطی پر مبنی ہون ممنوع السماعت ہونگے -

کوئی امر مندرجہ دفعہ ہذا مانع اسکا نہوگا کہ عدالت دیوانی مین بغرض منسوخی نیلام

بوجہ غریب نالش رجوع کیجاے۔

جب نیلام فسخ کیا جاے تو زرثمن نیلام کا واپس کیا جانا

ممالک مغربی شمالی اودہ - ۱۴۹

دفعہ ۱۷۶ - جب نیلام کسی آراضی یا دیگر مال غیر منقول کا حسب دفعہ ۱۷۴ فسخ کیا جاے تو خریدار نیلام زرثمن نیلام معہ سود کے ایسی شرح سے جو چھ روپیہ فیصدی سالانہ سے زیادہ نہو یا بلا سود کے جیسا کہ کمشنر مناسب تصور کرے واپس پانے کا مستحق ہوگا۔

خریدار نیلام کو قبضہ کا دلایا جانا سارٹیفکٹ خریداری

ممالک مغربی شمالی اودہ - ۱۵۰

دفعہ ۱۷۷ - بعد اسکے کہ نیلام حسب ایکٹ ہذا آراضی یا دیگر مال غیر منقول کا حسب طریقہ مذکورہ بالا منظور کر لیا جاے کلکٹر اوس شخص کو جو خریدار نیلام قرار دیا جاے جایداد متعلقہ کا قبضہ دلائیگا اور اوسکو ایک قطعہ سارٹیفکٹ بدین مضمون عطا کریگا کہ اوسنے جایداد مندرجہ سارٹیفکٹ خریدی ہے اور وہ سارٹیفکٹ واسطے انتقال جایز اوس جایداد کے سند متصور ہوگا لیکن اوس سارٹیفکٹ کی رجسٹری بطور قبالہ (بیعنامہ) بجز طریقہ محکومہ دفعہ ۸۹ - ایکٹ رجسٹری مصدرہ ۱۸۷۷ع کے کیجانی ضرور نہیں ہے۔

اگر آراضی بعلت باقی مالگذاری کے جو اوسکی بابت واجب الادا ہو حسب دفعہ ۱۴۰ نیلام ہوئی ہو تو سارٹیفکٹ مین یہہ بھی لکھنا چاہیے کہ خریدار نے اوس آراضی کو جو سارٹیفکٹ مین مندرج ہے ہر بار (ذمہ داری) سے - جو سواے اون پٹہ جات کے ہو جنکا ذکر ضمن ۲ دفعہ ۱۶۱ مین ہوا ہے اور اون مرافق یا حقوق کے ہو جنکی بابت بورڈ نے حسب ضمن ۳ دفعہ ۱۶۱ تصریح کی ہو - بری خرید کیا ہے۔

خریدار مندرجہ سارٹیفکٹ کے مقابلہ مین نالش کا مسموع نہونا

ممالک مغربی شمالی اودہ - ۱۵۱

دفعہ ۱۷۸ - اس سارٹیفکٹ مین نام اوس شخص کا جو بروقت نیلام خریدار واقعی بیان کیا جاے لکھا جائیگا اور جو نالش یا درخواست عدالت دیوانی یا مال مین بنام خریدار مندرجہ سارٹیفکٹ اس بنا پر رجوع کیجاے کہ خرید نیلام بجز شخص مندرجہ سارٹیفکٹ کے کسی اور

شخص کی طرف سے کیگئی ہے گو کہ از روے معاہدہ باہمی کے نام خریدار مندرجہ سارٹیفکٹ کا استعمال کیا یا وہ معہ خرچہ خارج کیجائیگی۔

نوٹ۔ دفعہ ہذا کی غایت یہہ ہی کہ فرضی نامی خریداری کا موقع نرہے اور واضعان قانون کے نزدیک یہہ بات اس مضمون کی شرط لگا دینے سے حاصل ہو جائیگی کہ اگر کوئی شخص نیلام مین ایک دوسرے شخص کے نام سے خرید کرے تو بعد کو اوسکا یہہ دعوی کہ خریدار اصلی وہ شخص نہین ہے جسکے نام سے خرید ہوئی ہے سود ہوگا اور اوسکو اوس جایداد کے دلاپانے کا حق نہوگا۔

نظیر۔ جب تنازعہ درمیان خریدار نیلام اور شخص ثالث کے ہو اور شخص ثالث کا بیان ہو کہ خریدار نیلام فرضی ہے اصل خرید کنندہ نہین اوسوقت جبتک کہ فریب ثبوت نہو دعوی قابل کامیابی کے نہین خیال کیا جاسکتا لیکن مسٹر جسٹس بنرجی نے اس سے اختلاف کیا اور یہہ راے ظاہر کی کہ دفعہ ۳۱۷ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء (حال دفعہ ۱۷۸) اون لوگون کو دعوے سے باز نہین رکھ سکتی جنکا قرض اوس شخص کے ذمہ ہو جسے وہ اصل خرید کنندہ ثابت کیا چاہتے ہین وہ خریدار نیلام کو فرضی خریدار ثابت کرنے کے لئے مقدمہ دایر کرسکتے ہین (دیکھو ویکلی نوٹس ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۰۷ دہلی و لنڈن لمیٹڈ۔ چودھری پرتاب بھاسکر وغیرہ۔

زرثمن نیلام کا صرف کیا جانا	دفعہ ۱۷۹

پنجاب ۹۶

جب نیلام آراضی کا حسب ایکٹ ہذا منظور ہو جاے تو زرثمن نیلام اولاً کسی ایسی بقایا کے ادا کرنے مین صرف کیا جائیگا جو بشمول اوس خرچہ کے جو اوسکے وصول کرنے مین ہوا ہے گورنمنٹ کو باقیدار سے تاریخ منظوری نیلام پر واجب الوصول ہو۔ عام اس سے کہ وہ بقایا مالگذاری کی ہو یا ایسی رقوم کی ہو جو بطور بقایاے مالگذاری قابل وصول ہون۔ اور ثانیاً اگر نیلام ایسی رقم کی وصولیابی کی غرض سے عمل مین آیا ہے جو بطور بقایاے زر مالگذاری قابل وصول ہو مگر گورنمنٹ کو یافتنی نہو تو اوس رقم کے ادا کرنے مین بشمول اخراجات متذکرہ بالا کے صرف کیا جائیگا۔ اور اگر کچھ روپیہ فاضل رہے تو وہ اوس شخص کو دیا جائیگا جسکی آراضی نیلام ہوئی ہو۔

یا اگر آراضی نیلام شدہ پر کئی حصہ دار قابض تھے تو (وہ زر فاضل) حصہ داران کو مجموعاً یا مطابق تعداد انکے حقوق مندرجہ کاغذات کے حسب اتصفیے رلے کلکٹر کے حوالہ کیا جائیگا۔

نوٹ - علاوہ اُن رقوم کے جو گورنمنٹ کو واجب الادا ہوں دیگر دعاوی عام اشخاص کے بھی جو بطور باقی مالگذاری آراضی کے قابل وصول قرار دیے ہیں مثلاً وہ رقوم جو نمبرداران کو حسب دفعہ ۱۸۴ اور مالکان اراضی کو حسب دفعہ ۱۰۵ واجب الوصول ہوتی ہیں - اور یہ ظاہر ہے کہ جو رقوم اسطرح قابل وصول ہوں اونکا زرثمن نیلام سے ادا کیا جانا لازم ہے قبل اسکے کہ زر فاضل (اگر کچھ ہو) اوس شخص کو ادا کیجائے جسکی آراضی نیلام کیگئی ہو - لہذا ضروری ترمیم کردی گئی ہے۔

ایک جایداد جو دو آدمیوں کے پاس رہن تھی بقایا مالگذاری کی بابت نیلام ہوئی - نیلام میں بقایا مالگذاری سے زیادہ قیمت ملی - صاحب کلکٹر نے بجاے اسکے کہ روپیہ راہن کو دیدیں ایک مرتہن کا روپیہ بالکل بیباق کردیا اور دوسرے مرتہن کو تھوڑا دیا - تھوڑا پانے والے مرتہن نے دوسرے پر اپنے بقایا روپیہ کا دعویٰ اس بنا پر کیا کہ اوسکے روپیہ کا بار مقدم تھا - تجویز ہوئی کہ مقدمہ قابل سماعت نہیں ہے - صاحب کلکٹر کی کارروائی خلاف دفعہ ۱۰۵ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء سے کوئی بناے مخاصمت مدعی کو پیدا نہیں ہوئی (رگھبنھاری لال بنام پرسوتم نراین - انڈین لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۹ -)

بجز حکم عدالت کے زر فاضل نہ وابینوں کو ادا کیا جائیگا اور نہ گورنمنٹ اوسکو رکھیگی	**دفعہ ۱۸۰** - وہ زر فاضل بجز حکم عدالت دیوانی یا مال کے اوس شخص کے کسی داین کو جسکی آراضی نیلام ہوئی ادا کیا جائیگا اور نہ (بجز اُسی طرح کے حکم کے) اُسکو کلکٹر اپنے پاس رکھیگا۔
خریدار کی ذمہ داری مالگذاری کی نسبت	**دفعہ ۱۸۱** - وہ شخص جسکا نام سرٹیفکیٹ خریداری میں بطور خریدار کے درج ہو ذمہ دار اداے جملہ اقساط مالگذاری کا بابت اوس آراضی کے ہوگا جو تاریخ منظوری نیلام کے بعد واجب الادا ہو۔

ممالک مغربی شمالی اودھ ۳-۱۵

مالکان مفصلہ دفعہ ۱۸۱ اودھ ۱۵۵

حصہ داہین کا حق شفع

دفعہ ۱۸۲ جب کوئی آراضی جو حسب دفعہ ۱۶۰ یا ۱۶۲ نیلام کیجاے کسی محال کا ایک جزو ہو تو اُس محال کا کوئی حصہ دار مندرجہ کاغذات سواے اُس شخص کے جسکی آراضی نیلام ہوئی ہے درصورتیکہ نیلام کسی شخص غیر کے نام ختم کیا جاے دعوی اس بات کا کرسکتا ہے کہ جو قیمت اخیر بولی مین بولی گئی ہو اوسی پر اوس آراضی کو لے لے۔

مگر شرط یہ ہے کہ دعوی شفع کا بروز نیلام اور قبل اسکے کہ عہدہ دار نیلام کنندہ اس روز اپنا دفتر برخاست کرے پیش کیا جاے۔ اور نیز شرط یہہ ہے کہ دعویدار تمام دیگر شرائط نیلام کا ایفا کرے۔

اور یہہ بھی شرط ہے کہ اودھ مین مالک یا مالک ادنی بپابندی اُن ہی شرائط کے جو دفعہ ۱۵۵ - ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء مین مذکور ہین شفع کا دعوی کرسکتا ہے۔

نوٹ - اس دفعہ مین ایک عبارت شرطیہ اضافہ کردی گئی ہے جسکی رو سے ملک اودھ مین مالکان اور مالکان ادنی کو اوسی قسم کا حق شفع دیا گیا ہے جسکی اجازت ایکٹ لگان ملک اودھ دفعہ ۱۵۵ مین ہے۔

(۱)

صراحت (پٹی محال) سے جیسا کہ دفعہ ۱۰۸ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء مین مستعمل ہوا ہے مراد تقسیم ایک محال کی ہے جو حصہ حصہ دار فردسے جداگانہ ہو اسلیے استحقاق شفعہ جو از روے دفعہ مذکور الصدر بخشا گیا ہے صرف وقت بیع حصہ حصہ دار فرد کے قابل نفاذ نہین ہے جو بمنزلہ کسی ایسی تقسیم محال کے نہو علاوہ برین احکام دفعہ ۱۰۸ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کسی بیع سے متعلق نہین ہین جو بموجب دفعہ ۱۶۰ - ایکٹ مذکور بابت آراضی سواے اوس آراضی کے عمل مین آے جسکی بابت لگان یا بقایا پیدا ہو گئی ہو کہ جسکی بابت وہ بیع کیجاے لہٰذا جبکہ حصہ حصہ دار واقع پٹی داری غیر مکمل موضع

جو وہ آراضی ہو جسکی بابت بقایا واجب الادا ہو گئی ہو جسکے ادا کرنے کیلئے حصہ مذکورہ بیع کیا جائے حسب احکام دفعہ ۱۷۷۔ ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء بیع کیا جائے تو کوئی استحقاق شفعہ کا دعویٰ نسبت ایسے بیع کے نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ویکلی نوٹس ۱۹۰۱ء صفحہ ۹ کتاب انگریزی مورخہ ۱۲۔ جون ۱۹۰۱ء بمقدمہ بنام سیتل سنگھ۔

(۲)

نیلام جو بعلت اجرائے ڈگری مال عمل میں آوے اوس سے شفع متعلقہ دفعہ ۱۴۱۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء متعلق نہیں ہے اور بفرض اس بات کے کہ بموجب احکام دفعہ ۱۷۷۔ ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء و دفعہ ۱۸۸۔ ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء دعویٰ شفعہ پیش ہو سکتا بھی ہو تو ایسا دعویٰ صرف اوس صورت میں ہو سکتا ہے جب آراضی نیلام شدہ محال کی پٹی مسلم ہو نہ ایسی شکل میں جب وہ پٹی ایک جزو محال کی ہو۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ حصہ ۲ صفحہ ۷۷ کتاب انگریزی۔ نراین سنگھ بنام محمد فاروق۔

ممالک مغربی شمالی و اودہ ۱۵۶

جس مطالبہ سے انکار ہو اوسکا پروٹیسٹ یعنی اعتراض تحریری کے ساتھ ادا کیا جانا اور اوسکی وصولیابی کے لئے نالش

دفعہ ۱۸۳۔ جب حسب باب ہذا کسی شخص کی نسبت واسطے وصول کرنے کسی باقی مالگذاری کے کارروائی عمل میں آئے تو اوسے جائز ہے کہ جسقدر تعداد کا مطالبہ کیا جائے اوسکو پروٹیسٹ یعنی اعتراض تحریری کے ساتھ اوس کارروائی کے عمل میں لانے والے عہدہ دار کو ادا کرے اور بعد ادائے تعداد مذکور کارروائی موقوف کیجائیگی۔ اور جائز ہے کہ وہ شخص جسکی نسبت کارروائی مذکور عمل میں لائی گئی تھی سرکار پر نالش بابت اوس روپیہ کے جو اوسنے اسطرح ادا کیا ہو عدالت دیوانی میں رجوع کرے۔

اور اُس نالش میں مدعی باوجود حکم دفعہ ۱۴۵ کے شہادت اُس تعداد کی نسبت۔ اگر کوئی تعداد ہو۔ پیش کر سکتا ہے جو وہ اپنے ذمہ یا فتنی بیان کرے۔

کسی پروٹیسٹ یعنی اعتراض حسب دفعہ ہذا کی بنا پر اوسکا پیش کرنیوالا عدالت دیوانی مین نالش نکر سکیگا بجز اسکے کہ وہ پروٹیسٹ روپیہ ادا کرنے کے وقت بذریعہ تحریر کے داخل کیا گیا ہو اور اوسپر اعتراض کنندہ یا ایسے مختار (ایجنٹ) کے دستخط ہون جسکو اس امر کے لیے حسب ضابطہ اوسکی طرف سے اختیار دیا گیا ہو۔

وصول کیا جانا اوس بقایا کا جو حصہ داران سے یافتنی ہو اور کسی نمبردار نے ادا کر دی ہو

جدید

دفعہ ۱۸۴ - ہر ایسا نمبردار جسنے کسی ایسے حصہ دار کے حصہ کی بابت باقی مالگذاری ادا کی ہو جسکا وہ قایم مقام ہے اوس ادا کرنے کی تاریخ سے چھہ مہینے کے اندر کلکٹر کے اجلاس مین تحریری درخواست اس غرض سے پیش کر سکتا ہے کہ وہ بقایا معہ اوس فیس کے جو اوسکو حسب دفعہ ۱۴۴ یافتنی ہو اوسکے واسطے مثل بقایاے مالگذاری یافتنی سرکار کے وصول کر دیجاے۔

ایسی درخواست کے موصول ہونے پر کلکٹر اس امر کی نسبت کہ زر متدعویہ نمبردار کو یافتنی ہے اپنا اطمینان کریگا اور بعدہ بپابندی قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۴ اوس روپیہ کو مثل بقایاے مالگذاری کے معہ خرچہ و سود کے حصہ داران مذکور سے یا کسی شخص سے جو اوسکے حصہ پر قابض ہو وصول کرنے کی کارروائی عمل مین لائیگا۔

کلکٹر کسی ایسی نالش مین جو کسی ایسے روپیہ کے متعلق ہو جسکے وصول کرنے کے لیے حسب دفعہ ہذا حکم صادر کیا گیا ہو مدعا علیہ قرار دیا جائیگا۔

جو حکم کلکٹر نے حسب دفعہ ہذا صادر کیا ہو اوسکی ناراضی سے کوئی اپیل نہو سکیگا لیکن کوئی امر مندرجہ دفعہ ہذا اور کوئی حکم مصدرہ حسب دفعہ ہذا اس امر کا مانع نہوگا کہ کوئی نمبردار یا حصہ دار کوئی نالش حسب باب ۱۱ - ایکٹ قبضہ آراضی ممالک مغربی و شمالی اسنہ ۱۹۰۱ یا دفعہ ۱۰۸ - ایکٹ لگان ملک اودہ سنہ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو - دایر و ثابت کرے۔

نوٹ - بمقدمہ سیٹھ چھیترمل بنام شیب لال مندرجہ دفعہ ۱۴۱ ایہ امر زیر بحث رہا کہ نمبردار

اپنے شرکا کی طرف سے جو مالگذاری سرکار ادا کرے وہ دین مقدم ہے یا نہیں - بموجب قانون منسوخ شدہ کے مقدمہ مذکور مین یہ قرار پایا کہ کوئی ایسا استحقاق بارکفالت نہ تھا لیکن اب بموجب دفعہ ہذا کے واضعان قانون نے نمبردار کا درجہ زیادہ محفوظ کر دیا ہے اور جو مالگذاری کہ وہ منجانب شرکا کے ادا کرے مثل مالگذاری سرکار کے وصول ہو سکتی ہے - یہ دفعہ اُس اصول پر مبنی ہے جسکے بموجب اودہ مین ہمیشہ سے ماتحت داران کی مالگذاری وصول کرنے کے لئے تعلقہ دارون کو استحقاق حاصل تھا -

اودہ ۱۵۸

اودہ مین مالک اراضی کا لگان مثل مالگذاری قابل وصول ہوگا

دفعہ ۱۸۵ - اودہ مین جب کبھی کسی محال یا پٹی پر بموجب بندوبست شکمی (پختہ داری) یا بموجب ایسے ٹھیکہ قابل وراثت اور ناقابل انتقال کے قبضہ ہو جسکا لگان واجب الادا اہتمم بندوبست یا دیگر حاکم مجاز نے مقرر کیا ہے اور ایسے محال یا پٹی کا لگان باقی پڑے تو مالک کو اختیار ہوگا کہ نالش حسب ایکٹ لگان ملک اودہ ۱۸۸۶ء دایر کرنے کے عوض اُس باقی پڑنے سے ایک سال کے اندر کلکٹر کے اجلاس مین اُسکے وصول پانے کی غرض سے تحریری درخواست گذرانے اور کلکٹر اس امر کی نسبت کہ زر متدعویہ باقی ہے اپنا اطمینان کرنیکے بعد بپابندی قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۴ اُس روپیہ کو مثل بقایاے مالگذاری کے معہ خرچہ لیکن بلا سود وصول کرنے کی کارروائی عمل مین لائیگا -

اگر بندوبست شکمی (پختہ داری) حسب دفعہ ہذا فسخ کر دیا جاے تو بعد منقضی ہونے اُس میعاد کے جسکے لئے بندوبست شکمی (پختہ داری) اس طرح پر فسخ کیا گیا ہو جدید بندوبست شکمی (پختہ داری) حسب دفعہ ۷۹ کیا جائیگا -

ممالک مغربی و شمالی ۵۷ - اودہ

اُس آراضی کا لگان جو کسی محال متروکہ وغیرہ کے مالک کے قبضہ مین بطور اسامی ساقط الملکیت کے ہو کلکٹر مقرر کریگا

دفعہ ۱۸۶ - جبکہ کوئی محال یا حصہ محال حسب احکام باب ۵ یا باب ہذا قرق یا منتقل کیا جاے یا زیر اہتمام خاص رکھا جاے یا ٹھیکہ مستاجری پر

دیا جاے تو کلکٹر اوس لگان کی تعداد مقرر کریگا جو ایسے محال یا حصہ محال کے کسی مالک یا حصہ دار کو اُس آراضی کی بابت ادا کرنا ہوگا جسپر۔ اگر اُسکے حقوق ملکیت منتقل ہوجاتے مطابق احکام دفعہ ۱۰۔ ایکٹ قبضہ آراضی ممالک مغربی و شمالی ۱۹۰۲ء یا دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو۔ اُسکو بطور آسامی ساقط الملکیت کے قبضہ رکھنے کا استحقاق ہوتا۔

نوٹ - زر لگان کا قایم ہونا حسب دفعہ ہذا ضروری امر ہے جب تک لگان قایم نہو بقایا لگان کا دعوی مسموع نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ہائیکورٹ نے یہان تک طے کردیا ہے کہ اگر کسی ایسی اسامی پر یکطرفہ ڈگری ہوجاے تو اوس سے بھی یہ نہ سمجھا جائیگا کہ لگان طے ہوگیا۔ کیونکہ ایسی ڈگری صادر کرنے کا عدالت کو اختیار نہین ہے (بھولیرا بنام جیولال سنگھ۔ انڈین لا رپورٹ جلد ۲۰ الہ آباد۔

جس زمیندار کا حصہ بعلت باقی مالگذاری بموجب دفعہ ۱۵۷۔ ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء کے منتقل کیا گیا ہو اوسکو استحقاق ہے کہ دوران انتقال مذکور مین اون تمام آراضیات پر جو وقت بندوبست کے اونکے نام ہدسیر کے مندرج ہوئی ہون بطور اسامی ساقط الملکیت کے قابض رہے فیصلہ بورڈ مندرجہ بنگال رمیرنسر جلد ۱ ماہ نومبر ۱۸۷۹ء صفحہ ۴ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۶ کتاب اردو نمبر ۱۹۹۱ ۱۸۷۹ء مورخہ ۲۴۔ جولاے ۱۸۷۹ء مراسلت صاحب کلکٹر الہ آباد بمقدمہ نجف علی۔

دیکھو سیتل پرشاد بنام اشل بی بی (ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۱۹۲)

لگان اُس آراضی کا جسپر اودھ مین مالک ادنی کا بحیثیت اسامی ساقط الملکیت قبضہ ہو

دفعہ ۱۸۷ - جب اودھ مین کوئی محال یا حصہ محال جو کسی مالک ادنی کی حقیت مقبوضہ ہو حسب احکام باب ۱۴ یا باب ہذا قرق یا منتقل کیجاے یا اہتمام خاص مین رکھی جاے یا ٹھیکہ مستاجری پر دیجاے تو کلکٹر اوس لگان کی تعداد مقرر کریگا جو ایسے مالک ادنی کو اوس آراضی کی بابت ادا کرنا ہوگا جسپر۔ اگر اوسکے حقوق ملکیت ادنی منتقل ہوجاتے

حسب دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اودہ ۱۸۸۶ء اسکو بطور آسامی ساقط الملکیت کے قبضہ رکھنے کا استحقاق حاصل ہوتا۔

ممالک مغربی شمالی و اودہ۔ ۱۶۰

احکام اس بقایاسے متعلق ہونگے جو ایکٹ کے ابتداے نفاذ کے وقت واجب الوصول ہو

دفعہ ۱۸۸- احکام ایکٹ ہٰذا کے جو نسبت وصولیابی بقایاے مالگذاری کے ہین اُن کل بقایاے مالگذاری آراضی اور رقوم قابل وصول مثل بقایاے مالگذاری سے متعلق ہونگے جو بوقت آغاز نفاذ ایکٹ ہٰذا واجب الوصول ہون۔

باب ۹

ضابطہ عدالتہاے مال و عہدہ داران مال کیواسطے

ممالک مغربی شمالی و اودہ - ۲۱۶

عدالت کے اجلاس کا مقام

دفعہ ۱۸۹- کمشنر کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس اپنی قسمت کے اندر کسی مقام مین کرے۔

ایڈیشنل کمشنر کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس کسی مقام پر ایسی قسمت یا قسمتون کے اندر جسمین یا جنمین وہ مقرر کیا گیا ہے کرے۔

کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر (عام اس سے کہ وہ مہتمم کسی حصہ ضلع کا ہو یا نہو) یا مہتمم ترتیب کاغذات یا اسسٹنٹ مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست یا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس کسی مقام پر اُس ضلع کے اندر کرے جسمین وہ مقرر کیا گیا ہو۔

تحصیلدار کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس اپنی تحصیل کے اندر کسی مقام پر کرے۔

نوٹ۔ جب کبھی دورہ مین کچہری کیجاے تو فریقین کو وقت اور مقام کی اطلاع قبل سے

دینا چاہئے اور حاضر ہونیکے لئے کافی وقت دینا چاہئے (محمد حسین بنام امراو ویکلی نوٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۵) گورنمنٹ نے بھی تاکید فرمائی ہے کردورہ مین حکام کو مقامات کی فہرست شایع کرنا چاہئے -

آراضی پر داخل ہونے اور اُسکی پیمایش کرنے کا اختیار

ایکٹ شمالی ۱۹ ۲۴۰

دفعہ ۱۹۰- کلکٹر اور مہتمم بندوبست اور مہتمم ترتیب کاغذات کو اور اونکے اسسٹنٹون اور ماتحتون اور ملازمون اور ایجنٹون اور مزدورون اور کاریگرون کو اختیار ہوگا کہ حسب ایکٹ ہذا یا کسی دیگر ایکٹ کے کسی آراضی پر داخل ہون اور اوسکی پیمایش کرین اور حدبندی قایم کرین اور وہ تمام افعال جو کسی ایسی غرض کے لئے ضروری ہون جو اونکے فرایض منصبی سے متعلق ہو عمل مین لائین -

بورڈ یا کمشنر کا اختیار دربارہ انتقال مقدمات

دفعہ ۱۹۱- بورڈ یا کمشنر کو اختیار ہوگا کہ کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو عام اس سے کہ وہ عدالتی ہون یا غیر عدالتی کسی ماتحت عدالت مال یا عہدہ دار مال کے پاس سے کسی اور ایسی عدالت یا عہدہ دار کے پاس منتقل کرے جو اُسکے متعلق کارروائی کرنے کے یا کرنیکا مجاز ہو -

ماتحتون کے پاس اور ماتحتون کے پاس سے مقدمات کے منتقل کردینے کا اختیار

ایکٹ شمالی ۱۹ ۱۰۰

دفعہ ۱۹۲- کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع یا تحصیلدار یا مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست کو جائز ہے کہ کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو جو حسب احکام ایکٹ ہذا یا دوسری نہج پر قایم ہون تحقیقات یا فیصلہ کے لئے اپنے محکمہ سے کسی اپنے ایسے ماتحت کے پاس بھیجدے جو اوس مقدمہ یا قسم مقدمات مین عمل کرنیکا مجاز ہو -

یا کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو اپنے کسی ماتحت عہدہ دار مال کے پاس سے اوٹھا منگائے اور اُس مقدمہ یا قسم مقدمات مین خود عمل کرے یا اوسکو واسطے

تصفیہ کے کسی اور ایسے عہدہ دار مال کو جو اوسکے متعلق کارروائی کرنے کا مجاز ہو عمل کرنے کے لئے سپرد کرے۔

ادائے شہادت اور دستاویزون کے پیش کرنیکے واسطے اشخاص کو طلب کرنیکا اختیار

ممالک مغربی اودہ ۱۰

دفعہ ۱۹۳ - ہر عدالت مال کو اختیار ہوگا کہ اوسکی دانست مین جس شخص کی حاضری بغرض کسی ایسی تحقیقات یا نالش یا اور کام کے جو اوسکے روبرو پیش ہو ضروری ہو اوسکو طلب کرے۔

تمام اشخاص کو جو اس طرح طلب کئے جائین لازم ہوگا کہ اصالتًا یا بذریعہ مختار مجاز کے جس طور پر کہ وہ عدالت حکم دے حاضر ہون۔

اور جس امر کی بابت انکا اظہار لیا جاے یا جسکا وہ بیان کرین اوسکی نسبت اونکا بیان راست راست ہو۔

اور وہ دستاویزات اور اَور چیزین جو مطلوب ہون پیش کرین۔

مگر شرط یہہ ہے کہ جو اشخاص عدالت دیوانی مین حاضری اصالتًا سے حسب دفعات ۶۴۰ و ۶۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی بری ہین وہ بپابندی احکام دفعات مذکور حسب دفعہ ہذا حاضری اصالتًا سے بری رہینگے۔

نوٹ ۱۔ قواعد مندرجہ ذیل جو بتجویز عدالت العالیہ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی بغرض انضباط رسوم کے مرتب ہوے ہین جو بابت اجراے و تعمیل حکمنامجات مصدرہ اون مالی عدالتون کے وصول کیجاتی جو اونکے علاقہ حکومت کے اندر مقرر ہین اور جو حسب شرائط ضمن ۱ دفعہ ۲۰ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء جاری ہوکر اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی تجویز سے بحال ہوکر جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کی پیشگاہ سے منظور ہوے ہین اس تحریر کی رو سے اطلاع عام کے لئے مشتہر کئے جاتے ہین۔

(الف) بلحوظی شرائط مندرجہ قاعدہ ۲ رسوم مندرجہ ذیل بابت ہر ایک حکمنامہ مفصلہ ذیل کے بعوض تعمیل

ال سے صادر ہو یجاینگی۔

(الف) جب سمن یا اطلاعنامہ یا اشتہار یا او حکمنامہ جو وارنٹ کی قسم سے نہو۔

عدالتہاے تحصیلی سے جاری ہو - - - - - - - رسوم ۱۲؍

جب عدالتہاے صدر سے جاری ہو - - - - رسوم ۳؍

(ب) وارنٹ - - - - - - - - - رسوم ۸؍

۲- جب چند اشخاص نمبر اقسام مفصلہ یا محولہ قاعدہ آ سے کسی ایک قسم کے حکمنامجات ایک ہی مقدمہ مین اور ایک ہی وقت پر جاری یا تعمیل کرنے ضرور ہون اور تعداد مین چار سے زیادہ نہون تو ایسے کل حکمنامجات کی بابت صرف ایک رسوم وصول کیجایگی اور اگر اونکی تعداد چار سے زیادہ ہو تو بابت ہر حکمنامہ کے جو چار سے زیادہ ہو رسوم زاید صرف بقدر چہارم رسوم مذکور کے اخذ کیجایگی بشرطیکہ زیادہ سے زیادہ تعداد زر واجب الاخذ بابت اوسی قسم کے حکمنامجات کے جو کسی ایک مقدمہ مین اوسی وقت عدالتہاے بندوبست سے جاری ہوے ہون دو روپیہ سے اور عدالتہاے تحصیلی سے جاری ہوے ہون چار روپیہ سے اور عدالت صدر سے جاری ہوے ہون پانچ روپیہ سے زیادہ نہوگی۔

ضابطہ درصورت عدم تعمیل حکم سمن کے

دفعہ ۱۹۴ - اگر کوئی شخص جسپر ایسے سمن کی تعمیل ہوگئی ہو جسمین اداے شہادت یا دستاویز کے پیش کرنے کا حکم ہو کیسے سمن کے مطابق عمل کرنے مین قاصر رہے تو عہدہ دار جاری کنندہ سمن اون اختیارات کو عمل مین لاسکتا ہے جو عدالت ہاے دیوانی کو حسب دفعہ ۱۷۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی عطا کیے گئے ہین۔

نوٹ - حسب دفعہ ۱۷۴ مجموعہ قانون تعزیرات ہند ایسے اشخاص جو باوجود تعمیل سمن حاضر نہون قابل سزا ہین۔

سمن تحریری معہ دستخط و مہر کے ہونا چاہیے

دفعہ ۱۹۵ - ہر سمن تحریری دو پرتون مین ہوگا اور

۲۰۹ ممالک مغربی شمالی

اوسپر دستخط اور مہر اُس عہدہ دار کی ہوگی جو اُسے جاری کرے یا اُس شخص کی ہوگی جسکو وہ عہدہ دار اس بارہ مین اختیار دے۔

سمن کی تعمیل کا طریقہ

اور اُسکی تعمیل اس طور پر کیجائیگی کہ ایک نقل اُسکی اُس شخص کو جسکے نام سمن صادر کیا گیا ہو دینے کو پیش کیجاے یا اوسکے حوالہ کیجاے یا جس حال مین کہ وہ پایا نہ جا تو ایک نقل اُسکی اُسکے مسکن معمولی کے کسی منظر عام مین چسپان کردیجاے اور اگر وہ

تعمیل سواے ضلع اجراء کے اور ضلع مین

شخص دوسرے ضلع مین رہتا ہو تو جایز ہے کہ سمن بذریعہ ڈاک اُس ضلع کے کلکٹر کے پاس لغرض تعمیل بھیجدیا جاے۔

ممالک مغربی شمالی

اطلاعناموں کی تعمیل کا طریقہ

دفعہ ۱۹۶ - جایز ہے کہ ہر اطلاعنامہ حسب ایکٹ ہذا صادر کیا جاے اُسکی تعمیل اس طور پر ہو کہ اُسکی ایک نقل اس شخص کو جسپر کہ وہ تعمیل ہونا چاہیے دینے کو پیش کیجاے یا اُسکے حوالہ کیجاے یا اُسکے پاس بذریعہ ڈاک رجسٹری کراکر بھیجی جاے یا جس حال مین کہ وہ شخص مالک آراضی ہو تو اُسکے کارندہ کو دینے کے لیے پیش کیجاے یا حوالہ کیجاے یا اُسکے پاس بذریعہ ڈاک رجسٹری کراکر بھیجی جاے۔

ممالک مغربی شمالی

یا اُسکی ایک نقل اُس آراضی مین یا اُس آراضی کے متصل جس سے کہ وہ اطلاعنامہ متعلق ہو کسی مقام گذرگاہ عام مین چسپان کیجاے۔

طریقہ اجراے اشتہارات

دفعہ ۱۹۷ - جب کوئی اشتہار حسب ایکٹ ہذا جاری کیا جاے تو اُسکی نقول عہدہ دار جاری کنندہ کی کچہری مین اور اُس تحصیل کے صدر مقام پر جسمین آراضی مندرجہ اشتہار واقع ہے اور کسی گذرگاہ عام پر جو آراضی مندرجہ اشتہار مین یا اُسکے متصل ہو آویزان کیجائینگی اور اگر عہدہ دار جاری کنندہ ایسی ہدایت کرے تو علاوہ ازین اشتہار بذریعہ منادی ڈہول آراضی مندرجہ اشتہار پر یا اوسکے متصل مشتہر کیا جائیگا۔

جدید

ممالک مغربی شمالی ۲۱۱

اطلاعنامہ اور اشتہار بوجہ غلطی کے باطل نہونگے

دفعہ ۱۹۸ - کوئی اطلاعنامہ یا اشتہار کسی ایسے شخص کے نام یا نشان کے یا ایسی آراضی کی تفصیل کی غلطی کے باعث جسکا اوسمین ذکر ہو باطل نہ تصور کیا جائیگا الا اوس حال مین کہ اوس غلطی کے سبب سے فی الواقع ناانصافی ہوئی ہو۔

ممالک مغربی شمالی ۲۱۲

ضابطہ عمل گواہون کے حاضر کرانے کے واسطے

دفعہ ۱۹۹ - اگر کسی کارروائی از قسم عدالتی مین جو کسی عدالت مال مین متدایرہ ہو فریقین مین سے کوئی فریق گواہون کو حاضر کرانا چاہے تو اوسکو لازم ہے کہ ضابطہ معینہ حسب دفعات ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی پر کاربند ہو۔

ممالک مغربی شمالی ۲۱۳

سماعت بعدم موجودگی فریق کے

دفعہ ۲۰۰ - جب کوئی فریق کارروائی مذکورہ کا بتاریخ معینہ سمن حاضر نہو تو جائز ہے کہ مقدمہ اوسکی غیر حاضری مین سماعت ہو کر فیصل کیا جاے۔

ممالک مغربی شمالی ۲۱۴

جو احکام یکطرفہ یا بعلت عدم پیروی صادر ہون اون کے خلاف اپیل دایر نہوسکیگا

دفعہ ۲۰۱ - جو حکم کہ حسب دفعہ ۲۰۰ یکطرفہ یا بعلت عدم پیروی کے صادر کیا جاے اُس کا اپیل نہو سکیگا۔

سماعت بار دیگر بر ثبوت اس امر کے کہ غیر حاضری کی وجہ معقول تھی

لیکن ایسے تمام مقدمات مین اگر وہ فریق جسکے خلاف مراد فیصلہ صادر کیا گیا ہو اصالتًا یا بذریعہ مختار (جس حال مین کہ وہ مدعی ہے پندرہ روز کے اندر اس حکم کی تاریخ سے اور بصورت مدعا علیہ ہونیکے پندرہ روز کے اندر اوس تاریخ کے بعد جب ایسے حکم سے اُسکو اطلاع دیجاے یا اوس تاریخ کے بعد جب کسی حکمنامہ اجراے فیصلہ کی تعمیل کیگئی ہو یا اوس سے پہلے) حاضر ہو اور اپنی غیر حاضری کی وجہ معقول ظاہر کرے اور عہدہ دار صادر کنندہ حکم کا اطمینان کراے کہ بے انصافی ہوئی ہے تو عہدہ دار

مذکور کو اختیار ہے کہ ایسی شرائط پر در باب خرچہ وغیرہ کے جو اوسکی دانست مین مناسب ہون مقدمہ کو از سر نو قایم کرے اور جیسا کہ انصاف اُس مقدمہ مین مقتضی ہو اوس حکم کو بدل دے یا منسوخ کرے۔

بلا طلب کرنے فریق مخالف کے حکم تبدیل نکیا جائیگا

مگر شرط یہہ ہے کہ کوئی ایسا حکم بدون اسکے مسترد یا مبدل نکیا جائیگا کہ پہلے وہ فریق جسکے حسب مراد وہ فیصلہ صادر کیا گیا ہو عدالت مین حاضر ہونے اور اوس حکم کی تائید مین اپنے جوابات کے پیش کرنیکے لئے طلب کیا جاے۔

نوٹ ۱۔ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر نے درخواست تجویز ثانی گذرانیدہ مدعا علیہ کو بدین وجہ منظور نہین کیا کہ قبل گذرنے درخواست کے کوئی حکمنامہ اجراے ڈگری کا جاری نہین ہوا تھا بورڈ سے تجویز ہوئی کہ حکم اسسٹنٹ کلکٹر کا صریحاً خلاف قانون کے ہے کیونکہ قانون مین یہہ صاف مندرج ہے کہ اگر مدعا علیہ فیصلہ کے اجراے کے حکمنامہ کی تعمیل کے بعد پندرہ یوم کے اندر یا اوس سے کم میعاد کے اندر حاضر ہو تو درخواست مدعا علیہ قابل منظوری ہے لہذا منسوخی حکم اسسٹنٹ کلکٹر مقدمہ روبداد برنفیصل کرنیکے لئے واپس ہوا فیصلہ بورڈ سلیکٹڈ ڈسیشن ۱۸۸۳ء صفحہ ۴ کتاب انگریزی و صفحہ ۴۳ کتاب اردو نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۸۱ء مورخہ ۲۹ مئی سنہ ۱۸۸۱ء جانی بیجے شنکر بنام دیبی پرشاد۔

(۲)

ایک نالش یکطرفہ بحق مدعی فیصل ہوئی تب مدعا علیہ نے درخواست واسطے از سر نو قایم ہونے مقدمہ کی گذرانی اور وہ منظور ہوئی لیکن بوجہ غیر حاضری فریقین کے پھر سماعت نہین ہوئی اوسکے بعد مدعی نے درخواست بغرض اجراے اصل ڈگری کے پیش کی مدیون نے یہہ عذر کیا کہ اصل ڈگری بوجہ بازنمبر قایم ہونے نالش کے منسوخ ہوگئی اسلئے جاری نہین ہوسکتی بورڈ سے تجویز ہوئی کہ اصل ڈگری اوس وقت تک قایم رہتی ہے جب تک

کہ احکام اخیر اوس مقدمہ مین جو بازبہ نمبر سابق قایم ہو مشعر ترمیم یا تنسیخ حکم سابق کے صادر نہوں بلکہ اس مقدمہ مین بازبہ نمبر قایم ہونیکا کوئی نتیجہ نہین ہوا پس حالت سابقہ قایم رہی اسلیے ڈگری مذکور کا اجراے عمل مین آسکتا ہے - فیصلہ بورڈ لیگل رمبرنسر جلد ۲ ماہ اکتوبر ۱۸۸۱ء صفحہ ۷۹ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۸ کتاب اُردو نمبر ۲۵ ا ۱۸۸۱ء مورخہ ۵ - مارچ ۱۸۸۱ء امین سنگھ بنام دیبی سنگھ -

(۳)

صاحبان بورڈ نے تجویز فرمایا کہ درخواست واسطے قایم ہونے مقدمہ بازبہ نمبر سابق کے وہی شخص گذران سکتا ہے جو فریق مقدمہ ہو کسی شخص ثالث کو ایسی درخواست دینے کا حق نہین ہے عدالت بورڈ البتہ مقدمہ کو بازبہ نمبر سابق قایم کر سکتی ہے فیصلہ بورڈ مندرجہ لیگل رمبرنسر جلد ۲ ماہ نومبر ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۷ کتاب انگریزی و صفحہ ۸۲ کتاب اُردو نمبر ۷۰۲ ا ۱۸۸۱ء مورخہ ۸ - فروری ۱۸۸۱ء - برجموہن لال بنام رام نراین -

(۴)

یہہ ضرور نہین ہے کہ درخواست تجویز ثانی کے ساتھہ اوس ڈگری یا حکم یا فیصلہ کی نقل ہونی چاہیے جسکی تجویز ثانی مطلوب ہے - وکیلی نوٹس ۹۵ ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۲ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۷۲ کتاب اردو مورخہ ۲ - جون ۱۸۹۳ء واجد علی شاہ بنام نول کشور -

(۵)

کوئی فریق نالش دعوی منسوخی ڈگری بمقابلہ اپنے بطور ڈگری یک طرفہ کے نہین کر سکتا ہے جبکہ فی الواقع اوسکا وکیل اوسکی طرف سے تاریخ معینہ سماعت پر حاضر تھا گو وہ وکیل کسی وجہ سے مقدمہ کو نہ بھی چلا سکتا ہو - وکیلی نوٹس ۹۳ ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۰۸ کتاب انگریزی و صفحہ ۵۶۷ کتاب اُردو مورخہ ۱۳ - نومبر ۱۸۹۳ء گنگا داس بنام اندرمن -

(۶)

ایک مقدمہ مین ہائیکورٹ کلکتہ سے تجویز ہوئی کہ بنا برعدم حکم تنسیخ ڈگری یکطرفہ کے اپیل نہین ہوسکتا ہے انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۶ ماہ جولائی ۱۸۸۹ء صفحہ ۲۴ کتاب انگریزی مورخہ ۵ مارچ ۱۸۸۹ء شاماداس بنام ہربنس نراین سنگہ۔

(۷)

اگر تاریخ ثمن یا تاریخ مابعد جو ملتوی ہوکر مقرر ہوئی ہو مدعا علیہ حاضر ہوکر جوابدہی نکرے اور اوسپر ڈگری صادر ہو تو وہ یکطرفہ متصور ہوگی اور اوسکی نسبت درخواست منسوخی بجا طور پر پیش ہوسکتی ہے گو اوسنے کوئی وکالت نامہ بغرض پیروی و جوابدہی بنام کسی وکیل کے لکھکر عدالت مین داخل کیا ہو انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۸ حصہ ۵ ماہ مئی ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۴۰ کتاب انگریزی وار دو نمبر ۱۴۴ ۱۸۸۵ء مورخہ ۹ جنوری ۱۸۸۶ء۔ ویکلی نوٹس ۱۸۸۶ء صفحہ ۲ کتاب انگریزی۔ رام ٹہل بنام رامیشر رام۔

(۸)

مقدمہ کی سماعت اول کے لئے تاریخ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۳ء مقرر تھی جس روز مدعا علیہ حاضر نہین ہوا اور مقدمہ ۱۸ دسمبر کے لئے ملتوی کیا گیا لیکن تب بھی مدعا علیہ حاضر نہین ہوا لہذا ڈگری بحق مدعی صادر ہوئی قبل اس کارروائی کے وکالت نامہ منجانب مدعا علیہ داخل ہوچکا تھا اور مدعا علیہ نے اعتراض بھی نسبت اوس درخواست کے کیا تھا جو مدعی نے واسطے قرقی قبل فیصلہ جایداد مدعا علیہ کے داخل کی تھی تجویز ہوئی کہ نتیجہ حاضری وغیر حاضری بغرض تجویز یکطرفہ تاریخ مندرجہ سمن پر منحصر ہے وکالتنامہ کا داخل ہونا اور درخواست قرقی قبل فیصلہ مین اعتراض کرنا منجانب مدعا علیہ تجویز یکطرفہ کو ناقابل نہین کرتا انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ حصہ ۷ ماہ جولائی ۱۸۸۵ء صفحہ ۴۳۸ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۳۶ کتاب اردو نمبر ۹۶ ۱۸۸۴ء مورخہ ۲۹ جنوری ۱۸۸۵ء ہیرا دہمی بنام ہیرا لال۔

(۹)

ایک مقدمہ مین چند مدعا علیہم پر ڈگری ہوئی جسمین سے ایک مدعا علیہ پر ڈگری یکطرفہ تھی ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ اوس فریق کو جسکے مقابلہ مین ڈگری یکطرفہ صادر ہوئی ہو یہ منصب ہے کہ درخواست تجویز ثانی گذرانے۔ انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد۶ حصہ۱۔ ماہ جنوری ۱۸۸۴ء صفحہ ۶۵ کتاب انگریزی و اردو نمبر ۵ مورخہ ۱۷ اگست ۱۸۸۳ء بی بی ستو بنام الہی بیگم۔

(۱۰)

ایک مقدمہ مین صاحب مہتمم بندوبست نے اوسوقت حکم لکھا جب فریقین اونکے روبرو حاضر نتھے ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ حکم مذکور ایسا فیصلہ نہین ہے کہ جسکے فریقین پابند ہوسکین۔ دیکھو نوٹس ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۰ کتاب اردو مورخہ ۱۷۔ جولائی ۱۸۸۳ء مراد علی بنام رامیال۔

(۱۱)

اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ جسپر ڈگری یکطرفہ صادر ہوئی ہو وہ بنا راضی ڈگری مذکور کے اپیل نہین کرسکتا بلکہ اوسکو عدالت صادر کنندہ ڈگری مین درخواست واسطے منسوخی ڈگری مذکور کے دینا چاہئے۔ انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد۴ حصہ ۷ ماہ اگست ۱۸۸۲ء صفحہ ۳۸۷۔ کتاب انگریزی نمبر ۶۹۳ سنہ ۱۸۸۱ء مورخہ ۲۷۔ اپریل ۱۸۸۲ء عیسوی لال سنگھ بنام کنجن۔

(۱۲)

اگر مقدمہ کی ترتیب مین سوائے بحث کے کوئی امر باقی نرہے جسکے لئے ایک تاریخ معین ہو اور تاریخ معینہ پر مدعی یا وکیل مدعی حاضر نہوا اور عدالت مقدمہ کو ڈسمس کرے تب تو بعلت عدم پیروی نفیصل ہونا نہ سمجھا جائیگا۔ انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد۳ صفحہ ۲۹۲ کتاب انگریزی نمبر ۱۴۱ سنہ ۱۸۸۰ء مورخہ ۲۵۔ نومبر ۱۸۸۰ء رائے چند بنام مصر ارشاد۔

(۱۳)

اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ بنار امنی فیصلہ یا حکم محکمہ مال کے جو بوجہ عدم پیروی خلاف مراد مدعی صادر ہوا اپیل نہین ہوسکتا۔ فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۱۶۰ کتاب انگریزی وصفحہ ۱۹۰ کتاب اردو نمبر ۲/۱۳ مورخہ ۱۶۔ دسمبر ۱۸۶۷ء۔ سماۃ والن بی بی بنام اجودھا رلے۔

(۱۴)

بروز سماعت اول اگر منجملہ چند مدعا علیہم کے ایک مدعا علیہ حاضر نہو گر عرصہ دراز کے بعد دوران مقدمہ مین حاضر ہو کر بیان تحریری داخل کرے اور وہ بوجہ نہونے وجہ کافی غیر حاضری کے نامنظور ہو تو اوسکے مقابلہ مین فیصلہ یکطرفہ سمجھا جائیگا دیکھو ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۰ کتاب انگریزی مورخہ ۱۹۔ اگست ۱۸۷۲ء سید محمد حسین بنام شیخ ممتاز الحق۔

(۱۵)

جب تک حسب اطمینان عدالت سمن کا تعمیل ہو جانا ثابت نہوجاے کارروائی یکطرفہ بیجا ہے اور اگر مسل مین بابت تعمیل سمن کے کچھ ثبوت نہو تو قانوناً ڈگری یکطرفہ کا کچھ اثر نہین ہوتا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۰ کتاب انگریزی نمبر ۳۴/۷ مورخہ ۲۳۔ جولائی ۱۸۶۹ء رام لوچن سور بنام نتیا کالی دیبا۔

تصحیح غلطی یا لفظ متروک کی **دفعہ ۲۰۲**۔ ہر عدالت یا عہدہ دار کو جسنے کوئی حکم کسی کارروائی حسب ایکٹ ہذا مین صادر کیا ہو اختیار ہے کہ ایسے حکم کی تاریخ سے نوے دن کے اندر یا تو خود اپنے طور سے یا کسی فریق کی درخواست پر کسی غلطی یا لفظ متروکہ کی جو اہم حصہ مقدمہ پر موثر نہو فریقین کو بسی اطلاع دینے کے بعد جو ضروری ہو تصحیح کرے۔

جدید

نالشون کو نزاعات سپرد کرنیکا اختیار **دفعہ ۲۰۳**۔ بورڈ یا کمشنر یا کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر

مالک محروسہ شمالی و مغربی ۔۔۔ اودھ

درجہ اول یا مہتمم ترتیب کاغذات یا اسسٹنٹ مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست یا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست کو جائز ہے کہ برضامندی فریقین کسی تنازع کو جو اوسکے روبرو پیش ہو بذریعہ اپنے حکم کے ثالثوں کی سپرد کرے۔

نوٹ (۱) ہائیکورٹ الہ آباد نے ایک مقدمہ مین تجویز فرمایا کہ عدالت اپیل مقدمہ کو سپرد پنچایت کر سکتی ہے۔ چرنجی لال بنام جنا پرشاد جلد ۷۔ الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ صفحہ ۲۴۲ کتاب انگریزی اگر تقرر ثالث بذریعہ وکیل بلا وکالت نامہ خاص عمل مین آئے تو ایسی ثالثی جائز قرار نہین دیجا سکتی۔ کیدارناتھ بنام سماۃ گنگا بائی فیصلہ صدر دیوانی آگرہ مورخہ ۲۲۔ جولائی ۱۸۶۱ء

(۲)

عدالت مرافعہ اولی کو جسکے پاس امور تنقیح طلب بموجب دفعہ ۵۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے عدالت اپیل مرسل کرے صرف اختیار تجویز امور مرسلہ کا ہے اور دیگر امور کی نسبت کچھ اختیار نہین ہوتا ہے اور وہ مقدمہ کو سپرد بہ ثالثی نہین کر سکتی اسکا اختیار صرف عدالت اپیل کو ہے جب کوئی مقدمہ سپرد ثالثی کے ہو چکا ہو تو حاضری جملہ ثالثان کی تمام جلسون مین اور زیادہ تر اخیر جلسہ مین جبکہ اخیر کام ثالثی کا ہوتا ہے واسطے جواز فیصلہ کے ضرور ہے۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ حصہ ۷ ماہ جولائی ۱۸۸۵ء صفحہ ۵۲۳ کتاب انگریزی و صفحہ ۵۲۱ کتاب اردو نمبر ۵۴ ۱۸۸۴ عیسوی مورخہ ۱۴۔ جنوری ۱۸۸۵ عیسوی نندرام بنام فقیر چند۔

(۳)

ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ اگر کوئی فریق شریک ثالثی نہو یعنی اقرار نامہ ثالثی کا کوئی فریق نہو تو اوس شخص پر جو شریک اقرار نامہ نہین ہے فیصلہ ثالثی کی پابندی لازم نہین ہے۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۲۲ صفحہ ۸۰۹ کتاب انگریزی نمبر ۸۲ ۱۸۸۰ء مورخہ ۱۳ اپریل ۱۸۸۰ء گنگا سہائے بنام ہیرا سنگھ۔

(۴)

فریقین مقدمہ حسب خواہش اپنے قبل قرار پانے امور تنقیح طلب کے اور باجازت عدالت بعد قرار پاجانے امور تنقیح طلب کے اپنے تنازعات کو سپرد پنچایت کرسکتے ہین ازروے ایکٹ لگان کے فریقین ممنوع نہین ہین کہ وہ اپنے تنازعات کو سپرد پنچایت کرین - انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ ماہ مئی ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۹۱ کتاب انگریزی مورخہ ۱۲- جنوری ۱۸۷۹ء گوشائین گردھاری جی بنام درگا دیوی-

ضابطہ اُن مقدمات مین جو ثالثی کے واسطے سپرد کئے جائین

دفعہ ۲۰۴- اُن تمام مقدمات سے جو حسب دفعہ ۲۰۳ ثالثی کے واسطے سپرد کئے جائین احکام دفعات ۵۰۷ لغایت ۵۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے جہان تک کہ وہ کسی امر مندرجہ ایکٹ ہذا کے تناقض نہون متعلق ہونگے-

درخواست بغرض تنسیخ فیصلہ ثالثی

دفعہ ۲۰۵- درخواست بغرض تنسیخ فیصلہ ثالثی کے اُس تاریخ کے بعد جو اوسکے سنانیکے لئے مقرر کیگئی ہو دس روز کے اندر پیش کیجاے گی-

ممالک مغربی و شمالی و اودہ - ۲۰۰

نوٹ (۱) ایک مقدمہ مین فیصلہ ثالثی اسوجہ پر منسوخ ہوا کہ مختار کو ازروے مختارنامہ مقدمہ کو سپرد ثالثی کرنیکا اختیار خاص نہ تھا - الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۱۰ کتاب انگریزی مورخہ ۲- جولاے ۱۸۷۴ء - ٹھاکر پرشاد بنام کالیکا پرشاد-

(۲)

اصول تجویز پریوی کونسل مقدمہ راجہ ہرنراین سنگھ بنام چودھراین بھگونت کنور (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۰) پنچایت ہاے مندکرہ دفعہ ۲۲۱- ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء سے بھی متعلق ہے انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۴ ماہ ستمبر ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۴۷ کتاب انگریزی مورخہ ۲- فروری ۱۸۹۲ء ویکلی نوٹس صفحہ ۲۰ کتاب انگریزی - گوری شنکر بنام من لال-

(۳)

جبکہ پیشتر فیصلہ ثالثی صادر ہو چکا ہے تو پھر عدالت مجاز عطاے میعاد مزید یا توسیع میعاد داخل فیصلہ ثالثی نہ احسب بند ۱۴۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی نہین ہے جبکہ فیصلہ ثالثی اندر میعاد مقررہ عدالت کے داخل نہین کیا گیا بلکہ اوس تاریخ کے بعد داخل کیا گیا جو حکم اخیر توسیع میعاد داخل مین درج تھی پریوی کونسل سے تجویز ہوئی کہ فیصلہ ثالثی ناجایز ہے ڈگری عدالت جو کار بند فیصلہ ثالثی اس طور پر ہو کہ گویا وہ اندر میعاد کے باضابطہ صادر کیا گیا تھا توسیع کرنے والی میعاد کی متصور نہین ہو سکتی حکم یہہ ہونا چاہئے کہ نالش کی کارروائی کیجاے کوئی فریق مستحق خرچہ کا بابت کسی عدالت ماتحت کے بعد فیصلہ اول بلحاظ نوبت پیشی عذر مستحق نہین ہے اور خرچہ قبل فیصلہ اول آخر تنقیح کے بنفیصلہ پر منحصر ہے۔ انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۳ حصہ ۷ ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۳۰۰ کتاب انگریزی مورخہ ۲۷۔ جنوری سنہ ۱۸۹۱ء۔ راجہ ہرنراین سنگہ بنام چودھراین بھگونت کنور۔

(۴)

فیصلہ ثالثی کے لئے تقرر میعاد و توسیع میعاد کے لئے عدالت سے حکم صریح ہونا ضروری ہے فیصلہ عدالت مین بعد میعاد داخل ہوا اور اوسکے مطابق ڈگری صادر ہوگئی تو یہہ تصور کرنا چاہئے کہ عدالت نے توسیع میعاد کو منظور کر لیا اپیل مین اعتراض ہو سکتا ہے اور فیصلہ جایز نہین ہے البتہ جب کہ اعتراض مذکور مدعا علیہ کی طرف سے عدالت اول مین پیش نہ کیا گیا ہو تو وہ اوسکی وجہ سے اعتراض مذکور کے اول مرتبہ اپیل مین پیش کرنے سے ممنوع ہے لیکن اس مقدمہ مین یہہ امر ثابت نہین کیا گیا کہ عدالت اول مین وہ نقص مذکور سے واقف تھا یا اوسنے کوئی امر واسطے ظاہر کرنے رضامندی نسبت توسیع میعاد کے کیا تھا انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۸ حصہ ۱۱۔ ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۵۴۸ کتاب انگریزی نمبر ۸۷ سنہ ۱۸۸۶ء مورخہ ۹ جولائی سنہ ۱۸۸۶ء۔ چوہالی بنام ہری رام۔

(۵)

ایک مقدمہ مین تین پنچ مقرر ہوے عدالت نے یہ حکم دیا کہ فیصلہ ثالثی ۱۹ ستمبر ۱۸۸۵ء تک داخل کیا جاے اور اقرارنامہ مین کثرت راے کی شرط تھی دو پنچون نے ۱۹ ستمبر کو فیصلہ پر دستخط کئے لیکن تیسرے پنچ نے ۲۰ ستمبر کو اپنے دستخط ثبت کئے جس روز وہ داخل کیا گیا تجویز ہوئی کہ فیصلہ ثالثی اندر میعاد معینہ عدالت داخل نہین ہوا لہذا فیصلہ کالعدم ہے۔ انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۸ حصہ ۱۱ ماہ نومبر ۱۸۸۶ء صفحہ ۳۴۳ کتاب انگریزی و اردو نمبر ۷ و ۱۸۸۶ء مورخہ ۸ جولائی ۱۸۸۶ء عیسوی بہاری داس بنام کلیانداس۔

(۶)

محکمہ بندوبست مین اندراج نام کی بابت نزاع درپیش ہو کر پنچون کے سپرد ہوئی اور ثالثان نے تجویز نان و نفقہ کی بھی کردی۔ ہائیکورٹ سے قرار پایا کہ ایسی تجویز پنچون کے اختیار سے باہر تھی لہذا بربنا راوس فیصلہ پنچایت کے جو دعوی نان نفقہ کا دائر ہوا وہ ساقط ہونا چاہئے۔ الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۲۹ کتاب انگریزی نمبر ۲۳۶ مورخہ ۱۱ جون ۱۸۷۵ء درجن سنگھ بنام مسماۃ سبیا۔

(۷)

فیصلہ ایک پنچ مقبولہ فریقین کا حسب منشا دفعات ۲۲۲ و ۲۲۷ ۔ ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء جائز ہوسکتا ہے گو دفعہ مذکور مین پانچ پنچ کا تذکرہ ہے۔ ویکلی نوٹس ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۰۰ کتاب انگریزی نمبر ۳ ۱۸۸۶ء مورخہ ۱۴ جولائی ۱۸۸۶ء جتن سنگھ بنام مہادیو سنگھ۔ لیکن از روی قانون حال کوئی تعداد پنچون کی معین نہین ہے۔

(۸)

جبکہ اقرارنامہ مین کوئی شرط تقرر سرپنچ بحالت اختلاف راے نہو تو عدالت سے سرپنچ مقرر نہین ہوسکتا پابندی شرائط اقرارنامہ کی لازمی ہے۔ انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد

جلد ۸ حصہ ۲ ماہ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۴۲ کتاب انگریزی واردو مورخہ ۱۴- دسمبر ۱۸۸۵ء محمد عابد بنام محمد اصغر

(۹)

ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ اگر فریقین پانچ شخصون کو پنچ مقرر کرین اور اس بات پر راضی نہون کہ پانچ سے کم پنچ مقدمہ فیصل کرین ایسی حالت مین اگر اون مین سے ایک پنچ انکار کرے تو بقیہ پنچون کا فیصلہ قایم نہین رہ سکتا - الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۵ کتاب انگریزی نمبر ۱۲ مورخہ ۲۸- جون ۱۸۸۴ء پرمیشر دت بنام ہری نایک -

(۱۰)

جب منجملہ پنچان کے ایک پنچ نے پنچایت کرنے سے انکار کیا تو جو ڈگری بر بنا ء فیصلہ ثالثی صادر ہوئی وہ قابل منسوخی ہے - ویکلی نوٹس ۱۸۸۴ء صفحہ ۶۰ کتاب انگریزی نمبر ۲۲ ۱۸۸۴ء مورخہ ۱۸- فروری ۱۸۸۴ء - بست کمار بنام آتمارام -

(۱۱)

فریقین نے بصیغہ اپیل اول پنچایت مقرر کر کے تین پنچ مقرر کئے لیکن کوئی شرط ایسی نہین ہوئی کہ کہ بوجہ اختلاف رائے کے کیا نتیجہ ہوگا پنچون نے بوجہ عدیم الفرصتی کے پنچایت کرنے سے انکار کیا تب عدالت اپیل ماتحت نے پھر مقدمہ واسطے کرنے پنچایت کے پنچون کے پاس بھیجا منجملہ اونکے دو نے اپنا فیصلہ صادر کیا اور تیسرے نے کوئی اپنی رائے نہین لکھی مگر اپنی نارضامندی نسبت فیصلہ مجوزہ دو پنچون کے ظاہر کی صاحب جج نے دو پنچون کے فیصلہ کی بنا پر تجویز مقدمہ کی کی - ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ فیصلہ ناجایز ہے اور یہہ بھی تجویز ہوئی کہ اسوجہ سے بھی فیصلہ ناجایز ہے کہ بعد انکار پنچان کے پھر اونکے پاس بھیجنا نہین چاہیے تھا کیونکہ اونکو اختیار ہے کہ وہ اپنی خوشی اور رضامندی سے پنچایت قبول کرین نہ کسی دباؤ سے - ویکلی نوٹس ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۰۹ کتاب انگریزی مورخہ ۱۶- جولائی ۱۸۸۲ء دوکھو بنام بھینک -

(۱۲)

کل پنچان نے ایک ہی درخواست کے ذریعہ سے پنچایت کرنے سے انکار کیا کہ ہم پنچایت کرنے سے راضی نہین ہین اور کاغذات مرسلہ عدالت کو جو اونکے پاس بھیجے گئے تھے عدالت مین واپس کیا جج ماتحت نے بجاے منظور کرنے اونکی درخواست کے ایک حکم اس ہدایت سے صادر کیا کہ کاغذات مذکور پھر پنچان کے پاس واپس بھیجے جائین اور پنچان اندر دس یوم کے فیصلہ کر کے بھیجین اس حکم کے پہونچنے پر پنچون نے کارروائی پنچایت شروع کی اور اپنا فیصلہ صادر کیا کہ جو عدالتین ماتحت سے بحال رہا ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ فیصلہ جائز نہین ہے اور یہہ قاعدہ قانونی ہے کہ پنچان فیصلہ اپنی رضامندی کے ساتھ کرین نہ کسی دباؤ عدالت سے - انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ ماہ جنوری ۱۸۸۵ع صفحہ ۲۰ کتاب انگریزی وصفحہ ۱۹ کتاب اردو مورخہ ۱۷ - جولائی ۱۸۸۴ع شب چرن بنام ستی رام -

(۱۳)

ایک مقدمہ پنچون کی سپرد ہوا تھا اونھون نے بلا کرنے فیصلہ کے مسل کو واپس کر دیا عدالت نے بلا اطلاع دینے فریقین کے دعوی ڈسمس کر دیا ہائیکورٹ نے اس فیصلہ کو منسوخ کر کے تجویز کیا کہ بعد واپسی مقدمہ کے عدالت پر لازم تھا کہ تاریخ مقرر کر کے فریقین کو ہدایت کرتی کہ اپنا اپنا ثبوت پیش کرین - ویکلی ریپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۲ کتاب انگریزی نمبر ۲۶۴ مورخہ ۳ - دسمبر ۱۸۷۴ع مدن سنگھ بنام کنہئی داس چکربتی -

(۱۴)

جب کوئی فیصلہ ثالثی پنچان کے پاس بغرض غور مکرر معہ اس امتناع صریح کے ارسال کیا جاے کہ تحقیقات کامل کیجاے اور جب پنچان کوئی شہادت نہ لیوین بلکہ اپنا فیصلہ ثالثی دوسرا تقویت معائنہ موقع پر صادر کرین تو تجویز ہوئی کہ فیصلہ ثالثی جو اسپر حسب متذکرہ صدر کیاجاے منسوخ ہونا چاہیے - ویکلی نوٹس ۱۸۹۳ع صفحہ ۴۵ کتاب انگریزی وصفحہ ۱۱۹ کتاب اردو مورخہ ۱۶ جنوری ۱۸۹۳ع موہن مای بنام چھبا

(۱۵)

بوجہ اسکے کہ پنچ نے بلا تحقیقات کامل فیصلہ کیا پنچایت قابل منسوخ نہین ہوسکتی - نین سکھ بنام

او ما دی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۷۷-

(۱۶)

تجویز ہوئی کہ فیصلہ ثالثی پر فریقین مین سے بعض کی رضامندی سے لازم نہین آتا کہ دوسرے بھی اوسکی پابندی کرین لہذا فیصلہ ناجائز ہے- دیونندن بنام بھجگولے وغیرہ ویکلی نوٹس جلد ۸ سنہ ۱۸۸۸ء صفحہ ۲۱۵ کتاب انگریزی-

(۱۷)

حسب ید عائے فریقین ایک مقدمہ بٹوارہ کمل سپرد ثالثان کے ہوا منجملہ تین ثالثون کے ایک ثالث بلا شورہ دیگر ثالثون کے کل کارروائی عمل مین لایا- صاحبان بورڈ نے تجویز فرمایا کہ ایسی ثالثی کسی طور پر ثالثی کہی نہین جا سکتی اور نہ ایسا یکطرفہ انتظام کسی طور پر جائز قرار پا سکتا ہے- فیصلہ صدر بورڈ فایل نمبر ۴۳ بابت ۱۸۸۷ء مورخہ ۱۸ اپریل ۱۸۸۸ء مسماۃ کشتہ یا بنام بلدیو پرشاد دسلیکٹیڈ ڈسیشن بورڈ بابت ۱۵ اگست ۱۸۸۷ء-

(۱۸)

فریقین مقدمہ نے تین شخصون کو واسطے فیصلہ مقدمہ کے ثالث مقرر کیا- مگر منجملہ تین ثالثون کے صرف دو ثالثون نے فیصلہ ثالثی تحریر کیا اور ایک ثالث شریک جلسہ ثالثی نہین ہوا اور نہ اوس ثالث سے مشورہ لیا گیا- عدالت ابتدائی نے مقدمہ کا فیصلہ دیدا در کیا اور فیصلہ ثالثی کی پابندی نہین کی- صاحب کمشنر نے فیصلہ ابتدائی کو اسی بنیاد پر منسوخ کیا کہ فیصلہ عدالت مطابق تجویز ثالثان کے نہین ہے- بورڈ سے تجویز کیا گیا کہ ہرگاہ منجملہ سہ ثالثان کے صرف دو ثالث نے فیصلہ کیا لہذا فی الواقع کوئی پنچایت نہین ہوئی ایسے فیصلہ کی پابندی لازم نہین ہے- فیصلہ صدر بورڈ فایل نمبری ۱۷۲ سنہ ۱۸۸۵ء مورخہ ۱۳ اپریل سنہ ۱۸۸۶ء بابو رام وغیرہ بنام جنا بیو منتخب فیصلجات بورڈ-

(۱۹)

تجویز ہوئی کہ اگر کوئی فریق نسبت فیصلہ ثالثی بر بنیاد بداعمالی ثالث کے اعتراض کرے تو عدالت کو پورے طور پر اس عذر کی تحقیقات کرنی چاہیے- بلا تحقیقات عذر مذکور کے فیصلہ عدالت مطابق فیصلہ ثالثی کے درست نہین ہے- ویکلی نوٹ بابت ۱۸۸۲ء جلد ۲ صفحہ ۷۶

کتاب انگریزی مورخہ ۱۵- اپریل ۱۸۷۲ء نیم چند بنام ڈونگر۔

اگر درمیان دو پنچون کے بعض امور مین اختلاف اور بعض امور مین اتفاق ہو تو ایسی حالت مین کل فیصلہ ناجایز نہین ہو سکتا - دیکھو رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۲ - شیخ ثنا اللہ بنام شیخ ثمر الدین۔

ایک مقدمہ مین تین ثالث تھے اور ثالث مذکور تمام کارروائی و تحقیقات مقدمہ مین شریک تھے آخر روز ایک ثالث نے منجملہ ثالثان مذکور کے اپنی راے لکھنے مین انکار کیا - تجویز ہوئی کہ فیصلہ مذکور صحیح ہے - آگرہ رپورٹ ۱۸۶۲ء صفحہ ۲۴۸ - گوکل بنام منسی۔

اگر فیصلہ ثالثی کثرت راے پر مبنی ہے تو کم تعداد کے پنچونکی غیر حاضری مین جو فیصلہ صادر ہوا ہو وہ خلاف قانون نہین ہے بشرطیکہ اونکو اطلاع معقول دیگئی ہو اور غیر حاضری اونکی کسیوجہ سے منجملہ وجوہ ۱۵۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ہو - فیصلہ صدر دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۴۵ کتاب انگریزی کیدار ناتھ بنام گنگا باسی۔

تجویز مطابق فیصلہ ثالثی کے ہوگی	**دفعہ ۲۰۶** - اگر عہدہ دار سپرد کنندہ مقدمہ کی دانست مین کوئی وجہ اس امر کی نہو کہ فیصلہ ثالثی یا کسی ایسے امر کو جو

ممالک مغربی ش
اودہ - ۱

ثالثی کے واسطے سپرد کیا گیا ہو غور ثانی کے لئے واپس بھیجا جاے۔

اور اگر کوئی درخواست فیصلہ ثالثی کی تنسیخ کے واسطے نہ گذرے۔

یا اگر ایسی درخواست کو عہدہ دار مذکور نے نامنظور کیا ہو۔

تو شارالیہ کو لازم ہے کہ فیصلہ ثالثی کے مطابق تجویز کرے۔

یا اگر فیصلہ ثالثی مشارالیہ کے پاس بطور ایک مقدمہ خاص کے بھیجا گیا ہو تو ایسے مقدمہ مین جو خود اُسکی راے ہو اُسکے موافق تجویز کرے۔

نوٹ - ثالثان کے اوس فیصلہ کی پابندی عدالت پر لازم نہین ہے جسکو جملہ ثالثان نے نہ کیا ہو۔

(بابو رام بنام جنابہو فیصلہ بورڈ ۱۸۸۵ء-۱۸۸۶ء صفحہ ۲۵)

اپیل کی اور عدالت دیوانی مین نالش دایر کرنے کی ممانعت

دفعہ ۲۰۷- ایسی تجویز کی فوراً تعمیل کیجائیگی اور اوسکا اپیل نہوسکیگا الا اُس صورت مین کہ تجویز فیصلہ ثالثی سے تجاوز کرجاے یا فیصلہ ثالثی کے موافق نہو یا تجویز کی نسبت اس بنا پر اعتراض کیا جاے کہ فیصلہ ثالثی قانون یا واقعات کی روسے جایز فیصلہ ثالثی نہین ہے۔

اور کوئی شخص کسی عدالت دیوانی مین ایسی نالش دایر نکرسکیگا جو اُس تجویز کی تنسیخ کی غرض سے ہو یا ثالثون کے نام اُنکے فیصلہ ثالثی کی وجہ سے ہو۔

نوٹ (۱) اپیل بنار اضی اوس ڈگری کے نہوسکیگا جو بموجب اوس تجویز کے صادر ہوئی ہے جو مطابق فیصلہ ثالثی کے ہے محض اسوجہ سے کہ ثالث کی کارروائی مین کچھ بیضابطگیان ہوئی ہین اور وہ بیضابطگیان اوس قسم کی نہین ہین کہ جنکی وجہ سے فیصلہ ثالثی قانوناً فیصلہ ثالثی نہوسکے- دیکھو نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۱۶ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۹۰ کتاب اردو مورخہ ۳- جون ۱۸۹۶ء راج من سنگہ بنام کرن سنگہ۔

(۲)

جس صورت مین ڈگری بربنار اوس تجویز کے صادر ہوئی تھی جو مطابق فیصلہ ثالثی کے تھی اور جو تجاوز فیصلہ ثالثی سے نتھی اور مطابق اوسکے تھی تو اپیل بنار اضی ڈگری مذکور کے اس بنیاد پر ہوسکتا ہے کہ وہ فیصلہ ثالثی جسپر تجویز اور ڈگری مبنی ہین کسی ایک یا دوسری وجہ سے قانوناً فیصلہ ثالثی نہین ہے لیکن جس صورت مین کوئی درخواست واسطے منسوخی فیصلہ ثالثی مذکور بربنار بداعمالی ثالث کے بموجب دفعہ ۲۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے گذری اور درخواست مذکور بعد تجویز عدالتانہ کے نامنظور ہوچکی ہے اور ڈگری بموجب دفعہ ۲۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے صادر ہوئی جو مطابق فیصلہ ثالثی مذکور کے ہے اور اوس سے تجاوز نہین ہے تو بنار اضی اوس ڈگری کے جو اس طرح پر صادر ہوئی ہے اپیل نہوگا- دیکھو نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۲۷ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۵۳ کتاب اردو مورخہ ۸ جون ۱۸۹۶ء ابراہیم علی بنام محسن علی۔

(۳)

عدالت دیوانی کے فیصلہ سے اپیل کرنے پر فریقین معاملات متنازع فیہ کو سپرد ثالثی تین پنچون کے کرنے پر راضی ہوے - حکم سپردگی مین موافق شرایط مندرجہ دفعہ ۵۰۹ ضابطہ دیوانی پنچون کی اختلاف راے کی نسبت کچھ احکام صادر نہین ہوے - پہلے تو پنچون نے بوجہ عدم فرصتی کے فیصلہ کرنے سے انکار کیا لیکن بعد مہ اونکے پاس دوبارہ فیصلہ کے لئے بھیجا گیا اسپر دو پنچون نے فیصلہ صادر کیا اور تیسرے نے محض اختلاف راے ظاہر کیا - تجویز ہوئی کہ فیصلہ ناجایز ہے کیونکہ اول تو تین مین سے صرف دو پنچون نے فیصلہ کیا دوم اسوجہ سے کہ اون پر کام کرنیکے لئے دباو ڈالا گیا - دوکھو وغیرہ بنام بھینک - ویکلی نوٹس ۱۸۸۸ء صفحہ ۲۰۹ کتاب انگریزی

(۴)

جب پنچان نے تجویز امر اہم میعاد کی ترک کی جو اوس مقدمہ مین پیدا ہوا اور عدالت نے واپس بھیجنا فیصلہ پنچایت کا حسب دفعہ ۵۲۰ ضابطہ دیوانی واسطے تجویز مکرر پنچان کے ضروری تصور نہ کیا تو تجویز ہوئی کہ بنا راضی ڈگری کے جو ایسے فیصلہ ثالثی پر ہو کوئی اپیل دایر نہو سکیگا کیونکہ وہ مطابق نہ کہ خلاف فیصلہ پنچایت کے ہے - ویکلی نوٹس ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۰۱ کتاب انگریزی مورخہ یکم جولائے ۱۸۹۲ء کرپارام بنام لال جیت -

(۵)

ڈگری جب مطابق فیصلہ پنچایت کے صادر ہو تو اپیل نہین ہو سکتا اور اپیل کے لئے یہہ وجہ کافی نہین ہے کہ پنچ نے اپنے اختیار سے زیادہ عمل کیا کیونکہ یہہ امر عدالت مرافعہ اولی مین طے ہو سکتا تھا اور نہ یہہ امر وجہ اپیل ہے کہ مدعاعلیہ نے دست برداری پنچایت سے کی تھی کیونکہ اوسکو دست برداری کا اختیار نہ تھا اور تا وقتیکہ حکم منسوخی سپردگی ثالثی صادر نہو عدالت توسیع میعاد بعد انقضاے میعاد عطیہ مندرجہ حکمنامہ پنچایت کسی وقت کر سکتی ہے - ویکلی نوٹس

سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵ کتاب انگریزی نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۸۶ء مورخہ ۲۵ جون سنہ ۱۸۸۶ء منگل سین بنام گوبندرام۔

(۶)

ایک فیصلہ ثالثی بموجب احکام دفعہ ۵۲۰ ۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۷ء واپس کیا گیا پنچون نے اوسپر دوبارہ غور کرنے سے انکار کیا اسپر عدالت نے مقدمہ مین کارروائی شروع کردی او مدعیان کو ڈگری عطا کی مدعا علیہم نے اس ڈگری سے اپیل کیا منجملہ وجوہات اپیل کے ایک وجہ یہہ بھی تھی کہ بلحاظ احکام دفعہ ۵۲۰ ۔ ایکٹ مذکورہ بالا کے فیصلہ ثالثی ناجائز طور پر واپس کیا گیا ۔ تجویز ہوئی کہ یہہ امر اپیل مین قابل سماعت نہے کہ آیا فیصلہ ثالثی باقاعدہ طور پر واپس کیا گیا یا نہین ۔ عبدالرحمان بنام یار محمد خان وغیرہ ۔ دیکلی نوٹس جلد ا سنہ ۱۸۸۱ عیسوی صفحہ ۲۴ کتاب انگریزی۔

(۷)

مدعی روبرو پنچ کے اس بات پر راضی ہوا کہ مدعا علیہ از روے حلف کے جو بیان کرے وہ مجھے قبول ہوگا برضامندی پنچ کے مدعا علیہ نے اس بات کو قبول کر کے شہادت حلفی ادا کی اور پنچ نے مطابق اوسکے فیصلہ کیا مدعی نے صرف اس بنیاد پر اعتراض کیا کہ کارروائی پنچ کی ناجائز تھی عدالت نے اعتراض مذکور کو نامنظور کر کے فیصلہ اور ڈگری مطابق فیصلہ پنچ کے صادر کیا تجویز ہوئی کہ کارروائی پنچ کی ناجائز نہین تھی کیونکہ پنچ از روے اپنے منصب کے مستحق عمل مین لانے کارروائی مذکور کا تھا اور ڈگری مطابق فیصلہ پنچایت کے تھی لہذا ڈگری قابل اپیل نہین ہے۔ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ حصہ ۵ ماہ جون سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۰۳ کتاب انگریزی نمبر ۷۹ سنہ ۱۸۸۱ء مورخہ ۸ فروری سنہ ۱۸۸۲ء ۔ بھاگیرت بنام رام غلام ۔

(۸)

ایک مقدمہ مین جسمین بحث استحقاق ایک آراضی کی تھی عدالت مال نے بحث مذکور کو سپرد ثالثان کیا منجملہ ثالثان کے بعض برضامندی فریقین اور بعض عدالت کی راے سے مقرر ہوے تھے جنکی نسبت منجانب فریقین کے اعتراض نہین ہوا بعد آنے فیصلہ ثالثی کے عدالت نے مطابق فیصلہ ثالثان کے تجویز کر دیا بعد اوسکے فریق مغلوب نے عدالت دیوانی مین نالش بغرض دخلیابی آراضی مذکور کے دایر کی تجویز ہوی کہ یہہ نالش دراصل واسطے منسوخی فیصلہ ثالثی کے ہے لہذا ممنوع السماعت ہے - دیکھو نوٹس ۲ سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۰۲ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۰۵ کتاب اردو مورخہ ۱۵ - اپریل سنہ ۱۸۸۱ء انتظام النسا بیگم بنام جگناتھ -

(۹)

جب فیصلہ عدالت ثالث کے فیصلہ کے مطابق صادر ہوا ہو تو اوسکا اپیل نہین ہوسکتا - دیکھو نوٹس ۲ سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۹۵ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۲۷ کتاب اردو مورخہ ۸ - مئی سنہ ۱۸۸۲ء اسداللہ خان بنام احمداللہ خان -

(۱۰)

ایسا شخص جو اوس مقدمہ مین فریق نہو جسمین کوئی نزاع سپرد ثالثی ہوے نالش بغرض تنسیخ فیصلہ ثالثی کے عدالت دیوانی مین کرسکتا ہے - دفعہ ۲۳۱ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء مانع نہین ہے - دیکھو نوٹس ۱ سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۹۱ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۳۱ کتاب اردو - مورخہ ۶ - جون سنہ ۱۸۸۱ء شیوداس بنام بندھو -

وصول کیا جانا جرمانہ جات وخرچہ کا

دفعہ ۲۰۸ - سب فیس اور جرمانے اور خرچے سواے اوس خرچہ کے جو مابین فریقین کے ہوا ہو اور دیگر رقمین جنکے ادا کرنے کے لیے بموجب اس ایکٹ کے حکم دیا جاوے اس طرح قابل وصول ہونگی کہ گویا وہ بقایاے مالگذاری ہین -

اودھ ۵ - ۲۲۱

عدالت مال کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ بپابندی کسی احکام خاص ایکٹ ہذا کے اُس خرچہ کو جو حسب ایکٹ ہذا کسی ایسی کارروائی کی بابت جو عدالت مذکور کے روبرو پیش ہو واجب الادا ہو ایسے طریقہ سے جو وہ مناسب سمجھے دلائے اور اوسکی رسدی تقسیم کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی آراضی حسب دفعہ ہذا ایسی رقوم کی علت مین نیلام ہو جو یا فقنی گورنمنٹ نہون تو احکام دفعہ ۱۶۱ ایسے نیلام سے متعلق ہونگے۔

نوٹ۔ خرچہ درمیان فریقین دربارہ مقدمات عدالت مال دفعہ ہذا کے موافق بطور بقایا مالگذاری کے قابل وصول ہوگا۔

مال غیر منقولہ کے قبضہ کا دیا جانا | مالک مغربی شمالی ۲۳۳

دفعہ ۲۰۹۔ جب قبضہ مال غیر منقولہ کا دلانا تجویز کیا جاے تو اوس حکم کے صادر کنندہ عہدہ دار کو جایز ہے کہ قبضہ اُسی طریقہ سے اور اون تمام اختیارات متعلقہ تمام اقسام توہین اور مزاحمت وغیرہ کے ساتھ دلاے جو قانوناً عدالتہاے دیوانی خود اپنی ڈگریون کے اجرا مین عمل مین لا سکتی ہین۔

باب ۱۰

اپیل و استصواب و نگرانی

عدالتین جنمین اپیل رجوع کیے جا سکتے ہین | مالک مغربی شمالی ۲۴۲ و ۲۴۳ اودہ ۱۸۴-۵

دفعہ ۲۱۰ (۱) بموجب ایکٹ ہذا اپیل حسب ذیل رجوع کیے جا سکتے ہین۔

(**الف**) بعدالت کلکٹر بنا راضی احکام مصدرہ اسسٹنٹ کلکٹر یا تحصیلدار۔

و بعدالت مہتمم ترتیب کاغذات بنا راضی احکام مصدرہ اسسٹنٹ مہتمم ترتیب کاغذات و بعدالت مہتمم بندوبست بنا راضی احکام مصدرہ اسسٹنٹ مہتمم بندوبست

(ب) لعدالت کشنر بنا راضی احکام صدرہ کلکٹر یا مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست۔

(ج) لعدالت بورڈ بنا راضی احکام صدرہ کمشنر۔

(۲) بہ اغراض باب ہٰذا لفظ "حکم" مین اعلان جمع مشخصہ حسب دفعہ ۴ ۶ و روبکار ٹھوا حسب دفعہ ۴ ۱۱ داخل ہین۔

(۳) اپیل اس اعلان جمع مشخصہ کی نا راضی سے جو اسسٹنٹ مہتمم بندوبست نے کیا ہو لعدالت کمشنر رجوع کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ - ایک اپیل کو عدالت ماتحت نے بوجہ عدم پیروی خارج کیا لعدہ اپیلانٹ نے درخواست ادخال اپیل ثانی ان وجوہ کے ساتھ گذرانی کہ اپیلانٹ لعد داخل کرنے اپیل کے باہر چلا گیا تھا اور وکلا ر تاریخ پر بیمار ہوگئے درخواست کے ساتھ حلفنامہ بھی داخل کیا عدالت ماتحت اپیل نے درخواست ادخال کی تجویز ثانی کو نامنظور کیا - ہائیکورٹ سے طے ہوا کہ اپیل قابل سماعت کے تھا اور کوئی وجہ اسکی نہین تھی کہ اپیلانٹ اپنے حق سے محروم کیا جاوے (رامچندر راو بنام مادھو راو ویکلی نوٹ ۱۸۹۹ء)

اگر اپیلانٹ نے بلا ادخال نقل ڈگری اپیل داخل کیا اور عقب سے نقل ڈگری اندر میعاد معینہ اپیل داخل کی تو ایسی حالت مین بےضابطگی کی اصلاح کیگئی (للتی بنام رام پرشاد فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد ۱۸۸۶ء)

صاحب کمشنر اپنے حکم کی خود نظر ثانی نہین کر سکتے جو وہ بابت اخراج اپیل کے صادر کرین ضابطہ دیوانی مقدمات ایکٹ ہٰذا سے عام طور پر متعلق نہین ہے - جہان اوسکا تعلق ہے اوسکا خاص ذکر ہے (مسماۃ شکور النسا بی بی بنام عبد المجید خان فیصلہ بورڈ مال نمبر ۱۸۹۹ء)

واسطے قواعد اپیل کے دیکھو سرکلر بورڈ مال۔

اپیل ہاے اول | دفعہ ۲۱۱ - بجز اسکے کہ کوئی حکم ایکٹ ہذا کی رو سے صراحتاً قطعی قرار دیا گیا ہو اپیل ہر ابتدائی حکم کی ناراضی سے جو کسی ایسی کارروائی مین صادر ہو جو حسب احکام ایکٹ ہذا عمل مین آئی ہو اوس عدالت مین رجوع کیا جاسکیگا جسکو حسب دفعہ ۲۱۰ اوسکی سماعت کا اختیار دیا گیا ہے -

جدید

اپیل ہاے ثانی | دفعہ ۲۱۲ - اپیل ثانی بعدالت کمشنر یا بورڈ جیسی کہ صورت ہو رجوع کیا جاسکتا ہے -

(الف) جب حکم مصدرہ کمشنر ایسا حکم ہو جو اپیل مین بناراضی اعلان جمع مشخصہ حسب دفعہ ۹۴ صادر کیا گیا ہو - یا

(ب) جب اپیل مین حکم ابتدائی ترمیم یا منسوخ یا مسترد کیا گیا ہو - یا

(ج) وجوہ ذیل مین سے کسی ایک کی بنا پر - (یعنی بدینوجہ کہ) -

(۱) تجویز کسی قانون مصرحہ یا ایسے رواج کے خلاف ہے جو قانون کا حکم رکھتا ہے -

(۲) تجویز مین تصفیہ کسی ضروری امر تنقیح طلب متعلق قانون یا رواج کا جو حکم قانون کا رکھتا ہے نہین ہوا -

(۳) کوئی غلطی قابل لحاظ یا سقم ضابطہ محکومہ ایکٹ ہذا مین واقع ہوا ہے جسکے سبب سے غلطی یا سقم مقدمہ کی تجویز رویدادی مین پیدا ہوا ہے -

تشریح - حکم ابتدائی مین جو ترمیم صرف خرچہ کے معاملہ مین کیجاے وہ بمرادمعنی فقرہ (ب) ترمیم متصور نہوگی -

بجز صورتہاے محکومہ بالا کے اور کسی صورت مین اپیل ثانی منظور نہوگا -

نوٹ - اپیل ثانی بناراضی تشخیص جمع تمام حالتون مین بورڈ کو ہوسکتی ہے -

اپیل ہاے سوم | دفعہ ۲۱۳ - اپیل سوم بحضور بورڈ بربناے وجہ ذیل رجوع کیا جاے گا

نہ کسی اور وجہ کی بنا پر۔ (یعنی بدین وجہ کہ) تجویز کسی قانون مصرحہ یا ایسے رواج کے خلاف ہے جو قانون کا حکم رکھتا ہے۔

ممالک مغربی شمالی اودہ-۷۳-۱۸

اپیل کی حد سماعت

دفعہ ۲۱۴ (۱) کوئی اپیل بعدالت کلکٹر یا مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست بعد گذرتے تیس دن کے اوس حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل ہو رجوع نہ کیا جائیگا۔

(۲) کوئی اپیل یا اپیل ثانی بعدالت کمشنر اوس حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل ہو ساٹھ دن کے منقضی ہونے کے بعد رجوع نہ کیا جائیگا۔ بجز اسکے کہ ایکٹ ہذا مین بالخصوص دوسری نہج کا حکم ہو۔

(۳) کوئی اپیل یا اپیل ثانی یا اپیل سوم بعدالت بورڈ اوس حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل ہو نوے دن کے منقضی ہونیکے بعد رجوع نہ کیا جائیگا۔

ممالک مغربی شمالی اودہ-۱۸۸

اپیل بنا راضی حکم مشعر منظوری اپیل

دفعہ ۲۱۵- حکم مشعر منظوری اپیل کی ناراضی سے کوئی اپیل وجوہ مصرحہ دفعہ ۵- ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند ۱۸۷۷ء کی بنا پر رجوع نہ کیا جائیگا۔

نوٹ- دفعہ ۵- ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند ۱۸۷۷ء درج ذیل ہے۔

شرط اوس صورت مین جبکہ کچہری بند ہو اور میعاد اپیل گذرجاوے

اگر میعاد سماعت جو کسی مقدمہ یا اپیل یا عرضی کے لئے مقرر ہو اوس وقت گذر جاوے جبکہ کچہری بند ہو تو مقدمہ یا اپیل یا عرضی اوس روز دایر یا داخل یا پیش ہوسکتی ہے جس روز کچہری دوبارہ کھلے۔

شرط متعلق اپیل و عرضی نگرانی

اپیل یا عرضی نگرانی فیصلہ اوس صورت مین بعد میعاد مقررہ پیش ہوسکتی ہے جبکہ اپیلانٹ یا عرضی دینے والا عدالت کو اطمینان دے سکے کہ اوسکے پاس میعاد مقررہ کے اندر اپیل دایر کرنا یا عرضی پیش نکرنے کے لئے معقول وجہ ہین۔

ممالک مغربی شمالی اودہ-۷۳-۱۸۸

عدالت اپیل کے اختیارات

دفعہ ۲۱۶ (۱) عدالت اپیل کو اختیار ہے کہ اپیل منظور

کرے یا بطور سرسری حکم نامنظوری کا دے۔

(۲) اگر وہ اپیل منظور کرے تو اوسکو اختیار ہے کہ اوس حکم کو جسکی ناراضی سے اپیل ہو مسترد کردے یا اوسمین ترمیم کرے یا اوسکو بحال رکھے۔

یا یہہ ہدایت کر سکتی ہے کہ ایسی تحقیقات مزید عمل مین لائی جاے یا ایسی شہادت مزید لیجاے جو اوسکے نزدیک ضروری متصور ہو۔

یا وہ خود ایسی شہادت مزید لے سکتی ہے۔

یا مقدمہ کو تصفیہ کے لئے اون ہدایات کے ساتھ جو وہ مناسب سمجھے واپس بھیجے۔

نوٹ۔ (۱) جب کسی عدالت سماعت کنندہ اپیل کی یہہ رائے قرار پاوے کہ کوئی شخص جو نہ فریق نالش ہے اور نہ مستحق فریق مقدمہ ہونیکا بحیثیت قایم مقام کے ہے مقدمہ مین فریق کیا جاے تو اوسکی لئے مناسب طریقہ یہہ ہے کہ مقدمہ مرافعہ اولی مین واپس بھیجے اور اوس عدالت کو یہہ حکم دے کہ وہ خاص شخص زمرہ مدعاعلیہ یا مدعی بشرطیکہ وہ راضی ہو سل مین شریک کیا جاوے اور اوسکو اپنا بیان داخل کرنے کے لئے مہلت دیجاوے اور اپنی شہادت پیش کرنیکے لئے موقع دیا جاوے اور جو تنقیحات درمیان اوسکے اور فریق ثانی کے پیدا ہون اوسکی تجویز کیجاوے۔ دیکھو نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۹ کتاب انگریزی وصفحہ ۲۳ کتاب اردو مورخہ ۱۴۔ اپریل ۱۸۹۶ء۔ مہین لال بنام امتیاز علی۔

(۲)

اگر تنہا اپیلانٹ اپنے اپیل کے دوران مین فوت ہو جاوے تو عدالت اپیل مسل مین بلا فریق لئے جانے قایم مقام متوفی کے فیصلہ صادر کرنے مین مصروف نہین ہو سکتی۔ دیکھو نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۹ کتاب انگریزی وصفحہ ۲۲۵ کتاب اردو مورخہ ۲۱۔ اپریل ۱۸۹۶ء۔ لال جی سہاے بنام لکھی لال۔

(۳)

جس صورت مین بتاریخ معینہ سماعت اپیل کے وکلاے اپیلانٹ حاضر عدالت تھے اور اپیلانٹ نے

جو حاضر تھا اپیل کی تائید کرنے سے انکار کیا تو تجویز ہوئی کہ اپیل مناسب طور پر عدم پیروی مین ڈسمس کیا گیا - ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۹۲ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۳۲ کتاب اردو مورخہ ۲۱ - اپریل ۱۸۹۶ء - گوپال بخش بنام دولت رائے -

(۴)

جس صورت مین کسی عدالت اپیل نے اُس مقدمہ مین جسمین اپیلانٹ کسی طور پر حاضر نہین ہوا تھا بجائے ڈسمس کرنے اپیل بوجہ عدم پیروی کے سماعت اوسکی مدعیادیر کی ہو اور اوسپر فیصلہ صادر کیا ہو تجویز ہوئی کہ باوجود اسکے فیصلہ عدالت کا بطور حکم ڈسمسی محکومہ دفعہ ۵۵۶ ضابطہ دیوانی کے متصور ہوگا اور اوسکی ناراضی سے اپیل نہو سکیگا - ویکلی نوٹس مورخہ ۲۰ - جون ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۴۰ کتاب انگریزی و صفحہ ۳۹۶ کتاب اردو - مرداری بنام مریم بی بی -

(۵)

اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ عدالت کو جو حسب دفعہ ۵۵۹ ضابطہ دیوانی عمل کرے اختیار ہے کہ کسی شخص کو بطور رسپانڈنٹ کسی اپیل مین اضافہ کرے گو میعاد جسکے اندر اپیل بمقابلہ ایسے شخص کے پیش ہو سکتا تھا منقضی ہو گئی ہو - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۴ ماہ اپریل ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۵۴ کتاب انگریزی مورخہ ۲۱ - جنوری ۱۸۹۲ء بندیسری نائک بنام گنگا سرن ساہو -

(۶)

جب وکیل کو باضابطہ اختیار بذریعہ وکالت نامہ کے جو معمولی طریق پر تحریر ہوا تھا دربارہ داخل و پیروی کرنے اپیل ہائیکورٹ کے دیا گیا اور اپیل بوجہ عدم پیروی کے ڈسمس ہوا تو تجویز ہوئی کہ بلا داخل کرنے وکالت نامہ جدید کے وکیل مذکور مجاز داخل کرنے درخواست بازبہ نمبر سابق قایم ہونے اپیل مذکور فہرست مقدمات اپیل متدایرہ کے تھا ویکلی نوٹس ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۲۲ کتاب انگریزی مورخہ ۲ - نومبر ۱۸۹۲ء رگھوناتھ سنگھ بنام گھو سہائے

(۷)

مدعا علیہم نے اپیل بحکمہ صاحب جج دایر کیا وہ اسٹامپ ناکافی پر تھا اوسکے پورے کرنیکے لئے مہلت دی گئی لیکن وہ اندر میعاد پورا نہ کیا گیا اوسپر یہہ حکم ہوا کہ اپیل بوجہ نہ ادا ہونے پوری فیس کے ڈسمس ہو ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ چونکہ کوئی ڈگری عدالت اپیل ماتحت مین مرتب نہین ہوئی اور نہ اپیل درج رجسٹر ہوا لہذا حکم ڈسمسی اپیل کا اپیل نہین ہوسکتا۔ وکلی نوٹس ۱۸۹۳ء نمبر ۳۷۰ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۸۹۳ء گجراج سنگھ بنام بھگونت سنگھ۔

(۸)

اگر تاریخ معینہ پر نہ اپیلانٹ حاضر ہو نہ اوسکا وکیل حاضر ہو تو ایسی صورت مین عدالت اپیل رویداد پر فیصلہ نہین کرسکتی اور اگر عدالت اپیل فیصلہ رویدادی صادر کرے تو وہ فیصلہ ایسا متصور ہوگا کہ گویا بعدم پیروی اپیل ڈسمس ہوا اور یہہ بھی تجویز ہوئی کہ نباراضی ایسے فیصلہ کے اپیل نہین ہوسکتا۔ فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد مندرجہ لیگل رممبرنسر جلد ۲ ماہ فروری ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۰ کتاب انگریزی وصفحہ ۲۵ کتاب اردو مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۸۱ء کنہیا لال بنام نوبت رائے۔

(۹)

جو اپیل عدم پیروی مین ڈسمس ہوگیا ہو اوسکی سماعت ثانی منظور کرنے کے لئے یہہ وجہ کافی ہے کہ جسوقت وہ اپیل سماعت کے لیے عدالت اپیل کے سامنے پیش ہوا تھا اوسوقت وکیل اپیلانٹ ایک دوسری عدالت مین ایک مقدمہ مین بحث کر رہا تھا فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد مندرجہ لیگل رممبرنسر جلد ۱ ماہ اکتوبر ۱۸۸۰ء صفحہ ۲۶۰ کتاب انگریزی وصفحہ ۱۷ کتاب اردو مورخہ ۸ دسمبر ۱۸۷۹ء سید شہامت علی بنام پرورش علی۔

(۱۰)

اپیلانٹ پر ڈگری صادر ہو کر جاری ہوئی اجرا ے ڈگری کے وقت اپیلانٹ نے رسپانڈنٹ

ڈگریدار کے ساتھ یہہ معاہدہ کیا کہ اگر مجھکو ۲۰- ستمبر ۱۸۷۵ء تک واسطے ایفاء اجراء ڈگری کے مہلت ملے تو مین اپیل نکرونگا رسپانڈنٹ نے اجراء ڈگری مین مہلت دے دی اپیلانٹ نے اپنے اقرار کے خلاف اپیل دایر کیا ہائیکورٹ مین جلسہ کامل سے تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۲۸ ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء ایسا اقرار منع نہین ہے اور مہلت دینا بدل جایز ہے اسلیے اپیلانٹ اپیل نہین کرسکتا - انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ کتاب انگریزی مورخہ ۲۷ - جولائی ۱۸۷۶ء - اننت داس بنام اشبر ثرتہ

(۱۱)

اپیلانٹ نے اپیل بنا راضی فیصلہ مرافعہ اولی کے بغیر نقل ڈگری کے داخل کیا بعدا وسکے نقل ڈگری مرافعہ اولی کی قبل منقضی ہوجانے میعاد اپیل کے داخل ہوگئی اور صاحب جج نے منظور کرلی - تجویز ہوئی کہ جو کچھہ بے ضابطگی کارروائی مین ہوئی تھی وہ رفع ہوکر مضمون منشا رقانون کی تعمیل بخوبی ہوگئی تھی ایسی صورت مین صاحب جج کو سماعت اپیل سے انکار کرنا نہین چاہیے تھا لہذا مقدمہ بغرض تجویز رویدادی واپس ہوا - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد جلد ۲ مورخہ ۹ - جنوری ۱۸۶۷ء صفحہ ۴۳ کتاب انگریزی وصفحہ ۸۰ کتاب اردو - للی بنام رام پرشاد -

عدالت ماتحت کے حکم کا اجرا ر ملتوی کرنے کا اختیار

دفعہ ۵۴۷ - جب کوئی اپیل منظور کرلیا جائے تو عدالت اپیل تا نتیجہ اپیل اس امر کی ہدایت کرسکتی ہے کہ عدالت ماتحت کے حکم کا اجرار ملتوی رکھا جائے -

ممالک مغربی و اودہ - ۱

نوٹ - درخواست اجرار حکم امتناعی حسب دفعہ ۴۹۲ ضابطہ دیوانی بغرض التوا ے اجراء ڈگری و ملتوی ہونے نیلام کے ہائیکورٹ مین پیش کیگئی تجویز ہوئی کہ کوئی اپیل اس عدالت مین دایر نہین ہے لہذا اس عدالت سے کوئی حکم نہین ہوسکتا یہہ درخواست وہان پیش ہونا چاہیے جہان مقدمہ دایر ہو لہذا درخواست نامنظور کیجاتی ہے اور چونکہ فریق ثانی اس عدالت مین طلب کیا گیا لہذا وہ مستحق پانے خرچہ کا ہے (دیکھو نوٹس ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۹ کتاب انگریزی مورخہ ۱۰ - جون ۱۸۸۱ء

ہنسراج بنام نندرام)

اختیار کمشنر وغیرہ کا نسبت طلب کرنے مثلون اور کارروائیون کے اور بغرض استصواب بورڈ کی خدمت مین ارسال کرنے کے۔

۲۵۴ ممالک مغربی وشمالی اودہ - ۱۹۰۰

دفعہ ۲۱۸ - کمشنر یا کلکٹر یا مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست کو اختیار ہے کہ اپنے کسی ماتحت عہدہ دار کے کسی فیصل کئے ہوے مقدمہ کی یا مشار الیہ کی کی ہوئی کارروائیون کی مسل بغرض اپنے اطمینان کے نسبت اس امر کے طلب کرکے ملاحظہ کرے کہ جو حکم صادر ہوا ہے وہ جائز یا مناسب ہے یا نہین اور کارروائیان باضابطہ ہین یا نہین۔

اور اگر مشار الیہ کی یہہ راے ہو کہ اوس عہدہ دار ماتحت کی کارروائیان یا اوسکا مصدرہ حکم ترمیم یا منسوخ یا مسترد کیا جانا چاہیے تو مشار الیہ کو لازم ہے کہ اوس مقدمہ کو معہ اپنی راے کے اوسکی نسبت بغرض صدور احکام بورڈ استصوابًا ارسال کرے۔

اور بورڈ اس صورت مین جیسے احکام مناسب سمجھیگا صادر کریگا۔

بورڈ کا اختیار نسبت اس امر کے کہ عہدہ داران ماتحت کی مثلین طلب کرے اور اونکے احکام کی نگرانی کرے

۲۵۳ ممالک مغربی وشمالی اودہ - ۱۹۰۰

دفعہ ۲۱۹ - بورڈ کو اختیار ہے کہ اپنے ماتحت کسی عہدہ دار کی کسی غیر عدالتی کارروائی کی مسل کو طلب کرکے اوسپر ایسے احکام جو بورڈ کی دانست مین مناسب معلوم ہون صادر کرے۔

بورڈ کو اختیار ہے کہ کسی ایسے مقدمہ از قسم عدالتی کی مسل کو طلب کرے جسمین کوئی اپیل بورڈ کی عدالت مین نہوسکتا ہو جس صورت مین یہہ معلوم ہو کہ وہ عہدہ دار جسنے مقدمہ فیصل کیا ہے ایسا اختیار عمل مین لایا ہے جو اوسکو قانونًا عطا نہین کیا گیا ہے یا جو اختیار اوسکو اس طور پر عطا کیا گیا ہے اوسکے عمل مین لانے مین قاصر رہا ہے یا اوسنے اپنے اختیار کے نفاذ مین خلاف قانون عمل کیا ہے یا قابل لحاظ بے ضابطگی کی ہے اور ایسے مقدمہ مین بورڈ کو اختیار ہے کہ جو احکام بورڈ کی دانست مین مناسب معلوم ہون صادر کرے۔

ممالک مغربی شمالی
ادوہ-۳

بورڈ کا اختیار نسبت نظر ثانی کرنے اور تبدیل کرنے اپنے احکام اور ڈگریون کے

دفعہ ۲۲۰ (۱) بورڈ کو اختیار ہے کہ جو حکم اوسنے یا اوسکے کسی ممبر نے اپنے کار غیر عدالتی کے اثنا مین صادر کیا ہو اوسکی نظر ثانی کرے اور اوسکو منسوخ کرے یا اوسکو تبدیل کرے یا بحال رکھے۔

(۲) جو ڈگری یا حکم بورڈ نے یا اوسکے کسی ممبر نے عدالتاً صادر کی یا کیا ہو اوسکی اس طرح نظر ثانی نہ کیجائیگی۔ الا بر طبق درخواست کسی فریق مقدمہ کے جو ایسی ڈگری یا حکم کے صادر ہونے سے نوے دن کی میعاد کے اندر گذرے یا ایسی میعاد کے بعد گذرے اگر سایل بورڈ کا اطمینان اس امر کی نسبت کرے کہ میعاد مذکور کے اندر درخواست کے نہ پیش کرنے کی اوسکو کافی وجہ تھی۔

ممبرون کو اختیار نہین ہے کہ ایک دوسرے کے احکام تبدیل کرین

(۳) بورڈ کے ممبر واحد کو جسکو تمام یا کوئی اختیارات منجملہ اختیارات بورڈ کے حاصل ہون یہہ اختیار نہوگا کہ جو ڈگری یا حکم بورڈ نے یا کسی اور ممبر بورڈ نے سواے ممبر موصوف کے صادر کی یا کیا ہو اوسکی تبدیل یا تنسیخ کرے۔

باب ۱۱

احکام متفرق

(الف) اختیارات

ممالک مغربی
ادوہ

اختیارات کا تفویض کرنا

دفعہ ۲۲۱ - لوکل گورنمنٹ کو جایز ہے کہ حسب ایکٹ ہذا اختیارات عطا کرنے مین اشخاص کو اونکے نام سے یا عموماً عہدہ دارون کے اقسام کو اونکے عہدہ کے نامون سے بذریعہ حکم کے اختیارات عطا کرے اور کسی ایسے حکم کو ترمیم یا منسوخ

کرے۔

ممالک مغربی و شمالی و اودھ - ۱۲

اختیارات ایسے عہدہ داران کے جو دوسرے ضلع کو منتقل کئے جائین

دفعہ ۲۲۲ - جب کسی شخص کو جو بملازمت سرکار کوئی عہدہ رکھتا ہو کوئی اختیارات حسب ایکٹ ہذا ممالک مغربی و شمالی یا اودھ کے کسی ضلع مین عطا کئے گئے ہون اور وہ اُسی کے برابر یا اوسی نوع کے اعلی درجہ کے عہدہ پر ممالک مذکورہ مین کسی اور ضلع مین تبدیل کیا جاے تو بجز اوس صورت کے کہ لوکل گورنمنٹ اور نہج پر حکم دے ایسا تصور ہوگا کہ جس ضلع مین اوسکی تبدیلی ہوا ہے اوسمین بھی حسب ایکٹ ہذا وہی اختیارات اُسکو مفوض ہین۔

ممالک مغربی و شمالی و اودھ - ۶

کلکٹر کے اختیارات کا اسسٹنٹ کلکٹر کو تفویض کیا جانا

دفعہ ۲۲۳ - لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ کسی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کو تمام یا کوئی اختیارات کلکٹر کے مفوض کرے اور تمام اختیارات جو اس نہج پر مفوض کئے جائین وہ تحت نگرانی کلکٹر ضلع متعلقہ کے عمل مین آئینگے۔

جدید

تحصیلداران اور نایب تحصیلداران کو اختیارات کا عطا کیا جانا

دفعہ ۲۲۴ - لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ کسی تحصیلدار کو کل یا کوئی اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کے اور کسی نایب تحصیلدار کو کل یا کوئی اختیارات تحصیلدار کے عطا کرے۔

نوٹ - تحصیلداران یا قایم مقام تحصیلداران اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بحیثیت اپنے عہدہ کے نافذ کرینگے - ابتک نایب تحصیلداران کو اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کے اختیارات تفویض کئے گئے تھے دفعہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف تحصیلداران کے اختیارات نایب تحصیلداران کو مفوض ہوسکتے ہین۔

اسسٹنٹ کلکٹر کے تمام اختیارات کلکٹر کو حاصل ہونگے

دفعہ ۲۲۵ - کلکٹر اون کل یا کسی اختیارات کو جو حسب ایکٹ ہذا یا دیگر ایکٹ نافذ الوقت کے اسسٹنٹ کلکٹر کو حاصل ہون عمل مین لاسکتا ہے۔

ممالک مغربی شمالی اودھ ۔ ۹۳

مہتممان بندوبست کو کلکٹر اور اسسٹنٹ کلکٹر کے اختیارات کا تفویض کیا جانا

دفعہ ۲۲۶ - لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ کسی عہدہ دار کو جو بندوبست کا مہتمم ہو کل یا بعض اختیارات کلکٹر حسب ایکٹ ہذا یا کسی اور ایکٹ مجریہ وقت کے اور کسی اسسٹنٹ مہتمم بندوبست کو کل یا بعض اختیارات جو اسسٹنٹ کلکٹر کو حسب ایکٹ ہذا یا کسی اور ایکٹ مجریہ وقت کے مفوض ہو سکتے ہین اون حدود کے اندر اور اون قیود کے ساتھ اور اوس مدت کے واسطے جو گورنمنٹ موصوف کی دانست مین مناسب ہو مفوض کرے۔

ممالک مغربی شمالی اودہ ۔ ۸۰

اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کے اختیارات

دفعہ ۲۲۷ - اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کو اپنے اُس منصب سے اختیارات مفصلہ ذیل حاصل ہونگے۔

ممالک مغربی شمالی نقرہ ۔

(۱) مقرر کرنا پٹواریون کا حسب دفعہ ۲۳۔

ممالک مغربی نقرہ ۲۸

(۲) حکم دینا مالکون کو واسطے تعمیر یا مرمت نشانات حدبندی کے اور درصورت عدم تعمیل حکم خود تعمیر یا مرمت کرانا اور عاید کرنا مصارف کا مالکون پر حسب دفعہ ۲۹۔

ممالک مغربی نقرہ ۔

(۳) جرمانہ کرنا بعلت ضرر رسانی نشانات حدبندی یا پیمایش کے اور بعض صورتون مین تقسیم رسدی کرنا اخراجات مرمت نشانات حدبندی یا پیمایش کا حسب دفعہ ۳۰۔

ممالک مغربی نقرہ ۔

(۴) حکم دینا تبدیلات کا رجسٹرہاے سالانہ مین حسب دفعہ ۳۳۔

ممالک مغربی نقرہ

(۵) تحقیقات کرنا و فیصلہ کرنا اُن مقدمات مین جنمین انتقالات کی اطلاع دیگئی ہو حسب دفعات ۳۵ و ۳۹۔

ممالک نقرہ

(۶) آسامیان ساقط الملکیت کا لگان مقرر کرنا حسب دفعہ ۳۶۔

ممالک نقرہ

(۷) وصول کرنا رسوم داخل خارج کا حسب دفعہ ۳۷۔ اور جرمانون کا حسب دفعہ ۳۸

(۸) نزاعات کا فیصل کرنا اور حکم صادر کرنا حسب دفعات ۴۰ لغایت ۴۲

(۹) باضابطہ نامزد شدہ لمبرداران کو مقرر کرنا۔ حسب دفعہ ۹۵۔

(۱۰) بندوبست کرنا۔ حسب دفعہ ۹۶۔

(۱۱) بھیجنا کیفیت کا جوت ہاے معافی مالگذاری کی بابت اور اون پر تشخیص کرنا مالگذاری کا۔ حسب دفعہ ۹۸۔

(۱۲) تشخیص کرنا جمع کا آراضیات دریابرآمد پر اور تشخیصات جمع کی نظرثانی کرنا۔ حسب دفعہ ۹۹۔

(۱۳) فیصل کرنا ایسی درخواستون یا کارروائیات متذکرہ دفعہ ۱۰۵ کا جو کلکٹر مشارالیہ کے سپرد کرے۔

(۱۴) عمل مین لانا اُن اختیارات کا جو بٹوارہ کے مقدمات مین کلکٹر کو عطا کئے گئے ہین۔ حسب دفعات ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۳ و ۱۱۷ لغایت ۱۲۳ و ۱۲۶ لغایت ۱۳۰ و ۱۳۴۔

(۱۵) شمول محالات کی بابت درخواستون کا لینا اور اوسکا عمل مین لانا۔ حسب دفعہ ۱۳۹

(۱۶) قرق و نیلام کرنا مال منقولہ اشخاص باقیداران کا۔ حسب دفعہ ۱۴۹

(۱۷) لگان مقرر کرنا۔ حسب دفعات ۳۶ و ۱۸۶ و ۱۸۷

(۱۸) اور کوئی ایسا اختیار یا منصب عمل مین لانا جو از روے ایکٹ ہذا بصراحت اسسٹنٹ کلکٹرون کو مفوض کیا گیا ہے۔

اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کے جو مہتمم حصہ ضلع ہو

دفعہ ۲۲۸۔ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول جو اہتمام حصہ ضلع کا نرکھتا ہو وہ کل اختیارات یا اونمین سے کوئی اختیارات جو اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول مہتمم حصہ ضلع کو مفوض ہون ایسے مقدمات یا اقسام مقدمات مین عمل مین لائیگا جنکو کلکٹر وقتاً فوقتاً انفصال کے لیے اوسکے سپرد کرے۔

جدید
جدید
ممالک مغربی شمالی ۱۸۷۵ع۔ دفعہ ۱۲۰
ممالک مغربی شمالی ۱۸۷۵ع۔ دفعہ ۱۲۰
ممالک مغربی شمالی ۱۸۷۵ع۔ فقرات ۱۴ لغایت ۲۵
ممالک مغربی شمالی ۱۸۷۵ع۔ فقرہ ۲۶
ممالک مغربی شمالی ۱۸۷۵ع۔ فقرہ ۲۹
ممالک مغربی شمالی۔ فقرہ ۳۰
ممالک مغربی شمالی ۱۸۷۵ع۔ فقرہ ۳۱
ممالک مغربی شمالی ۱۸۷۶ع۔ دفعہ ۱۷۹

ممالک مغربی وشمالی اوودھ-۱۸۰

اختیارات اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم کے

دفعہ ۲۲۹- اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم کو اختیار تحقیقات اور ارسال کیفیت کا ایسے مقدمات کی نسبت حاصل ہوگا جنکو کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع وقتاً فوقتاً واسطے تحقیقات اور ارسال کیفیت کے اُنکو سپرد کرے۔

نوٹ- اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کو تصفیہ مقدمہ جات کا اختیار نہین ہے اونکے اختیارات صرف یہین تک محدود ہین کہ مقدمات کی تفتیش کرکے صاحب کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کے پاس جو اونکا افسر بالا ہو رپورٹ بھیجین۔

اختیارات اسسٹنٹ مہتمان ترتیب کاغذات کے

دفعہ ۲۳۰- اسسٹنٹ مہتمم ترتیب کاغذات بپابندی اہتمام و نگرانی مہتمم ترتیب کاغذات کے اُن کل یا کسی اختیارات کو جو مہتمان ترتیب کاغذات کو حسب ایکٹ ہذا عطا کئے گئے ہین عمل مین لاسکتا ہے۔

ممالک مغربی وشمالی اوودھ-۱۸۱

خاص اختیارات اسسٹنٹ مہتمم بندوبست کے

دفعہ ۲۳۱- ہر اسسٹنٹ مہتمم بندوبست کو جسکو بالخصوص گورنمنٹ سے اختیارات عطا ہوے ہون اختیارات مفصلہ ذیل حاصل ہونگے۔

(۱) منتخب کرنا شرح لگان کا اور مرتب کرنا تجاویز تشخیص مالگذاری کا۔ حسب دفعہ ۶۳۔

(۲) اعلان کرنا جمع مشخصہ کا حسب دفعہ ۶۴۔

(۳) کیفیت بھیجنا دربارہ خارج کرنے مالکان کے بندوبست سے بوجہ انکار کے تحریر اقرارنامہ سے۔ حسب دفعہ ۶۸ اور منتقل کرنا حصون کا حسب دفعہ ۷۲۔

(۴) تجویز کرنا اس امر کا کہ مختلف فریقون مین سے جو علیحدہ اور مختلف حقوق رکھتے ہون کسکے ساتھ بندوبست کیا جاے اور منافع کی تقسیم کا طریقہ معین کرنا

حسب دفعہ ۷۵

(۵) عمل مین لانا بندوبست شکمی (پختہ داری) کا حسب دفعہ ۷۶ اور بندوبست کرنا حسب دفعہ ۷۷۔

(۶) انتظام کرنا واسطے تحفظ حقوق اُن اشخاص کے جو مستحق بندوبست نہون حسب دفعہ ۷۸۔

(۷) عمل کرنا نسبت آراضی افتادہ کے حسب دفعات ۸۰ لغایت ۸۳

(۸) تصفیہ کرنا اور قلمبند کرنا امور متذکرہ دفعات ۸۴ و ۸۵ کا۔

(۹) لگان کا تجویز یا اضافہ یا تخفیف یا تبدیل کرنا حسب دفعات ۸۷ و ۸۸۔

(۱۰) آراضی معافی مالگذاری کی نسبت تحقیقات کرنا۔ اور جمع تشخیص کرنا۔ حسب دفعہ ۹۲۔

(۱۱) فیصل کرنا دعاوی کا نسبت قبضہ آراضی معافی مالگذاری کے۔ حسب دفعہ ۹۳۔

ممالک مغربی شمالی ۲۳۹ اودھ ۱۸۲۔

اسسٹنٹ مہتمان بندوبست کے اختیارات

دفعہ ۲۳۲۔ کُل دیگر اختیارات جو مہتمان بندوبست کو حسب ایکٹ ہذا مفوض ہین اسسٹنٹ مہتمان بندوبست بھی بپابندی اُن قیود کے جو وہ عہدہ دار وقتاً فوقتاً عاید کرے جو بندوبست کا مہتمم ہو عمل مین لاینگے۔

(ب) اختیارات عدالتہاے دیوانی

ممالک مغربی شمالی ۲۴۱ اودھ ۲۱۹۔

امور جو عدالتہاے دیوانی کی سماعت سے مستثنیٰ کیئے گئے ہین

دفعہ ۲۳۳۔ لازم ہے کہ کوئی شخص امور مندرجہ ذیل مین سے کسی امر کی نسبت عدالت دیوانی مین نالش یا کوئی اور کارروائی رجوع نکرے۔

نوٹ۔ ایک نالش جبکہ جزواً قابل سماعت عدالت دیوانی اور جزواً قابل سماعت عدالت مال کے

تھی عدالت دیوانی مین دایر کیگئی ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ جب ہر دو اجزا نالش مذکور کی علیحدگی ممکن ہے تو عدالت دیوانی کو صرف اوس جزو کی تحقیقات و تجویز عمل مین لانی چاہیے جو اوسکی سماعت کے لایق ہے۔ فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد لیگل ممبر سن ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۰۲ کتاب انگریزی و صفحہ ۸ا کتاب اردو مورخہ ۱۲۔ دسمبر سن ۱۸۷۹ء سکھو وغیرہ بنام چندن سنگھ۔

ڈپٹی کلکٹر کی تجویز نسبت تنازع سرحد کے قطعی نہین ہے۔ اسلئے اوس تجویز کی نسبت اندر میعاد معینہ قانون کے عدالت دیوانی مین اعتراض پیش کیا جا سکتا ہے۔ فیصلہ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی سن ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۴۰ کتاب انگریزی۔ شیخ سجاد بنام شیخ ثابت علی۔

(الف) انتظام حلقہ جات پٹواریان۔

(ب) کسی شخص کے دعاوی کسی ایسے عہدون کی بابت جنکا ذکر دفعہ ۲۳ یا ۲۵ یا ۴۴ مین ہے یا کسی ایسے مفاد یا فیس کی بابت جو اوس عہدہ سے تعلق رکھے یا کسی ایسے نقصان کی بابت جو اوسکے اُس عہدہ سے محروم رہنے کے باعث وقوع مین آئے۔ یا کسی شخص کے دعاوی بابت نامزد کرنے اشخاص کے اُن عہدون پر۔

(ج) ذمہ داری کسی آراضی کی جو حسب احکام دفعہ ۵۸ مستثنیٰ نہ کیگئی ہو نسبت اس امر کے اوسپر مالگذاری آراضی کا ادا کرنا تشخیص کیا جاوے یا نسبت اس امر کے کہ وہ زیر بندوبست یا زیر ترتیب کاغذات مشتہر کیجاوے۔

نوٹ۔ چونکہ دفعہ ۵۸ مین ایسے رقبہ آراضی کا ذکر ہے جو ذمہ داری مالگذاری سرکار سے بری ہیں لہذا لازم ہوا کہ دفعہ ہذا مین بھی ایسی آراضی مستثنیٰ کیجاوے اور بموجب اسکے عمل مین آیا ہے۔ عدالتہاے دیوانی (بموجب دفعہ ہذا کے) ایسی نالش کی سماعت سے ممنوع نہین ہین جو واسطے اس استقرار کے دایر کیجاے کہ آراضی جسپر حکام مال حسب احکام ایکٹ مذکور تشخیص مالگذاری کیا چاہتے ہین داخل ایسے رقبہ مین ہے جسکا بندوبست استمراری ہو چکا ہے اسلئے اوسپر اب ادر تشخیص

جمع نہین ہوسکتی - اسی مقدمہ مین یہہ بھی تجویز ہوئی کہ گو کسی مدت تک کسی آراضی پر کوئی شخص بطور معافی مالگذاری کے قابض ہے تاہم وہ آراضی تشخیص جمع سے محفوظ نہین رہ سکتی - انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۴۰ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۴۰ کتاب اردو - سکرٹری آف اسٹیٹ بنام باجلاس کونسل بنام رام اوگرہ سنگہ -

(د) ترتیب کاغذات حقوق - یا

طیاری کسی کاغذات شمولہ کاغذات مذکور کی یا اون پر دستخط کا کیا جانا یا اُنکی تصدیق - یا طیاری رجسٹر بلے سالانہ کی -

نوٹ - حاکم بندوبست نے ایک آسامی کی قسم کاشت تجویز کردی تب زمیندار نے واسطے استقرار قسم آسامی کے عدالت دیوانی مین نالش دایر کی ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ ایسی نالش دیوانی مین نہین ہوسکتی - ویکلی نوٹس ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۱۱ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۶۵ کتاب اُردو روپ سنگہ بنام سکہدیو (دیکھو اجودھیا راے بنام پرمیشر راے ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۹۵ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۴۳ کتاب اُردو - اور صادق علی بنام لیاقت علی ویکلی نوٹس ۱۸۸۷ء صفحہ ۱۲ کتاب انگریزی) لیکن نظیر طوطارام بنام ہرکشن مین روپ سنگہ بنام سکہدیو سے اختلاف کیا گیا اس مقدمہ مین مدعی زمیندار نے نالش اس بنیاد پر دایر کی کہ مدعا علیہم ٹھیکہ دار باداے لگان ایک قطعہ آراضی کے ہین حاکم بندوبست نے اونکو مالکان دخیلکار قرار دیا ہے وہ بیجا ہے ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ بموجب احکام ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے حاکم بندوبست کو اختیار استقرار اس قسم کی حقیت کا حاصل نہین ہے - ویکلی نوٹس ۱۸۸۴ء صفحہ ۲۴۷ کتاب انگریزی و صفحہ ۹۶۵ کتاب اُردو - طوطارام بنام ہرکشن -

محکمہ مال مین بروقت تصحیح مسل حقیت موضع کے یہہ نزاع پیدا ہوئی کہ آراضی متنازعہ معافی خدمتی ہے یا معافی بلالگانی چنانچہ مہتمم بندوبست نے آراضی مذکور کو معافی خدمتی قرار دیا بعدہ مدعی مقدمہ ہذا نے عدالت دیوانی مین نالش واسطے استقرار اس امر کے دایر کی کہ مدعی آراضی مذکورہ

بطور معافی بلا ادای خدمت کے قابض ہے عدالت مرافعہ اولی نے یہہ تجویز کیا کہ نالش ہذا بموجب دفعہ ۲۴۱ ضمن (د) ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء ممنوع السماعت ہے ہائیکورٹ سے یہہ تجویز ہوئی کہ یہہ صحیح ہے کہ عدالت دیوانی کو دربارہ ترتیب مسل حقیت مہتمم بندوبست کو کوئی اختیار تبدیل یا ترمیم کا نہین ہے لیکن عدالت دیوانی دعوی استقرار حق کی سماعت سے ممنوع نہین ہے اور چونکہ دعوی ہذا واسطے استقرار نوعیت اوس حق کے ہے جو کہ مدعی کو اوس آراضی مین حاصل تھا لہذا ایسی حالت مین دفعہ ۲۴۱ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء موثر نہین ہوسکتی - دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۳ کتاب انگریزی - ہاندن بنام چیندل -

مدعیان نے واسطے اثبات استحقاق اس امر کے عدالت دیوانی مین نالش رجوع کی کہ حسب معمول بعض اسامیان سے لگان وصول کرنے اور اوٹھانے اخراجات دیہی کا بابت اپنے حصہ کے مستحق تجویز کیا جاوین - مدعا علیہ نے یہہ عذر پیش کیا کہ مدعیان کا یہہ عذر محکمہ بندوبست سے نامقبول ہو کر طے ہوچکا ہے لہذا عدالت دیوانی کی سماعت کے لایق نہین ہے - ہائیکورٹ نے بمنسوخی فیصلہ عدالت دیوانی ماتحت کے یہہ تجویز کی کہ دفعہ ۲۴۱ کا یہہ مقصود نہین ہے کہ عدالت ہاے دیوانی محض بربنا اس کے کہ کسی امر کے بابت مین کاغذات حقوق مین داخل درج ہین ہو متعلقہ حقوق متنازعہ فیہا مین کا تصفیہ نکرسکین - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۴۳ کتاب انگریزی - سندر وغیرہ بنام لکھمان سنگھ -

ایک آراضی کی نسبت بروقت طیاری کھیوٹ نزاع واقع ہوئی صاحب مہتمم بندوبست نے منجملہ فریقین کے ایک شخص کا نام داخل ہونے کا حکم صادر کیا واسطے منسوخی حکم صاحب مہتمم بندوبست کے صاحب موصوف کے حکم کی تاریخ سے تین سال کے اندر کوئی دعوی عدالت دیوانی مین رجوع نہین کیا گیا تجویز ہوئی کہ فیصلہ صاحب مہتمم بندوبست نسبت استحقاق فریقین قطعی متصور نہین ہوسکتا اور ایسے فیصلہ کی منسوخی کے لئے قانون میعاد سماعت مین کوئی خاص میعاد مقرر نہین ہے - دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۵۵ کتاب اردو - ابراہیم علی بنام ہادی بیگ

(۵) کسی شخص کا دعوی بابت اس امر کے کہ اوسکے ساتھ معاہدہ ادائے مالگذاری کیا جاے - یا

جو ازکسی معاہدہ کا گورنمنٹ کے ساتھ بابت ادائے مالگذاری کے - یا

تعداد اُس مالگذاری یا ابواب یا محصول کی جسکی کسی محال یا حصہ محال یا رقبہ خاص پر بموجب ایکٹ ہذا یا کسی اور ایکٹ مجریہ وقت کے تشخیص یا رسدی تقسیم ہوئی ہو یا ہونی چاہیے - یا

وہ تعداد جو مالک کو مالک ادنی ادا کریگا جس حالت مین کہ تعداد ذکور کو مہتمم بندوبست نے مقرر کیا ہو - یا

اعلان جمع مشخصہ حسب دفعہ ۴۶ یا کسی بندوبست کی میعاد -

نوٹ (۱) ایک نالش عدالت دیوانی مین واسطے منسوخی اوس انتظام بندوبست کے جو سنہ ۱۸۷۱ء مین ہوا ہے دایر ہوئی ہائیکورٹ سے یہہ تجویز ہوئی کہ ایسی نالش ازروے ضمن (۱) دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء قابل سماعت عدالت دیوانی کے نہین ہے اور یہہ بھی تجویز ہوئی کہ دعوی تعلقہ داران نسبت مالکانہ کے بھی بلحاظ احکام قانون مذکور قابل سماعت عدالت دیوانی کے نہین ہے - فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد سنہ ۱۸۷۵ء صفحہ ۲۱۴ کتاب انگریزی - جوگل کشور بنام راجہ رام پرتاب سنگہ -

(۲)

بموجب حکم صاحب کلکٹر کے زید مستوجب ادا کرنے عہ فیصدی حق مالکانہ کا قرار پایا تھا زید نے واسطے منسوخی حکم صاحب کلکٹر اس مراد سے عدالت دیوانی مین نالش رجوع کی کہ مین مستوجب ادا ے حق مالکانہ قرار دیا جاؤن - تجویز ہوئی کہ عدالت ہاے دیوانی کو نسبت معاملات متعلقہ تعداد مالگذاری جو کسی محال پر تشخیص ہوئی ہو تجویز صادر کرنیکا اختیار حاصل نہین ہے لہذا دعوی ہذا ممنوع السماعت ہے - انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ سنہ ۱۸۷۹ء

صفحہ ۱۰۷۵ کتاب انگریزی - گیات بنام قطب المنار -

(۳)

بروقت بندوبست چند قطعات آراضی کی نسبت نزاع ہوکر بحکم صاحب ڈپٹی کلکٹر مقدمہ سپرد ثالثان کے ہوا اور بالآخر مطابق تجویز ثالثی کے فیصلہ صادر ہوا - برطبق اپیل کمشنری سے حکم ڈپٹی کلکٹر منسوخ ہوا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ فریقین کی وہی حالت قایم رہی جو قبل ثالثی کے تھی اوسکے بعد مدعی مقدمہ ہذا نے عدالت دیوانی مین واسطے استقرار حق آراضی مذکور کے دعوی رجوع کیا ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ حکم صاحب کمشنر مشعر منسوخی فیصلہ ثالثی قانوناً نادرست تھا مگر عدالت دیوانی کو بلحاظ احکام دفعہ ۲۴۱ ضمن (د) ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء نالش ہذا کی سماعت کا اختیار حاصل نہین ہے اور یہہ بھی تجویز ہوئی کہ اگر یہہ مان لیا جاوے کہ فیصلہ ثالثی ہنوز قایم ہے تو فیصلہ ثالثی مانع سماعت نالش ہذا کا ہے - ویکلی نوٹس مورخہ ۱۴ - اپریل سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۷۰ کتاب انگریزی وصفحہ ۲۴۳ کتاب اردو نمبر ۱۳۶ سنہ ۱۸۸۶ء - سراج الدولہ علی محمد خان بنام محمد عباس علی

(۴)

کھیوٹ کا اندراج قبضہ واقعی پر منحصر ہے صاحب مہتمم بندوبست کو ایسے مقدمات کی تحقیقات و تجویز مین کارروائی مندرجہ دفعہ ۴۶ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء پر عمل کرنا چاہیے اور اشخاص غیر قابض کو جو کہ استحقاق کی بناپر دعویدار ہون عدالت دیوانی کی ہدایت کرنا چاہیے - یہہ تجویز صاحب مہتمم بندوبست کی کہ زید مرتہن آراضی ہے اور عمرو مالک ہے فیصلہ عدالتانہ نہین ہے بلکہ ایک ایسی تجویز ہے جو صاحب مہتمم بندوبست کے اختیار سے باہر ہے - رام پرشاد بنام دلتمن - ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۴ - کتاب انگریزی -

(۵)

ایک حصہ دار نے عدالت دیوانی مین اس غرض سے نالش رجوع کی کہ بروقت بندوبست کے غلطی سے مدعی کے حصہ کا رقبہ آراضی غلط طور پر کم مندرج ہوا ہے تاکم تقسیم کنندہ نے مقا

اندراج بندوبست کے غلطی سے مدعی کے حصہ کا رقبہ آراضی کم قرار دیا ہے جس سے ایکاسی بیگھہ ۴ بسوہ ۸ بسوانسی آراضی کی کمی حصہ مدعی کے واقع ہوتی ہی لہذا آراضی مذکور دیگر حصہ داران مدعا علیہم سے مدعی کو دلائی جائے - ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۲۴۱ ضمن (د) ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء نالش ہذا قابل سماعت عدالت دیوانی کے نہیں ہے - انڈین لارپورٹ الٰہ آباد جلد ۷ سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۴۷ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۴۴ کتاب اردو - حبیب اللہ بنام کنجی مل

(۶)

کچھ آراضی کا بندوبست مدعا علیہم مقدمہ ہذا کے ساتھ ہوا حاکم بندوبست نے یہہ لکھا کہ مدعیان مقدمہ ہذا کو استحقاق مالکانہ بہ نسبت آراضی مذکور حسب منشاء دفعہ ۸۰ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء حاصل ہے اسلئے وہ مستحق مقابضت آراضی مذکور بلا ادائے لگان ہیں تب مدعا علیہم نے حاکم بندوبست کے روبرو درخواست تشخیص لگان کی بہ نسبت آراضی مذکور اور اوسکے بندوبست عمل مین آنے مدعیان کے ساتھ بحیثیت واقعی اشخاص قابض مالکانہ کے پیش کی حاکم بندوبست نے ایسا ہی کیا تب مدعیان نے مدعا علیہم پر نالش بجائی دخل آراضی مذکور بلا ادائے مالگذاری اور منسوخی حکم حاکم بندوبست کے دایر کی تجویز ہوئی کہ حسب منشاء ۲۴۱ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء مقدمہ قابل سماعت عدالت دیوانی نہین ہے - انڈین لارپورٹ سلسلہ الٰہ آباد جلد ۳ حصہ ۶ - ماہ جون سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۳۶۷ کتاب انگریزی نمبر ۲۰۶ سنہ ۱۸۸۰ء مورخہ ۲۰ - دسمبر سنہ ۱۸۸۰ء ظالم سنگھ بنام اوجاگر سنگھ -

(۷)

ایک نالش واسطے دخل یابی ایک موضع موسومہ خاری بندی کے اس بیان سے دایر کیگئی کہ مدعا علیہ کو از روے خریداری نیلام صرف موضع لدام پور مین استحقاق حاصل ہی سرکار نے ارادہ بندوبست موضع مذکور کا زمینداران موضع بندی کے ساتھ کیا تھا چونکہ قبل بندوبست آئین نہم سنہ ۱۸۳۳ء کے موضع مذکور پر قابض تھے موضع مذکور کا بندوبست غلطی سے

مدعا علیہ کے ساتھ لبقایم نقاصی مدعی کے عمل مین آیا ہے ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ نالش ہذا بمقابلہ سرکار کے نہین ہے مدعی کا استدلال صرف منشار سرکار پر مبنی ہے لہذا دعوی مدعی بموجب دفعہ ۲۴۱ - ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء ممنوع السماعت نہین ہے - دیکھو نوٹس بابت ۲- اگست سنہ ۱۸۶۶ء جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۲۶ - جولائی سنہ ۱۸۶۶ء شمشیر خان بنام تاج خان

(و) وہ دعاوی جو کسی ایسے ضابطہ سے متعلق یا پیدا ہوتے ہون جو بوجہ اُس غفلت یا انکار کے عمل مین لایا جاے جو تشخیص یا شرائط بندوبست شکمی (پختہ داری) مجوزہ مہتمم بندوبست کے قبول کرنے مین کی یا کیا جاے -

(ز) کوئی امور محکومہ دفعات ۷۵ لغایت ۸۳ (بشمول ہر دو)

نوٹ - دیکھو نظایر روپ سنگھ بنام سکھدیو و طوطارام بنام ہرکشن مندرجہ ضمن (د) دفعہ ہذا

(ح) طیاری کاغذات متذکرہ دفعات ۸۴ و ۸۵ -

(ط) تجویز قسم آسامی یا اُس لگان کی جو ادسکو ادا کرنا چاہیے - یا اوس میعاد کی جسکے واسطے وہ لگان حسب ایکٹ ہذا مقرر کیا جاے - باستثناے اوس صورت کے جسکی نسبت دفعہ ۴۴ مین حکم ہے -

نوٹ (۱) وہ اشخاص جن سے دفعہ ۴ - ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۸ء متعلق ہے احکام اوس ایکٹ سے خارج نہین ہین بلکہ وہ کاشتکاران داخل اندر تعریف شرط مندرجہ ایکٹ مذکور کے ہین لہذا تجویز ہوئی کہ نالش جو ایسے اشخاص کی جانب سے بمقابلہ اپنے زمینداران کے واسطے استقرار اس امر کے کہ وہ لوگ گنوادہ داران ہین اور واسطے استقرار اس امر کے کہ یہ اندراج بندوبست حال کا کہ مدعیان اسامیان بشرح لگان معین ہیں یا مالکان ادنی کے ہین عدالت دیوانی مین نہوسکیگی دیکھو نوٹس ۲۴ سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۸ کتاب انگریزی مورخہ ۲۷ - جون ۱۸۹۳ء جیکو پال بنام راو جا پرشاد سنگھ -

(۲۱)

نالش بواسطے استقرار اس امر کے کہ مدعا علیہم کاشتکاران شکمی ہین نہ کاشتکاران ذخیلکار

اندکی آراضی کاشت آراضی سیر مدعیان ہے بموجب دفعہ ۱۰ و ۹۵ ضمن الف ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء و دفعہ ۱۳۱ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء قابل سماعت عدالت دیوانی نہین ہے - انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۳ حصہ ۱ ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۷ کتاب انگریزی و ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۲۵ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۶۴ کتاب اردو - مہیش رائے بنام چندر رائے -

(۳)

زمینداران نے واسطے استقرار اس امر کے دعوی کیا کہ کچھ آراضی اونکی سیر ہے اور مدعا علیہم بطور پٹہ داران نامبردہ قابض آراضی مذکور ہین مدعا علیہم نے جوابدہی کی کہ ہم لوگ کاشتکار شرح معین ہین تجویز ہوئی کہ یہہ بحث بالکل متعلق معاہدہ ہے - لہذا نالش قابل سماعت عدالت دیوانی ہے - انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ حصہ ۴ ماہ اپریل سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۳۴۰ کتاب انگریزی و صفحہ ۲۴۳ کتاب اردو نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۸۴ء مورخہ ۱۲ - جنوری سنہ ۱۸۸۵ء کونسیر پانڈے بنام گردھاری سنگہ -

(ی) کوئی امور محکومہ دفعات ۹۲ و ۹۳ و ۹۸ -

نوٹ - نالش بربنا ر معاہدہ درمیان معافیداران و زمینداران قابل سماعت دیوانی ہے ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء مانع نہین ہے اور نہ یہہ امر مانع ہے کہ بندوبست اخیر زمینداران کے ساتھ ہوگیا ہے ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۴۷ کتاب انگریزی نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۸۳ء مورخہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۸۳ء - گوپال سنگہ بنام بندا پرشاد -

(ک) بٹوارہ یا شمول محالات باستثنائے صورت ہائے محکومہ دفعات ۱۱۱ و ۱۱۲ -

نوٹ (۱) مدعی نے ایک آراضی کی نسبت نالش دخلیابی اس بنا پر پیش کی کہ آراضی متنازعہ ازروے تقسیم کے میرے حصہ مین آئی ہے اور مجھکو مدعا علیہم نے بیدخل کردیا ہے عدالت ہائے ماتحت نے یہہ تجویز کی کہ آراضی مذکور مدعی کے حصہ مین نہین آئی بلکہ مدعا علیہم کے حصہ مین آئی ہے

ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ نالش حسب دفعہ ۲۴۱ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء قابل سماعت نہین ہے اگر ایسی نالش عدالت دیوانی مین روا رکھی جاوے تو یہہ ہوگا کہ اختیار نسبت تقسیم آراضی کے عدالت دیوانی مین عمل مین لایا گیا - ویکلی نوٹس ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۳۴ کتاب اردو - نکو سنگھ بنام مرجاد سنگھ -

(۲)

نالش دخلیابی و تقسیم مکان ڈیرہ زمیندار منجانب ایک شریک بنام دیگر شریک جسکی نسبت وقت تقسیم موضع کے عدالت مال نے بوجہ عدم اختیار اپنے تقسیم سے انکار کیا تھا قابل سماعت دیوانی ہے - دفعہ ۲۴۱ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء متعلق نہین ہے - ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۱ء صفحہ ۸۰ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۹۹ کتاب اردو - شیو دیوی بنام ہرنس نراین -

(۳)

تجویز ہوئی کہ اگر کوئی فریق تقسیم غیر مکمل کے موقعہ پر دوسرے فریق کے استحقاق کے بارے مین کوئی عذر پیش نکرے تو وہ آیندہ اوسی فریق کے خلاف اوسی قسم کا عذر عدالت دیوانی کے سامنے پیش کرنے سے ممنوع نہین ہے - البتہ تقسیم مکمل کے موقعہ پر جبکہ بموجب دفعہ ۱۱۳ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء عدالت مال کا فیصلہ صادر ہو چکا ہو تو ایسا عذر ممنوع السماعت ہوگا - ویکلی نوٹس ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۹۰ کتاب انگریزی - عائشہ بیگم بنام عبداللہ خان -

(ل) دعاوی انفساخ نیلام بعلت بقایاے مالگذاری الا اوس صورت مین کہ دعاوی مذکور اس بنا پر کئے جائین کہ نیلام مین فریب ہوا حسب دفعہ ۱۷۵ -

نوٹ - جس صورت مین بوجہ بیباقی بقایا مالگذاری ڈگری کسی باقیدار کے چند مویشی بازان کسی دوسرے شخص کے جو باقیدار تھا نیلام ہوگئی تھی یہہ تجویز ہوئی کہ چارہ کار مالک مویشی مذکور کا بالکل عدالتہاے مال مین ہو سکتا ہے اور بہ نسبت مال مذکور کے کوئی نالش عدالت دیوانی مین نہین ہو سکتی ہے - ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۹۹ کتاب انگریزی و صفحہ ۱۳۵ کتاب اردو

مورخہ یکم دسمبر ۱۸۹۶ء سکرٹری آف اسٹیٹ انڈیا ان کونسل بنام مہادی۔

تجویز ہوئی کہ اگر گورنمنٹ نے کسی موضع کا انتظام بغرض وصول بقایا مالگذاری بطور ستاجری کے کسی شخص کے ساتھہ کیا ہو تو اوسکی منسوخی کی نالش عدالت دیوانی مین نہین ہوسکتی فیصلہ عدالت صدر دیوانی آگرہ مورخہ ۱۱۔ جنوری ۱۸۶۳ء نمبر ۲۴۳۸۔ قادربخش بنام صاحب کلکٹر غازی پور۔

(م) دعاوی جو مالگذاری کی تحصیل سے (بجز آن دعاوی کے جنکا ذکر دفعہ ۱۴۱ مین ہوا ہے) یا کسی ایسے ضابطہ سے متعلق یا پیدا ہوتے ہون جو بوجہ باقی مالگذاری کے عمل مین لایا جاوے۔

یا بہ تعلق کسی ایسی رقم کے عمل مین لایا جاوے جو مثل مالگذاری کے حسب ایکٹ ہذا یا کسی دوسرے ایکٹ کے قابل وصول ہو۔

نوٹ۔ تجویز ہوئی کہ عدالت دیوانی کو اس امر کے تجویز کرنے کا اختیار حاصل نہین ہے کہ بندوبست ایک موضع کا جو ہندہ کے ساتھہ صاحب کلکٹر نے کیا تھا وہ قابل جواز کے ہے یا نہین۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۵۴ کتاب انگریزی۔ بڑی بہو بنام گلاب چند۔

مدعی ایک پٹی دار نے کچھ روپیہ بابت مطالبہ مالگذاری سرکار کے نہ صرف بابت اپنے ہی حصہ کے بلکہ بابت حصص مدعاعلیہم پٹی داران شریک کے بھی ادا کیا تھا اوس روپیہ کے دلاپانے کی نالش جو اوسنے اپنے حصہ سے زاید ادا کیا تھا عدالت دیوانی مین دایر کی عدالت مذکور نے اس دعوی کو متعلق تحصیل مالگذاری تصور کرکے اور اپنے تئین غیر مجاز سماعت پاکر دعوی ڈسمس کر دیا عدالت ہائیکورٹ سے طے ہوا کہ عدالت دیوانی کو ایسی نالشات کی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔ انڈین لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۶ کتاب انگریزی۔ راجل بنام محبوب سنگھ۔

(ج) اختیار قواعد مرتب کرنے کا

ممالک مغربی اودہ۔

بورڈ کا اختیار نسبت مرتب کرنے قواعد کے

دفعہ ۲۳۴ - بورڈ کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً بپابندی منظوری لوکل گورنمنٹ ایکٹ ہذا کے مطابق قواعد مرتب کرے۔

(الف) درباب تعین خدمات تحصیلداران ونایب تحصیلداران اور نسبت انتظام انکی تعیناتی وتبادلے اور اونکی تقرری کے چند روزہ خالی عہدون پر۔

(ب) درباب انتظام تقرری قانونگویان وپٹواریان اور اونکی تنخواہون اور قابلیتون اور خدمات اور علیحدگی اور سزا ومعطلی اور موقوفی کے۔

(ج) اس باب مین کہ کس حدتک قانونگویان کے مقرر کرنے مین ترجیح اُن خاندانون کے اشخاص کو دیجا سکتی ہے جنہین قانونگو کا عہدہ موروثی ہے۔

(د) درباب تعین نمونہ ومضامین وطریقہ طیاری وتصدیق اور قایم رکھنے کاغذات حقوق اور دیگر کاغذات ونقشہ جات وخسرہ جات ورجسٹر وفہرستون کے جو حسب ایکٹ ہذا مرتب کیجائین یا قایم رکھی جائین۔

(ہ) درباب عاید کرنے جرمانون کے حسب دفعہ ۳۸ بعلت نہ دینے اطلاع وراثت اور انتقالات کے۔

(و) درباب انتظام تقرری وفرایض وموقوفی لمبرداران۔

(ز) نسبت تعین اوس طریقہ کے جسکے مطابق مہتممان بندوبست کسی رقبہ کے محالات کی تشخیص مالگذاری کی تجاویز کی رپورٹ ارسال کرینگے۔

(ح) درباب طریقہ تقسیم تشخیص جمع۔

(ط) نسبت ہدایت اس امر کے کہ حسب دفعہ ۸۰ کن امور کی نسبت مہتمم بندوبست رواج دیہہ دریافت کرکے قلمبند کریگا اور حسب دفعہ ۔۔ کیا

امور متقررا ور قلمبند کئے جانے چاہئین۔

(ی) واسطے ہدایت کلکٹرون اور مہتممان بندوبست کے ایکٹ ہذا کے بموجب لگان متقرر کرنے مین۔

(ک) اس باب مین کہ عطیات معافی مالگذاری منضبطہ پر یا آراضی دریابرآمد پر کس طریقہ سے مالگذاری تشخیص کیجائیگی یا بوجہ سیلاب کے کسی محال کی تشخیص مین کمی یا اسکی مالگذاری مین التوا کس طریقہ سے عمل مین آئیگا۔

(ل) کلکٹرون کی ہدایت کے لئے حسب دفعہ ۹۶ بندوبست کرنے مین اور حسب دفعہ ۱۰۱ لگان کو معاف یا ملتوی یا اسکی تخفیف کرنے مین۔

(م) دربارہ خرچہ بٹوارہ کے اور اسکے ادا کرنے کی اقساط اور اوقات کے حسب دفعہ ۱۱۶۔

(ن) درباب تقسیم کرنے پیچیدہ محالات کے اور انکی مالگذاری کے تقسیم کرنے کے حسب دفعہ ۱۳۵۔

(س) اس باب مین کہ کن اقساط پر اور کن اشخاص کو اور کن مقامات اور کن اوقات پر مالگذاری ادا کیجائیگی۔

(ع) اس باب مین کہ لمبرداروں کے ذریعہ سے کس طرح مالگذاری ادا کیجائیگی اور اونکے معاوضہ کی بابت۔

(ف) نسبت اس امر کے کہ دستک اور سمن بغرض حاضری حسب دفعہ ۱۴۶ کس طریقہ سے جاری ہونگے اور اختیارات نسبت گرفتاری اور حراست مین رکھنے کے حسب دفعہ ۱۴۸ کس طور پر عمل مین لائے جائینگے اور نیز بغرض ہدایت اس امر کے کہ کون یا کس قسم کے عہدہ داران ایسا حکمنامہ (یعنی دستک و سمن) جاری کرینگے یا ایسے اختیارات عمل مین لائینگے اور بغرض متقرر کرنے اس خرچہ کے جو باقیداران

سے وصول کیا جائیگا۔

(ص) نسبت اس امر کے کہ مال منقولہ کی قرقی اور نیلام حسب دفعہ ۴۹ اکس طریقہ سے ہوگا۔

(ق) اس باب مین کہ کیا ضابطہ اُس صورت مین اختیار کیا جائیگا جب کوئی حصہ یا پٹی منتقل کیجاے یا کسی پٹی یا محال کا بندوبست فسخ کیا جاے یا کوئی مال غیر منقولہ قرق و نیلام کیا جاے۔

(ر) اس باب مین کہ تقابلے یا فتنی لمبرداران کس طریقہ سے حسب دفعہ ۱۸ وصول کیجائیگی۔

(ش) اس باب مین کہ لگان مالکان ادنی اسے کس طریقہ سے حسب دفعہ ۱۸۵ وصول کیا جائیگا۔

(ت) درباب اوس خرچہ کے جو کسی کارروائی مین یا کسی کارروائی کی نسبت جو حسب ایکٹ ہذا ہوئی ہو وصول کیا جا سکتا ہے۔

(ث) اس باب مین کہ کس ضابطہ کی پابندی اوس عہدہ دار (یا دیگر شخص) کو کرنی ہوگی جسکو حسب احکام ایکٹ ہذا کسی معاملہ مین کارروائی کرنے کا حکم یا اختیار دیا گیا ہے۔

(خ) اور بالعموم بغرض ہدایت تمام اشخاص کے اون تمام کارروائیون مین جو حسب ایکٹ ہذا کی جائین اور واسطے تعمیل احکام ایکٹ ہذا کے۔

ضمیمہ اول

(دیکھئے دفعہ ۱)

نمبر سلسلہ	رقبہ جات
۱	قسمت کمایون جو اضلاع نینی تال و الموڑا و گڈھوال پر مشتمل ہے (باستثنائے قطعات آراضی بندوبستی حصہ ضلع ترائی واقع ضلع نینی تال کے)
۲	ضلع مرزاپور مین۔ (۱) ٹپہ جات اگوری خاص اور کون جنوبی واقع پرگنہ اگوری۔ (۲) ٹپہ سنگرولی متعلقہ عملداری انگریزی واقع پرگنہ سنگرولی۔ (۳) ٹپہ جات پھلوا دودھی و برہا واقع پرگنہ بیجی پار۔ (۴) علاقہ دودھی خام۔
۳	علاقہ جات خاندان مہاراجہ بنارس جنمین پرگنہ جات مندرجہ ذیل شامل ہین۔ بھدوہی اور کھیرا منگرور واقع ضلع مرزاپور۔ کسوار راجہ واقع ضلع بنارس۔
۴	وہ قطع ملک کا جو جونسار باور کے نام سے ضلع دیرہ دون مین معروف ہے۔

ضمیمہ دوم

دیکھئے دفعہ ۲

	ایکٹ ہائے منسوخ شدہ	حد منسوخی
ایکٹ نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء	ایکٹ مالگذاری ممالک مغربی وشمالی	کل جتنا پہلے منسوخ نہیں ہو چکا ہے۔
ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۷۶ء	ایکٹ مالگذاری اودھ	کل۔ جتنا پہلے منسوخ نہیں ہو چکا ہے۔
ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۹ء	ایکٹ مالگذاری ممالک مغربی وشمالی	دفعات ۲ لغایت ۱۷ و دفعہ ۲۵ لغایت ۲۷ (بشمول ہر دو)
ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۲ء	ایکٹ قانونگویان و پٹواریان ممالک مغربی وشمالی و اودھ	دفعات ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۷ و ۱۹
ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۹۰ء	ایکٹ ممالک مغربی وشمالی و اودھ سنہ ۱۸۹۰ء	دفعات ۳ و ۴ و ۱۲ لغایت ۱۶ و ۱۸ لغایت ۲۰ و ۲۱ (جتنا پہلے منسوخ نہیں ہو چکا) ۲۲ لغایت ۲۷ و ۳۲ لغایت ۳۴ و ۶۴

فہرست نظایر

الف

ب

م

فہرست ردیف وار

الف

پ

ت

غ

ف

ق

اعلان